

آئینِ اکبری

جلد دوم



سلسلۂ مطبوعات جامعۂ عثمانیہ

آئین اکبری

جلد دوم

تصنیف

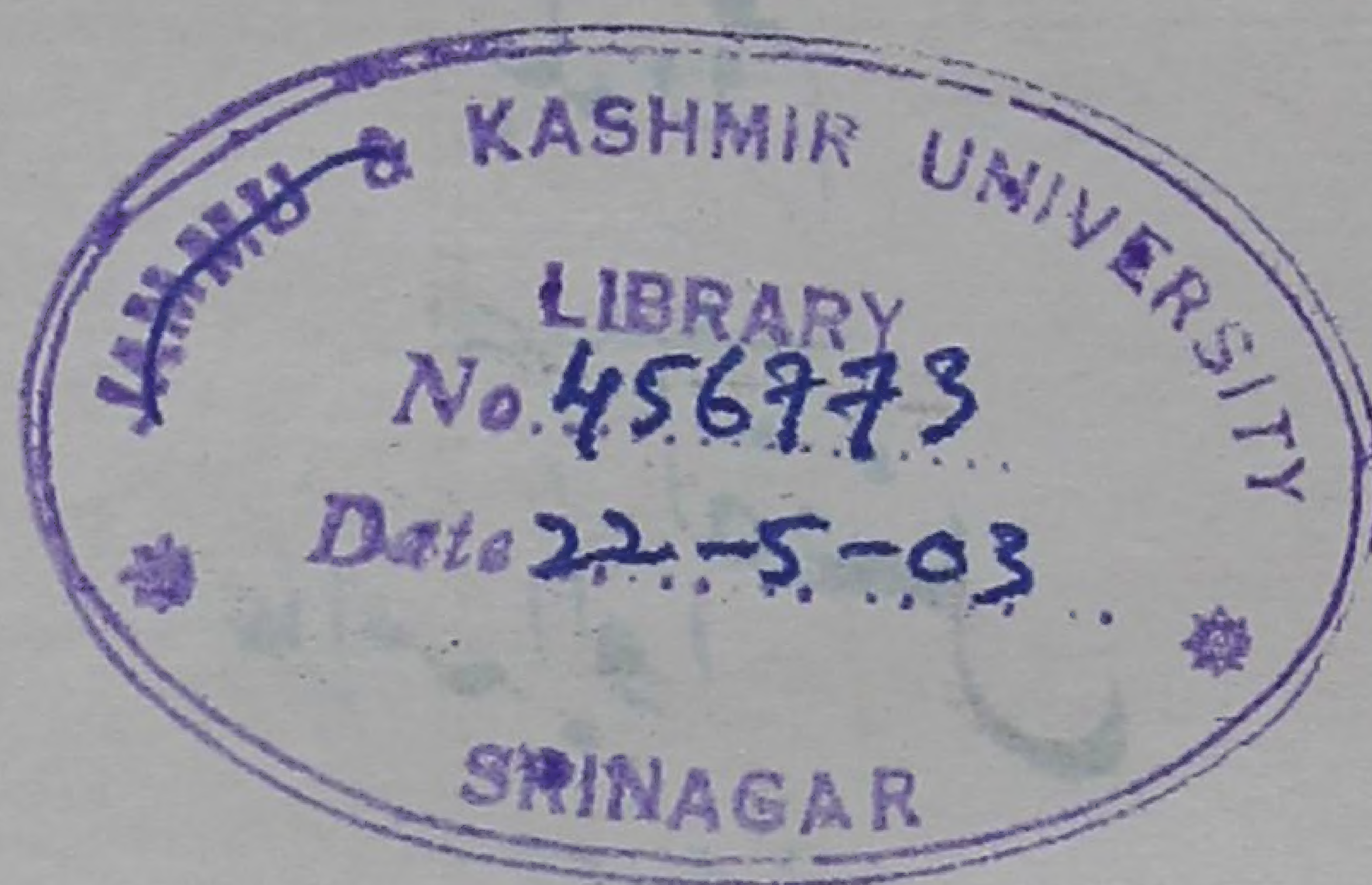
علامہ ابو الفضل

ترجمہ

جناب
مولوی محمد فدا علی صاحب طالب
رکن شعبۂ تالیف و ترجمہ جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۵۸ھ م سنہ ۱۳۴۸ف م سنہ ۱۹۳۹ء
دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن




JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 456773
Date 22-5-03
SRINAGAR

فہرست مضامین

آئین اکبری

جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئین اکبری

جلد دوم

احوال ہندوستان

۱۔ عرصے سے میرے بے چین و آرزومند دل کی یہ تمنا تھی کہ ہندوستان کے سے وسیع ملک کی جغرافی کیفیت قلم بند کروں اور ہندی حکما کے اقوال ہدیۂ ناظرین کرکے فن تاریخ کے شیدائیوں کو اس ملک کے خط و خال سے واقف و آگاہ کروں۔

خدا ہی جانے کہ یہ خواہش کس جذبے کا عملی ظہور ہے جو الفاظ کا جامہ پہنکر قرطاس کے صفحات پر جلوہ آرا ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تصنیف میرے جذبۂ وطن پرستی کا نتیجہ ہے یا یہ کہ صداقت کی طلب اور راستی کے اظہار نے مجھ کو اس تحریر پر مجبور کیا ہے اس لیے کہ مجھ سے پیشتر بناکسی اور حافظ ابرو (ان ہر دو اشخاص کا ذکر جلد اول میں آچکا ہے) وغیرہ واقعہ نگاروں نے اس ملک کے حالات قلم بند کرنے میں خیال آرائی سے کام لیا اور

محض بے سرو پا افسانے اپنی تصانیف میں لکھ کر وہم پرستی کو یقین کا جامہ پہنایا ہے۔
اس تصنیف کے صرف یہی دو سبب نہیں بلکہ ایک خاص وجہ اور بھی ہے جس نے مجھ کو اس خامہ فرسائی پر مجبور کیا اور وہ یہ کہ جب میں خاموشی کے خلوت کدہ سے نکل کر دنیا کے بازار میں آیا اور یہ دیکھا کہ عالم کا ہر گوشہ جہالت و نادانی کی ظلمت سے تیرہ و تار اور اہل عالم کے اختلافات اور ان کی شورش مزاج کی وجہ سے پرخوف و خطر ہو رہا ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ اپنی دیرینہ آرزو کو عملی جامہ پہنا کر دنیا میں صلح و امن اور مہر و محبت کے جذبات پیدا کروں لیکن کثرت مشاغل کی وجہ سے قلم اٹھانے کا موقع نہ ملا۔
میں اپنے اسی خیال میں منہمک تھا کہ دفعتہً میرے طالع نے یاوری کی اور خوش قسمتی سے اس پر اسرار تصنیف کی نوبت آئی جو اپنے کثرت مطالب کی وجہ سے مختلف ابواب و فصول میں منقسم ہو گی۔
میرا اصل مقصد تو ہندوستان کے مختلف صوبوں کے حالات قلم بند کرنا تھا جو بفضل خدا پورا ہو چکا لہذا اب میں اپنی قدیم خواہش کو زندہ کر کے اس مملکت کا مختصر حال بھی ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔
۲۔ میں نے ہندوستان کے حالات لکھنے میں صرف اپنی ذاتی واقفیت پر قناعت نہیں کی بلکہ اہل علم کے در پر گداگری کر کے علما و صاحب کمال افراد کے خرمن سے بھی خوشہ چینی کی اور ذخیرۂ معلومات فراہم کیا۔
چونکہ مولف زبان سنسکرت سے ناآشنا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق لائق مترجم کا دستیاب ہونا بھی دشوار ہے اس لیے ترجمہ کی تکرار و تصحیح میں بیحد کاوش و جانفشانی سے کام لینا پڑا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میرے طالع کی بلندی اور میرے بخت رسا نے خود میری دستگیری کی اور گوہر مقصود ہاتھ آیا۔
واضح ہو کہ اس قدر کد و کاوش کے بعد یہ امر مجھ پر بخوبی ثابت ہو گیا کہ عامۂ خلائق کی یہ رائے کہ ہندو تعدد معبود کے قائل ہیں۔ صحیح و درست نہیں ہے اگرچہ ہندو الہیات کے بعض مسائل ایسے ضرور ہیں جن سے توحید کی مخالفت ٹپکتی ہے لیکن اس پر بھی خدائے واحد کی پرستش نیز وحدت کا اقرار اور اس کی تصدیق اس فرقے میں تمام و کمال

پائی جاتی ہے۔

میرا فریضہ ہے کہ میں اس قوم کی عقل ودانش ان کی نفس کشی ونیز ان کے محاسن عادت واطوار کو دلکش پیرائے میں ظاہر کروں ممکن ہے کہ میری یہ خالص خدمت دنیا کی شورش کو مٹائے اور اس مخالفت کو جو اس قوم کی طرف سے عام طور پر پھیلی ہوئی ہے دبا کر دنیا کے پرجوش افراد کو ٹھنڈا کرے اور ان کی تلوار میں خلق خدا کی خوں ریزی سے باز آئیں۔

کیا عجب ہے کہ میری ناچیز وحقیر خدمت ظاہری وباطنی ہر قسم کی دشمنی وعناد کو مہر ومحبت میں بدل دے اور عداوت ومخالفت کا خارستان دوستی والفت کا سرسبز وشاداب چمن بن جائے اور اس طرح ہر جلسہ میں بغیر تعصب معقول دلائل سے صحیح نتائج اخذ کئے جائیں اور اضافہ معلومات کے مختلف ذرائع کی پابندی سے تحصیل علم کی گرم بازاری ہو۔

اگرچہ ہر زمانے میں نیک نیت افراد وصادق القول حضرات ہمیشہ اپنے بابرکت وجود سے اہل عالم کو فوائد وبرکات سے مستفید کرتے رہے اور دنیا کبھی اہل دل واہل الرائے اشخاص کے وجود سے خالی نہیں رہی لیکن باوجود اس کے نوع انسان کے مختلف طبقات میں بیگانگی ومخالفت کا پایا جانا حیرت انگیز امر ہے جس کے بظاہر پانچ مختلف اسباب ہیں جو یکے بعد دیگر مندرج ذیل ہیں۔

(۱) ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف وناآشنا ہونا۔ اس اختلاف نے بنی نوع انسان کے مختلف طبقات کو ایک دوسرے کے خیالات سے لاعلم رکھا۔ اور حالت کی لاعلمی نے دشمنی ومخالفت کا سنگ بنیاد رکھ کر دنیا کو شورش وفساد کی گرد سے غبار آلود کیا۔

(۲) دوری وطن۔ ہندی حکما دیگر اقوام کے علما سے گفتگو نہ کرسکے اور اگر کبھی اتفاق سے کوئی ہندی فاضل کسی دوسری مملکت کے ماہر علم وفن سے ملاقات بھی کر سکا تو زبان کے اختلاف نے تبادلۂ خیالات سے محروم رکھا اور ایسا کوئی واسطہ میسر نہ آیا جو دونوں زبان کا ماہر اور دونوں ملک کے علوم مروجہ کا فاضل ہو اور ان کے درمیان میں ذریعۂ شناسائی بنے اور ہر فاضل کا مطلب دوسرے کے ذہن نشین کرکے باہمی بیگانگی کو

مٹائے۔ اس زمانے میں بھی جبکہ قبلۂ عالم کی ہنر نوازی و علم پروری سے تمام عالم کے عقلا و حکما آستانۂ عالی پر جمع ہیں اور یہ عقیدت شعار گروہ تلاش حق میں سرگرم ہے ایسے فاضل یگانہ کی جو تمام علوم و فنون کا ماہر اور ہر زبان کا فاضل ہو دستیاب ہونا مشکل ہے چہ جائیکہ قدیم زمانہ جبکہ ایسے علم دوست فرمانروا کا وجود ہی نہ تھا۔ ظاہر ہے کہ سرچشمۂ عقل و دانش کے وہ تشنہ لب جو اپنی پیاس بجھانے کے لیے محبوب و عزیز وطن کو خیرباد کہیں اور بادیہ پیمائی و مسافرت و غربت کی تکالیف کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کریں اور روحانی غذا کی تلاش و جستجو میں فقر و فاقے کو ہیچ سمجھ کر گام فرسائی کریں اور مختلف زبانوں کے سیکھنے کے لیے ایک مدت دراز تک سفر کر کے ہمہ گیر قابلیت پیدا کریں کمیاب و نادرالوجود ہیں اس کے لیے نوشیروان کا سا بادشاہ درکار ہے جو باوجود شاہی عظمت و اقتدار کے گوہر دانش کا متلاشی ہو اور بزرگ جمہر سا وزیر ہونا چاہیے جو حسد کے عیوب سے پاک ہو کر اپنے آقا و بادشاہ کی خواہش کو اپنی امداد و مشورے سے قوت پہنچائے اور دونوں شاہ و وزیر اپنی متفقہ کوشش و تلاش سے برزویہ کا سا تشنۂ علم حکیم مہیا کریں اور اس کو بے شمار مال و دولت کے ہمراہ تاجروں کے لباس میں ہندوستان روانہ کریں تاکہ برزویہ اس سرمایۂ تجارت سے علوم و فنون کا ایسا شیدا ہو کہ اپنے کارکن افراد کی حاضری و عدم حاضری ہر دو خیال کو نظر انداز کر کے اپنی جفاکشی سے ہمت نہ ہارے اور کشادہ پیشانی کے ساتھ زر باشی کر کے گوہر مقصود حاصل کرے۔

یا یہ کہ اس موقع کے لیے طمطم کی بھی بلند فطرت و جفاکش ہستی کی ضرورت ہے جو علم کی دیوی کا ایسا سچا پرستار ہو کہ حکیم افلاطون اس کے علوم و فلسفے کا شیدائی بنکر ہندوستان سے یونان کا سفر کرے اور سینے کو گنجینۂ معرفت بنانے کے لیے سفینے کو پرخوف و خطر سمندروں اور دریاؤں میں خدا کے نام پر چھوڑ دے اور تحصیل علم کے ساحل پر قدم رکھنا حیات دائمی کا مژدہ سمجھے اور دانش آموزی کے مجرب نسخے سے روح کے امراض کو زائل کر کے نفسانی و روحانی حالات و کیفیات میں معقول و بہترین توازن قائم کرے۔

یا اس دشوار گزار مرحلے کے لیے ابوالمعشر بلخی کا سا قوی دل و توانا جسم انسان درکار ہے جو غربت و وطن پرستی کے جذبات اور رنج و راحت کے خیالات سے

قطع نظر کرکے خراسان سے ہندوستان کا سفر کرے اور بنارس میں قیام کرکے ہندی علوم وفنون کا ذخیرہ فراہم کرے اور اس دولت خداداد کو اپنے ہم وطن افراد کے لیے بطور تحفہ لیے جائے اور یہ گراں بہاجواہرات خراسان میں ہر طبقے کو بطور انعام تقسیم کرے۔

(۳) اہل عالم کا جسمانی لذتوں کا حد درجہ فریفتہ ہوجانا۔ انسان کا قلب اور اس کا دماغ اس عالم میں پہنچکر ایسے نفس پرست و بندۂ خواہش ہوجاتے ہیں کہ ہر ایسی شے کو جو ظاہری حسن وجمال سے عاری ہے معدوم و مردہ تصور کرتے ہیں۔

لذت پرست طبقہ ہر بدشکل شے کو اس قدر ناکارہ سمجھتا ہے کہ اس کا شمار بھی زندوں میں نہیں کرتا چہ جائیکہ اس سے فائدہ اٹھانا اور اس کے گرد پھٹکنا۔

اس طبقے کی تنگ مزاجی اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ بیگانہ افراد کے افسانے سننا بھی گوارا نہیں کرتا جب انسان کی بیگانگی اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ اغیار کے لیے دست دیا کا پھیلانا تو درکنار ان کا نام سننا بھی گوارا نہ کرسکے اور فریب دہندہ دنیا ان کو اپنے عارضی حسن وجمال کا شیدائی بناکر ان کی آنکھوں پر غفلت کے پردے ڈال دے تو ان اشخاص کی جو حالت ہوسکتی ہے وہ عقلمند افراد سے مخفی نہیں ہے اور جب نوبت اس حد کو پہنچے کہ یہ آنکھوں کے اندھے اور کانوں کے بہرے ہوجائیں تو چراغ ہدایت کی روشنی اور پروردگار کی توفیق ان کو کس طرح صراط مستقیم پر لائے۔

(۴) تن آسانی۔ انسان موجودہ نعمت کو آئندہ ملنے والے گرانمایہ عطیوں سے زیادہ قیمتی خیال کرتا ہے اور راحت وآرام کو محنت وجفاکشی سے بہتر سمجھتا ہے۔

بنی آدم تحقیق وتفتیش حق کی تکلیف گوارا نہیں کرتے اور ظاہری خوبیوں کے شیدائی بن کر حقیقت کی راہ میں قدرے گام فرسائی بھی پسند نہیں کرتے۔
صرف وہی شخص عقل و دانش کا مربی اور علوم فنون کا سرپرست ہے

جو الفاظ سے گزر کر نہاں خانۂ معانی میں قدم رکھے اور عوام کی نگاہوں سے مخفی محاسن کو پردۂ راز سے نکالنے اور ان کو برملا ظاہر کرنے کی کوشش کرے اور شاہد مقصود سے ہمکنار ہونے کی تمنا میں پائے طلب کو میدان ارادت میں ایسا مضبوط و مستحکم جمائے کہ انواع و اقسام کے رنج اور طرح طرح کی تکالیف پہنچنے پر بھی آزردہ خاطر نہ ہو۔

اپنی ہمت مردانہ سے ہر رنج و تکلیف کو برداشت کرے اور منزل مقصود پہنچے بغیر ماندہ و خستہ نہ ہو۔

راہ کے بھاری بوجھ کو اپنے عزم مستقل کے کاندھوں پر رکھ کر مردانہ دار کنہ مقصود تک پہنچے اور اپنے ارادے میں کامیاب ہو۔

(۵) تقلید کی تیز و تند ہوا کے چلنے اور شمع عقل و دانش کے گل ہونے نے عرصۂ دراز سے تحقیقات کی تمام راہیں مسدود کر دیں اور مسائل کی تحقیق و ان پر رد و قدح کرنا کفر میں داخل کر دیا ہے۔

انسان کا عرصے سے یہ حال ہے کہ جو سرمایۂ علم اس کو آبا و اجداد اور اس کے استاد یا اس کے اعزہ و اقارب یا ہم نشین سے اس تک پہنچا ہے وہ اس کو رضائے الٰہی کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ سمجھتا ہے اور جو شخص انکے عقائد کا مخالف ہے وہ ان کی رائے میں الحاد و زندقہ میں گرفتار اور قابل نفرت و ملامت ہے اگرچہ بعض خاندانوں کے چند دانا و صاحب عقل اس طریقے کو مذموم سمجھ کر دیگر افراد کو ہدف تیر ملامت بناتے ہیں لیکن خود ایک قدم بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے۔

(۶) دشمنی و عداوت کی باد مخالفت و خوں ریزی کے تباہ کن طوفان سے دو تین اشخاص بھی اس درجہ محفوظ نہیں رہے کہ باہم ایک جلسے میں بیٹھ کر اپنے اپنے معتقدات کے بابت تبادلۂ خیالات کریں اور مہر و محبت کے ساتھ دوستانہ مجالس کے ضروری کام کو انجام دیں اور انصاف و حق پرستی کو مشعل راہ بنا کر اس راہ پر چلیں جہاں خویش و بیگانہ میں تمیز ہو سکے اور دنیا کو اس نگاہ سے دیکھیں جو حق کو باطل سے جدا کر سکے اور مختلف مسائل کو بغور سن کر اختیار کریں چون و چرا

کو حق شناسی کی ترازو میں تولیں اور صحیح نتیجے پر پہنچکر ہدایت حاصل کریں۔ عوام تو درکنار شاہان انصاف پسند نے بھی اپنے فرائض جہاں داری سے بے نیاز ہو کر ان امور کو ہمیشہ نظر انداز کیا ہے۔

بنی نوع انسان میں خود بینی و غرض پرستی کا ایسا دور دورہ رہا کہ باہمی تبادلۂ خیالات و مکالمے کی مجلسیں گرد و غبار سے اٹ گئیں۔ اس طوفان بے تمیزی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک گروہ نے تو مہر خاموشی لب پر لگائی اور دوسرے فریق نے الفاظ بندی و سخت گیری سے اپنی جان بچائی اور تیسری جماعت نے مذاق زمانہ کے مطابق ابن الوقت بن کر سخن سازی کو اپنا شعار بنایا۔

اگر ظاہری فرماں روا ان امور پر قدرے توجہ کرتے اور بنی نوع انسان کی چارہ گری کے اسباب فراہم کرنے پر آمادہ ہوتے تو اس میں شبہ نہیں کہ بے شمار اہل دل و روشن ضمیر حضرات، بے خوف و خطر اپنے اصل خیالات کا اظہار کر کے روحانی مریضوں کے مصالح میں کرشمۂ مسیحائی دکھاتے حکمراں طبقے کی علاحدگی اور ان کی عدم توجہ نے بنی نوع انسان کی ہر جماعت کو خود اسی کے عقائد کا شیفتہ و گرویدہ رکھا اور ہر فرقے نے اپنے ہی معتقدات کو حق اور غیر کے مسائل کو باطل خیال کر کے فتنہ و فساد کا بازار گرم کیا۔

ہر بندۂ تعصب گروہ نے صرف اپنی ہی جماعت کو مخلوق خدا خیال کیا اور اغیار کو خالق مطلق کے دائرۂ بندگی سے خارج کر کے خوں ریزی و آبرو ریزی اور مردم آزاری کو فرائض مذہبی میں داخل کیا اور انھیں تباہ کن افعال کو سرخروئی دارین کا وسیلہ سمجھا۔

اگر انسانی قلب انوار بصیرت سے روشن ہوتا تو اس آشوب گاہ دنیا میں ہر شخص خود اپنے درد دل کا علاج کرتا اور اپنے امراض کی تیمارداری اور نیز اپنے ذاتی آلام و مصائب کی سوگواری اس کو اغیار کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی نہ دیتی۔

مگر افسوس کہ اس ناہنجار کشاکش نے اصلی اغراض و مقاصد کو فوت کر دیا اور معقول دلائل و براہین کو چشم قلوب سے چھپا دیا۔

اگر دشمن کا مسلک حق ہے تو اس کے پیروؤں کی خوں ریزی کرنا کیا معنی اور اگر وہ مذہب باطل کا گرویدہ ہے تو ظاہر ہے کہ روحانی مریض ہے اور قرین عقل وانصاف تو یہ ہے کہ بیمار معالجہ و تیمارداری کا مستحق ہے نہ کہ مردم آزاری وخون ریزی کا۔

(۷) بے اصول و بدطینت و سیاہ قلب و آدم کش افراد کی گرم بازاری جو فریب و ریاکاری خود سرائی و زیاں آوری سے مخلوق خدا کو دھوکا دینے اور اپنی خود نمائی سے اپنے کو حقیقی و صادق رہنمایان عالم کے گروہ میں داخل کرنے میں حق کو خاک پوش و باطل کو بلند و بالا کرتے ہیں۔ اے ابوالفضل اب زیادہ خامہ فرسائی نہ کر اور یقین مان کہ قہر الہٰی کا ظہور لامحدود و غیر متناہی ہے جس رشتہ محبت کو تو نے ارادت مند ہاتھوں سے پکڑا ہے اس کو مت چھوڑ اور اپنے قدیم مہر انگیز خیال و عقیدے پر عمل کر اگرچہ تیری اس تحریر سے بعض ناظرین تو فہم و فراست کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہو کر اتحاد و اتفاق کے گرویدہ ہوں گے لیکن اکثر افراد غم و الم کے طوفان میں غرق آب ہو کر حیران و پریشان ہوں گے۔

خدا کا شکر ہے کہ تو نہ تو جہالت و نادانی کی سوگواری کا مخالف ہے اور نہ راہ یافتہ افراد کی مدح سرائی کا دشمن۔

ہندوستان کے حدود اور اس کا کچھ حال

یہ ملک مشرق اور مغرب اور جنوب میں سمندر سے مل گیا ہے لیکن سراندیپ اور اچین اور ملوک اور ملاغہ اور بے شمار جزائر اسی میں شامل ہیں سمندر بھی اس کے کناروں کو علٰحدہ نہ کر سکا۔ شمال کے جانب ایک بہت بڑا پہاڑ ہے جو ایک طرف تو ہندوستان کے آخر تک اور دوسری طرف توران و ایران تک پہنچ گیا ہے اس طرح یہ ہندوستان کے اور چین و ماچین کے درمیان میں ہے۔ اس میں انسانوں

کے گروہ کے گردہ کشمیر اور تبت خورد و بزرگ۔ اور کھتوار جیسے ممالک میں آباد ہیں۔
پس ہندوستان ہی ایک دریا کے مانند ہے یہ ایک ایسا میدان ہے جو بہت
کشادہ ہے یہ ایک ایسا ملک ہے جو بہت بڑا ہے۔ یہ اپنی آب و ہوا اور فصلوں
کے تناسب اور مزاجوں کے اعتدال کی بنا پر بے نظیر ہے۔ باوجود اتنی وسعت
کے ہر جگہ آباد ہے۔ کوئی منزل یا کوئی گوس ایسا ختم نہیں ہوتا جس میں آباد قصبات
اور دیہات نہ ہوں اور میٹھے پانی کی نہریں۔ دلکش سبزہ زار اور دلفریب باغات
نہ نظر آتے ہوں اور موسم خزاں اور سرما کے شدید ایام میں زمین کی سر سبزی اور
درختوں کی شادابی قابل دید ہے اور موسم باراں میں جو آخر جوزا سے ختم سنبلہ تک
ہوتا ہے وہ ہوائیں جو افسردہ دلوں کو تازگی اور بوڑھوں کو جوانی کی اسنگیں بخشیں چلتی رہتی
ہیں حیراں ہوں کہ موسموں کی آسمانی دلفریبیاں بیان کروں یا زمین کی نیرنگیاں لکھوں۔ یہاں
والوں کی وفا شعاری لکھوں یا ان کی مہر و محبت کا تذکرہ کروں۔ دل لبھانے والے حسن
کی تصویر کھینچوں یا پاک دامنی کے قصے سناؤں ان کی نادر مردانگی عرض کروں یا انکی دل پذیر
اور پُر از معلومات باتوں اور ان کی ذہانت کو معرض تحریر میں لاؤں۔
اس ملک کے باشندے خدا طلب۔ مہربان دل۔ غریب دوست۔ شگفتہ دل
کشادہ پیشانی۔ علم دوست۔ ریاضت کے شیدا۔ انصاف پسند قانع محنتی۔ کارگزار۔
نمک حلال و وفادار ہیں۔ ان کی خوبیاں مصیبت کے وقت بہ خوبی ظاہر ہوتی ہیں۔
اس ملک کے سپاہی میدان سے بھاگنا نہیں جانتے۔ جب ان پر حملہ ہوتا ہے تو
گھوڑوں سے اتر کر جان نثاری کرتے اور فرار کی ذلت کو موت سے بدتر خیال کرتے
ہیں۔ بعض سپاہی تو گھوڑوں سے اتر کر میدان جنگ میں آتے ہیں۔ اور قلیل مدت میں
مشکل کاموں کو آسان کر لیتے ہیں اور اپنے استادوں سے بھی سبقت لے جاتے ہیں۔
خداوند تعالیٰ کی رضا جوئی پر جسم و جان بہ خوشی قربان کر دیتے ہیں۔ تمام افراد اللہ تعالیٰ
کی وحدت کے قائل ہیں۔ لیکن چونکہ پتھر یا لکڑی یا اسی قسم کی اشیا سے مورتیں بنا کر
لوگ۔ جو مورتوں کی توقیر کرتے ہیں تو سادہ لوح ان کو بت پرست تصور کرتے ہیں مگر ایسا
نہیں ہے۔ اس اقبال نامہ کے مصنف نے بے شمار صاحبان عقل و حقیقت پسند اشخاص
سے راز میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ مورتی کو محض بارگاہ ایزدی تک رسائی کے لیے وجہ بہت

خیال کرتے اور اپنے تصور کو انتشار سے محفوظ رکھنے کے لیے بناتے ہیں ورنہ حقیقت میں خداوند عالم کی پرستش کو ناگزیر سمجھتے ہیں۔ اپنے تمام اعمال اور عبادات میں آفتاب عالم افروز سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور ذات قدسی عادل و بے مثال کی عبادت کو ہر کام سے برتر سمجھتے ہیں۔

برہما (بفتح یا و را و ہائے خفی و میم و الف) جس کا حال آغاز کتاب میں ہے) کو آفرینش کا۔ اور بشن کو اس کا پالنے اور باقی رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ (سین منقوط و نون اور رُدر کو بضم را و سکون دو را) کو اس کا فنا کرنے والا سمجھتے ہیں اور اسے مہادیو بھی کہتے ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ تین مقدس شکلوں میں ظاہر ہوا مگر اس سے اس کی بزرگی و برتری میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جیسا کہ نصاریٰ مسیح کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں۔ ایک جماعت کا عقیدہ ہے کہ ارواح انسانی اللہ کی عبادت اور عمدہ عادات اور نیک اعمال سے اعلیٰ مراتب دینی کو پہنچتے ہیں۔ ہندوستان میں نفس کشی و عبادت الہٰی کا ذوق جس قدر ہے اس کے مقابل دوسرے ممالک میں بہت کم ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ عالم کی ابتدا ضرور ہے لیکن ایک گروہ اس کے فنا کا بھی قائل ہے جیسا کہ معرض بیان میں آئے گا اور عجب یہ کہ اگر کوئی غیر مذہب برہمنی مذہب کو قبول کرنا چاہے تو اس کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کرتے اور اسی طرح اگر ان میں کا کوئی فرد دوسرے مذہب میں شامل ہو جائے اور پھر وہ اپنے قدیم مذہب میں داخل ہونا چاہے تو اسے بھی قبول نہیں کرتے ہیں سوا اُن اشخاص کے جو بجبر غلام بنائے گئے ہوں۔ ان میں غلام بنانے کی رسم نہیں ہے۔ جس وقت بدامنی پھیل جاتی یا غنیم کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے تو اہل ہند عورتوں کو مکان میں بند کر کے ان کے اطراف لکڑی اور گھانس اور تیل کے انبار لگا دیتے ہیں اور بعض سنگ دل اشخاص اس امر پر مقرر کیے جاتے ہیں کہ جب مردوں کو زندگی کی امید نہ رہے تو اس انبار میں آگ لگا دیں اور اس طرح ناموس پرست عورتیں بہ کشادہ پیشانی جل کر خاک ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص مصیبت کے عالم میں کسی سے پناہ طلب کرے تو بغیر کسی تعلق کے اس کی امداد کے لیے مستعد ہو جاتے ہیں اور جان و مال سے اس کی مدد کرتے ہیں۔ پیشتر دستور تھا کہ لڑائی کے روز اگر کوئی شخص اپنا مدمقابل طلب کرتا تو ایک سے زیادہ حریف اس کے مقابلے پر نہ آتا۔ یہاں کی زمین

کا زیادہ حصہ قابل کاشت ہے کسان باعتبار زمین کی قوت کے ہر سال ایک بار تو ضرور اور بیشتر مقامات پر سال میں تین بار کاشت کرتے اور زائد منفعت حاصل کرتے ہیں۔ انگور پہلے ہی سال پھل دیتا ہے۔ یہاں الماس۔ یاقوت۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ سیسہ۔ اور لوہے کی کانیں بے شمار ہیں رنگ برنگ کے پھول اور میوہ کی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ خوشبو اور نغمہ سرائی اور کھانا اور لباس پسندیدہ اور بافراط۔ ہاتھی کی تعریف حد بیان سے باہر ہے۔ بعض مقامات پر گھوڑے عراقی گھوڑوں کے مانند اور بیل نادرالوجود پیدا ہوتے ہیں۔ سرد پانی کی کمی اور گرمی کی زیادتی اور انگور خربزہ۔ کستوری اور اونٹ کی قلت بعض واقف افراد کے طنز کا باعث تھی لیکن قبلۂ عالم نے ان امور کی جانب توجہ کی اور پانی کو ٹھنڈا کرنے کا رواج ہوا اور کوہ شمالی سے برف اور یخ ہر خاص وعام لانے لگا۔ ایک جڑ سے جو بودار اور بے حد ٹھنڈی ہوتی ہے اور جس کو خس کہتے ہیں بادشاہ عالم کی فرمائش سے خس خانے بنانے کا رواج ہوا۔ موسم گرما میں جب اس پر پانی چھڑکا جاتا ہے تو سرما کا لطف آتا ہے۔ قبلۂ عالم کی توجہ سے توران اور ایران کے ماہرین خربزہ اور انگور کی کاشت کرتے ہیں۔ اور پر امن راستوں سے وہاں کے تاجر ہر فصل کے میوے یہاں لانے لگے۔ جو اشیا وہاں کمیاب تھیں۔ یہاں ان کی کثرت ہوتی۔ جہاں پناہ کی ہنر پروری کے باعث پشمینہ اور ابریشم اور زربفت کے کپڑے تیار اور رونق بازار ہونے لگے۔ شاہی توجہ سے اونٹ کی نسل ایسی عمدہ ہوتی ہے کہ عراق کے زبردست اونٹوں کی مانگ باقی نہیں رہی۔

ہندوستان کی یہ کیفیت اجمالاً جو لکھی گئی ہے وہ ایک تفصیل کا جز اور ہزار میں سے ایک حصہ ہے۔

آفرینش کی کیفیت اٹھارہ بلکہ اس سے بھی زائد معقول اور عجیب قصے بیان کئے جاتے ہیں اور ہر بار یہ افسانہ ایک نئے طرز سے کہا جاتا ہے۔ ان میں سے تین طریقے جو مستند سمجھے جاتے ہیں لکھتا ہوں۔

ا۔ یہ کہ واحد بے مثال انسانی شکل میں جلوہ گر ہوا اس پیکر کو برہما کہتے ہیں جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کی خواہش سے چار فرزند ظاہر ہوئے سَنَک (بفتح سین و نون و سکون کاف سَنَنْدَن (بفتح سین و نون و نون خفی و فتح دال) وسکون نون)

سناتن (بفتح سین و نون والف و فتح تائے فوقانی و سکون نون) سنتکمار (بفتح سین و نون و سکون تائے فوقانی و ضم کاف و میم والف و را) برہما نے ہر ایک سے فرمائش کی کہ تخلیق کا ارادہ کریں مگر ان کو چونکہ ذات قدسی سے وابستگی تھی تخلیق پر متوجہ نہ ہوئے ذات مقدس نے برہم ہو کر اپنی پیشانی سے ایک دوسری صورت پیدا کی جس کا نام مہادیو ہے۔ (بفتح میم و ہا و الف و کسر مجہول دال و سکون یائے تحتانی و واو) مگر اس میں جلال کی زیادتی کی وجہ سے اس کو بھی تخلیق کے قابل نہ پایا تو پھر دس اور بچے اپنی مرضی سے پیدا کیے اور اپنے جسم سے مرد اور عورت کے پیکر کو زینت دی ان میں سے مرد کو من (بفتح میم و سکون نون) اور عورت کو سترو کا کہتے ہیں (بفتح سین و سکون تائے فوقانی و ضم را و سکون واو و کاف و الف) اور ان دونوں سے سلسلہ تناسل قائم ہوا۔

دوسرا یہ کہ خلاق عادل عورت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جس کو مہاپچھیں (بفتح میم و ہائے خفی و الف و فتح لام و سکون جیم و ہائے خفی و کسر میم و سکون یائے تحتانی و نون خفی) کہتے ہیں تین ذات اس کے ساتھ تھیں۔ ست (بفتح سین و سکون تائے فوقانی) رج (بفتح را و سکون جیم) اور تم (بفتح تائے فوقانی و سکون میم) جب اس نے ارادہ کیا کہ عالم کو پیدا کرے تو۔ تم کے واسطے سے اپنے آپ کو دوسری صورت میں ظاہر کیا اس کو مہاکالی (بفتح میم و ہا و الف کاف الف و کسر لام و سکون یائے تحتانی) اور مہامایا (میم و الف و یائے تحتانی و الف) کہتے ہیں۔ اور پھر ست سے ملکر دوسری صورت پیدا کی اس کو سرستی (بفتح سین و را و ضم سین و کسر تائے فوقانی و سکون یائے تحتانی) کہتے ہیں۔ پھر اس کے حکم سے ان میں سے ہر ایک نے عورت و مرد ظاہر کیے اور اس نے خود بھی ان دونوں صورتوں میں حیات پیدا کی ان میں سے ہر ایک سے دو دو آدمی پیدا ہوئے۔ مہاپچھیں سے برہما جو مرد کی شکل میں تھا اور سری جس کو ساوتری بھی کہتے ہیں عورت کی شکل میں نمودار ہوئی مہاکالی سے مہادیو اور تری۔ انکو مہابدیا اور کام دھن بھی کہتے ہیں۔ اور سرستی سے بشن اور گوری پیدا ہوئے۔ جب یہ چھ جسم پیدا ہو گئے تو مہاپچھیں نے ان میں زناشوئی کا رشتہ پیدا کیا۔ تری کو برہما سے اور گوری کو مہادیو سے اور سری کو بشن سے ملا دیا۔ برہما اور تری سے ایک انڈا

پیدا ہوا مہادیو نے اس کے دو حصے کئے۔ تمام دیوتا اور دیت اور دوسرے پاک نفوس ایک حصے سے اور دوسرے سے تمام انسان اور جاندار اور نباتات اور پہاڑ پیدا کئے۔ تیسرا طریقہ جوان سب میں بہتر سمجھا جاتا ہے اور کتاب سورج سدھانت میں جو کئی لاکھ سال کی تالیف ہے مرقوم یہ ہے کہ جب ست جگ کا خاتمہ ہوا تو میدیت (بفتح میم و یائے تحتانی و دال و یائے تحتانی و تا) پیدا ہوا یہ بزرگ آفرینش کی رنگارنگی دیکھ کر متحیر ہو گیا اور اپنی ناواقفیت پر رنجیدہ ہو کر آفرینش کی کیفیت دریافت کرنے کی تلاش میں آفتاب عالم افروز کی پرستش میں مشغول ہوا اور کئی ہزار سال دعا اور تمنا میں بسر کئے بعد تکلیف اٹھانے کے بعد وہ مہر جہاں تاب ایک آراستہ صورت میں اس کے روبرو آیا اور اس کی تمنا دریافت کی اس نے عرض کیا کہ ستاروں اور آسمانوں کے عجائبات و دیگر بہترین رموز عقل مجھ پر منکشف ہوں اور میری اندرونی تاریکیاں روشنی و انوار سے مبدل ہو جائیں۔ جواب ملا کہ یہ دعا قبول ہو گئی تو فلاں پرستش گاہ میں ہمارے زیر سایہ بسر کر جلد ایک مقدس صورت ظاہر ہو کر تجھے کامیاب کرے گی۔ اس طالب حق نے اطمینان کی سانس لی اور انتظار کرنے لگا کہ ست جگ قریب الختم ہوا اور وہ حاجت روا اس کے سامنے آیا اور میدیت سے اعلیٰ و ادنیٰ بہر حال ہر قسم کے سوالات اس سے کیے اور اس نے سب جوابات ادا کرکے اس کی تشفی کی۔ میدیت نے ان جواب و سوال کو فراہم کرکے اس کتاب میں درج کیا جو سورج سدھانت کے نام سے مشہور اور اختر شناسی کا سرچشمہ و منبع ہے اس کتاب ۴ آفرینش عالم آفتاب سے بیان کی جاتی ہے جو ایزدی مظہر اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ منقول ہے کہ اول بے مثال و جہاں آفرین نے ایک سنہری کرہ جو درمیان سے خالی دو حصوں پر منقسم تھا پیدا فرما کر اس کو اپنے نور سے تابان فرمایا جس کو تمام عالم خورشید کہتا ہے مہر عالم افروز نے برجوں کو پیدا کیا اور اسی سے چار بید بھی پیدا ہوئے اور اس کے بعد آفتاب و ماہ اور اکاس اور ہوا اور آگ اور پانی اور زمین بہ ترتیب عالم وجود میں آئے اکاس سے مشتری اور ہوا سے زحل اور آگ سے مریخ اور پانی سے زہرہ اور خاک سے عطارد پیدا ہوئے جسم انسانی کے دس دروازوں سے طرح طرح کے مادے رونما ہوئے۔ ان دس دروازوں کی تفصیل یہ ہے۔ دو آنکھ دو کان ایک ناک ایک دہن ایک ناف اور دو آگے اور پیچھے کے سوراخ دسواں دروازہ تالو ہے جو بند رہتا ہے

لیکن جب جسم و جان میں افتراق ہوتا ہے تو اس دروازہ کا کچھ حصہ کھلتا ہے جس کو بیحد اہم دروازہ خیال کرتے ہیں۔ بادشاہ جہاں پناہ نے ان کے علاوہ دو دریچے یعنے بپستان بھی اضافہ فرمائے ہیں اور اس طرح اب یہ دربارہ شمار کئے جاتے ہیں۔

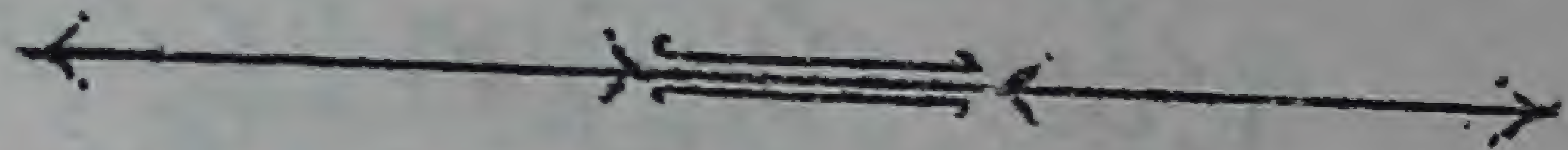
احوال ارضی و سماوی

ہندی حکیم عناصر کو کروی مانتے ہیں لیکن ایک عنصر آکاس کا اضافہ کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ آکاس ایک موتی ہے جو تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں وہ نہ پایا جائے یہ گروہ آسمان کے وجود کا قائل نہیں ہے بلکہ محیطی کی طرح سطح اعلیٰ کی بنیاد پر رکھ کر منطقہ کو بارہ حصوں میں تقسیم اور ہر حصے کو راس کہتے ہیں جن کے اسما حسب ذیل ہیں۔ (حمل)۔ برکھ (ثور) متھن (جوزا) کرک (سرطان)۔ سنگھ (اسد) کنیان (سنبلہ) تلا (میزان برچھک (عقرب) دھن (قوس) مکر (جدی) کنبھ (دلو) مین (حوت)۔

فارس اور یونان کے حکیم ایک ایسی ہستی کا وجود مانتے ہیں جو بے رنگ اور اپنی مثال نہیں رکھتی ہے۔ اور بڑھتے گھٹنے پرورش پانے ٹکڑے ہونے یا فنا ہونے کو اس کے وجود میں دخل نہیں ہے۔ بننے اور بگڑنے کو یا کسی قسم کے خلل یا نقصان کو اس سے کوئی تعلق نہیں اجسام کی طرح طرح کی طبیعتوں کا کوئی اثر اس پر نہیں ہے۔ گرمی اور سردی اور تری خشکی اور سبکی اور گرانی اس میں نہیں ہے وہ خواہش اور غصے سے متاثر ہوئے بغیر زندہ اور قائم ہے حکما اس کو آسمانی کہتے ہیں۔ تمام حکما آسمان کے قائل ہیں لیکن بعض آٹھ اور چند گیارہ اور قلیل افراد سات بلکہ ایک ہی کہتے ہیں۔ ہندوستان کے حکما سیارے اور ثوابت کے قائل ہیں لیکن ان کے وجود کو اولے کے مانند خیال کرتے ہیں اور آفتاب کی روشنی کا پرتو سمجھتے ہیں۔ بعض انھیں چاند سے متعلق سمجھتے ہیں اور ان کی روشنی کو قسمت کی روشنی خیال کرتے ہیں اور ہر ایک کو کسی پاک ذات سے متعلق کہتے ہیں اور ان ستاروں کو بشری نفوس سمجھتے ہیں۔ جو غصے اور خواہش کے جذبات سے مادر پدر ہو کر اور

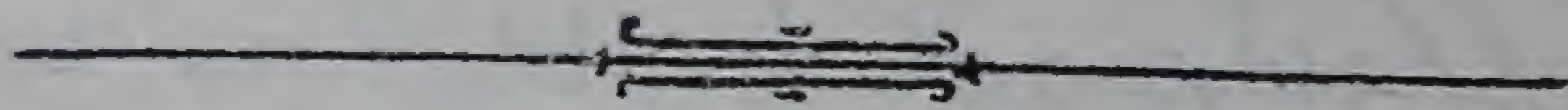
جسمانی ریاضت و باطنی انوار کی بنا پر اس اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہیں۔

ستاروں اور ہفتے کے دنوں کے نام



سنیچر۔ زحل۔ برہسپت۔ مشتری۔ منگل مریخ۔ آدت آفتاب ہندو آفتاب کے ہزار نام بیان کرتے ہیں۔ قبلۂ عالم کو یہ تمام نام یاد ہیں اور ان کے ذریعے سے دعا فرماتے ہیں۔ ان اسما میں سورج تو زبان زد خاص و عام ہے۔ شکر (زہرا)۔ بدھ (عطارد) سوم قمر۔ اور ہر ایک سیارے کے چند نام متعلق اور ہفتے کے ہر دن کو ایک ستارے کے نام پر لفظ وار اضافہ کر کے موسوم کر دیے ہیں چنانچہ یکشنبہ آدت وار۔ اسی دن سے ہفتے کا آغاز کرتے ہیں دوشنبہ سوموار۔ سہ شنبہ منگلوار۔ چہار شنبہ بدھ وار۔ پنجشنبہ برہسپت وار۔ آدینہ شکروار۔ شنبہ سنیچر وار

گھڑیال کا دستور



یہ ایک توے کے مانند لیکن اس سے بڑی شے ہے جو سات دھاتوں سے بنائی جاتی ہے۔ ہر چھوٹا بڑا اس کو بجا اور لٹکا سکتا ہے بغیر حکم شاہی کے کوئی شخص اسے نہیں رکھ سکتا۔ سواری میں بھی ساتھ رکھی جاتی ہے۔ ہند کے حکما تمام دن اور تمام رات کو چار چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کو پہر کہتے ہیں۔ اور اکثر مقامات پر نو اور چھ کے درمیان گھڑیاں شمار ہوتی ہیں۔ ایک گھڑی دن اور رات کا ساٹھواں حصہ ہوتی ہے۔ ہر ایک گھڑی کے ساٹھ حصے ہوتے ہیں ہر حصے کو پل کہتے ہیں اور ہر ایک پل کے ساٹھ حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے کو بپل کہتے ہیں۔

صحیح وقت معلوم کرنے کے لیے ایک ظرف تانبے یا اسی قسم کی دھات کا ایک سو ٹانک وزنی بناتے ہیں جس کو زبان فارسی میں "دو پنگاں" (بمعنیٰ گھڑیال) کہتے ہیں چنانچہ ایک قدیم حکیم کا قول ہے۔ شعر

در جہاں نے چہ باید ت بودن　　　کہ بہ پنگاں توانش پیمودن

ظرف جام نما ہوتا ہے جس کا منہ بہت باریک اور اس کی بلندی اور فراخی بارہ انگل ہوتی ہے اور اس کے نیچے ایک سوراخ کیا جاتا ہے۔ سوراخ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ ایک ماشہ سونے کا تار جو پانچ انگل اس میں سے گزر سکے۔ اس ظرف کو ایک صاف پانی سے بھرے ہوئے طشت میں ڈال کر ایسے مقام پر جہاں ہوا سے پانی کو جنبش نہ ہو سکے رکھ دیتے ہیں۔ جب یہ ظرف پانی سے بھر جاتا ہے تو ایک گھڑی ختم ہو جاتی ہے اور اس طرح وقت کی تشہیر کے لیے ہفت جوش سے بنا ہوا توا بجایا جاتا ہے۔ ایک گھڑی پر ایک ضرب اور دوسری گھڑی پر دو ضرب۔ غرضکہ اسی طرح مختلف ضربیں گھڑی کے اختتام پر لگاتے ہیں جب ایک پہر ختم ہوتا ہے تو گزری ہوئی گھڑیوں کے حساب سے اتنی ہی ضربیں لگائی جاتی ہیں اور کچھ وقفے کے بعد ایک سے چار تک یعنی جتنے پہر ہوں اتنے ہی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔ چنانچہ دو پہر میں چھبیس ضرب بشرطیکہ ہر پہر آٹھ گھڑی کا ہو۔ حضرت فردوس مکانی نے اپنے حالات میں ترقیم فرمایا ہے کہ جب ہر پہر ہو کر کچھ گھڑیاں گزر جائیں تو جس سے پہر کا ختم ہونا معلوم نہیں ہوتا تھا اس لیے میں نے حکم دیا کہ ہر پہر گھڑیاں بجانے کے وقفے کے بعد بجایا جایا کرے۔

ہندی صاحب دانش اصحاب ایک تندرست آدمی کے تین سو ساٹھ مرتبہ سانس لینے پر ایک گھڑی شمار کرتے ہیں پس اس طرح دن اور رات کی چھ گھڑیوں میں اکیس ہزار چھ سو مرتبہ سانس لی جاتی ہے۔

کرات کی ترتیب

پہلا کرہ خاک ہے کرۂ خاک پر پانی ہے لیکن پانی تمام کرۂ خاک کو محیط نہیں ہے

پانی پر کرہ آتش ہے جو شمالی حد پر اہلیلجی اور کرہ آتش پر ہوا ہے جس کے بعد کوئی کرہ نہیں سمجھا جاتا۔ ہوا کے نو درجے ہیں۔ پھوائی۔ ایک۔ ہوا ہے جو کرہ سے اڑتالیس کوس تک بلند چھائی ہوئی ہے اور ہر سمت چلتی ہے۔ ابر و باراں اور بجلی اور کڑک اسی درجہ میں پیدا ہوتے ہیں) یہ پہلے درجہ کے خاتمہ سے چاند تک ہے۔ پھر وہ دوسرے درجے سے عطارد تک۔ اور یہ عطارد سے زہرہ تک سہ زہرہ سے خورشید تک۔ سیہ خورشید سے مریخ تک پھر یہ مریخ سے مشتری تک۔ پھر یہ مشتری سے زحل تک پھر وہانہ مسلسل زحل سے ثوابت تک۔ اسی آخری ہوا کے انقلاب سے رات اور دن پیدا ہوتے ہیں یہ ہوا مشرق سے مغرب کو چلتی ہے اور بقیہ سات ہوائیں اس کے برخلاف رخ اختیار کرتی ہیں ایک مستند تر گروہ کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سات ہوائیں پردہ حائل کے اجزا ہیں جو سات سیاروں کے نام سے موسوم اور مشرق سے مغرب کو چلتی ہیں۔ ثوابت سے ماورا کا علم نہیں ہے۔ آکاس ان تمام سے گزرتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ہندی حکما کو اوساط کے تعین میں جسے مدھم کہتے ہیں یونانیوں سے ثوانی و ثوابت میں قدرے اختلاف ہے چنانچہ ایک رات اور دن کی ابتدا نصف شب سے ہو کر دوسری نصف شب پر انتہا ہے۔ سورج دہانت کے تعین کے مطابق وسط قمر تیرہ درجہ دس دقیقہ چار ثانیہ ترپن ثالثہ ہے۔ عطارد انسٹھ دقیقہ آٹھ ثانیہ دس ثالثہ زہرہ اور آفتاب بھی عطارد کی طرح ہیں۔ مریخ اکتیس دقیقہ اور چھبیس ثانیہ اٹھائیس ثالثہ۔ مشتری چودہ دقیقہ انسٹھ ثانیہ نو ثالثہ۔ زحل دو دقیقہ تئیس ثالثہ پر بیان کرتے ہیں اور یونانی حساب سے قمر پینتیس ثانیہ دو ثالثہ اور عطارد اور زہرہ اور آفتاب میں انیس ثالثہ اور مریخ ستائیس ثانیہ چالیس ثالثہ۔ اور مشتری سولہ ثانیہ اور زحل پینتیس ثالثہ ہے۔

سیاروں کے حرکات کو ذاتی قرار دے کر ان کی جسامت کو مساوی خیال کرتے ہیں ان حرکت کا جب کوسوں سے اندازہ کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ایک دن اور رات میں گیارہ ہزار آٹھ سو اٹھاون جوجن اور تین کوس کا فاصلہ مشرق سے مغرب تک طے کیا جاتا ہے۔ اس چال کے امتداد کا فرق آتا ہے ستاروں کے دوائر کے بڑے یا چھوٹے ہونے پر مبنی ہے۔ کیونکہ ہر دور اپنے سے نیچے ستارہ کے دور سے بڑا ہوتا ہے۔

ثوابت کی رفتار کو سیاروں کی رفتار سے قدرے مماثل خیال کرتے ہیں لیکن

منازل میں یونانیوں سے مختلف ہیں۔ایک سال میں چون ثانیہ اور چھیاسٹھ سال آٹھ ماہ میں ایک درجہ گردش کرتے ہیں۔اور کواکب کے منازل کے متعلق کہتے ہیں کہ برج حمل کے ستائیس درجے سے یا بقول بعض چوبیس درجے سے شروع ہوکر برج حوت کے ستائیسویں درجے تک چل کر پھر برج حمل میں آتے اور پھر اسی روش پر چلتے ہیں۔اور بنات النعش جسے ہندی زبان میں سمت رکھ کہتے ہیں ایک سال میں سترہ ثانیہ اور سینتالیس ثالثہ مغرب سے مشرق تک جاتا ہے اور دو سو سال چھ ماہ ایک درجہ چل کر اپنا دورہ ختم کرتا ہے اور ایک گروہ ان سب حرکات کو محض طاقت وقدرت خداوندی خیال کرتا ہے۔

یونان کے متقدمین حکما کو ثوابت کی حرکت کا علم نہ تھا جن میں ارسطو بھی داخل ہے ابرخس کو منطقۂ آفتاب کے قریب بعض ستاروں کی حرکت دریافت ہوتی مگر وہ اس کا اندازہ نہ کرسکا۔بطلیموس نے ہر سو سال شمسی میں ایک درجہ حرکت قرار دی اور ابن اعلم اور چند ماہرین نے اسی درجہ حرکت کو ساٹھ سال شمسی میں قرار دیا۔رصد طوسی نے بھی اسی کی تائید کی۔لیکن محی الدین مغربی اور اسی رصد کے ماہرین کی ایک جماعت نے ستارہ عین الثور اور قلب العقرب۔اور دوسرے چند ستاروں کو دریافت کیا اور ان کی حرکت چھیاسٹھ سال میں ایک درجہ قرار دی۔زیج گورگانی میں سترہ سال یزدجردی سے منقول ہے کہ ہر سال تین سو پینسٹھ دن بلا کسر کا ہوتا ہے۔

ستاروں کے دوائر کا اندازہ

قمر تین لاکھ چوبیس ہزار جوجن۔عطارد دس لاکھ سینتالیس ہزار دو سو سات جوجن اور تین کوس۔زہرہ چھبیس لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو چھتیس جوجن اور دو کوس اور کچھ کسرات۔نیر اعظم تینتالیس لاکھ اکتیس ہزار پانچ سو جوجن اور کچھ کسرات۔مریخ اکیاسی لاکھ اور پچھتر ہزار نو سو آٹھ جوجن اور تین کوس۔مشتری پانچ اور تیرہ لاکھ پچھتر ہزار سات سو چونسٹھ

جوجن اور ایک کوس۔ زحل بارہ کرور چہتر لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو پچپن جوجن اور دو کوس سے کچھ کم۔ ان ستاروں کے قطر کے دقیقے ان کے مدار کے دقیقوں کی مناسبت سے ہیں اور ثوابت پچیس کرور اٹھیانوے لاکھ نود ہزار بارہ جوجن۔ آکاس جہاں آفتاب کی شعاع نہیں پڑ سکتی۔ ایک مدہ آٹھ انت سات جلدہ یک سنکھ بیس کھرب اسی اپج آٹھ اوپر چھ کرور چالیس لاکھ جوجن ہے۔

ہر جوجن چار کوس کا اور ہر کوس دو ہزار ڈنڈ کا ہر ڈنڈ چار ہاتھ کا اور ہر ہاتھ چوبیس انگشت کا اور ہر انگشت آٹھ جو کی اور ہر جو تیس سرسوں کا ہوتا ہے۔

قمر کے منازل

ہر منزل کو نچھتر کہتے ہیں جو ستائیس خیال کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک تیرہ درجہ اور بیس دقیقہ پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اشنی تین ستارہ۔ بھرنی تیس ستارہ۔ کرتکا چھ ستارہ۔ روہنی پانچ ستارہ۔ مرگسر تین ستارہ۔ آردرا ایک ستارہ۔ پنربس چار ستارہ۔ پکھ تین ستارہ اشلیکھا پانچ ستارہ۔ مگھا پانچ ستارہ۔ پوربھاگنی دو ستارہ۔ اترا پھاگنی دو ستارہ۔ ہست پانچ ستارہ۔ چترا ایک ستارہ۔ سواتی ایک ستارہ۔ بشاکھ چار ستارہ۔ انرادھا چار ستارہ۔ جیشٹھا تین ستارہ۔ مول گیارہ ستارہ۔ پورباکھاڈا چار ستارہ۔ اتراکھاڈا تین ستارہ۔ شروَن تین ستارہ۔ دھنشٹھا چار ستارہ۔ شت بھکھا سو ستارہ۔ پوربابھادر پد چلر دو ستارہ۔ اترابھادر پد دو ستارہ۔ ریوتی بتیس ستارہ۔ یہ تمام دو سو اکیس ستارے ہوئے۔ قمر کا قیام ان میں سے ہر منزل میں پینسٹھ اور نصف گھڑی سے زائد اور چون و نصف گھڑی سے کم نہیں ہوتا۔

بعض کاموں کے لیے اکیسویں منزل میں تین درجے بیس دقیقے سے لیکر بائیسویں درجے کے اڑتالیس دقیقے تک ابجہت (بفتح ہمزہ و کسر باو خفی و کسر جیم و فتح تا) کہتے ہیں۔

یونانی اٹھائیس منزل شمار کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو بارہ درجہ اکاون دقیقہ چھبیس ثانیہ کا شمار کرتے ہیں۔ شرطین دو ستارہ قدر سوم۔ بطین تین ستارہ قدر پنجم۔ ثریا چھ ستارہ قدر پنجم دبران ایک قدر اول ہیقب تین ستارہ سحابی۔ حنہ دو قدر سوم اور چہارم۔ ذراع دو قدر دوم۔ نثرہ دو قدر چہارم طرفہ۔ دو چوتھے قدر۔ جبہ چار جن میں سے ایک قدر اول۔ زبرہ دو قدر دوم اور سوم۔ صرفہ ایک قدر اول۔ عوا پانچ قدر سوم سماک ایک قدر اول سے۔ غفر تین قدر چہارم۔ زبانا دو قدر دوم اکلیل تین قدر چہارم قلب ایک قدر دوم۔ شولہ دو قدر دوم۔ نعایم چار قدر سوم۔ بلدہ آسمان کا ایک مدور ٹکڑا۔ سعد ذابح۔ دو قدر دوم سے۔ سعد بلع۔ قدر سوم اور چہارم دو۔ سعود۔ دو یا تین ایک قدر سوم اور پنجم۔ سخبیہ چار قدر سوم مقدم دو قدر دوم۔ موخر دو قدر دوم۔ رشا ایک قدر سوم۔ جملہ چھیاسٹھ یا اٹرسٹھ ستارے ہوے۔ کواکب کا کچھ احوال جدول میں لکھا جاتا ہے۔

اقدار ثوابت

ہندی حکیم ان کی سات اقدار بیان کرتے ہیں۔ پہلی قدر کے بڑے ستاروں کا قطر سات دقیقہ اور تیس ثانیہ نود ہزار دو سو انتالیس جوجن دو کوس سات سو ڈنڈ۔ دوسرے قدر کے چھ دقیقے اور پندرہ ثانیہ پچھتر ہزار ایک سو ننانوے جوجن دو کوس ایک ہزار ساڑے بارہ سو ڈنڈ۔ تیسرے کے پانچ دقیقہ اور تیس ثانیہ۔ چھیاسٹھ ہزار ایک سو پچھتر جوجن دو کوس ایک ہزار پانچ سو اسی ڈنڈ۔ چوتھے چار دقیقہ۔ اڑتالیس ہزار ایک سو ستائیس جوجن تین کوس دو سو اڑتیس ڈنڈ اور دو ہاتھ اور دو پور۔ پانچویں تین دقیقہ۔ اڑتیس ہزار پچیانوے جوجن چھ سو اٹھتر ڈنڈ تین ہاتھ اور تیرہ پور۔ چھٹے کے دو دقیقہ چوبیس ہزار ترسٹھ جوجن تین کوس ایک ہزار ایک سو انیس ڈنڈ ایک ہاتھ اور ایک پور ساتویں ایک دقیقہ بارہ ہزار اکتیس جوجن تین کوس ایک ہزار پانچ سو انسٹھ ڈنڈ دو ہاتھ

اور بارہ پور۔
یونانی چھ اقدار کہتے ہیں۔ پہلی قدر کو اکبر اور چھٹے کو اصغر اور پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں کرتے ہیں۔ کبیر وسیط صغیر۔ جو ان میں جس قدر بڑے ہیں اسی قدر مقدس ہیں۔ ان چھؤوں کے مراتب میں بھی چھ طرح سے کمی دیتی ہے۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ قدر اول کے ستارہ کا قطر اصغر کے قطر کا چھ گنا ہے۔ حجم اور بعد کے اس بیان میں کہ قدر اول کے وسطی ستارے کی قطر کا اوسط چھٹے قدر کے ستاروں کے قطر کا چھ گنا ہے ایک عجیب سہو ہے۔ اقلیدس نے اپنے بارھویں مقالہ کی شکل آخر میں یہ اصول وضع کیا ہے کہ ایک کرے کو دوسرے کرہ سے وہی نسبت ہے جو ان کروں کے قطر مربعوں میں تناسب ہے یعنی اگر ایک قطر کا تناسب دوسرے قطر سے نصف یا اس سے کم ہوگا تو ان کے حجم کے درمیان ایک اور تین کی نسبت ہوگی۔ مثلاً اگر ایک کرے کے قطر کو دوسرے کرے کے قطر سے نصف کی نسبت ہو تو چھوٹا کرہ بڑے کرے کا نصف نصف یعنی آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور اگر ایک ثلث چھوٹا ہو تو بڑے کا ثلث ثلث ثلث یعنی ستائیس میں کا ایک حصہ ہوگا علی ہذا القیاس۔ پس اگر یہی حال ہوگا جیسا کہ بعض حکما نے خیال کر لیا ہے تو قدر اول کے ستاروں کی جسامت چھٹے درجے کے ستاروں سے زیادہ ثابت ہوتی ہے جو بہت زیادہ تفاوت ہے۔ بڑے ثوابت جواب تک دیکھے گئے ہیں وہ دو سو بائیس حصہ اور سب سے چھوٹے تیئس گنا زمین سے بڑے ہیں یہ ستارے کثرت کے اعتبار سے کل تو شمار میں نہیں آسکے لیکن جو نظر آتے ہیں وہ ایک ہزار بائیس ہیں جن میں سے پندرہ قدر اول کے پینتالیس دوم کے۔ دو سو آٹھ سوم کے چار سو چوہتر چہارم کے۔ دو سو سترہ پنجم کے۔ انچاس ششم کے۔ ان کے علاوہ چودہ ستارے اور ہیں جن کے اقدار کا اندازہ نہیں ہو سکا جن میں نو مظلمہ اور پانچ سحابی متحدہ کرہ بالا نظریہ بطلیموس کا ہے لیکن عبدالرحمٰن بن عمر صوفی کے نزدیک۔ سینتیس قدر دوم کے اور دو سو۔ سوم کے۔ چار سو اکیس۔ چہارم کے دو سو سینتھ۔ پنجم کے ستر ششم کے اور چہار سحابی ہیں۔

زمین کا حال

زمین کو ایک کرہ سمجھتے ہیں اور اس کا مرکز تمام عالم کا مرکز ہے پستی و بلندی جو پانی کی روانی اور ہوا کی تیزی اور ایسے ہی وجوہ سے ظاہر ہیں اس کی کرویت کے منافی نہیں ہے۔ زمین کا محیط پانچ ہزار انسٹھ جوجن دو کوس ایک ہزار ایک سو چون ڈنڈ ہے۔ قدمائے یونان نے محیط کو آٹھ ہزار فرسخ دریافت کیا ہے اور قطر کو دو ہزار پانچ سو پینتالیس ۵/۱۱ فرسخ گیارہ حصہ میں سے پانچواں حصہ (۵/۱۱) فرسخ اور دوسرے محیط کو چھ ہزار سات سو فرسخ۔ اور قطر کو دو ہزار ایک سو تریسٹھ ۵/۱۱ فرسخ کہتے ہیں۔ ان دونوں گروہ سے فرسخ تین میل باتفاق قرار دیا ہے۔

ہند کے حکما کہتے ہیں کہ قطر معلوم کو جسے وہ اپنی زبان میں بیاس (بکسر باد یائے والف وکسر نون وسکون سین) کہتے ہیں تین ہزار نو سو ستائیس سے ضرب دیں، جس کو گننت (بضم کاف فارسی وکسر نون وسکون تا) کہتے ہیں اور پھر اس حاصل ضرب کو ایک ہزار دو سو پچاس، پر تقسیم کر دیں اس کو بھاگ (بفتح یا و ہا خفی و الف و کاف فارسی) کہتے ہیں تو خارج قسمت جسے وہ لبدہ (بفتح لام وسکون با و دال و ہائے خفی) کہتے ہیں محیط کی مقدار ہوگا۔ اور محیط معلوم کو ایک ہزار دو سو پچاس سے جو صورت اول میں مقدم علیہ تھا ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تین ہزار نو سو ستائیس پر جو صورت اول میں مضروب فیہ تھا تقسیم کریں تو خارج قسمت قطر کی مقدار ہے۔ یونانی کتب میں جو قاعدہ ارشمیدس مذکور ہے اس کے متعلق ہندی حکما کہتے ہیں کہ وہ ان کے اصول کے مانند ہے۔ اس ضابطہ کی توضیح یہ ہے کہ دائرہ کے محیط کو قطر سے وہی نسبت ہے جو سات اور بائیس میں ہے۔ پس قطر معلوم کو بائیس سے ضرب دیں اور حاصل ضرب کو سات پر تقسیم کریں تو خارج قسمت محیط کی مقدار ہوئی اور محیط کی مقدار کو سات سے ضرب دیں اور بائیس پر تقسیم کریں تو خارج قسمت قطر کی مقدار ہوگی۔ لیکن تحقیق تو

یہ ہے کہ یہ کسر $\frac{1}{7}$ سے کم اور $\frac{10}{71}$ سے زائد ہے ظاہر ہے کہ یونانی حکما ہندی حکما کے ضابطہ سے واقف نہ تھے۔ ورنہ اس طرح خدا کی حمد و ثنا کرتے سبحان من لا یعلو نسبة القطر الی الدائرة الا ھو (پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی دوسرا قطر اور محیط کی نسبت سے واقف نہیں ہے) زمین کے قطر دریافت کرنے کا طریقہ یوں ہے کہ ایک مسطح زمین میں اصطرلاب اور ذات الحلق اور مجیب المجیب ارتفاع کے ذریعے سے قطب شمالی معدل النہار دریافت کرتے اور شمال یا جنوب کی سمت خط نصف النہار پر اصطرلاب کی رہنمائی میں چلتے اور دائرہ مذکور کے سطح پر نشانات کرتے جاتے ہیں اس طرح کہ یہ نشانات یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہیں تو اس طرح جو فاصلہ کہ طے ہوگا وہ ارتفاع مذکور سے ایک درجہ زائد یا کم ہوگا اگر شمال کی سمت میں چلے ہوں تو اضافہ اور اگر جنوب کی سمت میں چلے ہوں تو کمی ہوگی۔ اس طرح شروع سے آخر تک کا ناپ لے لو جو کچھ حاصل کرے ایک درجہ کا حصہ قرار دو اور اس سے محیط کا اندازہ نکال لو قدما اسی طرح عمل کرکے ایک درجہ کا حصہ بائیس فرسنخ اور دو جزو ساتواں حصہ چھیاسٹھ میل اور دو ثلث کا ہے دریافت کئے ہیں۔ اور جب (خلیفہ) مامون الرشید کے حکم سے موں کے قریب بیابان سنجار میں یہ کام شروع کیا گیا خالد بن عبدالملک مروردوی چند ماہرین کے ساتھ شمال کی سمت روانہ ہوا اور علی بن عیسٰی اصطرلابی چند ماہرین کے ساتھ جنوب کے سمت چلا تو گروہ اول نے ایک حصہ زیادہ پایا اور گروہ آخر نے ایک درجہ کم۔ ہر ایک نے اپنے راستے کا شمار کیا تو اُنیس فرسنخ سات حصے کم آئے۔ جو چھپن میل دو ثلث ہوتے تھے۔ ان دونوں کے طے کردہ فاصلے میں دو ثلث میل کا فرق معلوم ہوا۔ مامون نے ان دونوں گروہ کی آزمائش کے لیے ان دونوں سے دریافت کیا کہ مکہ سے بغداد کتنا ہے۔ ان کے اس حساب سے کہ بارہ درجے اور چالیس دقیقے (جو تقریباً چھپن میل اور دو ثلث ایک درجے کا حصہ ہوتا ہے) کو ضرب دیکر سات سو بیس کوس تخمیناً بیان کئے۔ خلیفہ کے حکم سے ان دونوں مقامات میں قریب تر راستہ سے پیمائش کی گئی تو مذکورہ فاصلہ سے کچھ کم فاصلہ معلوم ہوا۔ عجب یہ ہے کہ محقق طوسی نے تذکرہ میں زمانہ مامون کے حکما کے اس کام کو متقدمین سے منسوب کیا ہے کہ وہ صحراے سنجار میں ایک درجے کا اندازہ کئے ہیں۔ ملا قطب الدین شیرازی

نے کتاب "تحفہ" اور اپنی دوسری تصانیف میں متاخرین کی رائے کو اس طرز پر لکھا ہے کہ خلیفہ مذکور کے زمانہ کے حکما سے وہ منسوب ہو جاتی ہے۔ اس طرح تذکرہ میں ان سے لغزش ہوئی ہے۔

ہندی حکیم چودہ جوجن چار سو اٹھتیس ڈنڈ دو ہاتھ چار انگشت کا ایک درجہ کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ان کے قدما بھی کہتے تھے اور مسطح زمین پر طلوع آفتاب کے وقت سکتا جنتر سے گھڑی کا شمار کرتے ہیں سکتا جنتر شیشہ ساعت کی طرح ایک جنتر ہے جس کی بنیاد ساٹھ گھڑی پر ہے۔ چوراسی جوجن اور کچھ کسرات میں ایک گھڑی میں گزرتے ہیں اسی طرح تمام دن ختم ہوتا ہے جب اس کو ساٹھ سے ضرب دیں تو زمین کی محیط معلوم ہو جاتی ہے

احوال جزائر

ہندی حکما کہتے ہیں کہ سارے کرہ ارض پر سات جزیرہ اور سات دریا ہیں تمام اراضی تری و خشکی کی مساحت نواسی لاکھ ستاون ہزار سات سو پچاس جوجن ہے۔

جمودیپ (بفتح جیم وضم میم مشدد و سکون واو و کسر دال و سکون یائے تحتانی و پائے فارسی) ایک جزیرہ ہے جس کے اطراف دریائے شور ہے یہاں آدمی رہتے ہیں اور جانور بہت ہیں اس کو نصف دریا کا آدھا تصور کرتے ہیں دریا کا عرض ایک سو تیس جوجن اور جزیرہ کا عرض ایک ہزار دو سو پینسٹھ جوجن ہے۔ ازیں جملہ پینسٹھ دریا اور ان کی مساحت پانی کے ساتھ انچالیس لاکھ اٹھتر ہزار آٹھ سو پچہتر جوجن ہے۔ اس پانی کے ساتھ سطح چار لاکھ ستر ہزار تین سو ساٹھ جوجن ہے۔ یوں کہتے ہیں کہ زمین کے درمیان میں پہاڑ ہیں جو محور کے مانند ہیں۔ جودیپ کو جو نسبت ساری زمین سے ہے اس کو سمر (بفتح سین و کسر میم و سکون را) کہتے ہیں۔

اہل ہند کا عقیدہ ہے کہ بہشت کے مدارج اس کی چوٹی اور نیز اس کے اطراف میں واقع ہیں۔ اور اسی قدر وسعت زمین کے نیچے بھی ہے اس حصے کو بداوانل کہتے ہیں جس کے بابت عجیب وغریب قصے بیان کئے جاتے ہیں۔
یہ واقعات نقل پرست گروہ کی رائے میں قابل یقین نہیں ورنہ ارباب دانش یونان کی طرح اس حصے کو ۲/۳ کوس سے زیادہ بلند نہیں خیال کرتے۔
(۲) شاکدیپ۔ سمندر کا نصف حصہ اس کو ایک طرف گھیرے ہوئے ہے اور اس کی وسعت چار لاکھ ستائیس ہزار چار سو چھبیس جوجن ہے۔
(۳) شالحلدیپ۔ اس کا رقبہ ۳۲۰۱۲۰ جوجن ہے
اس حصے کے پار جہانچنہ ایک سمندر ہے جس کا رقبہ ۶۲۳۵۵۳ جوجن ہے۔
(۴) کشدیپ ۲۸۶۷۴۹ جوجن ہے۔
اس حصے کے پار روغن زرد کا ایک سمندر ہے جس کا رقبہ ۴۵۹ ۷۹۲ جوجن ہے۔
(۵) کروبچہ دیپ وسعت ۴۱۶۸۱۸۱ جوجن
اس حصے کے پار نیشکر کے رس کا ایک سمندر ہے جس کا رقبہ ۲۵۰۵۰۴ جوجن ہے۔
(۶) گومبدک دیپ رقبہ ۸۶۵۸۰۰ جوجن
اس حصے کے پار شراب کا سمندر ہے جس کا رقبہ ۱۶۴۸۷ ۸۴ جوجن ہے۔
(۷) پھکردیپ ۱۴۲۰۴ ۴ جوجن
اس جزیرے کے پار میٹھے پانی کا سمندر ہے جس کا رقبہ ۲۸۱۶۰ جوجن ہے۔
ہر سمندر کی چوڑائی ایک سوتیس جوجن ہے اور ہر جزیرے کا عرض ستر جوجن ہے۔
چھ آخرالذکر جزائر میں دوزخ کے مدارج واقع ہیں ــــ سات سمندروں کی مجموعی پیمائش ۴۷۴۴۷ ۳۰۷۹ جوجن اور خشک زمین کا مجموعی رقبہ ۸۷۸۲۷۸۴ جوجن ہے وہ حصہ جہاں انسان آباد ہیں ۵۳ درجے طول البلد پر واقع اور ۲۸۷ جوجن ہے۔

حال جمودیپ

چھ جزیروں کی داستان محض ایک افسانہ ہے جو ہرگز قرین عقل نہیں ہے

مولف ان جزائر کے بے سروپا قصہ کو نظر انداز کرکے جمبو دیپ کے چند خصوصیات کا ذکر کرتا ہے ۔ دریائے شور کو ہر چار سمت خط استوا پر تقسیم کرنے سے ہم کو ایک شہر کا نشان ملتا ہے جس کی فصیل سونے کی اینٹوں سے بنائی گئی ہے ۔

(۱) جمکوٹ ۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے زمین کا طول البلد شمار کیا جاتا ہے ۔ یونانی تصانیف میں ہندی کے بابت مرقوم ہے کہ شہر گنگ در سے حضر طول البلد پر واقع ہے لیکن اصل یونان کو اس امر کی اطلاع نہیں ہوتی کہ ہندی حکما نے اپنے طول البلد کو کس مقام سے شمار کیا ہے ۔

(۲) لنکا ۔ (۳) روک ۔ یہ ہر سہ جزائر اپنے قریب ترین جزیرہ سے ۹۰ درجے اور اپنے مقابل مقام سے ۱۸۰ درجہ پر واقع ہیں ۔

کوہ سمیران میں سے ہر جزیرہ سے ۹ درجے پر واقع ہے

ان جزیروں کا تمام شمالی سمت دائرہ معدل النہار کے نیچے واقع ہے ۔

دائرہ معدل النہار کو ہندی میں بکھوت برکت کہتے ہیں ۔

یہ دائرہ مذکورۂ بالا شہروں کے باشندوں کے گزرتا ہے اور آفتاب اس سخت سال میں دو بار طلوع ہوتا ہے ۔ ان مقامات میں ہمیشہ رات و دن تقریباً برابر رہتے ہیں ۔

آفتاب کا بلند ترین ۹۰ درجہ ہے لنکا سے روک اور روک سے سدہ پور پہنچتا ہے اور سدہ پور سے جمکوٹ گزرتا ہوا لنکا کو واپس آتا ہے ۔ جب جمکوٹ میں آفتاب نصف النہار پر آتا ہے تو لنکا میں صبح سدہ پور میں شام اور روک میں نصف شب ہوتی ہے ۔

آفتاب روک میں نصف النہار پر آتا ہے تو سدہ پورہ میں صبح لنکا میں شام اور جمکوٹ میں نصف شب ہوتی ہے ۔

سدہ پور میں نصف النہار پر پہنچتا ہے تو جمکوٹ میں صبح روک میں شام اور لنکا میں نصف شب ہوتی ہے ان میں سے ہر شہر میں باہم پندرہ گھڑی کا فرق ہے ۔

دیگر یہ کہ لنکا کے شمالاً کوہ سمیرہ تک تین پہاڑوں کا اور ذکر کیا جاتا ہے

(۱) ہماچل - (۲) جمکوٹ اور - (۳) نکھندہ - (نشادھا)
ان تینوں پہاڑوں میں سے ہر ایک کا سلسلہ اسی ترتیب کے ساتھ شرقی سمندر کے ساحل پر پھیلتا ہوا غربی جانب چلا گیا ہے -
سدہ پورہ سے سمیری تک تین دوسرے پہاڑ واقع ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں -
(۱) سرنگ ونت - (۲) سکل اور (۳) نیل
جمکوٹ اور سمیر کے درمیانی پہاڑ کو کاتونت کہتے ہیں یہ سلسلہ کوہستانی نشادھا اور نیلا کو آپس میں ملاتا ہے -
روکمک اور سمیر کے درمیان ایک دوسرا کوہستان ہے جس کے دونوں سرے جانبین میں نشادھا اور نیلا سے مل گئے ہیں - ان کوہستان کے بابت عجیب وغریب قصایص بیان کئے جاتے ہیں جس کی تفصیل کو نظر انداز کر کے اس حصۂ ملک کے مختصر حالات جو لنکا اور ہماچل کے درمیان واقع ہے - ہدیہ ناظرین کرتا ہوں -
میرا یہ مختصر بیان تفصیلی حالات کا قایم مقام کہا جا سکتا ہے -
واضح ہو کہ اس حصہ ملک کو بھرت کھنڈ کہتے ہیں - بھرت ایک عظیم الشان راجہ تھا جس کے نام سے اس حصۂ ملک کو یاد کرتے ہیں -
لنکا سے ہماچل تک جو باون درجے پر واقع ہے آبادان ومعموری کے نشانات موجود ہیں - اڑتالیس درجے تک تو ملک بیحد آباد ومعمور ہے اور عالی شان عمارتیں نظر آتی ہیں لیکن بقیہ چار درجے تک چونکہ مقام انتہائی سرد ہے آبادی بیحد کم ہے ہندی جب کہ مفروضہ کے مطابق ایک درجہ فلکی چودہ جوجن ارخی کے برابر ہے اس لیے ۵۲ درجہ فلکی ۷۲۸ جوجن کے مساوی ہوے - اہل ہند اسی قدر حصے کو آباد دنیا قرار دیتے ہیں -
ہماچل اور ہمکوٹ کے درمیان بارہ درجہ عرض بلد پر کنر کھنڈ واقع ہے -
ہمکوٹ اور نشادھا کے مابین اس درجہ عرض البلد پر ہری کھنڈ واقع ہے - سدہ پورہ وسرنگاونت کے مابین باون درجہ عرض البلد پر کور کنڈ آباد ہے -
اسی طرح جو حصہ ملک سرنگاونت اور شکل کے مابین بارہ درجے عرض البلد پر واقع

ہے اس کو ہرنما یا کھنڈ کہتے ہیں۔ یہ تمام حصۂ ملک ہونے کا ہے۔
شکل اور نیل کے مابین حصہ ملک کو جو بارہ درجہ عرض البلد پر واقع ہے۔ رمبا کا کھنڈ کہتے ہیں۔
جمکوٹ اور ملونت کے مابین چہتر درجہ عرض البلد پر جو حصہ واقع ہے وہ بھدرا سا کھنڈ کے نام سے مشہور رہے۔
گندہ مادنا اور روماکا کے درمیانی حصۂ ملک کو جو چہتر درجہ عرض البلد پر واقع ہے کت مال کہتے ہیں۔
مالونتا اور گندہ مادنا نشاوا اور نیلا کے درمیان جو ملک ہر منیار جانب۔ چوہ درجہ عرض البلد پر واقع ہے الاورت کے نام سے مشہور ہے۔
ان نو مختلف حصوں کی ظاہری وسعت بہ اعتبار طول کے تقریباً مساوی بیان کی جاتی ہے اگرچہ عرض میں بعض حصے کم ہیں لیکن طول میں تقریباً مساوی ہیں۔
نیز یہ کہ سمیر کے ہر چہار طرف دوسرے پہاڑ بھی واقع ہیں۔
جمکوٹ کی جانب جو پہاڑ ہے اس کو مندر کہتے ہیں۔ لنکا کی سمت والا سیار سکندرہ پرنت کہلاتا ہے روماکی جانب والا بیاکروی پالا کے نام سے مشہور ہے سدپورا کی سمت جو پہاڑ واقع ہے اس کو سپارہ لو کہتے ہیں۔ ہر پہاڑ کی بلندی اٹھارہ ہزار جوجن ہے۔
جمودیپ کے نو حصوں کی تقسیم معرض تحریر میں لانے کے بعد میں قسم اول کے چند خصوصیات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔
بھرت کھنڈ۔ لنکا اور ہماچل کے درمیان سات کوہستانی سلسلے ہیں جو مشرق سے مغرب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سلسلے اول الذکر کوہستانی سلسلوں سے چھوٹے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔
مھندرا۔ سکمی۔ ملیا۔ رکشا۔ پاری پاترا۔ سہیہ۔ وندھیا۔
مھندرا اور لنکا کے درمیانی حصہ ملک کو اندرا کھنڈ کہتے ہیں۔ لنکا اور سکتی کے مابین ملک کو کسیر اور سکتی اور ملیا کے درمیانی حصے کو تامرا اور نا اور ملیا اور رکشا کے درمیانی حصے کو گھستی مت اور رکشا اور پاری پاترہ کے درمیانی قطعہ زمین کو ناگ کھنڈ۔

پاری پاترا اور سہیہ کے مابین جو حصۂ ملک کو سعرا کھنڈ کے مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

سہیہ اور وندھیا کے درمیان جو ملک ہے وہ دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ مشرقی حصہ کو کمارا کھنڈا اور مغربی حصہ وارنو یا کھنڈ کہتے ہیں۔ کرہ زمین کا نصف فوقانی حصہ ملحقہ تصویر سے واضح ہوگا۔

لکونا

ہندوؤں نے دنیا کو تین دیگر حصوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ بالائی حصہ کو سرک لوک کہتے ہیں۔ یہ حصۂ عالم وہ مقام ہے جہاں نیک کردار انسان مرنے کے بعد اپنے اعمال حسنہ کی خیر پاتے ہیں۔

درمیانی حصہ کو بھورلوکا کہتے ہیں۔ یہ حصہ وہ ہے جہاں بنی نوع انسان آباد ہیں۔

زیرین حصہ کو پاٹالالوک کے نام سے یاد کرتے ہیں اس حصہ میں بدکردار انسان اپنے اعمال بد کی سزا پاتے ہیں۔

اس قوم کے مذہبی علما زمین کو مسطح خیال کر کے اس کو چودہ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جس میں سات حصے بالائی ہیں اور سات زیرین۔ بالائی حصوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

بھورلوکا۔ ورلوکا۔ مہرلوکا۔ جنالوکا۔ ٹاپولوکا اور ستیالوکا۔

زیرین حصوں کے نام یہ ہیں۔

آٹالا۔ ستالا۔ وتالا۔ تلاتالا۔ مہاتالا۔ رساتالا۔ اور پتالا۔

ہندی پرانوں میں ان ممالک کے باشندوں کے بابت عجیب وغریب افسانے مرقوم ہیں ان قصائص کی تفصیل تو درکنار ان کا خلاصہ بھی اس قدر دراز ہوگا کہ اس کتاب میں مندرج نہیں ہوسکتا۔

اس کے علاوہ اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں سات سمندر سات جزیرے اور نو حصے جمبودیب کے موجود ہیں لیکن ان اشیا کی ترتیب ان کی وسعت و نیز دیگر خصوصیات میں بیحد اختلاف ہے چنانچہ کوہ سمیر زمین کے اوپر چوراسی ہزار جوجن بلند اور تین ہزار جوجن چوڑا اور زمین کے نیچے سولہ ہزار جوجن پیوست اور تیس ہزار جوجن چوڑا خیال کیا جاتا ہے۔

آباد دنیا کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔

ان کا عقیدہ ہے کہ سمندر کے پار بھی ایک قطعہ زمین کا آباد ہے جو سرتاسر سونے کا ہے۔ اس ملک میں بھی انسان آباد ہیں یہاں کے باشندوں کی عمر ٹھیک ہزار سال ہوتی ہے جس میں کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس ملک کی آبادی امراض و آلام کے مصائب سے محفوظ ہے اور یہ اشخاص نہ حریص وطمعدار ہیں اور نہ خایف و جاہل۔ بدگوئی۔ حسد و غیبت سے پاک ہیں اور امن آمان صداقت مہر و محبت کے ساتھ بسر کرتے ہیں ان کا عہد شباب ہمیشہ قائم رہتا ہے اور ان کی جوانی سدابہار ہے جس کی طاقت کسی وقت بھی زائل نہیں ہوتی ان پر ضعف و کمزوری پیری ولاغری کے تغیرات طاری نہیں ہوتے۔

تمام آبادی ایک ہی قوم و ایک ہی مشرب کی ہے ان میں خوراک و غذا میں کوئی تفاوت نہیں ہے اور ان کی تمام ضروریات زندگی بغیر جفاکشی کے مہیا ہو جاتی ہیں۔ دیگر جزائر کے بابت بھی اسی طرح کے من گھڑت افسانے بیان کئے جاتے ہیں جن کو نادان سے نادان بھی باور نہیں کر سکتا۔

ان کے افسانوں کی شان یہ ہے کہ صرف خدائے مطلق کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھنے والے ہی ان قصص کو صحیح خیال کر سکتے ہیں۔ ہندی حکما نے کمارا کھنڈ کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جس حصہ میں سیاہ ہرن نہیں پائے جاتے اس کو بیحد نامبارک و ناقابل توطن سمجھ کر اس حصہ کو ملچھہ دیش کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جس ملک میں کہ یہ جانور پایا جاتا ہے اس کو جگ دیس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اہل ہند نے جگ دیس کو چار حصوں میں منقسم کیا ہے۔

(۱) ارجاورت۔ اس حصہ ملک کے مشرق و مغرب میں دریائے شور اور شمال و جنوب میں دو عظیم الشان پہاڑ واقع ہیں۔

(۲) مدہ دیس۔ اس کے جانب مشرق الہ آباد۔ جانب مغرب دریائے عنباسا (تھانیسر سے پچیس کوس کے فاصلہ پر) اور شمال و جنوب میں مذکورہ بالا کوہستانی سلسلے واقع ہیں۔

(۳) برہمارکھہ دیس۔ یہ پانچ شہروں کا مجموعہ ہے۔ تھانیسر اور اس کے مضافات۔ بیراٹھہ۔ کنپلہ۔ متھرا اور قنوج۔

(۴) برہماورت۔ ہندوستان کا وہ سرسبز و آباد حصہ ملک جو سرستی اور راکمی دریاؤں کے درمیان واقع ہے۔

طول معمورہ (طول البلد)

اہل ہند طول البلد کو لنبین کہتے ہیں اور اہل یونان کے خیال کے مطابق ایک سو اسی درجے قرار دیتے ہیں۔ علمائے ہندوستان طول البلد کا شمار اقصائے مشرق یعنی جمکوٹ سے کرتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کے رات و دن کے اوقات پر لحاظ کر کے طول البلد کی ابتدا کے لیے قریب ترین نقطہ اسی تجویز کیا ہے۔

اہل یونان جزائر خالدات سے اس کا شمار کرتے ہیں۔

جزایر خالدات تعداد میں چھ ہیں اور بحر غربی میں واقع ہیں یہ جزیرے اپنی خوشگوار آب و ہوا اور پھلوں پھولوں اور لذیذ ترکاریوں کی پیداوار کے اعتبار سے نمونہ جنت سمجھے جاتے ہیں۔

اہل عالم ان جزیروں کو خالدات (ابدی جزایر) یا سعدا (خوش نصیب) کہتے ہیں۔

بعض اشخاص کا بیان ہے کہ جزایر سعدا دوسرے جزیرے تھے جو تعداد میں

چوبیس اور جزائر خالدات و دریا کے ساحل کے مابین واقع تھے۔ حکمائے یونان میں ایک گروہ بحر غربی (اوقیانوس) کے ساحل سے طول البلد کا شمار کرتا ہے جو جزایر خالدات سے دس درجے جانب مشرق واقع ہے۔ ساحل دریا اور جزایر خالدات کا فاصلہ قدیم پیمائش کے مطابق دو سو بائیس ۲/۹ کوس ہے اور جدید حساب سے ۹/ ۱۸۹ کوس ہے۔

جدید گروہ بروج کی ترتیب وار حرکت و قرب مقام کے لحاظ و حساب سے فاصلہ کا تعین کرتا ہے طول البلد کے شمار میں ہر دو فریق کی رائے ایک ہے۔ طول البلد استوا کی وہ قوس ہے جو معدل النہار اول کے ساتھ استوا کے نقطہ تقاطع اور دیئے ہوئے مقام کے نصف النہار کے ساتھ اس کے نقطہ تقاطع کے درمیان ہوتی ہے اور وقفہ وہ فاصلہ ہے جو مقام اور قریب ترین جانب کے نصف النہار اول کے درمیان ہوتا ہے۔ طول البلد کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول یا اس مقام پر جس کا طول البلد معلوم ہے چاند گرہن کی ابتدا یا پورے گرہن کا وقت یا گرہن سے چاند کے چھوٹنے کی ابتدا یا تمام وکمال چھوٹ جانے کا وقت دریافت کریں اور اسی طرح جس شہر کا طول البلد معلوم نہیں ہے وہاں بھی انہی اوقات کا تعین کریں۔

اگر دونوں شہروں کے اوقات مساوی ہیں تو ہر دو شہروں کا طول البلد ایک ہے۔ اگر مجہول شہر کا وقت معلوم شہر کے اوقات سے زیادہ ہے تو شہر مجہول معلوم شہر کی نسبت زیادہ مشرق میں واقع ہے۔

اب ہر دو اوقات کا فرق دریافت کرو۔ ہر چار گھڑی کے عوض ایک درجہ اور ہر گھنٹہ کے عوض پندرہ درجے اور ہر گھڑی کے مقابلہ میں چھ درجے اسی طرح کہ ہر درجہ چار منٹ کا شمار کیا جائے معلوم الطول شہر کے درجات پر بڑھا دو تو مجہول الطول شہر کا طول البلد معلوم ہو جائے گا۔

اگر مجہول شہر کا وقت معلوم شہر کے اوقات سے کم ہے تو مجہول شہر معلوم شہر کی بہ نسبت زیادہ مغرب میں واقع ہے اس میں وقت معلوم کرنے کا عمل شرقی جانب کے عمل کے قطعاً خلاف ہے۔

ہندی حکما کے قواعد کے مطابق جو طول البلد کو مشرق سے شمار کرتے ہیں

صورت اول میں درجات کی تعداد کو معلوم درجات سے تفریق کرنا ہوگا اور صورت دوم میں معلوم درجات پر ان کو اضافہ کرنا پڑے گا۔

عرض البلد

اہل ہند عرض البلد کو اچھو کہتے ہیں اور اس کی ابتدا لنکا سے شمار کرتے ہیں اور اس مقام پر ختم کرتے ہیں جس کا عرض البلد ۲۵ درجے ہو۔ اس تمام حصے میں بیحد آبادی ہے سوا آخری چودہ درجوں کے جہاں انتہائی سردی کی وجہ سے کم انسان آباد ہیں۔

عرض البلد اس قوس کو کہتے ہیں جو دائرہ نصف النہار سے سمت الراس اور معدل النہار کے تقاطع فوقانی کے درمیان واقع ہو جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عرض البلد پر شہر کے باشندوں کے سمت الراس اور معدل النہار کے درمیانی فاصلے کا نام ہے جو قطب شمالی کے ارتفاع کے مطابق معین کیا جاتا ہے۔

عرض البلد معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ستارے کا جو ہمیشہ طلوع ہوتا ہو کسی شہر سے بلند ترین ارتفاع اور فروتر ارتفاع دریافت کرو اور اس کے بعد کم کو زیادہ میں گھٹاؤ اور بقیہ کی تنصیف کم میں جوڑ دو اور زیادہ سے گھٹا دو۔ اس عمل کے بعد جو نتیجہ نکلے گا وہی شہر کا عرض البلد ہوگا یا یہ کہ ہر دو اعتدال کے زمانے میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا ارتفاع کسی شہر سے دریافت کرو اور اس میں نوے درجے گھٹا دو بقیہ مدارج اس شہر کا عرض البلد ہوں گے۔

یا یہ کہ جس وقت آفتاب برج سرطان میں داخل ہو تو اس کا انتہائی ارتفاع دریافت کرو اور اس کے ادنیٰ گھٹاؤ کو انتہائی ارتفاع میں گھٹا دو۔ باقی جو بچے گا وہ تمام عرض بلد ہوگا۔ اس میں سے نوے درجے اور گھٹا دو خاص عرض البلد معلوم ہو جائے گا وہ شہر جس کا طول البلد نوے درجے سے کم ہوتا ہے اس کو غربی طول البلد کہتے ہیں اور جو نوے درجے سے زیادہ ہوتا ہے اس کو شرقی

طول البلد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اہل ہند کے نزدیک اس کا عکس صحیح ہے۔

اسی طرح جس شہر کا عرض البلد تینتیس درجے سے کم ہے اس کو جنوبی عرض البلد اور اس سے زیادہ کو شمالی عرض البلد کہتے ہیں۔

جب آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو اہل ہند واقعات عالم کے تعین اوقات کے لیے لنکا کا زائچہ کھینچتے ہیں جس کو لنکوری لگن کہتے ہیں اور اس زایچے کے طالع تحویل سے تمام شہروں کی جنم پتری بناتے ہیں جس کو نگرودی لگن کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اہل یونان بھی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ دو جنم پتری تیار کرتے ہیں ایک انتہائی مشرق کی جس سے نصف دنیا کا حال معلوم کرتے ہیں اور دوسری قبتہ الارض سے جس کی بنا پر نصف آخر کے حالات کا پتہ لگاتے ہیں۔ جب دائرہ نصف النہار کو کرہ عالم کا قاطع تصور کرلیں تو محیط زمین پر دائرہ پیدا ہوجاتا ہے اور خط استوائے اس دائرے کو قطع کردیں تو محل قطع کو قبتہ الارض اور وسط الارض کہتے ہیں۔ اور بعض قبتہ الارض کو دنیا کا وسط گمان کرتے ہیں اور یہ وہ جگہ ہے جس کا طول نوے درجے اور عرض تینتیس درجے پر ہے۔ بعض افراد اقلیم چہارم کا نصف مقام سمجھتے ہیں اور اس مقام کا طول نوے درجے اور عرض چھتیس درجے پر ہے۔

یونانی اقوال

جب ہندی نژاد علما کے اقوال معلومات فلکیات کے متعلق لکھے گئے ہیں تو کسی قدر یونانیوں کے معلومات بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ اہل یونان کے خیال میں نو فلک کلی ہیں۔ فلک اعظم جسے فلک اطلس بھی کہتے ہیں اس کی گردش سے رات اور دن پیدا ہوتے ہیں۔ فلک ثوابت۔ فلک زحل۔ فلک مشتری فلک مریخ۔ فلک آفتاب۔ فلک زہرہ۔ فلک قمر۔ ان کے علاوہ اور پندرہ

فلک جزئی ہیں۔
ان کے بعد تو عنصری کرات ہیں۔ کرۂ نار۔ اس کا رقبہ فلک قمر کی انتہائی سطح سے ملا ہوا ہے کرۂ دوم ہوا۔ اس کے چار طبقے ہیں۔ دخانی۔ اس ہوا میں دھواں ملا ہوا ہے۔ وہ تمام آبخارات جو زمین سے اٹھتے ہیں اس جگہ نابود و پراگندہ ہوجاتے ہیں اور ذوات الاذناب (جو منطقۃ البروج سے منسوب ہیں) اور نازک اور عمدہ اور ذوالقرون (نوری چشمے۔ اور شہاب وغیرہ مماثل بادے اس کرہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ہندی منشرادان سب کو ستارے سمجھتے ہیں اور ہزار سے زائد شمار کرتے ان کا خیال ہے کہ یہ سب ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن قلیل وقت تک نظر آتے ہیں۔ ہوائے غالب۔ شہاب ثاقب اسی طبقے میں نمودار ہوتے ہیں۔ زمہریری۔ یہ ایک ہوا ہے بخار آمیز اور بیحد سرد۔ اس جگہ ابر اور برق اور رعد اور صاعقہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہوائے کثیف یہ پانی اور مٹی سے ملی ہوئی ہے۔ کرہ آب۔ کرہ زمین پر چھایا ہوا ہے۔ تمازت آفتاب، اور خاک کی آمیزش سے اس کی اصلی حالت قائم نہیں رہی پانی میں میٹھا اور کھاری ذائقہ اور صفائی اور گدلاپن خاک کی وجہ سے پیدا ہوا اور لطافت وکثافت کی کمی و زیادتی کی وجہ سے رنگ میں اختلاف آگیا۔ زمین اس کے تین طبقے خیال کیے جاتے ہیں اول وہ کرۂ زمین جو رحمت الٰہی کے باعث پانی سے باہر نکل گیا اور تمازت آفتاب سے خشک ہوگیا ہے۔ (اسی طبقے میں پہاڑ اور کان اور بے شمار جاندار پیدا ہوتے ہیں) دوسرا طبقہ طینی ہے یعنی ایسی مٹی جس میں پانی ملا ہوا ہے۔ تیسرا طبقہ خاک یہ طبقہ مرکز کے قریب ہے۔

بعض منقول پسند تقلید کے بنا۔ آسمان کی طرح زمین کے بھی سات طبق فرض کرتے ہیں اور بعض کو یہ وہم بھی ہے کہ ان ساتوں طبق پر آسمان کا سایہ بھی پڑتا ہے اور ان تمام طبقات پر پہاڑ بھی ہیں جیسے کہ اس زمین پر کوہ قاف ہے۔ اور یہ طبقات سونے اور یاقوت اور ایسے ہی چیزوں کے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قاف کے نیچے ستر زمینیں سونے کی اور اس کے بعد اتنے ہی مشک کی ہیں غرضکہ ایسے ہی عجیب افسانے بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ ان انوکھی باتوں کے

بیان کرنے میں رنگ آمیزی کی گئی ہے لیکن ان کے پاس کوئی معقول دلیل ان کو صحیح باور کرانے کی نہیں ہے۔

ویرانی و آبادی کا اندازہ

معدل النہار ایک دائرہ ہے۔ اس کے دو قطب ہیں جو دنیا کے دو قطب مشہور ہیں ان میں سے ایک تو دب اصغر کی سمت ہے جس کو بنات النعش صغری بھی کہتے ہیں۔ یہ قطب شمالی ہے اور کواکب جدی اس کے قریب ہیں۔ دوسرا قطب جنوبی۔ جب آفتاب اس دائرہ پر گزرتا ہے تو تمام شہروں میں رات اور دن تقریباً یکساں ہوتے ہیں اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب آفتاب اول حمل اور میزان میں داخل ہوتا ہے۔ کرہ عالم کے اس دائرے کو قطع کرنے سے سطح زمین پر عظیمہ پیدا ہوتا ہے جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے جس میں ایک حصہ شمالی اور دوسرا جنوبی کہلاتا ہے اور اس کے محیط کو خط استوا کہتے ہیں اس جگہ رات اور دن ہمیشہ برابر رہتے ہیں۔

افق دو طرح پر ہے ایک حقیقی دوسرا حسی۔ حسی کی دو قسمیں ہیں۔ اول ایک دائرہ ہے جو افق حقیقی کے موازی سطح زمین سے ملا ہوا ہے۔ اور دوسرا وہ دائرہ ہے جو مرئی فلک کو غیر مرئی فلک سے جدا کر دیتا ہے۔ اس کو افق مرئی۔ افق شعاعی یا افق روئیدیہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے دو قطب سمت الراس اور سمت القدم ہیں جس میں مکان کے تغیر سے اختلاف معلوم ہوتا ہے افق حقیقی ایک بڑا دائرہ ہے جس کے یہی دو قطب دونوں سمت ہیں افق حسی پہلے دائرے اور افق حقیقی میں زمین کے نصف قطر کے برابر فاصلہ ہے جس کی وجہ سے افق حقیقی پہچانا جاتا ہے۔ جس طرح خط استوا زمین کو شمالی اور جنوبی دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اسی طرح افق حقیقی کا دائرہ ان دونوں نصف حصوں کے بار دگر

دو ٹکڑے بالائی اور پائینی کر دیتا ہے۔ ان دو دائروں کے بعد زمین کے چار ٹکڑے ہو جاتے ہیں، شمالی حصے کے دو ٹکڑے یعنی فوقانی اور تحتانی، اور ایسے ہی جنوبی حصے کے دو ٹکڑے فوقانی اور تحتانی، یونانیوں کا یہ مفروضہ ہے کہ زمین کا شمالی ربع حصہ پانی سے باہر ہو گیا ہے جو محض قدرت کا کرشمہ ہے تاکہ ان جانداروں کو زندگی وبال نہ ہو جائے جن کو سانس لینا زیست کے لیے لازمی ہے اور نفس ناطقہ کی نیرنگیاں بھی آشکارا ہوں، لیکن اس دعوی کو دلیل سے ثابت نہیں کر سکے۔ تمازت نور سماوی دتا نیر عالم بالا اور ہوا اور شمالی دریا کے تموج سے اس کرے پر بڑے بڑے پہاڑ اور عجیب ٹیلے اور غار نمودار ہو گئے ہیں۔ اس قاعدے کے اعتبار سے کہ پانی بلند مقام سے نشیب میں آتا ہے اولاً اس دار مٹی بنی اور اس کے بعد گرمی اور امتداد زمانے سے مٹی کے ڈھیر کوہسار بن گئے۔ جب آفتاب کو بروج شمالی میں حمل سے سنبلہ تک اوج رہتا ہے تو بروج جنوبی میں میزان سے حوت تک حضیض (رجعت) میں آتا ہے۔ خورشید اس زمانے میں کرہ زمین سے نزدیک ہو جاتا ہے اور گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت تری کو جذب کر لیتی ہے جیسا کہ جلتے ہوئے چراغ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ہر برج میں اوج دو ہزار ایک سو سال تک رہتا ہے اور آفتاب تمام دورے کو پچیس ہزار دو سو سال میں ختم کرتا ہے مگر شمالی یا جنوبی دورہ اس کے نصف مدت میں ختم ہو جاتا ہے۔ آج کل آفتاب برج سرطان کے تیسرے درجے میں ہے۔ اور برج جدی کے اسی درجے میں حضیض میں ہے جس کی وجہ سے ربع شمالی کا دائرہ بن گیا ہے۔ اس کی مساحت بقول متقدمین بچاس لاکھ نود ہزار فرسخ ہے اور متاخرین کی رائے میں چھتیس لاکھ اٹھتر ہزار دو سو پینتیس اور نصف فرسخ ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر قطر کو ربع محیط میں ضرب دیں تو حاصل ضرب ربع کرہ کی پیمائش ہو گی۔ یا اگر سطح کرہ کو چار پر تقسیم کریں تو خارج قسمت مساحت ربع ہو گی۔ اس امر پر اختلاف ہے کہ آیا یہ ربع اسی طرح اس حمل سے مکشوف پیدا کیا گیا یا اس کے بعد اس نے یہ صورت اختیار کی اکثر افراد شق دوم پر راغب ہیں اور اس کو اوج اور حضیض کے اختلاف کی وجہ سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دنیا کا چوتھائی حصہ خشک تھا مگر اب اس میں سے بہت سا حصہ تہہ آب ہو گیا ہے جیسے کہ جزائر خالدات اور یونان کی زمین وغیرہ۔

جانب عرض چھیاسٹھ درجے انتیس دقیقے تینتالیس ثانیہ کے بعد کا پتہ نہیں ہے یعنی بےحد سردی کی وجہ سے یہاں حیات باقی نہیں رہی۔ آباد زمین کی مساحت متقدمین کے نزدیک خط استوا سے عرض میں میل کلی کے انتہائی مقام تک ہے جو باعتبار زیج گورگانی چھیالیس لاکھ اڑسٹھ ہزار پانچ سو دو ½ فرسخ ہے۔ اور متاخرین کے نزدیک تینتیس لاکھ ستر ہزار نو سو بانوے ¾ فرسخ ہے۔ بعض افراد کہتے ہیں کہ جنوبی ربع فوقانی کی کچھ زمین جو ربع شمالی سے ملی ہوئی ہے خشک و ظاہر لیکن غیر آباد ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ دس درجے تک زمین پر آبادی ہے۔ بطلیموس اپنے جغرافیہ میں سولہ درجے پچیس دقیقے تک آبادی بیان کرتا ہے اور زیج حبشہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ دوسرا تین ربع حصہ زمین بھی خشک ظاہر و آباد ہے۔

قدیم افسانوں میں مرقوم ہے کہ جب ربع شمالی پر سکندر قابض ہو گیا تو اس نے چاہا کہ دوسرے ارباع اور دریا سے واقفیت حاصل کرے۔ سکندر نے اپنے چند بہادر و واقف کار اہل دربار کو اس کام پر مقرر کیا اور چھ مہینے کا آذوقہ ان کے سپرد کر کے کشتی میں سوار کرایا۔ یہ اشخاص چھ ماہ تک شبانہ روز سمندر میں اس کشتی کو چلانے کے بعد ایک مقام پر پہنچے لیکن اختلاف زبان کی وجہ سے باشندوں کے مطالب کو بہت کم سمجھ سکے۔ طرفین میں لڑائی ہوئی اور اسکندر کے فرستادہ فتح مند واپس آئے اور اپنے ہمراہ چند گرفتار شدہ افراد کو لیتے آئے۔ یہاں ان گرفتاروں کا یہاں کے زن و مرد سے عقد کیا گیا اور ان سے جو بچے پیدا ہوئے وہ اپنے ماں باپ دونوں کی زبان میں گفتگو کرنے لگے تو ان نومولود ہستیوں سے معلوم ہوا کہ اس گروہ کو بھی ایک فرمانروا نے جدید زمین کی تلاش میں روانہ کیا تھا ان کے تین ماہ تک شبانہ روز سفر کے بعد یہ معرکہ آرائی ہوئی بعض اشخاص اس روایت کو لائق اعتبار نہیں خیال کرتے بعض پرانی کتابوں میں مرقوم ہے کہ سکندر نے ایک جماعت دقیقہ رس علما کی جو مختلف زبانوں سے واقف تھے تین سال کا زاد راہ دے کر سمندر کی راہ سے روانہ کی اس گروہ کو ہدایت کی گئی کہ مشرقی سمت پیش نظر رکھ کر سفر کریں ڈیڑھ سال میں یہ اپنا سفر طے کر کے واپس آئے اور اپنے معلومات بیان کرے۔ غرضکہ یہ اشخاص مقررہ سفر کے بعد ایک آباد ساحل پر پہنچ گئے

اور معلوم ہوا کہ زمین کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں سکندر نے یہ معلوم کر کے چند عمال اس ملک کی حفاظت پر مقرر کئے۔

آج کل تحقیق رس علما جنوبی حصۂ ارضی کو بھی شمالی حصے کی طرح آباد کہتے ہیں حال ہی میں فرنگیوں نے جنوبی سمت میں ایک بہت بڑا جزیرہ جس میں بکثرت عمارات ہیں دریافت کیا ہے اور اس کو نئی دنیا کہتے ہیں یہاں ایک تباہ شدہ کشتی پہنچ گئی تھی جس کا ایک اسپ سوار وہاں کے باشندوں کو نظر آگیا یہ لوگ ایک انسان کو ایک گھوڑے پر سوار دیکھ کر بیحد خائف ہوئے اور تھوڑے ہی توجہ سے ان کا ملک فتح ہو گیا۔

اقالیم میں تقسیم

حکما دنیا کے سات حصے کرتے ہیں اور ہر ایک حصے کا اقلیم نام رکھتے ہیں بعض نے خط استوا سے اس تقسیم کو شروع کیا ہے جیسا کہ بطلیموس کا اپنی کتاب مجسطی میں عمل ہے۔ اور جمہور نے خط استوا کے شمال میں بارہ درجے پینتالیس دقیقے چھوڑ کر تقسیم شروع کی ہے آخر کار مشہور طرز پر عرض میں پچاس درجے اکتیس دقیقے سے تقسیم شروع ہے۔ اگر خط استوا کے موازات پر سے سات خط مستدیر پہلی تقسیم کی بنا پر اور آٹھ خط مستدیر پچھلی رائے پر کھینچے جائیں تو جو سات ٹکڑے ان خطوط سے پیدا ہوں گے وہی اقالیم ہوں گے پس اقلیم سطح زمین کا ایک قطعہ ہے جو ایسے دو نصف دائرے کے درمیان میں ہے جو باہم اور خط استوا سے متوازی ہیں۔ ہر ایک اقلیم جو خط استوا کے قریب ہے وہ بہت لانبی ہے بلکہ ہر پہلی اقلیم کا طول اپنی دوسری اقلیم کے طول سے زائد ہے۔ کرات میں تجربے سے واضح ہوا ہے کہ ہر موازی دائرہ جو خط الستوا سے نزدیک تر ہو وہ دوسرے اسی قسم کے دائرے سے بزرگ تر ہوتا ہے۔ پہلی اقلیم کا طول اول تقریباً گیارہ ہزار آٹھ سو چھپن میل اور

طول آخر گیارہ ہزار دو سو تیس میل بیان کیا جاتا ہے اور اقلیم ہفتم کا طول آخر ایک ہزار چھ سو ستائیس فرسخ ہے۔ ہر اقلیم کا طول ساری دنیا کے طول کی طرح مغرب سے مشرق تک طول البلد کی مساوی درجات میں منقسم ہے جو نو درجے ہیں۔ لیکن عرض ہر ایک کا مختلف ہے۔ دنیا کو صرف سات پر تقسیم کرنے کے دو وجوہ بیان کئے جاتے ہیں، پہلی وجہ یہ کہ حکمائے متقدمین نے تجربے سے یہ معلوم کیا ہے کہ زمین کے ہر منقسمہ ٹکڑے کو کسی نہ کسی سیارے سے خاص تعلق ہے چنانچہ اقلیم اول کو زحل سے تعلق اس طرح کہ اس اقلیم کے باشندے سیاہ رنگ گھونگروالے دراز عمر اور کام کاج میں سست ہوتے ہیں۔ دوسری اقلیم بقول فارسیاں مشتری سے اور بقول رومیاں آفتاب سے، تیسری اقلیم بقول فارسیاں مریخ سے اور بقول رومیاں عطارد سے، چوتھی اقلیم بقول فارسیاں خورشید سے اور بقول رومیاں مشتری سے۔ پانچویں اقلیم متفقہ طور پر زہرہ سے، چھٹی اقلیم بقول فارسیاں عطارد سے اور بقول رومیاں قمر سے، ساتویں اقلیم بقول فارسیاں قمر سے اور بقول رومیاں مریخ سے متعلق ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ پچھلے زمانے میں ساری دنیا پر ایک ہی بادشاہ قابض تھا اس نے بنظر پیش بینی اپنے سات بیٹوں پر تمام ملک تقسیم کر دیا۔

اقلیم کی دو قسمیں کہی جاتی ہیں ایک عرفی جس سے ایک ایسا قطعہ زمین مراد ہے جس کو لوگ عرف عام میں اقلیم کہتے ہیں جیسے کہ روم و توران و ایران و ہندوستان اور دوسرا حقیقی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس اعتبار سے ہندوستان کی سرزمین اقلیم اول اور دوم اور سوم اور چہارم سے متعلق ہے۔

اقلیم اول کی ابتدا بقول جمہور خط استوا کے شمالی جانب سے ہوتی ہے اس کا عرض صحیح طور پر بارہ درجے بیالیس دقیقے دو ثانیہ انتالیس ثالثہ ہے، اور اس اقلیم میں بڑے سے بڑا دن بارہ گھنٹے پینتالیس دقیقے کا ہوتا ہے۔ وسط میں بعض مقامات پر تیرہ گھنٹے کا سب سے دراز دن ہوتا ہے۔ اس اقلیم کا عرض سولہ درجے سینتیس دقیقے تیس ثانیہ ہے اس میں بیس بڑے پہاڑ اور تیس بڑے دریا ہیں، یہاں کے باشندے سیاہ فام ہوتے ہیں۔

دوسری اقلیم کی ابتدا کا مقام عرض میں بیس درجے اکتیس دقیقے سترہ ثانیہ

اٹھاون ثالثہ ہے، اس میں دراز تر دن تیرہ گھنٹے پندرہ دقیقے کا ہوتا ہے۔اس کے وسط میں دراز تر دن تیرہ گھنٹے تیس دقیقے کا ہے اور عرض چوبیس درجے چالیس دقیقے ہے اس میں ستائیس پہاڑ اور ستائیس دریا ہیں۔یہاں کے باشندوں کا رنگ سیاہ اور گندمی کے درمیان ہے۔

اقلیم سوم کی ابتدا اس مقام سے ہے عرض ستائیس درجے چونتیس دقیقے تین ثانیہ تینتیس ثالثہ سے ہے۔اور اس میں دراز تر دن تیرہ گھنٹے پینتالیس دقیقے کا ہے۔وسط میں چودہ گھنٹے کا دراز تر دن ہے۔اور عرض تیس درجے چالیس دقیقے ہے۔ اس میں تینتیس پہاڑ اور بائیس دریا ہیں یہاں کے باشندے اکثر گندم گوں ہیں۔

اقلیم چہارم کی ابتدا وہاں سے ہے جہاں کہ عرض تینتیس درجے تینتالیس دقیقے سترہ ثانیہ چھتیس ثالثہ ہے، اس میں دراز تر دن چودہ گھنٹے پندرہ دقیقے کا ہے۔اس کے وسط میں دراز تر دن چودہ گھنٹے تیس درجے کا ہے اور عرض چھتیس درجے بائیس دقیقہ ہے اس میں پچیس پہاڑ اور بائیس دریا ہیں یہاں کے باشندوں کا رنگ گندم گوں اور سفید ہے۔

اقلیم پنجم کا آغاز عرض میں انتالیس درجے انیس ثانیہ پانچ ثالثہ ہے۔یہاں کا دراز تر دن چودہ گھنٹے پینتالیس دقیقے کا ہے وسط میں دراز تر دن پندرہ گھنٹے کا ہوتا ہے۔عرض اکتالیس درجے پندرہ دقیقے ہے۔ رنگ باشندوں کا سفید ہے اور تیس پہاڑ اور پندرہ دریا اس اقلیم میں ہیں۔

اقلیم ششم کا آغاز۔اس مقام سے ہے جو عرض تینتالیس درجے انتیس دقیقے اٹھاون ثانیہ آٹھ ثالثہ ہے۔ دراز تر دن پندرہ گھنٹے پندرہ دقیقے کا وسط میں دراز تر دن پندرہ گھنٹے تیس دقیقے کا عرض پینتالیس درجے اکیس دقیقے اس میں پندرہ پہاڑ چالیس دریا ہیں باشندوں کا رنگ سفید مائل بہ زردی ہے ان کے بال بھی زرد ہوتے ہیں۔

اقلیم ہفتم کا آغاز۔عرض میں سینتالیس درجے اٹھاون دقیقے اٹھاون ثانیہ سترہ ثالثہ ہے۔ دراز تر دن پندرہ گھنٹے پینتالیس دقیقے کا ہے وسط میں دراز تر دن سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے۔عرض اڑتالیس درجے باون دقیقے اس میں پہاڑ اور دریا چھٹی اقلیم

کے برابر ہیں باشندوں کا رنگ سفید و سرخ کے درمیان ہوتا ہے۔ اور اس اقلیم کی انتہا جمہور کے نزدیک پچاس درجے اکیس دقیقے اکتیس ثانیہ چوپن ثالثہ ہے، درازتر دن اس اقلیم میں پندرہ گھنٹے پندرہ دقیقے کا ہے۔

ان تمام اقالیم کے عرض میں درازتر دن کے متعلق آدھ گھنٹے کا فرق آتا ہے۔

اقلیم ہفتم سے آخر معمور تک کا حصہ کم آبادی کی وجہ سے اقلیم نہیں سمجھا جاتا بلکہ بعض اشخاص اقلیم ہفتم کے انتہا کو دنیا کا اختتام تصور کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک عرض میں پچاس درجے بیس دقیقے پر ایک ملک ہے جس کو اس اقلیم میں شامل نہیں کرتے۔ اور اسی طرح ترسٹھ درجے پر ایک جزیرہ ہے طولا نام یہاں کے باشندے شدت سردی کی وجہ سے حمام میں بسر کرتے ہیں۔ اسی طرح عرض میں ترسٹھ درجے تیس دقیقے پر ایک ملک ہے جہاں کے رہنے والے جیسا کہ مجسطی میں لکھا گیا صقالیہ میں۔ اور عرض میں چھیاسٹھ درجے پر بھی ممالک پائے گئے ہیں جہاں کے باشندے صحرائی جانوروں کے مماثل ہیں۔

ان باشندوں کا مفصل حال جغرافیہ میں مذکور ہے۔

باقی ایک چوتھائی کرہ بعض کے نزدیک غیر آباد اور ایک گروہ کی رائے میں نامعلوم ہے۔ چون درجہ اور کچھ کسر عرض البلد پر سب سے بڑا دن سترہ گھنٹے کا، اٹھاون درجے عرض البلد میں اٹھارہ گھنٹے کا اور اکسٹھ درجے عرض البلد میں انیس گھنٹے کا۔ ترسٹھ درجے عرض البلد میں بیس گھنٹے کا اور ساڑھے چوسٹھ درجے میں اکیس گھنٹے کا اور پینسٹھ درجے عرض البلد میں بائیس گھنٹے کا اور چھیاسٹھ درجے عرض البلد میں تیئیس گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ اس درجے عرض البلد میں جو آفتاب کے سب سے بڑے میل (اتاریا گھٹاؤ) کے مساوی ہے دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ سرسٹھ درجے عرض البلد میں ایک ماہ کا اور ستر درجے میں ۴۳/۳ ۱ ماہ اور تہتر درجے تیس دقیقے میں تین ماہ کا اور اٹھتر درجے تیس دقیقے میں چار ماہ کا، اور چوراسی درجے میں پانچ ماہ کا، اور نوے درجے عرض البلد میں جو زمین کے عرض البلد کا انتہائی مقام ہے چھ ماہ کا دن ہوتا ہے۔ بقیہ چھ ماہ میں رات رہتی ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ ایک سال ایک شبانہ روز کے برابر ہوتا ہے اگر دن کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک شمار کریں تو دن رات سے سات

شبانہ روز بڑا ہوتا ہے۔ اگر دن کو روشنی کی ابتدا اور ثوابت کے نظروں سے غائب ہونے سے روشنی کے غائب ہونے اور سیاروں کے نظر آنے تک شمار کریں تو اس مقام پر دن سات ماہ سات روز کا ہوگا اور بقیہ شب ہوگی۔ اگر دن کو طلوع صبح سے غروب شفق تک شمار کریں تو ایسی جگہ دن نو ماہ سترہ روز کا ہوگا اور بقیہ رات ہوگی۔

جدول طول و عرض بلاد ربع مسکون از خط استوا تا عرض ستین

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
بلاد خارج از اقلیم قریب بخط استوا				بربرہ	سو ۱۲ ۶۶ درجے ۶ دقیقے	۱۲ ۶ دقیقے	از حبشہ
خط استوا	نب ۱۲	۱۲ ۱۲	ازمغرب	زیلع	عا ۱۲ ۷۱ درجے ۶ دقیقے	ج ۱۲ ۸ درجے ۶ دقیقے	از حبشہ
جزیرہ طیروفاے	سـ لہ	ی یلہ	ازمغرب	مقدشو	عب ۱۲ ۷۲ درجے ۶ دقیقے	ب ۱۲ ۲ درجے ۶ دقیقے	از زنج
ساحل بحر اوقیانوس	یا ۱۲ ۱۱ درجے ۶ دقیقے	۱۲ ۱۲ ۶ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب	عدن	عر ۱۲ ۲۷۰ درجے ۶ دقیقے	یا ۱۲ ۱۱ درجے ۶ دقیقے	از تہایم یمن
جزیرہ قنبلہ	کا ۱۲ ۲۱ درجے ۶ دقیقے	ح ۱۲ عرض جنوبی ۸ درجے ۱۲ دقیقے	ازمغرب	برابہ	عح ۱۲ ۷۸ درجے ۶ دقیقے	سب ل ۲ درجے ۳۰ دقیقے	از بلاد زنج
خلیج اوانیطس	سب ل ۱۲ درجے ۳۲ دقیقے	ح ال ۸ درجے ۳۶ دقیقے	ازمغرب	خلیج تنیام	ف یلہ ۸۰ درجے ۱۵ دقیقے	سب ل ۴ درجے ۳۰ دقیقے	قصبہ حضرموت از زنج
معادن الذہب	بط ۱۲ ۱۱ درجے ۶ دقیقے	ے ۱۲ عرض جنوبی ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	ازبلاد سوڈان از جنوب خط استوا	مرباط	قب ۱۲ ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	سب ۱۲ ۴ درجے ۶ دقیقے	میان حضرموت و عمان از یمن
کوکو	مد ۱۲ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	ے یلہ ۱۰ درجے ۱۵ دقیقے	ازرنج در جنوب خط استوا ست	جزیرہ سرندیب	قل ۱۲ ۱۳۰ درجے ۶ دقیقے	ے ۱۲ ۱۰ درجے ۶ دقیقے	از ہند
صقالیہ (سنالہ)	سہ ۱۲ ۶۵ درجے ۶ دقیقے	ز ل ۷ درجے ۳۰ دقیقے	ازرنج در جنوب خط استوا ست	جزیرہ سقوطرہ	قل ۱۲ ۱۳۰ درجے ۶ دقیقے	ط ۱۲ ۱۴ درجے ۶ دقیقے	از ہند

بلاد	طول	عرض	بیان الولایات	بلاد	طول	عرض	بیان الولایات
وسط بحیره کوزی	سح ہا ہا ۶۸ درجے ۶۶ دقیقے ۷۲ درجہ ۶ دقیقہ	ہا ہا ۶ درجے ۶ دقیقے	از زنج	جبال قامرون	قل بہ ۱۳۰ درجے ۶ دقیقے	ے ہا ۱۰ درجے ۶ دقیقے	معدن العود از ہند
رجیمی	سح ہا ۶۳ درجے ۶ دقیقے	ط ح ۹ درجے ۸ دقیقے	علی النیل	جزیرہ لامری	قلو ہا ۱۳۶ درجے ۶ دقیقے	ط ہا ۹ درجے ۶ دقیقے	از ہند معدن البقم
سخرنا	ہد ہا ۱۰۴ درجے ۶ دقیقے	ہ ہا ۵ درجے ۶ دقیقے	از حبشہ	جزیرہ کلہ	قم ہا ۱۴۰ درجے ۶ دقیقے	ح ہا ۸ درجے ۶ دقیقے	از ہند
جرمی	سہ ہا ۶۵ درجے ۶ دقیقے	ط ل ۹ درجے ۳۰ دقیقے	دار الملک حبشہ	جزیرہ مہراج	قن ہا ۱۳۰ درجے ۶ دقیقے	ا ہا ۱ درجے ۶ دقیقے	از ہند
جمکوٹ	قحوتا	ہ ہا	از زنج		قعہ ہا ۱۷۵ درجے ۶ دقیقے	ہ ہا عرض جنوبی ۵ درجے ۶ دقیقے	از چین
				جُبلہ	عہ ل ۷۵ درجے ۳۰ دقیقے	سح ل ۱۸ درجے ۱۰ دقیقے	از یمن
سیلے	قف ہا ۱۸۰ درجے ۶ دقیقے	ہ ہا ۵ درجے ۶ دقیقے	از چین	بلدرہ	سح ہا ۶۳ درجے ۶ دقیقے	یز ہا ۱۷ درجے ۶ دقیقے	از سوڈان
گنگ دز	قف ہا ۱۸۰ درجے ۶ دقیقے	ہا ہا ۶ درجے ۶ دقیقے	کنار بحر مشرق از چین	جزیرہ دہلک	عا ہا ۷۱ درجے ۶ دقیقے	ید ہا ۱۴ درجے ۶ دقیقے	از یمن
ارم	ہا ہا ۶ درجے ۶ دقیقے	ہا ہا ۱۶ درجے ۶ دقیقے	ذات العماد گویند از یمن است	مارب	عح ہا ۷۸ درجے ۶ دقیقے	ید ہا ۱۴ درجے ۶ دقیقے	از یمن است دار الشہر سبا است
اقلیم اول				ہلجم	عد ہا ۷۴ درجے ۶ دقیقے	ید ہا ۱۴ درجے ۶ دقیقے	از یمن است
کنارہ بحر اوقیانوس	ک ہا ۲۰ درجے ۶ دقیقے	یہ ہا ۱۲ درجے ۶ دقیقے	از مغرب	زبید	عدک ۷۴ درجے ۲۰ دقیقے	ید ے ۱۴ درجے ۱۰ دقیقے	از یمن است

بلاد	طول	عرض	بیانِ ولایات	بلاد	طول	عرض	بیانِ ولایات
جزیرۂ نادونہ	کج و ۲۳ درجہ ۶ دقیقے	یو لز ۱۶ درجہ ۳۷ دقیقے	ازمغرب	حصنِ دلوہ	عد م ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقے	ید ہ ۱۴ درجہ ۵ دقیقے	دو شہر است از یمن
مواضع لیلیٰ ابالطو	کح به	ک ید ۲۰ درجہ ۱۴ دقیقے	ازمغرب	شرجہ	عد م ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقے	یو نه ۱۶ درجہ ۵۴ دقیقے	از یمن
مدینہ بربا	لب و ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	یج ل ۱۳ درجہ ۳۰ دقیقے	از نگرور	جند	عہ ل ۷۵ درجہ ۳۰ دقیقے	ید ل ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقے	از یمن
جزیرہ سولی	لح ل ۳۸ درجہ ۳۰ دقیقے	لح و ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	ازمغرب	حصن بعدان	عہ ل ۷۵ درجہ ۳۰ دقیقے	یج م ۱۳ درجہ ۳۰ دقیقے	از یمن است
جزیرۂ سواکن	ح ل ۸ درجہ ۳۰ دقیقے	یز و ۱۷ درجہ ۶ دقیقے	ازمغرب در بحر قلزم	نجران	عز و ۷۷ درجہ ۶ دقیقے	یط و ۱۹ درجہ ۶ دقیقے	از یمن
طرّہ	مط ک ۴۹ درجہ ۲۰ دقیقے	یط ک ۱۹ درجہ ۲۰ دقیقے	ازمغرب	صنعا	عز و ۷۷ درجہ ۶ دقیقے	ید ل ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقے	دارالملک یمن است
دُلقلہ	سج م ۶۳ درجہ ۴۰ دقیقے	ید ل ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقے	دارالملک نوبہ از حبش	ذمار	عز و ۷۷ درجہ ۶ دقیقے	یج ل ۱۳ درجہ ۳۰ دقیقے	از یمن
تعز	سج م ۶۳ درجہ ۴۰ دقیقے	یح م ۱۸ درجہ ۴۰ دقیقے	از یمن	ہربن	عومر	ک و ۲۰ درجہ ۶ دقیقے	از یمن
درقلہ	سج م ۶۳ درجہ ۴۰ دقیقے	ید ل ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقے	شہر توبہ	حلی بن یعقوب	ع ی ۷۰ درجہ ۱۰ دقیقے	یح ن ۱۰ درجہ ۵۰ دقیقے	از یمن
بجہ	سہ ۶۵ درجے	ید و ۱۴ درجہ ۶ دقیقے	از بربر	خیوان	ع کا ۷۰ درجہ ۲۱ دقیقے	۱۵ درجہ ۲۰ دقیقے	از یمن
صعدہ	ع ک ۷۰ درجہ ۴۰ دقیقے	یو و ۱۶ درجہ ۶ دقیقے	از یمن	سدان	عد ک ۷۴ درجے ۲۰ دقیقے	یط ن ۱۹ درجہ ۵۰ دقیقے	از یمن قصبہ است نہایت بزرگ

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
ظفار	عز ل ۱۲۰ درجہ ۳۰ دقیقے	یح ک ۱۸ درجہ ۲۰ دقیقے	ازیمن
جرش	ع ۷۰ درجہ ۵۰ دقیقے	یز ہا ۱۷ درجہ ۶ دقیقے	قصبہ عمان دریا گزارہ
صحار	ند ہا ۸۴ درجہ ۲۶ دقیقے	لط ک ۱۱ درجہ ۲۰ دقیقے	ازعمان
آخر بلاد مہر	فہ ہا ۸۵ درجہ ۶ دقیقے	یہ ہا ۱۶ درجہ ۶ دقیقے	ازیمن است از راہ حرام شہرین
جزیرۂ برنج	صہ ہا ۹۵ درجہ ۶ دقیقے	یہ ہا ۱۵ درجہ ۶ دقیقے	در دریاے اخضر است
تانہ	قب ہا ۱۰۲ درجہ ۶ دقیقے	یط ک ۱۹ درجہ ۲۰ دقیقے	از ساحل بحر ہند
معبر	قب ہا ۱۰۲ درجہ ۶ دقیقے	یز اره ۱۷ درجہ ۳۵ یا ۳۶ دقیقے	از ہند
کولم	قب ہا ۱۰۲ درجہ ۶ دقیقے	یح ل ۱۰ درجہ ۳۰ دقیقے	از بلاد ہند است و فلفل و بقم در انجا بسیار است
زیتون	قید ہا ۱۱۴ درجہ ۶ دقیقے	یز ہا ۱۷ درجہ ۶ دقیقے	از سرحد چین است
سوفارہ	قید نہ ۱۱۴ درجہ ۲۰ دقیقے	یط ن ۱۱ درجہ ۵۰ دقیقے	چین

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
علاقی	قعد ۱۷۴ درجہ ۵۰ دقیقے	ک ج ۲۰ درجہ ۳ دقیقے	بعضے از اقلیم دوم نوشتہ
سفالہ	قعد نہ ۱۷۴ درجہ ۵۰ دقیقے	لط لہ ۱۱ درجہ ۳۵ دقیقے	از ہند است انجام غمے افصح از طوطی
شینخو	قعد نہ ۱۱۴۰ درجہ ۵ دقیقے	یز ہا ۱۰ درجہ ۶ دقیقے	از چین
فاح	عد ہا ۷۴ درجہ ۶ دقیقے	لط ہا ۱۱ درجہ ۶ دقیقے	میان عمان و حضرموت
لنجوبہ	.	.	جزیرہ ایست بزرگ نزدیک برنج تا کنون بسیار برید
الیحنہ	سو یہ ۶۶ درجہ ۱۵ دقیقے	ک ن ۲۰ درجہ ۵۰ دقیقے	از بلاد مغرب و معادن مرداست
شیلا	.	.	.
قلزم	ند یہ ۷۴ درجہ ۱۵ دقیقے	کط ل ۲۹ درجہ ۳۰ دقیقے	در کنار دریائے قلزم است مسمی بہ شہر قلزم
یکبل	.	.	از بلاد و یمن و انجا درخت است کہ زر بہ ازو گیرند
تکرور	ہا ۱۳۰ یا ۱۳ درجہ ۲ دقیقے	یح ل ۱۸ درجہ ۳۰ دقیقے	از تکرور

بلاد	طول	عرض	بیان لایات	بلاد	طول	عرض	بیان لایات
سندان	قید ک ۱۱۴ درجے ۲۰ دقیقے	بط ن ۱۱ درجے ۵۰ دقیقے	چین	نکردر	کر ہا ۲۳۰ یا ۲۳۱ درجے ۶ دقیقے	یح ل ۱۸ درجے ۳۰ دقیقے	از نکردر
خالقو	قح ہا ۱۷۰ درجے ۶ دقیقے	ید ہا ۱۴ درجے ۶ دقیقے	چین	رامستی	.	.	.
خانجو	قعب ہا ۱۷۲ درجے ۶ دقیقے	ید ہا ۱۴ درجے ۶ دقیقے	از چین کنارہ نہر	قلیات	.	.	از زمین
سسندابل	قعد ہا ۱۷۴ درجے ۶ دقیقے	یح م ۱۸ درجے ۴۰ دقیقے		معلا	.	.	از زمین
	اقلیم اول				اقلیم دوم		
مدینۃ الطیب	عہ ک ۷۵ درجے ۲۰ دقیقے	۳۵ یا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	از زمین	تیماء	سو ل ۶۶ درجے ۳۰ دقیقے	کو ہا ۲۶ درجے ۲ دقیقے	از شام
شنز	عد ل ۷۴ درجے ۳۰ دقیقے	یح ہا ۱۸ درجے ۶ دقیقے	از زمین	معدن ذہب	۶۷ درجے ۵۱ دقیقے	کا یہ ۲۱ درجے ۱۵ دقیقے	مشہور آنست کہ معدن ذہب انجا ل ایمن است
	اقلیم دوم			غیداب	۶۸ درجے ۴۰ دقیقے	۲۱ درجے ۴۰ دقیقے	
سوس اقصی	ید ل ۱۴ درجے ۳۰ دقیقے	کب ہا ۲۲ درجے ۶ دقیقے	از مغرب	علاقی	سح م ۶۸ درجے ۴۰ دقیقے	۲۷ درجے ۱۵ دقیقے	در اقلیم اول ہم گذشتہ
لسطا یسلمی دفوا	نبر ل ۱۷ درجے ۳۰ دقیقے	۱۳۰ یا ۱۳۱ درجے ۶ دقیقے	از مغرب	قصیر	سط ہا ۶۹ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از زمین
درعہ	کا ذ ۲۱ درجے ۶ دقیقے	۳۵ یا ۳۶ درجے ۱۰ دقیقے	از مغرب	الینبع	عد ہا ۷۴ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از حجاز

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
اُوَدوغست	۳۵ یا ۳۶ درجہ ۲ دقیقے	۳۶ یا ۳۷ درجہ ۲۶ دقیقے	ازمغرب
تخمابہ	۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	۳۵ یا ۳۶ درجے ۱۵ دقیقے	ازقوص
قرص	سال ۶۱ درجے ۳۰ دقیقے	اندل ۵۵ درجے ۳۰ دقیقے	ازصعید اعلیٰ
اخمیم	سال ۶۱ درجے ۳۰ دقیقے	۳۶ یا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	ازصعید
اقصر	سام ۶۱ درجے ۴۰ دقیقے	۳۵ یا ۳۴ درجے ۱۵ دقیقے	ازصعید
اسنا	سب ہا ۶۲ درجے ۶ دقیقے	۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	ازصعید
انصیا	سح ہا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	۳۸ درجے ۶ دقیقے	ازصعید
اسوان	سو ہا ۶۶ درجے ۴۰ دقیقے	۳۲ درجے ۳۰ دقیقے	ازصعید
معدن زمرد	۶۶ درجے ۱۵ دقیقے	کا ہا ۲۱ درجے ۶ دقیقے	الحرکہ ندا قلیم اول مذکور شدہ معدن زمرد است

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
قطیف	عاد ہا ۴۷ درجے ۶ دقیقے	۳۲ یا ۳۳ درجے ۳۵ دقیقے	ازبحرین
جحفہ	عد ہا ۴۷ درجے ۶ دقیقے	۳۲ یا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	ازحجاز
مدینہ طیبہ	۷۵ درجے ۲۰ دقیقے	۳۵ یا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	ازحجاز
خیبر	۷۵ درجے ۲۰ دقیقے	۳۵ یا ۳۶ درجے ۲۰ دقیقے	ازحجاز
جدہ	عول ۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	۲۱ درجے ۳۵ دقیقے	ازحجاز
مکہ معظمہ	۲۷۰ درجے ۱۰ دقیقے	کام ۲۱ درجے ۴۰ دقیقے	ازحجاز
طایف	عرل ۲۷۰ درجے ۳۰ دقیقے	کاک ۲۱ درجے ۲۰ دقیقے	ازحجاز
فید	عج ی ۸۷ درجے ۱۰ دقیقے	۳۷ درجے ۵۰ دقیقے	ازحجاز
حجہ	فامی ۸۱ درجے ۵۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	ازحجاز

اقلیم دوم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
جزیرہ طوفا لابس	۱۸ درجے ۱۵ دقیقے	۲۳۱ درجے ۱۲ دقیقے	ازحجاز
منہم سومنات	قرے ۲۰۰ درجے ۱۰ دقیقے	۳۳ درجے ۱۵ دقیقے	ازہند

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
جزیرۂ سولی	۱۸ درجے ۵۵ دقیقے	۳۶ درجے ۱۵ دقیقے	از حجاز	احمد آباد گجرات	۱۰۸ درجے ۳۰ دقیقے	۴۳ درجے ۱۵ دقیقے	از ہند
دریائے مصر اساقل	خال ۱۸ درجے ۳۰ دقیقے	۲۹ درجے ۶ دقیقے	از حجاز	نہروالہ	۹۲ درجے ۴۵ دقیقے	۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	پٹن گجرات
یمامہ	۱۸ درجے ۴۵ دقیقے	۲۱ درجے ۳۰ دقیقے	از حجاز	امرکوٹ	۱۰۰ درجے ۶ دقیقے	۳۵ درجے ۶ دقیقے	موضع ولادت حضرت بادشاہ
احساء	۸۶ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	از بحرین	منڈو	۹۵ درجے ۳۵ دقیقے	۳۳ درجے ۱۵ دقیقے	دار الملک جدید مالوہ از ہند
آخر بحرین	۸۳ درجے ۳۰ دقیقے	۳۵ درجے ۱۵ دقیقے	از بحرین	اجین	۱۱۰ درجے ۵۰ دقیقے	۲۹ درجے ۳۰ دقیقے	از ہند دار الملک قدیم مالوہ
آخر البحرین	فدک ۴۸ درجے ۲۰ دقیقے	۳۶ درجے ۸ دقیقے	از بحرین	بھرائچ	۱۱۶ درجے ۵۵ دقیقے	۲۷ درجے ۶ دقیقے	متعلقہ اودھ از ہند
جزیرۂ رُوال	فوہا ۸۲ درجے ۲ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	از بحر فارس	امرکوٹ	ق ہا ۱۰۰ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۱۵ دقیقے	از سندھ
جزیرۂ میلاب	۸۸ درجے ۳۰ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از بحر فارس	کمپایت	قطک ۱۰۹ درجے ۲۰ دقیقے	۳۷ درجے ۶ دقیقے	از ہند بر ساحل بحر اخضر
سرموز	صب ہا ۹۲ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از کرمان	قنوج	قیون ۱۱۶ درجے ۵۰ دقیقے	۳۷ درجے ۳۵ دقیقے	از ہند
جیرفت	صح ہا ۹۸ درجے ۶ دقیقے	۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	از کرمان	کرہ	۱۰۱ درجے ۳۰ دقیقے	۳۶ درجے ۳۶ دقیقے	از ہند
دیبل یعنی ٹھٹھہ	۱۰۲ درجے ۳۰ دقیقے	۲۵ درجے ۱۳ دقیقے	از سندھ	سورت	۱۱۰ درجے ۶ دقیقے	۲۱ درجے ۳۰ دقیقے	ہند
تیز	مح ہا ۴۸ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۴۵ دقیقے	قصبہ مکران در کنار دریا	سرونج	قبدنط ۱۱۴ درجے ۵۹ دقیقے	۳۸ درجے ۳۳ دقیقے	از ہند

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
بیرون	قدل ۱۰۴ درجے ۳۰ دقیقے	۳۵ درجے ۴۵ دقیقے	از سندھ	اجمیر	قیاھ ۱۱۱ درجے ۵ دقیقے	۳۷ درجے ۶ دقیقے	از ہند
منصورہ یعنی بھکر	۱۰۵ درجے ۶ دقیقے	کہم ۲۶ درجے ۴۰ دقیقے	قصبۂ سند	قرطبہ			
بنارس	تیط بلہ ۱۱۹ درجے ۷ دقیقے	۳۷ درجے ۱۵ دقیقے	از ہند	بہیلیہ	صح ب ۹۸ درجے ۲ دقیقے	۳۵ درجے ۳۱ درجے	از ہند
ماہورہ	۱۵۶ درجے ۶ دقیقے	۲۳۱ درجے ۶ دقیقے	از ہند بر ہر دو جانب نہر	غازی پور	۴۸ درجے ۴۵ دقیقے	۳۶ درجے ۳۲ دقیقے	از ہند
آگرہ	۱۱۵ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۴۳ دقیقے	از ہند	حاجی پور	خک مو	لوبہ	از ہند
				پٹنہ			
فتحپور	۱۱۵ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۴۱ دقیقے	از ہند	لکھنو	۱۱۶ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۳۶ دقیقے	از ہند
گوالیار	۱۱۵ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	از ہند	دوکم			
مانکپور	تالج ۱۰۱ درجے ۳۳ دقیقے	۳۶ درجے ۵۵ دقیقے	از ہند	دولت آباد	قیا ہا ۱۱۱ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از ہند
جونپور	۱۱۹ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۳۶ دقیقے	از ہند	اٹاوہ	۹۹ درجے ۵۵ دقیقے	۳۷ درجے ۵۵ دقیقے	از ہند
بندوا بنگالہ	فکح ہا ۱۲۸ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از ہند	دیوگیر	قیا ہا ۱۱۱ درجے ۶ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از ہند
لکھنوتی بنگ	فکح ہا ۱۲۳ درجے ۶ دقیقے	۳۷ درجے ۳۰ دقیقے	از ہند	فتحپور	۱۰۰ درجے ۵۰ دقیقے	۳۶ درجے ۵۵ دقیقے	از ہند
قلعہ کالنجر	قبول ۱۰۸ درجے ۳۰ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از ہند	ولموڈ	قب ہا		از ہند
اجودھیا	قیولب ۱۱۶ درجے ۳۲ دقیقے	۳۶ درجے ۵ دقیقے	از ہند	کالم پور	.	.	از ہند

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
شیرگیر	.	.	.	کوڑہ	۱۰۰ درجہ ۵۵ دقیقے	۳۱ درجہ ۵ دقیقے	ازہند
منیر	زکالا		ازہند	اسیوط	سعا یا	لب ے	ازصعید
	۸۱ درجہ ۳۱ دقیقے	۳۱ درجہ ۱۶ دقیقے					
الہاباس	۱۱۸ درجہ ۳۶ دقیقے	۲۷ درجہ ۶ دقیقے	ازہند	بکرہ	۴۳ درجہ ۳۶ دقیقے	۲۷ درجہ ۳۰ دقیقے	ازمغرب
	اقلیم دوم				اقلیم دوم		
بخیرم	۸۰ ۲ درجے ۳۰ دقیقے	۲۶ درجے ۴۰ دقیقے	ازفارس	طیفہ	.	.	.
بحد				دیک کنارہ ملک تشمیر جو ما بین حجاز و عراق واقع ہے۔			
ما	.	.	.	کلیبا	.	.	.
صد	.	.	.	بلیار	.	.	.
ینجہ	۱۱۵ درجے ۵۶ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	دارالملک چین	مقروقین	.	.	.
ما بنجہ	۱۳۰ درجہ ۹ دقیقے	۳۹ درجہ ۶ دقیقے	ازچین	مذہمہ	.	.	.
رور	صح یہ ۹۸ درجے	۸۹ لج	ازہند	اعسیع			
چیناپٹن	۱۰۰ درجہ ۱۰ دقیقے ازاقلیم اول	کح ۱۰ درجہ ۵ دقیقے	ازہند	بطن مرد	۷۰ درجے ۶ دقیقے	کا نہ ۲۱ درجہ ۵۵ دقیقے	ازحجاز
ہلدارہ	.	.	.	فقط	۶۱ درجہ ۸ دقیقے	۲۳ درجہ ۲۵ دقیقے	ازصعید اعلیٰ
بارام	.	.	.	ارمنت	۶۱ درجہ ۵۵ دقیقے	۲۴ درجہ ۶ دقیقے	ازصعید
تبت	۱۱۴ درجے ۶ دقیقے	۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	.	جزیرہ قیش مغرب کیش	۸۴ درجے ۶ دقیقے	۲۹ درجے ۶ دقیقے	ازبحر فارس

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
یکباباد	.	.	.
مالر	.	.	.
سلاسط	.	.	.
رویلہ	مط ہ ۴۹ درجے ۶ دقیقے	ل ہ ۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازاطراف سوڈان سوڈان

اقلیم سوم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
اسفی	ید ہ ۱۴ درجے ۶ دقیقے	ل ہ ۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
فاس	یح ہ ۱۸ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
جزیرۂ جربہ	۱۰ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
سجلماسہ	۲۵ درجے ۶ دقیقے	۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	ازمغرب
مراکش	کا ہ ۲۱ درجے ۶ دقیقے	۲۹ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
تادلا ستادلا	۳۳ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	ازمغرب
کنارۂ بحر روم	۲۷ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
بسکرہ	۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	۳۰ درجے ۳۳ دقیقے	ازمغرب
تاہرت علیا	۳۵ درجے ۳۰ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
جزیرۂ لارہ	۸۸ درجے ۳۰ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از بحر فارس
لحا	.	.	.
باجہ	۳۹ درجے ۴۵ دقیقے	لا ہ ۳۱ درجے ۶ دقیقے	از افریقیہ
مہدیہ	مب ہ ۴۲ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۳۰ دقیقے	از افریقیہ
تونس	۴۲ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے ۳۱ دقیقے	افریقیہ
اخاقل دریائے مصر	مد ہ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	از مصر
وسط بلاد شام	۴۴ درجے ۳۵ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	از شام
جزیرۂ رودوس	۴۴ درجے ۳۵ دقیقے	۳۶ درجے ۶ دقیقے	.
طرابلس مغرب	۴۵ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۳۰ دقیقے	از آفریقیہ
قورتہ	مو د ۴۶ درجے ۶ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	از افریقیہ
زویلہ	۴۹ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
قصر احمد	۵۱ درجے ۳۲ دقیقے	۳۳ درجے ۳۰ دقیقے	از آفریقیہ

ــــ طول این جزیره غلط است صاحب تقویم البلدان ز جزایر مح نوشته سید احمد ـ

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
تاہرت سفلے	۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	۴۰ درجے ۳۰ دقیقے	ازافریقہ
سطیف	لز ہ ۳۷ درجے ۶ دقیقے	لا ہ ۳۱ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
میلہ یامہلہ نسخہ	۳۸ درجے ۴۰ دقیقے	۲۰ درجے ۳۵ دقیقے	ازافریقہ
قسروان	۴۱ درجے ۰ دقیقے	لام ۳۱ درجے ۴۰ دقیقے	ازافریقہ
بہنا بقالد نسخہ	۶۱ درجے ۲۳ دقیقے	۳۹ درجے ۳۵ دقیقے	ازریخ است
اسکندریہ	ساند ۶۱ درجے ۴۵ دقیقے	۳۰ درجے ۸ دقیقے	ازمغرب من سواحل دریاے مصر
رشید	۶۸ درجے ۶ دقیقے	لا ہ ۳۱ درجے ۶ دقیقے	ازسواحل مصر
مصر	۶۳ درجے ۲۰ دقیقے	ل ک ۳۰ درجے ۲۰ دقیقے	ازمصر
دمیاط	۶۸ درجے ۵۰ دقیقے	لا کہ ۳۱ درجے ۲۵ دقیقے	ازمصر
فیوم	۶۸ درجے ۵۰ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازصعید
قلزم ازکنار دریا	۶۴ درجے ۱۵ دقیقے	۴۰ درجے ۳۰ دقیقے	ازاطراف تیہ

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
برقہ	۵۲ درجے ۴۵ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب
طلمیثا	ند ہ ۵۴ درجے ۶ دقیقے	۳۳ درجے ۱۰ دقیقے	ازغرب
مدینہ سرت	۵۷	لا ہ	ازغرب
عقبۂ اول دیار مصر	نط ہ ۵۹ درجے ۶ دقیقے	ل ہ ۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازمصر
عسقلان	سو ل ۶۶ درجے ۳۰ دقیقے	۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	ازفلسطین
یافا	۶۶ درجے ۱۵ دقیقے	۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	ازفلسطین
کرک	۶۶ درجے ۵۰ دقیقے	لال ۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	ازبلقاء
طبریہ	۶۸ درجے ۱۵ دقیقے	۳۲ درجے ۵ دقیقے	ازاردن
بیان	۶۸ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۳۰ دقیقے	قصبۂ دن
عکا	۶۸ درجے ۲۰ دقیقے	۳۳ درجے ۲۰ دقیقے	ازسواحل شام
صور	۶۸ درجے ۳۵ دقیقے	۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	ازسواحل دمشق
صیدا	۶۸ درجے ۵۵ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	ازسواحل دمشق

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
تینس	۶۴ درجے ۳۰ دقیقے	۳۰ درجے ۴۰ دقیقے	ازجزایر دیار مصر	بعلبک	ع ہا ازاقلیم رابع ۷۰ درجے ۶ دقیقے	۳۳ درجے ۵۰ دقیقے	ازدمشق
غزہ	سوی ۶۶ درجے ۱۰ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازحد فلسطین	دمشق	ع ہا ۷۰ درجے ۶ دقیقے	۳۳ درجے ۳۰ دقیقے	قاعدہ الشام
ارسنہ	۶۶ درجے ۱۵ دقیقے	۴۰ درجے ۳۵ دقیقے		ہیت	عج ک ۷۸ درجے ۲۰ دقیقے	۳۳ درجے ۱۵ دقیقے	ازشام علی الفرات
بیت المقدس	سول ۶۶ درجے ۳۰ دقیقے	۳۱ درجے ۵۰ دقیقے	ازفلسطین	حلہ	عط ہا ۷۹ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	عراق
ارملہ	۶۶ درجے ۵۰ دقیقے	۳۲ درجے ۱۰ دقیقے	″	کوفہ	۹۹ درجے ۳۰ دقیقے	۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	شعبۃ الفرات ازعراق اعلیٰ
قیساریہ	۶۶ درجے ۱۵ دقیقے	۳۲ درجے ۴۳ دقیقے	شام	انبار	۷۹ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے	ازعراق
عمان	۶۶ درجے ۲ دقیقے	لاج ۳۱ درجے ۳ دقیقے	ازبلقاء	عکبرا		لج ل	ازعراق
یردوان	۷۹ درجے ۵۰ دقیقے	۳۳ درجے ۳۰ دقیقے	ازعراق بر دجلہ	اہواز	۸۵ درجے ۶ دقیقے	۳۱ درجے ۸ دقیقے	ازخوزستان
بغداد	۸۰ درجے ۶ دقیقے	۳۳ درجے ۲۵ دقیقے	عراق	تستر	۸۴ درجے ۳۰ دقیقے	۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	ازخوزستان
مداین کسرے	ف ک ۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	قبہ ایوان کسرے	ارجان	۸۴ درجے ۳۰ دقیقے	۳۰ درجے ۳۰ دقیقے	″
حجر	۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	۲۸ درجے ۳۰ دقیقے	ازحجاز	عسکر مکرم	۸۴ درجے ۳۵ دقیقے	۳۱ درجے ۱۵ دقیقے	″
بابل	۸۰ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۷ دقیقے	عراق	جزیرۂ سقطرہ	۸۴ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	″

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
نعمانیہ	۸۰ درجے ۲۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	عراق	حصن مہندی	۸۵ درجے ۲۰ دقیقے	۳۰ درجے ۱۵ دقیقے	از خوزستان
نصرین سرہ	۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	۳۲ درجے	عراق	سترہ	فو یہ	لب ہا	کنارۂ بحر فارس
جرجرایا	۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	۳۳ درجے ۳ دقیقے	〃	عیادان	۸۶ درجے ۱۳ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃 〃
فم الصلح	۸۰ درجے ۵۵ دقیقے	۲ درجے ۴۴ دقیقے	〃	رامہرمز	فہ یہ	لا ہا	از خوزستان
نہر الملک	۸۰ درجے ۵۰ دقیقے	۳۳ درجے ۳۶ دقیقے	〃	اصفہان	قوم ۱۰۶ درجے ۴۰ دقیقے	۳۲ درجے ۳۵ دقیقے	فارس
جلولا	فای ۸۱		〃	کاذرون	فرح ۸۸ درجے ۳ دقیقے	۴۰ درجے ۵۵ دقیقے	〃
واسط	فال ۸۱ درجے ۳۰ دقیقے	۳۲ درجے ۲۵ دقیقے	〃	شوستر	۸۶ درجے ۳۵ دقیقے	۲۱ درجے ۳۰ دقیقے	〃
حلوان	۸۲ درجے ۵۵ دقیقے از اقلیم رابع	۳۴ درجے ۶ دقیقے	عراق اور کوہستانی مقام ہے	شاہپور	۸۷ درجے ۵۵ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃
بصرہ	۸۴ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۳ دقیقے	عراق	عمان	قرک ۸۷ درجے ۳۰ دقیقے	کا ہا ۲۱ درجے ۶ دقیقے	〃
ابلّہ	۸۴ درجے ۶ دقیقے	ل یہ	〃	توبندجان	۸۷ درجے ۵۵ دقیقے	۳۰ درجے ۱۰ دقیقے	〃
حنابیہ	فرکہ ۲۸۰ درجے ۲۵ دقیقے	۲۰ درجے ۶ دقیقے	مشہور بکنار است	براسیر	۹۲ درجے ۳۰ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	از کرمان
ابرقوہ	فرہا ۲۸۰ درجے ۶ دقیقے	لال ۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	فارس	حیص	۹۳ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃
فیروزآباد	۲۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	۳۹ درجے ۱۰ دقیقے	〃	بم	۹۴ درجے ۸ دقیقے	۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	〃

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
شیراز	۸۸ درجے ۶ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	فارس	طبسین	۹۲ درجے ۶ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	روداز کرمان ازخاک
سراف ویقال وسیتلاب	۸۹ درجے ۳۰ دقیقے	۴۰ درجے ۳۰ دقیقے	ازفارس	خواش	صرم ۹۰ درجے ۴۰ دقیقے	۳۳ درجے ۶ دقیقے	رودسیستان
عتابکاره	۸۹ درجے ۶ دقیقے	۳۹ درجے ۳۴ دقیقے	〃	زرنج	صر ہا ۹۰ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	قصبہ قدیم سیستان
اصطخر	۸۸ درجے ۳۰ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃	کج ازمکران	۹۹ درجے ۶ دقیقے	۳۴ درجے ۳۰ دقیقے	ازمکران
یزد	۸۹ درجے ۶ دقیقے	۳۲ درجے ۶ دقیقے	〃	جانق	۹۹ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃
حصن این عماره	۹۴ درجے ۶ دقیقے	۳۰ درجے ۳۰ دقیقے	〃	خالنان	۹۹ درجے ۶ دقیقے	۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	〃
دارالجرد	۹۰ درجے ۶ دقیقے	۳۹ درجے ۱۰ دقیقے	〃	رم	۹۹ درجے ۶ دقیقے	۳۴ درجے ۲۶ دقیقے	〃
بافد	فب ہا ۸۴ درجے ۶ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازکرمان	لبت	ق ہا ۱۰۰ درجے ۶ دقیقے	لج ہا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	ازگرم سیر ساحل ہرمند
سیرجان	ص کہ ۹۰ درجے ۲۵ دقیقے	۴۰ درجے ۳ دقیقے	قصبہ کرمان	مکاباد	۱۰۱ درجے	لج ہا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	
کرمان	صال ۹۱ درجے ۳۰ دقیقے	۳۰ درجے ۵ دقیقے	ازفارس	رخج	مح ہا		ازسجستان
طبس بھلکے	صب ہا ۹۲ درجے ۶ دقیقے	لج ہا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	〃	سروین	۸۱ درجے ۵۵ دقیقے	۲۹ درجے ۱۵ دقیقے	ازسیستان
زرند	صب ہا ۹۲ درجے ۶ دقیقے	ل م ۳۰ درجے ۳۵ دقیقے	ازکرمان	میمند	قب م ۱۰۲ درجے ۴۰ دقیقے	لج ۳۳ درجے	اصل اززابلستان والحال ازقندھار
	اقلیم سوم					اقلیم سوم	
غزنہ	فدک ۸۴ درجے ۲۰ دقیقے	۳۳ دقیقے ۳۵ دقیقے	اززابلستان	کوہ ہالہ	۹۴ درجے ۶ دقیقے	۳۱ درجے ۵ دقیقے	

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
رباط امیر	۸۵ درجے ۶ دقیقے	۳۴ درجے ۶ دقیقے	.	کوت کرور	.	کا ہا ۲۱ درجے ۶ دقیقے	ہند،کوہستان
قندھار	. ۳۰ درجے ۵۰ دقیقے	لح ک ۳۸ درجے ۲۰ دقیقے	از ہندوستان	سیال کوٹ	قط ہا ۱۰۹ درجے ۶ دقیقے	لح ہا ۳۲ درجے ۶ دقیقے	〃
نہلوارہ	فح ک ۸۸ درجے ۲۰ دقیقے	۲۴ درجے ۳۰ دقیقے	〃	سلطان کوٹ	.	۳۴ درجے ۳۰ دقیقے	〃
مولتان	۸۶ درجے ۳۰ دقیقے	۲۹ درجے ۴۰ دقیقے	〃	جہلم	۹۰ درجے ۳۵ دقیقے	۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	〃
لہاور	قط ک ۱۰۹ درجے ۲۰ دقیقے	لا یہ ۳۱ درجے ۱۵ دقیقے	〃	رہتاس	ص ل ۹۰ درجے ۳۰ دقیقے	۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	〃
دہلی	قید لح ۱۱۴ درجے ۳۸ دقیقے	۲۹ درجے ۱۵ دقیقے	〃	قلعہ بندنہ		لح ی ۳۳ درجے ۱۰ دقیقے	〃
تھانیسر	صدہا ۹۴ درجے ۶ دقیقے	ل ہا ۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃	پرشاور	مع م		〃
شاہ آباد	صدہا ۹۴ درجے ۶ دقیقے	ل یب ۳۰ درجے ۱۲ دقیقے	〃	فرمل		۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	〃
سنبھل	۱۰۵ درجے ۳۰ دقیقے	۲۹ درجے ۳۵ دقیقے	〃	سنام	۹۰ درجے ۳۵ دقیقے	ل ل ۳۰ درجے ۳۰ دقیقے	〃
امروہہ	۹۵ درجے ۱۵ دقیقے	۴۰ درجے ۶ دقیقے	ہندوستان	سیرہند	قبالج ۱۰۲ درجے ۳۳ دقیقے	ل ل ۳۰ درجے ۳۰ دقیقے	ہندوستان
پانی پت	قیج ی ۱۰۷ درجے ۱۰ دقیقے	۲۹ درجے ۵۲ دقیقے	〃	روپڑ	صح م ۹۸ درجے ۴۰ دقیقے	لاہا ۳۱ درجے ۶ دقیقے	〃
برن	۹۴ درجے ۵۵ دقیقے	۲۹ درجے ۴۸ دقیقے	〃	ماچھی وارہ	.	.	〃

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
باغ پت	صدل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	۳۹ درجہ ۱۱ دقیقے	ہندوستان
کول	۹۵ درجہ ۳۲ دقیقے	۳۹ درجہ ۲۰ دقیقے	″
سلطان پور	صدلو ۹۴ درجہ ۳۶ دقیقے	لب و ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	″
کلانور	.	.	محل جلوس شاہنشاہی
دلسوہہ	.	.	ہندوستان
سرور	فر و ۲۸۰ درجہ ۶ دقیقے	ل و ۳۰ درجہ ۶ دقیقے	قریب ڈیرہ غازی خاں
انمیا باد	صا لہ ۹۱ درجہ ۱۵ دقیقے	لب و ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	از ہند پنجاب
سودرہ	.	.	ہندوستان
دبھہ	.	.	″
بہنرہ	.	.	″
خوشاب	قد ک ۸۴ درجہ ۲۰ دقیقے	لج ک ۳۳ درجہ ۲۰ دقیقے	″
ہزارہ	.	.	ہند

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
پائل	صح ہ ۹۸ درجہ ۵ دقیقے	۳۰ درجہ ۴۵ دقیقے	ہندوستان
لودھیانہ	صح و ۹۸ درجہ ۶ دقیقے	۳۰ درجہ ۵۵ دقیقے	″
جھنجھانہ	صدل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	لط لہ ۳۹ درجہ ۳۵ دقیقے	از ہند
بگھرہ	فہ ل ۸۵ درجہ ۳۰ دقیقے	لط ل ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقے	از ہند قریب مظفر نگر
جھت	ص و ۹۰ درجہ ۶ دقیقے	لب و ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	ہند
بنکش	فر ہ ۲۸۰ درجہ ۵ دقیقے	لح یہ ۳۸ درجہ ۱۵ دقیقے	ہند
درالہ	.	.	″
مدہو	فو لط ۸۶ درجہ ۳۹ دقیقے	ن لط ۳۰ درجہ ۴۰ دقیقے	از ہند
کیتھل	صج ل ۹۳ درجہ ۳۰ دقیقے	لط نط ۴۰۳ درجہ ۳۹ دقیقے	″
رہتک	صح نہ ۹۸ درجہ ۵۰ دقیقے	لط یا ۴۰ درجہ ۹ دقیقے	″
جھجر	صد ا ۹۴ درجہ ۶ دقیقے	لط مہ ۳۹ درجہ ۴۵ دقیقے	″
ماہم یعنی مہم	صح ک ۱۲ درجہ ۱۰ دقیقے	لط نح ۳۹ درجہ ۵۸ دقیقے	″

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
چندنوت	ن	ن	ہند	ہیبت پور	ن	ن	
آنگ بیا	صب له ۹۲ درجے ۲۵ دقیقے	لا ل ۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	درایام حضرت بادشاہ معمور شد	پلتی	سب ا ۶۲ درجے ۶ دقیقے	لا ک ۳۱ درجے ۲۰ دقیقے	ازہند پنجاب
ہردوار وسنگلور وقلعۂ کلیر	قیح ا ۱۱۸ درجے ۶۶ دقیقے	ل به ۳۰ درجے ۱۵ دقیقے	شہرہائے قدیم میں فی الحال قدرے آباد ہیں	خضرآباد	صمد ۸ ۱۳۴ درجے ۵۴ دقیقے	ل ک ۳۰ درجے ۲۰ دقیقے	ازہند
چڑتادل	صد ا ۹۴ درجے ۶ دقیقے	الط یه ۳۹ درجے ۱۵ دقیقے	ازہند	سادہورا	صدک ۹۴ درجے ۲۰ دقیقے	ل له ۳۰ درجے ۳۶ دقیقے	〃
کیرانہ	صد ل ۹۴ درجے ۳۰ دقیقے	الط ۸ ۳۹ درجے ۲۵ دقیقے	.	سفیدان	صح ۸ ۹۸ درجے ۵۴ دقیقے	الط له ۴۰ درجے ۳۵ دقیقے	〃
جمند	صح له ۹۴ درجے ۳۶ دقیقے	الط یه ۴۰ درجے ۱۵ دقیقے	ازہند	فسطاط	سح ا ۶۸ درجے ۶ دقیقے	ل ے ۳۰ درجے ۱۰ دقیقے	مصر
کرنال	صه له ۹۵ درجے ۵ دقیقے	الط ح ۴۰ درجے ۵۴ دقیقے	〃	البوطبح	سب ل ۶۲ درجے ۳۰ دقیقے	الح ا ۳۹ درجے ۶ دقیقے	ازصعید
ہانسی حصار	قیب یه ۱۱۲ درجے ۵۴ دقیقے	الط صه ۴۰ درجے ۵۴ دقیقے	〃	اشمونین	سب ح ۶۲ درجے ۴۵ دقیقے	الح ل ا ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	ازصعید
سہارن پور	صد ۹۴ درجے ۰ دقیقے	ل ا ۳۰ درجے ۶ دقیقے	〃	منسیه	سح ا الح ۶۳ درجے ۶ دقیقے	الح ح ۳۹ درجے ۵۴ دقیقے	〃
دلوپن	صد م ۹۴ درجے ۲۴ دقیقے	الط ح ۴۰ درجے ۵۴ دقیقے	〃	قابس	سب م ۴۲ درجے ۴۰ دقیقے	لب ا ۳۲ درجے ۶ دقیقے	ازافریقہ
انبالہ	صح له ۹۸ درجے ۵۵ دقیقے	الط اله ۴۰ درجے ۳۶ دقیقے	〃	سولہ	مسد ے ۴۴ درجے ۱۰ دقیقے	لب م ۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	ازافریقہ علی البحر

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
بجوم	۰	۰	۰	صفاقس	ع ل ۵۴ درجے ۳۰ دقیقے	لا نه ۳۱ درجے ۵۰ دقیقے	ازافریقه علی البحر
ساور	۰	۰	۰	غذامس	سط یے ۴۹ درجے ۱۰ دقیقے	الط ے ۴۰ درجے ۱۰ دقیقے	ازجریده
سنپت	قط نه ۸۹ درجے ۵۵ دقیقے	الط ا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازقندهارتا اینجا است هند	نابلس	سر ل ۲۶۰ درجے ۳۰ دقیقے	لب ے ۳۲ درجے ۱۰ دقیقے	ازاردن
اصطخر	فج ل ۸۳ درجے ۳۰ دقیقے	ل ا ۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازفارس	صلت	سح یے ۶۸ درجے ۱۰ دقیقے	لب ج ۳۲ درجے ۳ دقیقے	״
اغمات	الا ل ۱۳ درجے ۳۰ دقیقے	کج نه ۲۰ درجے ۵۰ دقیقے	مغربیانہ اقصیٰ	بصریٰ	ع ج ۷۰ درجے ۳ دقیقے	لب یه ۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	ازشام
تاولا	الب ا ۳۲ درجے ۶ دقیقے	ل ا ۳۰ درجے ۶ دقیقے	از اقصیٰ مغرب	صرخد	ع ک ۷۰ درجے ۲۰ دقیقے	لب یه ۳۲ درجے ۱۵ دقیقے	ازدمشق
ورعه	الا د ۳۳ درجے ۶ دقیقے	الہ ے ۳۶ درجے ۱۰ دقیقے	״	حلّہ	عط ا ۷۹ درجے ۶ دقیقے	لب نه ۳۲ درجے ۵۱ دقیقے	ازعراق
ریاسه	۰	۰	۰	قادسیه	عط الہ ۷۹ درجے ۳۷ دقیقے	لا ۶ ۳۱ درجے ۴۵ دقیقے	״
منفلوط	سب ک ۶۲ درجے ۲۰ دقیقے	الہ م ۳۰ درجے ۴۰ دقیقے	ازصعید	صرصر	عط نه ۷۹ درجے ۵۵ دقیقے	لح ک ۳۸ درجے ۲۰ دقیقے	״
جعره	عط الیه ۷۹ درجے ۲۳ دقیقے	لا ل ۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	ازعراق	بصاص	فج نه	ل ا	ازفارس
فاسادی تالوسا	فظ نه ۸۹ درجے	الط ا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازفارس	خواش	صر م ۲۹۰ درجے ۴۰ دقیقے	لح ا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	ازسجستان
دارالجبرد	ص ا ۹۰ درجے ۶ دقیقے	الح ۶ ۳۹ درجے ۴۵ دقیقے	״	لقبه	۰	۰	۰

بلاد	طول	عرض	بیان الایات	بلاد	طول	عرض	بیان الایات
غزنہ	فدک ۸۲ درجہ ۲۰ دقیقے	لج لہ ۳۳ درجہ ۳۰ دقیقے	ازبامیاں	جور	فرہا ۲۸۰ درجہ ۶ دقیقے	کج لہ ۲۸ درجہ ۳۵ دقیقے	من کورہ اردشیر
طیب	نج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	لب ہا ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	ازخوستان	دمندان	.	.	.
فرقوب	فدمج ۸۴ درجہ ۴۳ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	ازعراق	سسبہ	.	.	.
جبیّ	فدلہ ۸۴ درجہ ۲۵ دقیقے	ل ند ۳۰ درجہ ۵۰ دقیقے	ازخورستان	صقلیہ از اقلیم چہارم	ہ ہا ۵۴ درجہ ۶ دقیقے	لو سے ۳۶ درجہ ۱۰ دقیقے	فی بحر روم
خنا	فیہ یہ	لح ل	ازچین	عین الشمس	سج ل ۶۳ درجہ ۳۰ دقیقے	ل ک ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقے	.
حصن ابروستان	فہ یہ	لح ل	؍؍	عین جارہ	.	.	.
اسوط	سو مط ۶۶ درجہ ۴۹ دقیقے	الو مج ۳۷ درجہ ۴۸ دقیقے	ازصعید	کدوال	.	.	.
سلا	مدسے ۴۴ درجہ ۱۰ دقیقے	لح ل ۳۸ درجہ ۳۰ دقیقے	ازمغرب	کفرطاب از اقلیم چہارم	عا ل ۷۱ درجہ ۳۰ دقیقے	ل ح ۳۴ درجہ	ازحمص
سمیسرم	.	.	.	کفرتوثنا از اقلیم چہارم	عو لہ ۷۶ درجہ ۳۵ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجہ ۶ دقیقے	از ربیعہ
بمّ	صدح ۹۴ درجہ ۸ دقیقے	لح ل ۳۹ درجہ ۳۰ دقیقے	ازکرمان	بجدہ	.	.	.
ملسان	سج ہا	لب ھ	ازاردن	کواز	.	.	.
بادم	.	.	.	مرلوط	.	.	.
دصنا				طلیطلہ	ی م ۱۰ درجہ ۴۰ دقیقے	لہ ل ۳۵ درجہ ۳۰ دقیقے	ازاندلس

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
دسکرہ	فا ح ۸۱ درجے ۳ دقیقے	لح م ۳۸ درجے ۴۰ دقیقے	ازعراق
عنیف	سح ک ۶۸ درجے ۳۰ دقیقے	ل ک ۳۰ درجے ۲۰ دقیقے	ازمصر
مورجان	۰	۰	۰
ناصرہ	۰	۰	۰
مغرارہ	۰	۰	۰

اقلیم چہارم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
طنجہ قصبۂ اوقانس است	سح ہا ۶۸ درجے ۶ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجے ۶ دقیقے	ازمغرب قریب بحر اوقیانوس
قصر عبدالکریم	یح ل ۱۸ درجے ۳۰ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	مغرب اقصیٰ
اشبہلہ	یح ہ ۱۸ درجے ۵ دقیقے	لو ن ۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	مغرب
سنبلہ	لط یہ ۳۹ درجے ۵۵ دقیقے	لہ ل ۳۵ درجے ۳۰ دقیقے	"

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
غرناطہ	کا م ۲۱ درجے ۴۰ دقیقے	لز ل ۳۷ درجے ۳۰ دقیقے	از اندلس
جیان	کا م ۲۱ درجے ۲۰ دقیقے	لح نیا ۳۸ درجے ۵۰ دقیقے	"
المریہ	الہ م ۳۵ درجے ۴۰ دقیقے	لہ مب ۳۵ درجے ۴۲ دقیقے	"
مدینۃ الفرج	الہ ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	لہ م ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے	"
القہ	الو ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	لز م ۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	ازمغرب
بالنسہ	ل مح ۳۰ درجے ۴۸ دقیقے	لح ل ۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	روم
جزیرہ یابسہ	ل مب ۳۰ درجے ۴۲ دقیقے	لح د ۳۸ درجے	ازبحر روم
جزیرۂ یارقہ	لذ ر ۴۷ درجے ۲۰ دقیقے	لح ل ۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	روم
بولنسہ	لح ہا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	دربحر روم
قاعدہ جزیرہ صقلیہ	مہ ہا ۴۵ درجے ۶ دقیقے	لو ی ۳۶ درجے ۱۰ دقیقے	"
بلرعداس	مط ی ۴۹ درجے ۱۰ دقیقے	لط ی ۳۹ درجے ۱۰ دقیقے	

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
جزیرہ خضرا	لط نه ۳۹ درجے ۵۵ دقیقے	له ن ۳۵ درجے ۵۰ دقیقے	مغرب	جزیرہ کاساش	نب م ۵۲ درجے ۴۰ دقیقے	لح ی ۳۸ درجے ۱۰ دقیقے	دربحر روم
مارده	ک له ۲۰ درجے ۳۵ دقیقے	لح یا ۳۸ درجے ۱ دقیقے	〃		نه و ۵۵ درجے ۶ دقیقے	لو م ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے	〃
جزیرۂ قبرس	سز و ۶۶ درجے ۶ دقیقے	له و ۳۴ درجے ۶ دقیقے	دربحر روم	لاذقلیه	ع م ۷۰ درجے ۴۰ دقیقے	له نه ۳۵ درجے ۵۴ دقیقے	روم
جزیرۂ رودس	سا م ۶۱ درجے ۴۰ دقیقے	لو و ۳۶ درجے ۶ دقیقے	روم	حمص	ع نه ۷۰ درجے ۵۴ دقیقے	له ک ۳۴ درجے ۲۰ دقیقے	ازشام
جزیرۂ سمرنا	سد نه ۶۴ درجے ۵۵ دقیقے	لح له ۳۸ درجے ۳۵ دقیقے	〃	شغر بکاس	عا و ۷۱ درجے ۶ دقیقے	له ل ۳۵ درجے ۳۰ دقیقے	〃
سقلیه	و ۶۵ درجے ۶ دقیقے	لو و ۳۶ درجے ۶ دقیقے	〃	سومدلہ	عا و ۷۱ درجے ۶ دقیقے	یو و ۱۶ درجے ۶ دقیقے	〃
اسلہ مدینۃ الحکما	سه م ۶۵ درجے ۴۰ دقیقے	لز ک ۳۷ درجے ۲۰ دقیقے	یونان	ملیطه	عا و ۷۱ درجے ۶ دقیقے	لر و ۳۲ درجے ۶ دقیقے	〃
جیرون	سو ل ۶۶ درجے ۳۰ دقیقے	ل له ۳۰ درجے ۳۵ دقیقے	ازارمن	شیزر	عا ی ۷۱ درجے ۱۰ دقیقے	له خ ۳۴ درجے ۶۰۰ دقیقے	〃
طرطوس	سح م ۶۸ درجے ۴۰ دقیقے	لو ن ۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	〃	انطاکیه	عا لز ۷۱ درجے ۳۷ دقیقے	له ن ۳۵ درجے ۵۰ دقیقے	ازثغور روم
یسرون	سط ل ۶۹ درجے ۳۰ دقیقے	له و ۳۴ درجے ۶ دقیقے	روم	سرمین	عا ن ۷۱ درجے	له یه ۳۵ درجے ۱۵ دقیقے	ازشام الحال ازحلب
اباس	سط و ۶۹ درجے ۶ دقیقے	لو م ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے	ازارمن	قنسرین	عب و ۷۲ درجے ۶ دقیقے	له ید ۳۵ درجے ۱۴ دقیقے	ازشام

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	اقلیم چہارم طول	عرض	بیان ولایات
ازبه	سط ہا ۶۹ درجے ۶ دقیقے	لو نہ ۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	ازارمن	حلب	عب ی ۷۲ درجے ۱۰ دقیقے	لہ ح ۳۵ درجے ۸ دقیقے	من قواعد الشام
مصیصه	سط نه ۶۹ درجے	لو مه ۳۶ درجے ۴۵ دقیقے	ازارمن	شماط	عب یه ۷۲ درجے ۱۵ دقیقے	لز ل ۳۷ درجے ۳۰ دقیقے	ازشام
مرس برت	سط ک ۶۹ درجے ۲۰ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	ازارمن	حصن منصور	عب لو ۷۲ درجے ۳۶ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	ازشام
اطرابلس	سط م ۶۹ درجے ۴۰ دقیقے	لہ ہا ۳۴ درجے ۶ دقیقے	ازشام	سروح	عب م ۷۲ درجے ۴۰ دقیقے	لو ح ۳۶ درجے ۸ دقیقے	ازشام
بغراس	ع ہا ۷۰ درجے ۶ دقیقے	لہ مح ۳۵ درجے ۴۸ دقیقے	ازشام	منبج	عب ۷۲ درجے	لو ل ۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	ازشام
باب سکندرونه	ع ہا ۷۰ درجے ۶ دقیقے	لو ی ۳۶ درجے ۱۰ دقیقے	ازشام	رقه	عج یه ۷۳ درجے	لو ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	ازمصر
حران	عج ہا ۷۳ درجے ۶ دقیقے	لز ح ۳۷ درجے ۸ دقیقے	ازمصر	حدیثه	عز ک ۱۲۰۰ درجے ۳۰ دقیقے	لح له ۳۸ درجے ۳۵ دقیقے	علی الفرات
قایقلا	عج مح ۷۳ درجے ۴۸ دقیقے	ج ہا ۰ درجے ۶ دقیقے	ازمصر	نوشهر	عج ل ۵۸ درجے ۳۰ دقیقے	لو له ۳۶ درجے ۳۵ دقیقے	عراق
ماروین	عد ہا ۷۴ درجے ۶ دقیقے	لز نہ ۳۷ درجے ۵۰ دقیقے	ازمصر	تکریب	عج که ۷۸ درجے ۳۵ دقیقے	له ل ۳۴ درجے ۳۰ دقیقے	ازعراق
سیافارقین	عد یه ۷۴ درجے ۱۵ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	ازمصر	سامرا	عط ہا ۷۹ درجے ۶ دقیقے	له ہا ۳۴ درجے ۶ دقیقے	ازعراق
ہتاخ	عد ل ۷۴ درجے ۳۰ دقیقے	لز مه ۳۷ درجے ۴۵ دقیقے	ازمصر	میلاس	عط ہا ۷۹ درجے ۶ دقیقے	لز م ۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	ازآذربائیجان

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
نصیبین	عہ لب ۷۵ درجے ۳۲ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	ازمصر	اربل	عط ہا ۷۹ درجے ۶ دقیقے	لو ک ۳۶ درجے ۲۰ دقیقے	قاعدہ بلاد سہرروز
ماکسین	عہ لب ۷۵ درجے ۳۲ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجے ۶ دقیقے	ازمصر	مرند	ف ج ۸۰ درجے ۳ دقیقے	لز ل ۳۷ درجے ۳۰ دقیقے	ازآذربائیجان
سنجار	عو ہا ۷۶ درجے ۶ دقیقے	لو ک ۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	ازمصر	شہرروز	ف ک ۸۰ درجے ۲۰ دقیقے	لہ ل ۳۵ درجے ۳۰ دقیقے	ازجبل
معرۃ النعمان	عا سہ ۷۱ درجے ۵ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجے ۶ دقیقے	ازمصر	اردبیل	ف ل ۸۰ درجے ۳۰ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجے ۶ دقیقے	ازآذربائیجان
اربل شہرے عظیم وقلعہ مستحکم دارد	سط ل ۶۹ درجے ۳۰ دقیقے	ل ح	ازاعمال موصل	اوجان	قا ل ۸۱ درجے ۳۰ دقیقے	لز کہ ۳۷ درجے ۳۵ دقیقے	از آذربائیجان
عامہ	عو ل ۷۶ درجے ۳۰ دقیقے	لہ ہا ۳۴ درجے ۶ دقیقے	ازعراق	نخجوان	قا مہ ۸۱ درجے ۴۵ دقیقے	لز مط ۳۷ درجے ۴۹ دقیقے	ازآذربائیجان
مدینہ بلد	عو م ۷۶ درجے ۴۰ دقیقے	لو نہ ۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	ازعراق	قصر شیرین	فا نہ ۸۱ درجے ۵۰ دقیقے	لح م ۳۲ درجے ۴۰ دقیقے	ازآذربائیجان
ارس	عز ہا ۷۷ درجے ۶ دقیقے	لح ل ۳۸ درجے ۳۰ دقیقے	عراق	صیمرہ	فا نہ ۸۱ درجے ۵۰ دقیقے	لہ م ۳۴ درجے ۴۰ دقیقے	ازآذربائیجان
مراغہ	قب ہا ۸۲ درجے ۶ دقیقے	لز ک ۳۷ درجے ۲۰ دقیقے	ازآذربائیجان	کرج	فد نہ ۸۴ درجے ۵۵ دقیقے	لہ ہا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	ازجبل
تبریز	قب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	ازآذربائیجان	سادہ	فد ہا ۸۴ در ۶ د	لو لہ ۳۶ درجے ۳۵ دقیقے	ازجبل
اردبیل	قب کہ ۸۲ درجے ۲۵ دقیقے	لز ک ۳۷ درجے ۲۰ دقیقے	ازآذربائیجان	قزوین	فہ ہا ۸۵ درجے ۶ دقیقے	لو مہ ۳۶ درجے ۴۵ دقیقے	ازجبل

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
میانہ	قب ل ۱۰۲ درجہ ۳۰ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجہ ۶ دقیقے	آخر باشجان	سلطانیہ	فہ ہا ۸۵ درجہ ۶ دقیقے	لو مہ ۳۶ درجہ ۴۵ دقیقے	ازجبل
زمیین کرمان شاہ	فج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	لہ ل ۳۴ درجہ ۳۰ دقیقے	ازجبل	آبہ نہی اودہ	فہ ی ۸۵ درجہ ۱۰ دقیقے	لہ م ۳۴ درجہ ۴۰ دقیقے	ازجبل
دینور	فج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجہ ۶ دقیقے		قم	فہ م ۸۵ درجہ ۴۰ دقیقے	لہ تہ ۳۴ درجہ ۵ دقیقے	ازجبل
ہمدان	فج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	ماہ البصر	فریادخان	فہ کہ ۸۵ درجہ ۲۵ دقیقے	لہ ہا ۳۴ درجہ ۶ دقیقے	ازجبل
رنجان	فج م ۸۳ درجہ ۴۰ دقیقے	لو ل ۳۶ درجہ ۳۰ دقیقے	ازجرجان	کاسان	فو یہ ۸۶ درجہ ۱۵ دقیقے	لہ ہا ۳۴ درجہ ۶ دقیقے	ازجبل
موقان	مج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	حداران	نطسیر	فو ل ۸۶ درجہ ۳۰ دقیقے	لح ہ ۳۸ درجہ ۵ دقیقے	ازجبل
سہرورد	فج ک ۸۸ درجہ ۲۰ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	ازجبل	دنباوند	فو یہ ۸۶ درجہ ۱۵ دقیقے	لہ ہ ۳۵ درجہ ۵ دقیقے	ازجبل
نہاوند ماہ البصر	مج یہ ۸۳ درجہ ۱۵ دقیقے	لہ ک ۳۴ درجہ ۲۰ دقیقے	ازجبل	رے	فو ک ۸۶ درجہ ۲۰ دقیقے	لہ لہ ۳۵ درجہ ۲۵ دقیقے	ازجبل
ہمان سہر	قد ل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	لو لح ۳۶ درجہ ۳۳ دقیقے	ازجبل	کچور وکلار	فو نہ ۸۶ درجہ ۵۰ دقیقے	لو لہ ۳۶ درجہ ۳۵ دقیقے	ازجبل
یزدجرد و یزد کرد معروف	قد ل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	لہ ک ۳۴ درجہ ۲۰ دقیقے	لہ ک ازہمدان	خوار	فر ی ۸۰ درجہ ۱۰ دقیقے	لہ م ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقے	ازجبل
ابہر	قد ل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	لو مہ ۳۶ درجہ ۵۵ دقیقے	ازمضافات سمرقند	الموت	فہ لز ۸۵ درجہ ۳۷ دقیقے	لو ی ۳۶ درجہ ۱۰ دقیقے	ازجبل

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
کوہم	فد م ۸۴ درجہ ۴۰ دقیقے	لز ک ۳۷ درجہ ۲۰ دقیقے	سمرقند	طالقان	فه مه ۸۵ درجہ ۴۵ دقیقے	لو ه ۳۶ درجہ ۵ دقیقے	ازرودبار قزوین
ہوسم	فه ی ۸۵ درجہ ۱۰ دقیقے	لز ی ۳۷ درجہ ۱۰ دقیقے	ازگیلان	اسفرائن دی المہرجان	صا م ۹۱ درجہ ۴۰ دقیقے	لو نه ۳۶ درجہ ۵۵ دقیقے	ازخراسان
ذیلمان	.	.		الیکون	قط نه ۸۹ درجہ ۵۴ دقیقے	لر ے ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقے	ازمازندران
دشت	.	.		مرنیان	ص له ۹۰ درجہ ۳۵ دقیقے	لو و ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	.
لاہجان	فد و ۸۴ درجہ ۶ دقیقے	لو یه ۳۶ درجہ ۱۵ دقیقے	ازگیلان	ترشیز	صب و ۹۲ درجہ ۹ دقیقے	له و ۳۵ درجہ ۶ دقیقے	.
دیمہ	فر ک ۲۸۰ درجہ ۲۰ دقیقے	لو ی ۳۶ درجہ ۱۰ دقیقے	قصبہ وبادند	نیشاپور	صب ل ۹۲ درجہ ۲۰ دقیقے	لو ک ۳۶ درجہ ۲۰ دقیقے	ازقواعد خراسان
امل	فر ک ۲۸۰ درجہ ۲۰ دقیقے	لو له ۳۶ درجہ ۳۵ دقیقے	قصبہ طبرستان	طوس	صب ل ۹۲ درجہ ۳۰ دقیقے	لر و ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقے	ازخراسان
دامغان	فج ا ۸۰ درجہ ۱ دقیقے	لو ک ۳۶ درجہ ۲۰ دقیقے	ازقومس	مشہد رضا علیہ السلام	صب لج ۹۲ درجہ ۳۳ دقیقے	لد الط ۴۳ درجہ ۴۰ دقیقے	مشہد ونوقان باہم متصل ہیں
سمنان	فح و ۸۸ درجہ ۶ دقیقے	لو و ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	قاعدہ قومس	نون	صب ل ۹۲ درجہ ۳۰ دقیقے	لد ل ۳۴ درجہ ۳۰ دقیقے	.
بیار	فط ند ۸۹ درجہ ۵۰ دقیقے	لہ یه ۳۵ درجہ ۱۴ دقیقے	ازمازندران	توقان	صب ه ۹۲ درجہ ۴۵ دقیقے	لح و ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	ازطوس
سارے	فح و ۸۸ درجہ ۶ دقیقے	لز و ۳۷ درجہ ۶ دقیقے	ازمازندران	روزن	صح ل ۹۳ درجہ ۳۰ دقیقے	له ک ۳۵ درجہ ۲۰ دقیقے	توامستان

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
بسطام	نط ل ۸۹ درجہ ۳۰ دقیقے	لو ی ۳۶ درجہ ۱۰ دقیقے	از قومس	قائین	صح ک ۹۸ درجہ ۲۰ دقیقے	لز ل ۳۷ درجہ ۳۰ دقیقے	از خراسان
استرآباد	قط ل ۸۹ درجہ ۳۵ دقیقے	لو نه ۳۶ درجہ ۵۰ دقیقے	از مازندران	بوزجان	صد ہا ۹۴ درجہ ۶ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	از خراسان
جرجان	ص ہا ۹۰ درجہ ۶ دقیقے	لو نه ۳۶ درجہ ۵۰ دقیقے	قاعدہ بلاد	مرو شاہجان	صدک ۹۴ درجہ ۲۰ دقیقے	لز م ۳۷ درجہ ۴۰ دقیقے	از خراسان
فرادہ	ص ہا ۹۰ درجہ ۶ دقیقے	لط ہا ۳۹ درجہ ۶ دقیقے		ہرات	صدک ۹۴ درجہ ۲۰ دقیقے	لہ ل ۳۵ درجہ ۳۰ دقیقے	از خراسان
سبزوار	صا ل ۹۱ درجہ ۳۰ دقیقے	لو یہ ۳۶ درجہ ۱۵ دقیقے		سرخس	صد ل ۹۴ درجہ ۳۰ دقیقے	لر ج ۳۳ درجہ ۳ دقیقے	از خراسان
بادعیش	صہ ل ۹۵ درجہ ۳۰ دقیقے	۳۵ درجہ ۲۰ دقیقے	از خراسان	قبادیان	قب ہا ۱۰۲ درجہ ۶ دقیقے	لز مہ ۳۷ درجہ ۴۵ دقیقے	از طخارستان
مرد الرود	صہ ہا ۹۵ درجہ ۹ دقیقے	لو ل ۳۶ درجہ ۳۰ دقیقے	مشہور بمرغاب	ولوالج	قب ک ۱۰۲ درجہ ۲۰ دقیقے	لو نه ۳۶ درجہ ۵۰ د	از طخارستان
الین	صہ ل ۹۵ درجہ ۳۰ دقیقے	لہ لہ ۳۶ درجہ ۳۵ دقیقے	ہرات	صنعانیاں	قب م ۱۰۲ درجہ ۴۰ دقیقے	لح نه ۳۸ درجہ ۵۰ دقیقے	از طخارستان
پوشنگ	صہ م ۹۵ درجہ ۴۰ دقیقے	لو ح ۳۶ درجہ ۸ دقیقے		طالقان	قب ح ۱۰۲ درجہ ۸ یا ۱۰۰۲ دقیقے	لر الہ ۳۰ ۲ درجہ ۳۶ دقیقے	از طخارستان
بغشور	صو الہ ۹۶ درجہ ۳۶ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	از خراسان	اندراب	نح مہ ۸۸ درجہ ۴۵ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے	از خراسان
قرنبین	صر کہ ۲۹۰ درجہ ۲۵ دقیقے	لو نه ۳۶ درجہ ۵۰ دقیقے	از مرو شاہجان	بدخشان	قد ک ۱۰۴ درجہ ۲۰ دقیقے	لر ی ۳۲ درجہ ۱۰ دقیقے	بدخشان

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
دندانقان	صىر ل ۲۹۰ درجے ۲۰ دقیقے	لر ہا ۲۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازمروشاہجان	کابل	قد م ۱۰۴ درجے ۴۰ دقیقے	لہ ل ۳۴ درجے ۳۰ دقیقے	زابلستان
اشیورقان	خہ ہا ۸۵ درجے ۶ دقیقے	لز ہا ۳۷ درجے ۶ دقیقے	.	سحسر	قد م ۱۰۴ درجے ۴۰ دقیقے	لہ ل ۳۴ درجے ۳۰ دقیقے	ازکابلستان
طالقان	صح ہا ۹۸ درجے ۶ دقیقے	لو ل ۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	ازخراسان	ملغان	قد نہ ۱۰۴ درجے ۵۰ دقیقے	لہ ح ۳۴ درجے ۱۰ دقیقے	ازکابلستان
فاریاب	صط ہا ۹۹ درجے ۶ دقیقے	لو ہ ۳۶ درجے	مدینۃ الجوزجان	کردیز	ہ ک ۸۵ درجے ۲۰ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	ازبدخشان
بلخ	قا ہا ۱۰۱ درجے ۶ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے	قاعدہ خراسان	جرم	قد ک ۱۰۴ درجے ۲۰ دقیقے	لر ہا ۲۳۰ درجے ۶ دقیقے	ازبدخشان
بامیان	قب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	لہ لہ ۳۴ درجے ۳۵ دقیقے	رابلستان	کشمیر	قح م ۱۰۸ درجے ۴۰ دقیقے	لو مہ ۳۶ درجے ۴۵ دقیقے	.
بلادرد	قا ہا ۱۰۱ درجے ۶ دقیقے	لز ل ۳۷ درجے ۳۰ دقیقے	من الختل	یلور	قح م ۱۰۸ درجے ۴۰ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	.
بلاساغون	قا ل ۱۰۱ درجے ۳۰ دقیقے	لز م ۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	.	منبع نہر مہران	نکو ۷۶ درجے	لو ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	.
سمجان	قب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	لو ہا ۳۶ درجے ۶ دقیقے	ازطخارستان	سرمین	عا نہ ۷۱ درجے ۵۰ دقیقے	لہ مہ ۳۶ درجے ۴۵ دقیقے	ازحلب قدکرہ
حسر	.	.	.	مدینہ من صقلیہ سنہ	لہ م ۳۵ درجے ۴۰ دقیقے	لح مہ ۳۸ درجے ۴۵ دقیقے	ازروم
ہمان	سح ہا ۶۸ درجے ۶ دقیقے	لب نہ ۳۲ درجے ۵۰ دقیقے	من سواحل الشام	سامس	نب م ۵۲ درجے ۴۰ دقیقے	لح ے ۳۸ درجے ۱۰ دقیقے	دربحر روم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
قراہ	ص ہا ۹۰ درجہ ۶ دقیقے	لط ج ۳۹ درجہ ۳۰ دقیقے	ازخراسان	اباسس	سط ہا ۶۹ درجہ ۶ دقیقے	لو م ۳۶ درجہ ۴۰ دقیقے	ازارمن
لافارمان	.	.	.	عرقہ	ص یہ ۹۰ درجہ ۱۵ دقیقے	لد ہا ۳۴ درجہ ۶ دقیقے	ازساحل شام
لمان	.	.	.	لاذقیہ	ع م ۷۰ درجہ ۴۰ دقیقے	لہ یہ ۳۵ درجہ ۱۵ دقیقے	ازساحل شام
اریحش	ع ہ ۷۰ درجہ ۵ دقیقے	لح ل ۳۸ درجہ ۳۰ دقیقے	ازارمینہ	صہیون	ص ے ۹۰ درجہ ۱۰ دقیقے	لہ ے ۳۵ درجہ ۱۰ دقیقے	ازجند قنسرین
ارمیہ	عط مہ ۷۹ درجہ ۴۵ دقیقے	لر ہا ۲۳ درجہ ۶ دقیقے	ازآذربائجان قد مکرر	حارم	ص ل ۹۰ درجہ ۳۰ دقیقے	لہ ند ۳۵ درجہ ۵۰ دقیقے	ازحلب
قراسین دہی کرمانشاہ	مح ہا ۴۸ درجہ ۶ دقیقے	لہ ل ۳۴ درجہ ۳۰ دقیقے	ازجبل قد مکرر	فامیہ	صا ج ۹۱ درجہ ۳ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجہ ۶ دقیقے	ازشیرز
دوارق	.	.	.	شیرز	صا ے ۹۱ درجہ ۱۰ دقیقے	لد ند ۳۴ درجہ ۵۰ دقیقے	من جند حمص
دیاربکر	.	.	.	حمات	صا نہ ۹۱ درجہ ۵۵ دقیقے	لد مہ ۳۴ درجہ ۴۵ دقیقے	ازشام
قرنیین	صر مہ ۲۹۰ درجہ ۴۵ دقیقے	لو نہ ۳۶ درجہ ۵۵ دقیقے	ازمرو قد مکرر	مرعش	صا ہا ۹۱ درجہ ۶ دقیقے	لو ل ۳۶ درجہ ۳۰ دقیقے	من جبل الشام
متنوی	.	.	.	عینتاب	صب ل ۹۲ درجہ ۳۰ دقیقے	لو ل ۳۶ درجہ ۳۰ دقیقے	من جند مصر
لمہسان	الد م ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقے	لح مب ۳۳ درجہ ۱۰۲ دقیقے	ازمغرب	حصن کیفا	صہ لہ ۹۵ درجہ ۳۵ دقیقے	لز لہ ۳۷ درجہ ۳۶ دقیقے	جزیرہ فرات

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
قصر الصوص	مج ک ۴۳ درجہ ۲۰ دقیقے	لد م ۳۴ درجہ ۴۰ دقیقے	ازجبل	سعرت	صح ہا ۹۸ درجہ ۶ دقیقے	لز ک ۳۷ درجہ ۲ دقیقے	من دیار ربیعہ
بجایہ	لب ہا ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	لد مہ ۳۴ درجہ ۴۵ دقیقے	ازمغرب	حصن الطاق	صط ل ۹۹ درجہ ۳۰ دقیقے	لد م ۳۴ درجہ ۴۰ دقیقے	من سجستان
میلح	.	.	.	دخش	قب ک ۱۰۲ درجہ ۲۰ دقیقے	لو م ۳۶ درجہ ۴۰ دقیقے	ازماوراءالنہر
کردن	.	.	.	شومان	قب نہ ۱۰۲ درجہ ۵۰ دقیقے	لز ک ۳۷ درجہ ۲۰ دقیقے	صغانیاں
کیلان	.	.	.	جیجہ ومہ	.	.	.
جو.ن	.	.	.		**اقلیم پنجم**		
جاجرم	.	.	.	اشبونہ	بر نہ ۹ درجہ ۵۵ دقیقے	مب م ۱۰۲ درجہ ۴۰ دقیقے	ازاندلس
فرجستان	.	.	.	سنترین	یخ ے ۱۸ درجہ ۱ دقیقے	مب لہ ۱۰۲ درجہ ۳۵ دقیقے	ازاندلس
کرج ابی دلف	فو م ۸۶ درجہ ۴۰ دقیقے	لد ہا ۳۴ درجہ ۶ دقیقے	ازجبل	وسط جزیرہ قادس	کا ب ۲۱ درجہ ۲ دقیقے	مح نہ ۴۸ درجہ ۵۰ دقیقے	ازاندلس
نسا	صب ج ۹۲ درجہ ۰ دقیقے	لح ہا ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	ازخراسان	مدینہ ولید	اا بب ۳۲ درجہ	مح ج ۴۳ درجہ ۳ دقیقے	ازاندلس
البورد	صد ہا ۹۴ درجہ ۶ دقیقے	لو ک ۲۳۰ درجہ ۲۰ دقیقے	ازخراسان	مرسیہ	المب نہ ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقے	بط ک ۳۹ درجہ ۲۰ دقیقے	ازاندلس
ابا ورد + باورد					الح ہا ۳۹ درجہ ۰ دقیقے	مح ہا ۴۳ درجہ ۶ دقیقے	

بلاد	طول	عرض	بیان الایات	بلاد	طول	عرض	بیان الایات
شہرستان	فا ل ۸۱ درجے ۳۰ دقیقے	لہ ھا ۳۵ درجے ۶ دقیقے	ازخراسان	مدینہ سالم	الح ھا ۳۹ درجے ۶ دقیقے	مج ھا ۴۳ درجے ۶ دقیقے	ازاندلس
اسکاکند	قب ک ۱۰۲ درجے ۲۰ دقیقے	لو ل ۳۶ درجے ۳۰ دقیقے	ازطخارستان	دانیہ	الط ے ۴۰ درجے ۱۰ دقیقے	لط ک ۳۹ درجے ۲۰ دقیقے	ازاندلس
فربز	صر ل ۹۷ درجے ۳۰ دقیقے	لح م ۳۸ درجے ۴۰ دقیقے	ازجیحون	قلطیلہ	ل از اول ششم ل ۳۰ درجے ۳۰ دقیقے	مج نہ ۴۳ درجے ۵۵ دقیقے	ازاندلس
فاریاب	صط ھا ۹۹ درجے ۶ دقیقے	لح لہ ۳۸ درجے ۳۵ دقیقے	ازخراسان قد مکرر	سرقد	لا ل ۳۱ درجے ۳۰ دقیقے	مب ل ۱۰۲ درجے ۳۰ دقیقے	ازاندلس
طمغاج	.	.	.	طرطوشہ	لب ل ۳۲ درجے ۳۰ دقیقے	م ھا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازاندلس
ختلان	قب ک ۱۰۲ درجے ۲ دقیقے	لز م ۳۷ درجے ۴۰ دقیقے	ازماوراءالنہر	جزیرہ اربرقہ	لہ نب ۳۵ درجے ۵۲ دقیقے	بط م ۱۹ درجے ۴۰ دقیقے	ازاندلس
ہیکل زہرہ	لد ھا ۳۴ درجے ۶ دقیقے	مح ھا ۴۳ درجے ۶ دقیقے	ہیکل زہرہ مشہور از اندلس	الورۃ القرطبہ گوبند	سد م ۶۴ درجے ۴۰ دقیقے	ما مہ ۴۱ درجے ۴۵ دقیقے	
برشلونہ	لد ل ۴۳ درجے ۳۰ دقیقے	مب یح ۱۰۲ درجے ۱۸ دقیقے	بلاد فرنج	ماقدونیا	س یہ ۶۰ درجے ۵۵ دقیقے	ما ھا ۴۱ درجے ۶ دقیقے	از قسطنطنیہ
اربونہ	لر ج ۲۳ درجے ۳ دقیقے	مج ک ۴۳ درجے ۳۰ دقیقے	ازاندلس یا از فرنج	آق شہر	سہ ھا ۶۵ درجے ۶ دقیقے	ما ا ۶۱ درجے ۳ دقیقے	ازروم
طرکونہ	لج ھا ۳۳ درجے ۶ دقیقے	مج کب ۴۳ درجے ۲۲ دقیقے	ازاندلس	قونیہ	سو ل ۶۶ درجے ۳۰ دقیقے	ما ا ۴۱ درجے ۱ دقیقے	ازروم
جسنود	ھا ج ۴۷ درجے ۳ دقیقے	ما ک ۴۱ درجے ۲۰ دقیقے	ازافرنج	قیساریہ	س ھا ۶۰ درجے ۶ دقیقے	م ھا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازروم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
رومیہ	کج ہا ۲۳ درجہ ۶ دقیقے	ما لا ۴۱ درجہ ۳۱ دقیقے	قاعدہ الباسا	آق سرائے سفید خانہ	سر ح ۲۶۰ درجہ ۸ دقیقے	م ہا ۴۰ درجہ ۶ دقیقے	از روم
مدینہ طرنا	نہ ب ۵۵ درجہ ۱۲ دقیقے	مح یہ ۴۸ درجہ ۱۵ دقیقے	از جزیرہ است	سیواس	عا ل ۷۱ درجہ ۳۰ دقیقے	م ی ۴۰ درجہ ۱۰ دقیقے	از روم
جزیرہ لقریبیہ	کح م ۵۸ درجہ ۴۰ دقیقے	سب یہ	.	طرابون	عج ہا ۸۷ درجہ ۶ دقیقے	مح ہا ۴۸ درجہ ۶ دقیقے	.
جزیرہ سالیا	نہ لہ ۵۵ درجہ ۱۵ دقیقے	مح یہ ۴۸ درجہ ۱۵ دقیقے	.	ملازجرد	عہ ہا ۷۵ درجہ ۶ دقیقے	لط ل ۳۹ درجہ ۳۰ دقیقے	از ارمینیہ
متالیا	مہ ل ۴۵ درجہ ۳۰ دقیقے	مہ ا ۴۵ درجہ ۱ دقیقے	.	اخلاط	عہ ن ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقے	لط ک ۳۹ درجہ ۲۰ دقیقے	از ارمینیہ
وسط بحر نیطس	لہ یہ ۵۴ درجہ ۱۵ دقیقے	مو ا ۴۶ درجہ ۱۵ دقیقے	ایں ندموضع از اقلیم ہفتم	باب الحدید	ع ہا ۲۷۰ درجہ ۶ دقیقے	ما ہا ۴۱ درجہ ۶ دقیقے	.
عسول الفرس	لو ہا ۳۶ درجہ ۶ دقیقے لہ مہ ۳۵ درجہ ۴۵ دقیقے	مح لب ۴۸ درجہ ۳۲ دقیقے	.	اوزنجان	عج ہا ۸۷ درجہ ۶ دقیقے	لط ن ۳۹ درجہ ۵۰ دقیقے	.
مقابیص نورستان	.	.		ارزن الروم	عو ہا ۱۰۰۶ درجہ ۶ دقیقے	لط نہ ۳۹ درجہ ۵۵ دقیقے	از ارمینیہ
علاآبا	سب ہا ۳۲ درجہ ۶ دقیقے	لط ل ۳۹ درجہ ۳۰ دقیقے	.	بردعہ	مج ہا ۸۳ درجہ ۶ دقیقے	م ل ۴۰ درجہ ۶ دقیقے	از آران
عموریہ	سد ہا ۶۴ درجہ ۶ دقیقے	لح ہا ۱۸ درجہ ۶ دقیقے	.	شمکورہ	مج ج ۴۳ درجہ ۳ دقیقہ	ما ن ۴۱ درجہ ۵۰ دقیقے	از آران

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
حسکرد	مح و ۸۸ درجے ۶ دقیقے	لح م ۳۸ درجے ۴۰ دقیقے	.	ہزار اسپ	صہ ک ۹۵ درجے ۲۰ دقیقے	ما ی ۴۱ درجے ۱۰ دقیقے	از خوارزم
ارزند روم	عط و ۷۹ درجے ۶ دقیقے	ما یا ۴۱ درجے ۱۱ دقیقے	.	زمخشر	صد ل ۹۴ درجے ۳۰ دقیقے	ما ہ ۴۱ درجے ۵ دقیقے	خوارزم
تفلیس	فج و ۸۳ درجے ۶ دقیقے	مج و ۴۳ درجے ۶ دقیقے	از ایران	درغان	سو لہ ۶۶ درجے ۳۶ دقیقے	م ل ۴۰ درجے ۳۰ دقیقے	ماوراء النہر
بلیقان	فج ل ۸۳ درجے ۳۰ دقیقے	لط ن ۳۹ درجے ۵۰ دقیقے	از ایران	بخارا	صر ل ۹۷ درجے ۳۰ دقیقے	لط ل ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	من قواعد ماوراء النہر
باکوبہ	فہ ل ۸۵ درجے ۳۰ دقیقے	م ن ۴۰ درجے ۵۰ دقیقے	.	بیکند	صر ل ۹۷ درجے ۳۰ دقیقے	لط و ۳۹ درجے ۶ دقیقے	از بخارا غیر آباد
شماخی	فد ل ۸۴ درجے ۳۰ دقیقے	م ن ۴۰ درجے ۵۰ دقیقے	.	طوادیس	صر م ۹۷ درجے ۴۰ دقیقے	لط ل ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	از بخارا
رومیہ کبریٰ	فہ و ۸۵ درجے ۶ دقیقے	ما ن	.	جند	صر مہ ۱۰۰ یا ۹۷ درجے ۴۵ دقیقے	مج ل ۴۳ درجے ۳۰ دقیقے	از ترکستان
باب الابواب دربند	عہ و ۷۵ درجے ۶ دقیقے	مج و ۴۳ درجے ۶ دقیقے	از آران	نخشب و قرشی و نسف	صح و ۹۸ درجے ۶ دقیقے	لط و ۳۹ درجے ۶ دقیقے	از ماوراء النہر
جزیرہ سیاہ کوہ	فط و ۸۹ درجے ۶ دقیقے	مج ل ۴۳ درجے ۳۰ دقیقے	.	سمرقند	صط و ۹۹ درجے ۶ دقیقے	م و ۴۰ درجے ۶ دقیقے	من قواعد ماوراء النہر
ہشتر خاں	.	.	.	ایلاق	صط ی ۹۹ درجے ۱۰ دقیقے	مج ک ۴۳ درجے ۲۰ دقیقے	از بخارا
اغوجہ	.	.	.	لش	صط ل ۹۹ درجے ۳۰ دقیقے	لط ل ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	شہر سراست از بدخشان

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
کاٹ	صه و ۹۵ درجہ ۶ دقیقے	ما لو ۴۱ درجہ ۳۶ دقیقے	ازخوارزم	رامین	صط م ۹۹ درجہ ۴۰ دقیقے	م ل ۴۰ درجہ ۳۰ دقیقے	من اعمال اسروشنه
کرکالج صغری	صد ه ۹۴ درجہ ۵ دقیقے	سب نه ۱۰۲ درجہ ۵۵ دقیقے	ازخوارزم	اسفیجاب	صط ن ۹۹ درجہ ۵۰ دقیقے	مج له ۴۰ درجہ ۳۵ دقیقے	ازشاس
جرجانیه	صد ه ۹۴ درجہ ۵ دقیقے	سب نه ۱۰۲ درجہ ۵۵ دقیقے	ازخوارزم	اشروشنه	ق و ۱۰۰ درجہ ۶ دقیقے	ما و ۴۱ درجہ ۶ دقیقے	من قواعد ماوراء النهر
کرکانج کبری	صد ا ۹۴ درجہ ۱۰ دقیقے	سب نز ۱۰۲ درجہ ۲۵۰ دقیقے	دارالملک	اسبانیکٹ	ق ل ۱۰۰ درجہ ۳۰ دقیقے	م و ۴۰ درجہ ۶ دقیقے	از بلاد اسفیجاب
خجند	ق له ۱۰۰ درجہ ۳۵ دقیقے	ما لو ۴۱ درجہ ۳۶ دقیقے	برکنار سحون	مہری	قم و ۱۲۰ درجہ ۶ دقیقے	ل و ۳۰ درجہ ۶ دقیقے	ازختای
خواقند	ق ن ۱۰۰ درجہ ۵۰ دقیقے	سب و ۱۰۲ درجہ ۶ دقیقے	ازفرغانه	تشوی نقحوان	فا ل ۱۸ درجہ ۳۰ دقیقے	لط ح ۳۹ درجہ ۶ دقیقے	ازاران
تنکٹ	ما و ۱۸ درجہ ۶ دقیقے	مح و ۴۳ درجہ ۶ دقیقے	قصبۂ اسکند	کشانیه	صلح ک ۹۸ درجہ ۳۰ دقیقے	لط ن ۳۹ درجہ ۵۰ دقیقے	من سعد سمرقند
ترمذ	فا نه ۱۸ درجہ ۵۵ دقیقے	لز له ۳۷ درجہ ۳۵ دقیقے	برجیحون	نوقان	صب یه ۹۲ درجہ ۴۵ دقیقے	لح و ۳۸ درجہ ۶ دقیقے	ازجلوس
اخیکت	فا ک ۱۰۱ درجہ ۲۰ دقیقے	سب له ۱۰۲ درجہ ۳۶ دقیقے	قصبۂ فرغانه	شہر انجاس	.	.	.
کاشان	قا له ۱۰۱ درجہ ۳۵ دقیقے	سب یه ۱۰۲ درجہ ۱۵ دقیقے	بلدہ دارالساس	رفال	.	.	.
قبا	ما ج	سب ن	ازفرغانه	لسمس	.	.	.
فرغانه	قب و ۸۲ درجہ ۶ دقیقے	سب ک ۱۰۲ درجہ ۲۰ دقیقے	اندجان کے نام سے مشہور ہے	ابروق	.	.	.

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
روشس	قبک ۱۳۰ درجے	مج ک ۴۳ درجے ۲۰ دقیقے	.	افسوس	.	.	.
ختن	فر ہا ۲۸۰ درجے ۶ دقیقے	مب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	.	بست	قالح ۱۰۱ درجے ۴۸ دقیقے ازاقلیم سوم	لب مہ ۳۲ درجے ۵۴ دقیقے	قاعدہ بلاد بست
چاچ	قط ہا ۱۰۹ درجے ۶ دقیقے	مب ل ۱۰۲ درجے ۳۰ دقیقے	ازشاش است	کرنا	.	.	.
بنت	نی ہا ۹۰ درجے ۶ دقیقے	م ہا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	.	مفسین	.	.	.
خاجو	قکج لب ۱۲۳ درجے ۳۲ دقیقے	مب لہ ۱۰۲ درجے ۳۵ دقیقے	.	ختلان	قب ک ۱۰۲ درجے ۲۰ دقیقے	لو م ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے	ازماوراءالنہر
سوکجو	قر ۱۰۷ درجے	م ہا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	ازچین شمالی	مخلاط	.	.	.
سکہاس	قل ہا ۱۳۰ درجے ۶ دقیقے	لط ی ۳۹ درجے ۱۰ دقیقے	.	قلعۃ الروم	عب ک ۷۲ درجے ۲۰ دقیقے	لو ن ۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	من جند قنسرین
شامس	نب م ۵۲ درجے ۴۰ دقیقے	لح نہ ۳۸ درجے ۵۵ دقیقے	من صقلیہ	موشش	صد ل ۹۴ درجے ۳۰ دقیقے	لط ل ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے	ازارمینیہ
شلب	.	.	.	شروان	صح نو ۹۸ درجے ۵۶ دقیقے	ا مج ۴۱ درجے ۴۳ دقیقے	ازآذربائجان
نسلردہ	.	.	.	سادہ	نا ہا ازاقلیم چہارم ۵۱ درجے ۶ دقیقے	لہ ہا ۳۵ درجے ۶ دقیقے	من بلاد جبل

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
قسبرہ	.	.	.	اقلیم ششم			
قسطلول	.	.	.	جلیقیہ	ک ہا ۲۰ درجے ۶ دقیقے	سو ہا ۴۶ درجے ۶ دقیقے	قاعدہ الجلانقیہ
سورقہ	.	.	.	سلوقہ	لد یہ ۳۴ درجے ۱۵ دقیقے	مہ یہ ۴۵ درجے ۱۵ دقیقے	.
مراعر	.	.	.	بردان	ل لہ ۳۰ درجے ۳۵ دقیقے	مد یہ ۴۴ درجے ۱۵ دقیقے	.
سقطبلہ	.	.	.	کسروبہ	م ل ۴۰ درجے ۳۰ دقیقے	مج نہ ۴۸ درجے ۵۰ دقیقے	.
بطلیموس	لط ہا ۳۹ درجے ۶ و	لح نہ ۳۸ درجے ۵۶ یا ۵۰ دقیقے	ازاندلس	بنرقیہ	مب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	مر ہا ۴۰ ۲ درجے ۶ دقیقے	.
شہروالہ	.	.	.	بسرہ بننرہ	مب ہا ۱۰۲ درجے ۶ دقیقے	مر ہا ۴۰ ۲ درجے ۶ دقیقے	
مرسیہ	عب نہ ۷۳ درجے ۵۰ دقیقے	لہ ک ۴۳ درجے ۲۰ دقیقے	ازاندلس	بسرشان	صر ہا ۴۰ درجے ۶ دقیقے	مہ ہا ۴۵ درجے ۶ دقیقے	
وابتہ	الط سے ۴۰ درجے ۱۰ دقیقے	لط و ۳۹ درجے ۶ دقیقے	ازاندلس	ایزد	8 ہا ۴۴ درجے ۶ دقیقے	نہ ہا ۵۰ درجے ۶ دقیقے	ازترک
سالم	الح ہا ۳۹ درجے ۶ دقیقے	جح ہا ۱۱ درجے ۶ دقیقے	ازاندلس	لور لطمادہو قسطنطنیہ	لط نز ۹۹ درجے ۵۰ دقیقے	حو ہا ۴۵ درجے ۶ دقیقے	قاعدۃ الروم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
سرقطہ	لا ل ۳۱ درجہ ۳۰ دقیقے	مب ل ۱۰۲ درجہ ۳۰ دقیقے	ازاندلس	کسلونہ	ہہ ل ۶۵ درجہ ۳۰ دقیقے	مو ک ۴۶ درجہ ۲۰ دقیقے	.
توقات	صا ل ۹۱ درجہ ۳۰ دقیقے	ا ے ۴۱ درجہ ۱۰ دقیقے	ازروم	ہرقلہ	سز ک ۶۷ درجہ ۲۰ دقیقے	مو ل ۴۶ درجہ ۳۰ دقیقے	
سنوب	سہ ہا ۶۵ درجہ ۶ دقیقے	مز ہا ۴۷ درجہ ۶ دقیقے	.	قنالیغ	ع ہا	مد ہا	.
اماسیہ	منز ل ۹۷ درجہ ۳۰ دقیقے	۹ ہا ۴۵ درجہ ۶ دقیقے	من الروم	بیلشن بالیغ	ہا ہا	مد ہا	.
سامنوں	سط ک ۶۹ درجہ ۲۰ دقیقے	مو م ۴۶ درجہ ۴۰ دقیقے	.	قراقورم	.	.	ترکستان
فرضۃ الروم	عد ل ۷۴ درجہ ۳۰ دقیقے	مو ن ۴۶ درجہ ۵۰ دقیقے	.	خان بالیغ	.	.	ختای
سرین الان	فح ہا ۸۸ درجہ ۶ دقیقے	مد ہا ۴۴ درجہ ۶ دقیقے	.	ابولدہ	.	.	.
بلنجر	فہ ک	مو ل	دارالملک خرز	استت	.	.	.
کرکش	فز ہا ۸۷ درجہ ۶ دقیقے	مو ن ۴۶ درجہ ۵۰ دقیقے	.	انطرخت	.	.	.
نیفی کنت	صو ل ۹۶ درجہ ۳۰ دقیقے	مر ہا ۴۲ درجہ ۶ دقیقے	ترکستان	فرنتہ	.	.	.
طر	صط ن ۹۹ درجہ ۵۰ دقیقے	لو ۳۶ درجہ	من حد بلاد الترک	نطیلہ	ل م ۳۰ درجہ ۴۰ دقیقے	مج نہ ۴۳ درجہ ۵۵ دقیقے	ازاندلس
فاراب	مح ل ۴۸ درجہ ۳۰ دقیقے	.	ارلاد ترک	اسلوب	سر ہا ۲۶۰ درجہ ۶ دقیقے	مو م ۴۶ درجہ ۴۰ دقیقے	من سواحل روم

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات	بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
شلح	ق ل ۱۰۰ درجے ۳۰ دقیقے	مد ھ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	از بلاد طراز	سامسون	سط ک ۶۹ درجے ۲۰ دقیقے	مو لح ۴۶ درجے ۳۸ دقیقے	من سواحل الروم
المالیق	قب ل ۱۰۲ درجے ۳۰ دقیقے	مد ھ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	.	قسطمونیہ	سہ ھ ۶۵ درجے ۶ دقیقے	مو مج ۴۶ درجے ۴۳ دقیقے	من نواحی الروم
اوزکند	قب نہ ۱۰۲ درجے ۵۰ دقیقے	مد ھ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	.	طرابزون	عد ل ۷۴ درجے ۳۰ دقیقے	مو نہ ۴۶ درجے ۵۰ دقیقے	از روم
کاشغر	قو ل ۱۰۶ درجے ۳۰ دقیقے	مد ھ ۴۴ درجے ۶ دقیقے	من قواعد ترکستان	جند	صر مہ ۲۹۲ درجے ۴۵ دقیقے	مز ھ ۴۷ درجے ۶ دقیقے	از ترکستان
ازبن کلوران	قو ھ ۱۰۶ درجے ۶ دقیقے	مو ھ ۴۶ درجے ۶ دقیقے	.	عموره	سد ھ ۶۴ درجے ۶ دقیقے	مج ھ ۴۳ درجے ۶ دقیقے	من الروم
نمزوبہ	م لر ۴۰ درجے ۲۳۰ دقیقے	مح ن ۴۸ درجے ۵۰ دقیقے	نواح ارض کبیر	بلار	ص ھ ۹۰ درجے ۶ دقیقے	ن ل ۵۰ درجے ۳۰ دقیقے	بلغار ساحل بحر مالطیر
برشان	ن ھ ۵۰ درجے ۶ دقیقے	مہ ھ ۴۵ درجے ۶ دقیقے	قاعده بلاد	ازق	عہ ھ ۷۵ درجے ۶ دقیقے	مح ھ ۴۸ درجے ۶ دقیقے	بندرگاہ بحر ازرق
بلنجر	مہ ی ۴۵ درجے ۱۰ دقیقے	مو ک ۴۶ درجے ۲۰ دقیقے	.	صرائی	نہ ھ ۵۵ درجے ۶ دقیقے	مح ھ ۴۸ درجے ۶ دقیقے	قاعده بلاد برگہ بن جوجی بن چنگیز خان
جابلسا	.	.	.	اکلت	فح ھ ۸۸ درجے ۶ دقیقے	مط نہ ۴۹ درجے ۵۵ دقیقے	از بلاد صحرائے
دست قبچاق	.	.	.	نہانہ دریائے خزر	.	.	.

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
	اقلیم ہفتم		
جزیرہ طبانا	.	.	.
شنت باتو	یط ہا ۱۹ درجہ ۶ دقیقہ	مط ج ۴۹ درجہ ۳ دقیقہ	ازحد اندلس
افجاکربان	نہ ہا ۵۵ درجہ ۶ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	از بلغارہ
صفجی	نح لر ۵۸ درجہ ۲۳۰ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	از بلاد قسطنطنیہ
قرقز	سہ ل ۶۵ درجہ ۳۰ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	من بلاد ارض
کفا	سر ن ۲۶۰ درجہ ۵۰ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	فرضۃ القرم
صلغات	سر یے ۲۶۰ درجہ ۱۰ دقیقہ	ن یے ۵۰ درجہ ۱۰ دقیقہ	درحو قرم
طرنو	نر ل ۲۵۰ درجہ ۳۰ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	از بلاد الاولان
صارے کزمان	سہ ہا ۶۷ درجہ ۶ دقیقہ	ن ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	از بلغار و سرکس
صقالیہ	.	.	.
جابلقا	.	.	.
	بلاد خارج اقالیم سبعہ		
کنارہ بحر اوقیانوس مس	ے ہا ۱۰ درجہ ۶ دقیقہ	لد ہا ۳۴ درجہ ۶ دقیقہ	.

بلاد	طول	عرض	بیان ولایات
بسط بحر اول جیحون	.	.	.
باطق	.	.	.
بخنبہ	.	.	از بلاد ترک
صقلاب	.	.	از بلاد روم
مشقہ	نح ہا ۵۸ درجہ ۶ دقیقہ	نح ک ۵۸ درجہ ۲۰ دقیقہ	از بلاد صفار برکنارہ دریا
طبر	.	.	.
ہرقلہ	سر الب ۲۶۰ درجہ ۳۲ دقیقہ	مو ل ۴۶ درجہ ۳۰ دقیقہ	از روم
ازق	عہ ہا ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ	مح ہا ۴۸ درجہ ۶ دقیقہ	کنارہ دریا
کلاک	.	.	.
منتصف معمورہ	.	.	.
بلاد مانوس	.	.	.
اقاصی بلاد برقاہا	.	.	.
مقائض بربلس			
مقائض طالص	.	.	.

بلاد	طول	عرض	بیانِ لایات	بلاد	طول	عرض	بیانِ لایات
ماری کرمان	.	.	.	موضع برتیاایطس	.	.	.
صود اوکنا زنیطس	.	.	.	مواضع بیسمی ا بلوبس	.	.	.
جزایر رودجرد	.	.	.	نواحی برطانیا صغری	یہ ہا ۱۵ درجہ ۶ دقیقہ	لط ہا ۶۹ درجہ ۶ دقیقہ	فرنگستان
جزائر بودن	.	.	.	وسط بلاد برطانیا کبریٰ	یو ہا ۱۶ درجہ ۶ دقیقہ	مج ہا ۴۳ درجہ ۶ دقیقہ	انگلنڈ
جزائر توبی	.	.	طاہرا جزائر بولی است کردہ	وسط برطانیا صغریٰ	یز ہا ۱۷ درجہ ۶ دقیقہ	نخ ہا ۵۰ درجہ ۶ دقیقہ	اسکاٹ لنڈ
بہار بحر اوقیانوس	.	.	.	اقاصی شمالی برطانیہ صغریٰ	یز ہا ۱۷ درجہ ۶ دقیقہ	لط ہا ۵۹ درجہ ۶ دقیقہ	فرنگستان
طانیہ	.	.	بحر محیط میں یا متصل بحر محیط	جزائر بیسمی الوہ	.	.	″
بود	.	.	.	جزائر بیسمی[۵۱] تولیے	.	.	″
قبۃ الارض	.	.	.	اقلیم من الصقالیہ	.	.	لا یعرفون
بعضے اطراف الصقالیہ غیر مسکون	.	.	.	.	.	.	.
اخر ما یکون	.	عرض تعین	مقام طلوع و غروب شمس و قمر	.	.	.	.

[۵۱]: یہ جزیرہ بحر محیط شمالی میں ہے اور آبادی کی انتہائی مقام پر واقع ہے اور حرت شمالی سے تقویم البلدان

فاصلۂ شہر کی شناخت

دو شہروں کا طول البلد و عرض البلد نکال لیں ہر دو عدد کی زیادتی کو اسی عدد میں ضرب دیں اور حاصل ضرب جس کو مجذور اور مربع اور مال کہتے ہیں ذہن میں رکھیں اور دونوں مجذور کو جمع کر کے اس کا جذر نکال لیں (جب کسی عدد کو اسی عدد میں ضرب دیں تو حاصل ضرب جذر ہے) اس جذر کو چھپن کوس اور دو ثلث ہیں جو متاخرین کے ایک درجہ کا اندازہ ہے۔ اور چھیاسٹھ کوس اور دو ثلث زمین جو متقدمین کی روش ہے ضرب دیں۔ حاصل ضرب ان دونوں شہروں کے درمیان کا فاصلہ ہوگا۔ اور اگر طول و عرض اور عمق میں اختلاف ہو تو اسی زیادتی کو اندازہ مذکور سے ضرب دیں تو جواب حاصل ہو جائے گا اور اگر دونوں شہروں کے طول و عرض برابر ہوں تو یہ قاعدہ نتیجہ بخش نہیں ہوتا بلکہ ایک سیدھا خط کھینچنے سے فاصلہ معلوم ہو جائے گا لیکن اگر خط میں کجی آجائے گی تو کچھ تفاوت پیدا ہو جائے گا۔ ابوریحان بیرونی بھی ایسی حالت میں تخمینۂ عدد سے کام لیتا اور اصل پر حاصل ضرب کا خمس بڑھا دیتا ہے۔

نیرنگیٔ جا

خط استوا میں تمام ستارے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اور ان دونوں کا وقت مقرر ہے۔ دن اور رات کے بارہ گھنٹے ہیں اور فلک کی گردش دولابی ہے آفتاب برج حمل کے درجہ اول اور برج میزان میں سیدھی سمت سے گزرتا ہوا دو قسم کے سائے ڈالتا ہے۔ ان دونوں وقت میں جبکہ دنیا کے اکثر حصوں میں جو تہایت

خوشگوار اور معتدل ہوا کا وقت ہے یہاں بیحد گرمی ہوتی ہے۔ اور مقیاس سایہ کا سایہ نہیں رہتا۔ جب آفتاب برج حمل کے درجہ اول سے شمال کی جانب ہٹ جاتا ہے تو سایہ جنوبی ہو جاتا ہے اور جب برج میزان کے درجہ اول میں جانب جنوب پہنچ جاتا ہے تو سایہ شمالی ہو جاتا ہے۔ اور سال میں آٹھ فصلیں ہوتی ہیں جن میں دو تابستانی ہیں یعنی برج حمل کے درجہ اول سے برج ثور کے پندرھویں درجہ تک اور پھر برج میزان کے درجہ اول سے برج عقرب کے پندرھویں درجہ تک۔ اور دو زمستانی ہیں برج سرطان کے درجہ اول سے برج اسد کے پندرھویں درجہ تک اور پھر برج جدی کے درجہ اول سے برج دلو کے پندرھویں درجہ تک۔ جب آفتاب برج سرطان میں داخل ہوتا ہے تو عالم میں گرمی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور یہاں موسم زمستان کا آغاز ہوتا ہے۔ اور دو ربیع برج اسد کے سولھویں درجہ سے آخر برج سنبلہ تک اور دلو کے سولھویں درجہ سے آخر برج حوت تک اور دو خریف۔ برج ثور کے سولھویں درجے سے آخر جوزا تک اور عقرب کے سولھویں درجہ سے آخر قوس تک۔ بو علی سینا اور بعض حکما اس سرزمین کے معتدل ترین حصہ زمین ہونے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں سردی اور گرمی کی فصلیں باہم نزدیک ہیں اور آفتاب سمت راس پر بہت دیر تک نہیں رہتا۔ فخر رازی اور ایک گروہ چھٹے اقلیم کو منتخب کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگرچہ آفتاب سمت راس پر کم ٹھیرتا ہے لیکن تیئیس درجہ اور کسرات سے کچھ زیادہ دور نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان شہروں کے باشندوں کو جن کا انتہائی ارتفاع آفتاب خط استوا کے ارتفاع سے بہت کم ہے جیسے کہ خوارزم جہاں برج سرطان کے درجہ اول کا ارتفاع اکہتر درجہ ہے اور خط استوا سے پانچ درجہ ارتفاع کم ہے گرمی کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ خط استوا میں موسم سرما ہوتا ہے۔ جب پانچ درجہ خط استوا کا ارتفاع زیادہ ہے تو چاہیے تھا کہ خط استوا کا موسم سرما بھی خوارزم کے موسم گرما سے زیادہ گرم ہوتا چہ جائیکہ موسم گرما زنگیوں کا رنگ اور روپ جن کی سکونت خط استوا کے نزدیک ہے اس امر کا موید ہے۔ بہرحال ان دونوں خیالات کے حامیوں کے دلایل اپنے اپنے خیال کی تائید میں بے شمار ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خط استوا میں اعتدال

(یعنی احوال میں مشابہت) بیحد ہے اور وہاں گرمی کی تکلیف کا باعث یہ ہے کہ یہاں محسوس کی قدر مشابہت باقی نہیں رہتی اس لیے کہ ہر محسوس کا جب مسلسل سامنا ہو تو اس کا احساس کم زور ہو جاتا ہے اور جب کوئی احساس اپنے مخالف احساس کے بعد ہوتا ہے تو بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے اگرچہ سردی اور گرمی کے مقررہ تناسب کے اعتبار سے یہ حالت نہ ہو پس اس پہلے بیان سے شیخ کے بیان کی تائید اور دوسرے سے فخر رازی کے کلیہ کی توثیق ہوتی ہے۔ جس مقام پر کہ معدل النہار اور اس کا قطب سمت راس پہ نہیں ہوتا اس کو آفاق مائلہ خیال کرتے ہیں اور جو اپنے خواص کے اعتبار سے پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ پہلا میل کلی سے عرض میں بہت کم۔ دوسرا میل کلی کے برابر۔ تیسرا اس سے زیادہ لیکن میل کلی سے کم۔ چوتھا تمام میل کل کے مساوی۔ پانچواں میل کلی سے زیادہ اور نود درجہ کم۔ پہلے مقام میں آفتاب دو مرتبہ سمت الراس سے گزرتا ہے پہلے تو برج حمل سے سرطان تک اور برج سرطان سے برج میزان تک۔ اس مقام پر آفتاب ذات ظلین ہوتا ہے۔ اور دوسرے مرتبہ سرطان میں ایک بار۔ اس مقام پر اور باقی ان مقامات پر جہاں آفتاب سمت الراس پر سے نہیں گزرتا سایہ شمالی ہوتا ہے۔ اور جس مقام پر کہ قطب معدل النہار سمت الراس پر ہو اس کو عرض تسعین اور گردش فلک کو رحوی (چکی نما) کہتے ہیں۔ یہاں شب و روز ایک سال کے ہوتے ہیں جیسا کہ اس کے قبل بیان کیا گیا ہے۔ وہ تاریکی جو زبان زد عام ہے یہی راتیں ہیں۔ نقطۂ مشرق و مغرب و شمال و جنوب باہم متمایز نہیں ہوتے۔

بعض دنیا کے تین حصے کرتے ہیں۔ خط استوا سے اس مقام تک جہاں عرض میل کلی کے برابر ہو یہاں کے باشندوں کو سودان کہتے ہیں چونکہ آفتاب سمت الراس سے ان پر چمکتا ہے اس لیے صرف اس کی حرارت سے ان کے رنگ سیاہ اور بال سخت گھونگر والے ہوتے ہیں اور خط استوا کے بالکل قریب رہنے والوں کو زنگی کہتے ہیں۔ ان کا رنگ سخت سیاہ ہے اور یہ اجسام پیکر انسانی سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اور وہ لوگ جن کا قیام میل کلی کے نزدیک ہے یہ کم سیاہ اور ان کے قد اور طبایع مایل باعتدال ہوتے ہیں جیسے کہ ہند اور یمن

اور کچھ مغربی عرب اور وہ مقام جہاں کا عرض برابر میل کلی سے بنات النعش کبریٰ کے مقابل تک ہے یہاں کے رہنے والوں کا رنگ سفیدی مایل اس لیے ہوتا ہے کہ خورشید سمت الراس سے ان پر نہیں چمکتا اور بہت دور سے بھی نہیں گزرتا بلکہ اپنی رفتار میں معتدل ہے۔ جیسے کہ چین اور ترک اور خراسان اور عراق اور فارس اور شام۔ ان گروہ میں سے جو گروہ جو سمت جنوب سے جس قدر زیادہ قرب قیام پذیر ہیں وہ فہم و فراست میں بعید جماعتوں سے ممتاز ہیں اس لیے کہ یہ گروہ مقام منطقۃ البروج اور خمسہ متحیرہ کی گزرگاہ سے قریب ہیں اور پھر ان میں بھی وہ اشخاص جو مشرق کے قریب رہتے ہیں بہت تنومند ہوتے ہیں اور جو اشخاص مغرب میں رہتے ہیں ان کے طبائع میں نرمی ہوتی ہے اور ان سے کارہائے نمایاں نہیں سرزد ہوتے چونکہ ان مقامات جو بنات النعش کبریٰ کے برابر ہیں جیسے صقالیہ اور روس منطقۃ البروج دور ہوتا ہے اور یہ ممالک تمازت آفتاب سے کم بہرہ مند ہوتے ہیں اس لیے یہاں سردی تکلیف دہ اور نمی بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ مواد جو میووں کو پکاتا ہے نہیں پیدا ہوتا۔ یہاں کے رہنے والوں کے رنگ سفید اور بال سرخ اور لانبے۔ اور جسم نرم اور خود رشت اور طبائع مائل بہ بدی ہوتے ہیں۔

ہرمس نے سات دوائر کے طرز پر زمین کو بھی سات حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ ایک تو درمیان کا حصہ اور دوسرے اس کے اطراف کا حصہ۔ پہلا ملک ہند کے سمت جنوبی سے۔ دوسرا عرب۔ یمن۔ حبش۔ تیسرا مصر۔ شام۔ مغرب۔ چوتھا ایران۔ پانچواں روم۔ صقلاب و فرنگ۔ چھٹا۔ ترک۔ خزر۔ ساتواں چین ماچین۔ ختن۔ تبت کہتے ہیں کہ نوح نے دنیا کے تین حصے کیے۔ جنوبی حصہ حام کو دیا یہ سرزمین سیاہ رنگ والوں اور تازیوں کی ہے۔ اور شمالی حصہ یافث کے سپرد کیا اس میں سرخ و سفید رنگ والے رہتے ہیں۔ اور درمیانی حصہ سام کو دیا یہاں گندمی رنگ کے باشندے آباد ہیں۔ فریدون نے سلطنت کو باعتبار عرض تین حصوں پر تقسیم کیا۔ شرقی حصہ تور کو اور غربی سلم کو اور درمیانی ایرج کو دیا۔ اور بعض یونانی عرض کے اعتبار سے مصر سے دنیا کے دو حصے کرتے ہیں۔

مشرق کو ایشیا کہتے ہیں۔ مغرب کے جو دریائے شام سے۔ اس کے دو حصے کر کے ایک کو لوبیہ کہتے ہیں جہاں کے رہنے والوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور شمالی حصہ کو اوربی یہاں کے باشندوں کا رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے۔ نصف ایشیا کو ایک ایسے خط سے جو درمیانی زاویہ مشرق و شمال کو قطع کرتا ہے سمت جنوبی کے نصف تک دو حصے میں تقسیم کرتے ہیں جس میں درمیانی سمت کم اور بیرونی زیادہ ہے۔ درمیانی ملک کو ایشیائے خرد کہتے ہیں اور اس میں ملک ایران و حجاز و یمن و خراسان ہے اور بیرونی سمت کو ایشیائے بزرگ کہتے ہیں اس میں چین و ماچین وہند و سندھ داخل ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ہندی حکیم دنیا کی تقسیم سہ درسہ کرتے ہیں۔ جنوبی (دکن) یہ سرزمین تازیوں کی ہے۔ شمالی (اتر) ترکوں کی ہے۔ شرقی (پورب) اہل چین و ماچین۔ غربی (پچھم) مصر و بربر۔ شرق و شمال کا درمیانی زاویہ (الیسان) خطا و ختن۔ شمال و مغرب کے درمیان میں (بایب) روم و فرنگ غروب و جنوب کے درمیان میں (نیرت) قبط و بربر و افریقہ و اندلس۔ اور درمیانی ملک کو مدہ دیس کہتے ہیں۔ یہ بیان اس ترتیب کے ساتھ ہندو کتب میں نہیں دیکھا گیا اور نہ اس ملک کے حکمائے بیان کیا۔

مراتب اعداد

ایکم (بکسر مجہول ہمزہ و سکون یا و فتح کاف و سکون میم) اکائی۔ یہ ایک عدد سے نو تک ہیں۔ دش (بفتح دال و شین) دھائی۔ یہ دس سے ننانوے عدد تک ہے شت (فتح شین و تا) اس میں تین ہندسہ ہوتے ہیں۔ یہ سو سے نو سو ننانوے تک سہسر (بفتح سین و ھا و سکون سین مشدد و فتح را) یہ چار ہندسہ میں ہزار سے نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ ایت (بفتح ہمزہ و ضم یا مشدد و فتح تا) پانچ ہندسہ ہوتے ہیں یہ ایک ایت یعنی دس ہزار سے شروع ہے اور نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے۔ لکش (بفتح لام و سکون کاف و فتح شین اس کو عوام لک کہتے ہیں) چھ ہندسہ ہیں

ایک لاکھ یعنی دس ایت سے نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانو تک۔ پَرْیُت (بفتح
با فارسی وسکون را وضم یا وفتح تا) سات ہندسہ ایک پرَیُت سے جو دس لاکھ کا
ہوتا ہے نو پرَیُت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ کُوٹ (بضم کاف
وسکون واو وفتح تا ہندی آٹھ ہندسے عام اس کو کرور کہتے ہیں ایک کوٹ سے
جو دس پریت ہے نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ اَرْبُدَ
(بفتح ہمزہ وسکون را وضم با وفتح دال) نو ہندسہ ایک اربد سے جو دس کوٹ کا ہے
نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ اَبْجَ (بفتح
ہمزہ وسکون با وفتح جیم) دس ہندسے ایک ابج ہے جو دس اربد ہے نو ابج نو اربد
نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ کھَرْب (بفتح کاف وہا
خفی وسکون را وفتح با) گیارہ ہندسہ ایک کھرب سے جو دس ابج کا ہے نو کھرب
نو ابج نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ نِکھَرْب
(بکسر نون وسکون کاف وہا خفی وسکون را و با) بارہ ہندسہ ایک نکھرب سے
جو دس کھرب ہیں نو نکھرب نو کھرب نو ابج نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ
نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ مَہاپدُم (بفتح میم وہا والف وبا فارسی وسکون
دال وفتح میم) تیرہ ہندسہ ایک مہاپدم سے جو دس نکھرب ہے نو مہاپدم نو نکھرب
نو کھرب نو ابج نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔
سَنکَھ (بفتح سین ونون خفی وفتح کاف وہا) چودہ ہندسہ ایک سنکھ سے جو دس مہاپدم
ہیں نو سنکھ نو مہاپدم نو نکھرب نو کھرب نو ابج نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت
نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ جِلدَہ (بفتح جیم ولام وکسر دال وہا خفی) پندرہ ہندسہ
ایک جلدہ سے جو دس سنکھ ہے نو جلدہ نو سنکھ نو مہاپدم نو نکھرب نو کھرب نو ابج
نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ اَنتیٰ (بفتح ہمزہ
ونون وخفی وکسر تا وفتح یا) سولہ ہندسہ ایک انتی سے جو دس جلدہ ہے نو انتی نو
جلدہ نو سنکھ نو مہاپدم نو نکھرب نو کھرب نو ابج نو اربد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت
نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ مدّہ (بفتح میم وکسر دال مشدد وہا خفی) سترہ ہندسہ
ایک مدہ سے جو دس انتی ہے نو مدہ نو انتی نو جلدہ نو سنکھ نو مہاپدم نو نکھرب نو کھرب

نوابج نوار بد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔ پرَارِدہ (بفتح با فارسی و را و الف و کسر را و سکون دال دھا خفی) اٹھارہ ہندسہ۔ ایک پرَارِدہ سے جو دس مدہ ہے نو برارده نو مدہ نو انتی نو جلدہ نو سنکھ نو مہا پدم نو کھرب نو کھرب نوابج نوار بد نو کوٹ نو پریت نو لاکھ نو ایت نو ہزار نو سو ننانوے تک۔

برہمنوں کے پاس تمام عدد مذکورہ اٹھارہ مدارج سے آگے نہیں ہیں پہلے کو جو اکائی کے لیے ہے ایک کہتے ہیں اور باقی دھائیاں ہیں۔ ایک ہندسہ کے بڑھنے کے بعد اس کا ایک جداگانہ نام ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم نے بالتفصیل اوپر لکھ دیا ہے مگر یہ یونانی مرکبات سے مختلف ہیں۔ ان مدارج کے درمیانی حدود یوں ہیں کہ بیندرہ کو دوسرے درجہ میں اور ایک سو بارہ کو تیسرے درجہ میں شمار کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس۔

ایسے گیارہ مدارج پر اٹھارہ مدارج کو بڑھا کر اعداد کو انتیس تک پہنچاتے ہیں ان میں سے چھ درجوں تک نام ہے باقی کو اسی ترکیب اضافی پر کہتے جاتے ہیں جیسا کہ ہماری تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک دشم (بفتح میم)۔ شتم۔ سہسرم (بفتح میم)۔ دس سہسرم۔ لکھم (بفتح لام و کسر کاف مشدد و ھا خفی و فتح میم)۔ دس لکھم۔ کوٹم (بفتح مجھول کاف و سکون واو و کسر تا ہندی و فتح میم) دش کوٹم۔ کوٹ شتم۔ کوٹ سہسرم۔ دش کوٹ سہسرم۔ کوٹ لکھم۔ دش کوٹ لکھم کوٹ کوٹم دس کوٹا کوٹم۔ کوٹا کوٹ شتم کوٹا کوٹ سہسرم۔ ان مدارج کا مقصد وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ دش کوٹا کوٹ سہسرم یہ ایک سے انیس ہندسہ تک ہیں۔ دس کوٹا کوٹ سہسرم کہ دس کوٹا کوٹ سہسرم سے نو دش کوٹا کوٹ سہسرم تک اور نو کوٹا کوٹ سہسرم اور نو کوٹا کوٹ شتم اور دش کوٹا کوٹم اور نو کوٹا کوٹم اور نو دش کوٹ لکھم اور نو کوٹ لکھم اور نو دش کوٹ سہسرم اور نو کوٹ سہسرم اور نو کوٹ شتم اور نو دش کوٹم اور نو کوٹم اور نو دش لکھم اور نو لکھم اور نو دش سہسرم اور نو ہزار اور نو سو اور نو دو اور نو۔

کوٹا کوٹ لکھم۔ دش کوٹا کوٹ لکھم۔ کوٹا کوٹ کوٹم۔ دش کوٹا کوٹ لکھم۔ کوٹا کوٹ کوٹ شتم۔ کوٹا کوٹ کوٹ سہسرم۔ دش کوٹا کوٹ کوٹ سہسرم کوٹا کون کوٹ لکھم دش کوٹا کوٹ کوٹ لکھم۔ کوٹا کوٹ کوٹ کوٹم۔ یہاں سے پھر پہلے طریقہ پر مدارج بڑھائے جاتے ہیں۔

یونانی حکیم ایک سے نوتک اعداد کے مدارج قرار دیتے ہیں لیکن ہر تین درجہ کے بعد ایک دور کہتے ہیں۔ ایک سے نو عدد تک احاد (اکائی) یہ ایک درجہ ہوا) اور دس سے نوے تک عشرات (دھائی یہ دوسرا درجہ ہوا) اور سو سے نوسوتک مآت (سیکڑہ یہ تیسرا درجہ ہوا) ان تینوں مدارج کو پہلا دور کہتے ہیں۔ ہزار سے نو ہزار تک۔ احاد الوف (ہزار کی اکائی) اور دس ہزار سے نوے ہزار تک عشرات الوف (ہزار کی دھائی) اور سو ہزار سے نوسو ہزار تک مات الوف (ہزار کا سیکڑہ) اس کو دور دوم کہتے ہیں پس اسی طرح ہر دور کے شروع میں لفظ الوف اضافہ کرتے جاتے ہیں چنانچہ دور ثالث کو احاد الوف الوف (ہزار ہزار کی اکائی) کہتے ہیں یعنی ہزار سے ہزار کے ہزار سے نو ہزار کے ہزار تک اور اس کے بعد عشرا ت الوف الوف (ہزار ہزار کی دھائی) ہو گی یعنی دس ہزار کے ہزار سے نوے ہزار کے ہزار تک کے اس کے بعد مات الوف الوف (ہزار ہزار کا سیکڑہ) یعنی سو ہزار کا ہزار ہو گا۔ چوتھے دور کے شروع میں احاد الوف الوف الوف (ہزار ہزار ہزار کی اکائی) ہو گا۔ بس اسی طریقہ پر تمام مدارج میں صرف تین ہی نام آتے رہیں گے یعنی احاد۔ عشرات۔ مات (اکائی۔ دائی۔ سیکڑہ) قدیم کتابوں میں اس طرز کو چونکہ ہندی حکما سے منسوب کیا گیا ہے اسی وجہ سے ترجمہ میں اختلاف ہو گیا۔

جہات

جہت کو ہندی گردِ دِسا (بکسر دال وسین والف) اور دگ کہتا ہے (بکسر دال وسکون کاف فارسی) اور مقدس ہستیوں میں سے کسی ہستی کو ہر جہت کا مالک تصور کر کے حکمراں جہت کو دگ پال کے نام سے یاد کرتا ہے (بیائے فارسی والف لام)

چنانچہ تحت ذیل میں اس کی تفصیل مندرج ہے۔

جدول

جہت	اعراب	جہت کا فارسی نام	مالک جہت کا نام	اس کے اعراب
پُورَب	بضم با فارسی وسکون واو وفتح را و با	مشرق	اِندر	بکسر ہمزہ ونون خفی وسکون دال و را
آگنی	بہمزہ والف وسکون کاف فارسی وکسر مجہول نون وسکون یا	میان جنوب و مشرق	اَگنِ	بفتح ہمزہ وسکون کاف فارسی وکسر نون
دَچِّھن	بفتح دال وکسر جیم فارسی مشدد وہا خفی ونون مشہور بہ دکھن	جنوب	جَم	بفتح میم و جیم
نَیرت	بفتح نون وسکون یا وفتح را وکسر تا	میان جنوب و مغرب	نِرِرُت	بکسر نون وفتح را وضم را دوم وکسر تا۔
پَچّھم	بفتح یا فارسی وکسر جیم فارسی مشدد وہا وفتح میم	مغرب	وَرن	بفتح واو وضم را وفتح نون۔
بَاربی	بیا والف وکسر یا و با وفتح با مشہور بہ بایب	میان مغرب و شمال	بَای	بیا والف وضم با
اُتَّر	بضم ہمزہ وفتح تا مشدد و را	شمال	کُبیر	بضم کاف وکسر با وسکون یا و را
اِیسانی	بکسر ہمزہ وسکون یا وسین والف وکسر نون وسکون یا	میان شمال و مشرق	ایسانَ	بفتح نون
اُوردھو	بضم ہمزہ وسکون واو و را وضم دال وہا خفی وفتح واو	فوق	بِرہما	بفتح با وسکون را وفتح میم وہا خفی والف۔
آدہ	بفتح ہمزہ و دال وہا خفی	تحت	ناگ	بنون والف وفتح کاف فارسی

اور بعض لوگ فوق اور تحت کے درمیان کو بھی ایک جہت تسلیم کر کے

گیارہ جہت خیال کرتے ہیں اور اس جہت سے حاکم کا نام رد بیان کرتے ہیں۔

ذی روح افراد

اگرچہ اس کی تفصیل کے لیے دفاتر کی کافی یہاں گنجائش نہیں ہے لیکن بہرحال کچھ لکھا جاتا ہے۔ آدمی۔ ان کا حال قدرے لکھدیا گیا ہے۔ اس سرزمین کے انسانوں کے خصائل میں جو اختلافات دیکھے جاتے ہیں وہ دوسری جگہ کم نظر آتے ہیں۔ زمانہ کے واقف کار ہندی گروہ پر نظر کرتے ہیں تو قدیم قصے تازہ ہو جاتے ہیں یعنی یہ کہ ان میں کا ہر فرد بجائے خود ایک نوع ہے جو ایک ہی شخص میں منحصر ہے ایک فرد اگر اپنی بزرگی کے باعث مدح سے بلند و بالا ہے تو دوسرا اپنی نااہلی کی وجہ سے کوڑیوں کے مول بھی نہیں بک سکتا۔ اگر چشم انصاف سے دیکھا جائے تو اس ملک کے خدا پرست اور صاف باطن انسانوں کی طرح دوسرے ممالک کے خدا طلب انسان نہیں ہیں اپنے چھپے ہوئے دوست نما دشمنوں سے میل ملاپ کرنے میں کوئی ان کا ثانی نہیں ہے۔ کاروائی۔ جان نثاری۔ ناکامی کے وقت حقیقت شناسی۔ غلامی خدمت گزاری۔ اور دوسرے اعلیٰ درجہ کے خصائل ان میں بیحد ہیں۔ بہت سے سنگین دل بے شرم ایسے بھی ہیں کہ ایک بے حقیقت شے کے لیے خونریزی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان فرشتہ نما درندوں کے متعلق عجیب قصے بیان کئے جاتے ہیں۔

ہندی حکیم چار فرقوں کو سعادت مند سمجھتے ہیں۔ اور ان چاروں فرقوں کو چار برن کے نام سے موسوم کرتے (بجیم فارسی دالف وراو باو سکون رانہ فتح) ہیں۔ بَرَاہمَن (بفتح باو راوالف وسکون ہاو فتح میم و نون) جو آج کل برہمن مشہور ہے۔ چھتری (بفتح جیم فارسی و ہا خفی و کسر تا مشدد و راو سکون یا) یہ آج کل کھتری کے نام سے مشہور ہے۔ ویش (بفتح واو و سکون یا و فتح سین) یہ بیش مشہور ہے۔ شودر (بفتح شین وسکون واو و دال و را) یہ سودر کہے جاتے ہیں۔ ان چاروں کے علاوہ دیگر قبائل کو انھیں مَلیچھ (بفتح میم و کسر مجہول لام وسکون یا و فتح جیم فارسی مشدد و ہا خفی) کہتے ہیں۔

ابتدائے تخلیق کے وقت برہما (جن کا کچھ حال اوپر لکھا گیا ہے) کے منہ سے پہلا فرقہ یعنی برہمن پیدا ہوئے اور برہما کے بازو سے دوسرا فرقہ یعنی چھتری اور ران سے تیسرا فرقہ یعنی ویش اور پاؤں سے چوتھا فرقہ یعنی شودر اور کام دھن کی گائی سے پانچواں فرقہ یعنی ملیچھ پیدا ہوا اسی تخلیق کے مناسبت سے اس فرقہ کا یہ نام رکھا گیا۔

برہمن کے فرائض میں چھ چیزیں ہیں۔ بید اور دوسرے علوم کا پڑھنا۔ دوسروں کو تعلیم دینا۔ جاک (بجیم والف وکاف) کرنا یعنی دیوتاؤں پر نقد وجنس چڑھانا۔ اور دوسروں کو اس کام پر مقرر کرنا۔ خیرات دینا۔ اور خیرات لینا۔ اور کھتری ان چھ کاموں میں سے تین کام کرتے ہیں۔ پڑھنا۔ جاک کرنا۔ خیرات دینا۔ برہمن کی خدمت گزاری کرنا۔ اجرت لے کر دنیا کی نگہبانی کرنا (یعنی سپاہ گری) مذہب کی نگہبانی۔ خطا کاروں سے تاوان وصول کرنا اور اس کی حفاظت میں مناسب تدارک کرنا۔ روپیہ جمع کرنا اور مناسب طریقہ پر خرچ کرنا۔ ہاتھی گھوڑے گائے اور بندگان خدا کی خدمت اور تیمارداری کرنا۔ حق کی تائید میں جنگ کرنا۔ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا نیک اشخاص کی توقیر وغیرہ کا باعث ہونا۔ اور بیش یہی برہمن کے مذکورہ فرائض میں سے تین فرائض انجام دیتے ہیں اور اس کے علاوہ خدمت گزاری کاشت کاری تجارت گلہ بانی۔ باربرداری کرتے ہیں۔ یہ مذکورہ دسوں فرائض یہ تینوں فرقے ولادت سے موت تک انجام دیتے ہیں۔ سودر کو ان تینوں فرقوں کی نوکری کے سوائے کوئی دوسرا کام سزاوار نہیں ہے۔ ان کا پس خوردہ سودر کی غذا اور ان کا پہنا ہوا کپڑا سودر کا لباس ہے۔ پیکر نگاری۔ سناری۔ لوہاری۔ نجاری۔ اور نمک۔ شہد۔ دودھ۔ چھاچھ تیل غلہ کی خرید و فروخت اس فرقے سے مختص ہے۔ اور پانچواں فرقہ یعنی ملیچھ کو یہ اپنے مذہب سے باہر سمجھتے ہیں جیسے آتش پرست اور یہود وغیرہ۔

کہتے ہیں کہ ان مذکورہ چاروں فرقوں کے ملنے سے سولہ نسب ہوتے ہیں۔ اگر ماں اور باپ دونوں برہمن ہیں تو برہمن۔ اور اگر ماں کھتری ہے تو وہ مورد ھاوسکٹ (بضم میم وسکون واو و را و دال دھا خفی والف وفتح واو وکسر سین وسکون کاف وفتح تا ہندی) اور اگر ماں بیش ہے تو وہ انبشٹ (بفتح ہمزہ و نون خفی وفتح تا وسکون تا ہندی) اور اگر ماں سودر ہے تو وہ نشاد (بکسر نون وشین والف وفتح دال) کہا جاتا ہے۔ اور

اگر ماں باپ دونوں کھتری ہیں تو وہ کھتری کہلاتا ہے۔ اور اگر ماں برہمن ہو (حالانکہ یہ ناجائز ہے) تو وہ سوت (بضم سین وسکون واو وفتح تا) اور اگر ماں بیش ہے تو وہ ماہیس (بفتح میم والف وکسر ہا وسکون یا وفتح سین) اور اگر ماں سودر ہے تو وہ اوگر (بفتح ہمزہ وسکون واو وکاف فارسی وفتح را) کہا جاتا ہے۔ اگر ماں اور باپ دونوں بیس ہوں تو بیس۔ اور اگر ماں برہمن ہو (حالانکہ ایسی شادی ناجائز ہے) تو بیدیہ (بفتح وسکون یا وکسر مجہول دال وسکون یا وفتح ہا) اور اگر ماں کھتری ہو (حالانکہ یہ شادی بھی ناجائز ہے) تو ماگدہ (بہ میم والف وکاف فارسی وفتح دال وہا خفی) اور اگر ماں سودر ہو تو کرن (بفتح کاف ورا ونون) کہتے ہیں۔ اور ماں و باپ دونوں سودر ہوں تو سودر۔ اگر ماں برہمن (حالانکہ یہ شادی ناجائز ہے) ہو تو چنڈال (بفتح جیم فارسی ونون خفی ودال ہندی والف وفتح لام) اور اگر ماں کھتری (حالانکہ یہ شادی بھی ناجائز ہے) ہو تو چھتا (بفتح جیم فارسی وہا خفی وتا والف) اور اگر ماں بیس ہو تو آیوگو (ہمزہ والف وضم یا وسکون واو وفتح کاف فارسی وواو) کہتے ہیں۔ ان نسلوں میں اور بھی فروعات ہیں ان تمام خاندانوں میں مراسم اور پوجا پاٹ کے مختلف طریقے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور پھر ان میں بھی ہر ایک خاندان کے ملک اور پیشہ اور اسلاف کی بزرگی کے اعتبار سے متعدد شاخیں ہو گئی ہیں جن کی تفصیل بیان سے باہر ہے۔

برہمن چار بیدوں کے اعتبار سے چار فرقوں میں منقسم ہیں ان میں کا ہر ایک فرقہ خاص کتاب پڑھتا ہے۔ رگ بید کو بیس اور ججر بید کو چھیاسی اور سام کو ہزار اور اتھربن کو پانچ طریقوں سے پڑھتے ہیں ان میں کا ہر ایک باب ایک ایک فرقہ پڑھتا ہے اور وہ باب ان کے لیے مختص ہے۔ اور باعتبار اپنے اعمال کے یہی برہمن دس فرقوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ دِیُوَ (بکسر دال وسکون یا وفتح واو) مُنِا (بفتح میم و سکون نون) دُوِجَ (بضم دال وکسر واو وفتح جیم) راجا (برا والف وجیم والف) بَیْشَ (بفتح با وسکون یا وفتح شین) سُوۡدَرَ (بضم سین وسکون واو ودال مشدد وفتح را) بِڈَالک (بکسر با ودال ہندی والف وفتح لام وکاف) پَشُ (بفتح یا فارسی وضم شین) مَلیچھ (بفتح میم وکسر مجہول لام وسکون یا وفتح جیم فارسی مشدد وہا خفی) چانڈال (بہ جیم فارسی والف ونون خفی ودال ہندی والف وفتح لام)۔ ان میں سے پہلے فرقہ کا

برہمن وہ ہے جو خود اپنے لیے یا دوسروں کے لیے ہوم نہیں کرتا اور یہ خیرات دیتا نہ لیتا اور نہ خود کچھ تعلیم پاتا نہ دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اور دوسرے فرقہ کا وہ ہے جو دوسروں کے لیے ہوم بھی کرے خیرات بھی لے اور تعلیم بھی دے۔ تیسرا وہ ہے جس میں بارہ اوصاف موجود ہوں۔ چھ تو متذکرہ اور بردباری۔ جو اس خمسہ کی ممنوعہ افعال سے نگہداشت۔ خود کے ریاضت نہ کرنے پر خالف رہنا۔ جو بید سائے اس کے گرویدہ رہنا۔ کسی کی جان نہ لینا کسی چیز کو خود سے منسوب نہ کرنا۔ چوتھا گروہ برہمن کا وہ جس نے کھتری پیشہ اختیار کر لیا پانچواں وہ جس نے بیش کے اعمال اختیار کئے چھٹا وہ جس نے شودر کی روش اختیار کی ساتواں وہ جس نے گربہ شعاری اختیار کی یعنی دربدر پھر کر اعلیٰ دادنیٰ سے میل جول اختیار کیا۔ اٹھواں وہ جس نے چوپایوں کی طرح نیکی و بدی کا امتیاز اٹھا دیا۔ نواں وہ جس نے ملیچھ کے طریقے اختیار کئے۔ دسواں وہ ہے جس نے گنہگاری اور مردار خواری اختیار کی۔

کھتری کے دو خاندان ہیں۔ سورج بنسی (بضم سین وسکون واو وفتح را وسکون جیم وفتح باو نون خفی وکسر سین وسکون یا) اور۔ سوم بنسی (بضم مجہول سین و سکون واو وفتح میم) پہلے خاندان کو آفتاب کی نسل سے سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ برھما کی مرضی سے پرنچہ (بکسر باو راو نون خفی وکسر جیم فارسی وہا خفی) پیدا ہوا اور اس سے کشّپ (بفتح کاف وشین مشدد وفتح با فارسی) اور اس سے آفتاب پیدا ہوا اور اس سے بیَوسُوتہ مَنُ (بفتح باو سکون یا وفتح واو وسکون سین وفتح واو وتا وہا خفی میم وضم نون) اور اس سے اِکہ باکُ (بکسر ہمزہ وفتح کاف مشدد وہا خفی وبا والف وضم کاف) یہ ناک کی راہ سے چھینکتے ہی پیدا ہوا ہے۔ اس کے بعد سے توالد کا سلسلہ قائم ہوا اس خاندان میں تین شخص دنیا کے بادشاہ اور ہفت اقلیم پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ راجا سگر (بفتح سین وکاف فارسی و را) راجا کھٹواناگ (بفتح کاف و ہا خفی وفتح تا ہندی وواو وہمزہ ونون خفی وفتح کاف فارسی) راجا رَگُہ (بفتح را وضم کاف فارسی وہا خفی)۔ اور دوسرے خاندان سوم بنسی کو چاند کی نسل سے سمجھتے ہیں برھما سے اَتِر (بفتح ہمزہ وسکون تا وکسر را) پیدا ہوا اور اس کی سیدھی آنکھ سے چاند نکلا اور اس سے عطارد پھر اس کے بعد سے توالد کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس

خاندان میں دو آدمی شاہ شاہان گزرے ہیں۔ راجا جدِشٹر (بفتح جیم وکسر دال وسکون شین وفتح تاہندی ورا) اور راجا سَناتِک (بکسر سین ونون والف وکسر نون وفتح کاف) ہے۔ کھتری فرقہ کے پانچ سو سے زیادہ خاندان ہیں۔ ان میں سے باون گھرانے دوسرے گھرانوں سے اعلیٰ ہیں اور بارہ گھرانے بیحد ممتاز ومعزز ہیں۔ اور آج کل تو کھتریوں کا کہیں پتا نہیں ہے۔ ان میں کے بعض تو اپنا موروثی فن سپاہ گری چھوڑ کر دوسرے کاروبار میں مشغول ہیں اور صرف نام کے کھتری رہ گئے ہیں۔ اور ایک جماعت صرف تلوار کا سہارا لے کر تمام دوسرے فرائض سے بے فکر ہو گئی ہے۔ اس جماعت کو اب عام طور پر راجپوت کہتے ہیں یہ بھی ہزاروں اقسام میں تقسیم ہو گئے ہیں ان میں سے چند کا جو اس سلطنت ابد مدت میں نامور ہیں یہاں تذکرہ لکھا جاتا ہے۔ رَاٹھُور (براو الف وفتح تاہندی وہا وسکون واو وفتح را) اس قوم کے بھی چند فرقے ہیں جو نوکر ہیں اور اس قسم کی افراد ساٹھ ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ ہیں۔ چَوہَان (بفتح جیم فارسی وسکون واو وہا والف وفتح نون) اس قوم کی کئی شاخیں ہو گئی ہیں۔ سُوَن گرا (بضم سین وسکون واو ونون وکسر کاف فارسی ورا والف) کَچھْچِی (بکسر کاف وہا خفی وسکون یا وکسر جیم فارسی وسکون یا) دِیُورا (بکسر مجہول دال وسکون یا وفتح واو ورا والف) ھَاڈَا (بہا والف ودال ہندی والف) نِرْبَان (بکسر نون وسکون را وبا والف ونون) اس فرقہ کے سپاہی پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ ہیں۔ پَنْوَار (بفتح با فارسی ونون خفی وواو والف ورا) پچھلے زمانے میں ہندوستان کے بادشاہ اسی قوم سے ہوتے تھے یہ اس وقت بہت تھے مگر اب اس قوم کے بارہ ہزار سوار اور ساٹھ ہزار پیادے ہیں۔ جَادُون (بجیم والف وفتح دال وسکون واو ونون خفی) پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادے۔ بھاٹی (بپا وہا خفی والف وکسر تاہندی وسکون یا) جَاڑیچَہ (بجیم والف وکسر مجہول را وسکون یا وفتح جیم فارسی وہا مکتوب) جَنُوہَہ (بفتح جیم وضم نون وسکون واو وفتح ہا وہا مکتوب) میوات کے خاندان اسی قوم سے ہیں۔ گِھلوٹ (بکسر کاف فارسی وسکون ہا وفتح لام وسکون واو وفتح تا) بیس ہزار سوار اور تین لاکھ پیادے۔ سِیْسُودیا (بکسر سین وسکون یا وفتح سین وسکون واو

وکسر دال و یا والف) چَندرَراوَت (بفتح جیم فارسی و نون خفی و دال و را و الف و فتح واو و تا) اس قوم میں مشہور گَچھواہَ (بفتح کاف و سکون جیم فارسی و ھا خفی و واو والف و فتح ہا و ھا مکتوب) جن ان کی تعداد بیس ہزار سوار ایک لاکھ پیادہ ہے۔ سُولَنکھی (بضم مجهول سین و سکون واو و فتح لام و نون خفی و کسر کاف و ھا خفی و سکون یا) تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے۔ بَرِہار (بفتح با فارسی و کسر را و ھا و الف و فتح را) پانچ ہزار سوار اور دس ہزار پیادے۔ تُونور (بضم تا و سکون واو و نون خفی و فتح واو و سکون را) اس ملک کا کچھ حصہ اس قوم کے زیر حکومت تھا۔ یہ دس ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادے ہیں۔ بڈگوجر (بفتح با و سکون دال ہندی و ضم کاف فارسی و سکون واو و فتح جیم و سکون را) یہ دس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادے ہیں۔ ان تمام خاندانوں میں ہر خاندان کا کئی لاکھ سال کا نسب نامہ محفوظ ہے جو واقف کار کو بھی ازدیاد علم کا موجب ہے۔ اور یہ امر اس لیے بھی عجیب تر ہے کہ اپنے طرز بیان کے اعتبار سے ان نسب ناموں کو پڑھتے ہوئے دل پراگندا ہو جاے۔

بیس اور شودر اقوام میں بھی اسی طرح شاخ در شاخ فرقے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بیس قوم میں ایک فرقہ سے جسے بَنِکَ (بفتح یا و بکسر نون و فتح کاف) کہتے ہیں اور عام طور پر بنیہ (بفتح با و سکون نون و فتح یا و ھا مکتوب) اور فارسی میں بقال مشہور ہے۔ اس فرقہ کے چوریاسی فرقے ہیں۔

حیرت افزا طلسم کرنے والے۔ عجیب شعبدہ باز۔ نادرہ کار جادوگر۔ چالاک ساحران میں بکثرت ہیں۔ اور ایسے ایسے کام کرتے ہیں کہ عوام تو خیر بڑے بڑے عقلمند دقیقہ رس افراد بھی چکراتے اور کرامات سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں کا ایک ساحر روز روشن میں کہتا ہے کہ میں ابھی آسمان پر جا کر تمھاری پارسائی اور نکوکاری سب دریافت کرا آتا ہوں اور اپنی عورت کو تمھارے سپرد کر جاتا ہوں اس کے بعد اپنی عورت کو سپرد کر کے کچھے تاگے کی ڈوری جس میں گرہیں دی ہوئی ہوتی ہیں لے کر اس کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور دوسرا سرا آسمان کی طرف بلند پھینکتا ہے وہ اس قدر بلند ہوتا ہے کہ نظروں سے غائب ہو جاتا۔ اس کے بعد وہ اس ڈوری کے سہارے اوپر چڑھتا ہے۔

یہاں تک کہ یہ شخص بھی اوپر چڑھتے چڑھتے غائب ہوجاتا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اسی مقام پر جہاں سے کہ اس شخص نے ڈوری کے سہارے چڑھنا شروع کیا تھا ایک ایک ٹکڑا اس کے جسم کا گرنا شروع ہوتا ہے۔ ان تمام اعضا کو جمع کرکے اس کی عورت اپنے مذہب کے موافق اسی مجلس میں جلاتی ہے اور اس کے ساتھ خود بھی جلکر خاک ہوجاتی ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہ شخص نمودار ہوتا ہے اور اس شخص سے جس کو اپنی عورت سپرد کرکے گیا تھا اپنی عورت کو واپس مانگتا ہے تمام جماعت سب کیفیت اس کے جلنے کی بیان کرتے ہیں وہ باور نہیں کرتا اور دوڑتا ہوا اس شخص کے مکان پر جاتا ہے جس کو اپنی عورت سپرد کرگیا تھا اور اپنی عورت کو باآواز پکارتا ہے مکان میں سے اس کی عورت دعائیں دیتی نکلتی ہے۔ حاضرین سب متحیر ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو سب کے سامنے کاٹ کر چالیس ٹکڑے کردیتے ہیں اور ایک چادر میں ان ٹکڑوں کو باندھتے ہیں اور پھر جب اس کو پکارتے ہیں تو وہ تندرست نکل کر جواب دیتا ہے سرسوں کے دانے اپنے ہتھیلی پر لے کر ان پر منتر پڑھتے ہیں اسی وقت وہ سبز ہوکر خوشبو دیتے ہیں اور ان میں بار بھی آجاتا ہے۔ اور ایسا ہی آم اور خربزہ کو بھی خلاف موسم پیدا کرتے ہیں۔ بہرحال ان کی افسوں خوانی اور عجائب کاری بیان سے باہر ہے۔

زبانیں

تمام ہندوستان میں بے شمار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور وہ زبانیں جو ایک دوسرے سے ملی جلی ہیں شمار سے باہر ہیں۔ اور وہ جو مختلف ہیں دھلی۔ بنگالہ۔ ملتان۔ مارواڑ۔ گجرات۔ تلنگانہ۔ مرہٹہ۔ کرناٹک۔ سند افغان شال۔ (جو سند اور کابل اور قندھار کے درمیان ہے) بلوچستان۔ کشمیر میں رائج ہیں۔

دوسرے جانور

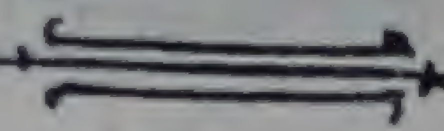
جب کہ کچھ حال سب سے اعلیٰ جاندار (یعنی انسان) کا لکھا گیا ہے تو کچھ دوسرے جانوروں کا بھی حال لکھا جانا چاہئے۔ بَنَ مانُس (بفتح با و سکون نون و میم و الف و ضم نون و سکون سین) یہ بندر کے مانند ہوتا ہے اس جانور کا رنگ سیاہ اور قد اور چہرہ آدمی کے مانند ہوتا ہے یہ دو پاؤں پر چلتا ہے اسکے دم نہیں ہوتی مگر جسم پر بال ہوتے ہیں۔ بنگالہ سے یہ جانور قبلۂ عالم کی بارگاہ میں لایا گیا تھا اس کے عجیب عجیب حرکات دیکھے گئے ہاتھی۔ شیر۔ چیتا۔ تیندوا۔ ببر۔ ریچھ بھیڑیا۔ قسم قسم کے کتے۔ بندر۔ سیاہ گوش کفتار۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ سگلابی۔ بلیاں سفید اور زرد رنگ کی اور پروالی جو کسی قدر اڑتی بھی ہیں۔ اور اسی قسم کے بہت سے جانور ہیں۔ کہتے ہیں کہ ساردول نامی ایک قسم کا درندہ ہوتا ہے جو کتے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے مگر شیر اور ایسے ہی بڑے جانوروں کو یہ شکار کر کے کھا جاتا ہے۔ شہنشاہ کی توجہ سے عربی اور عراقی گھوڑوں کے برابر بلکہ بہتر گھوڑے یہاں پیدا ہونے لگے ہیں۔ کرگدن ایک عجیب جانور ہے جو بھینس کا دوگنا اور گھوڑے کے تن و توش کا ہوتا ہے اور اس کے ناخن اور پاؤں ہاتھی کے مانند دہانہ بھینس کا سا جیسا اور گھوڑے کے مانند (پے شکستہ) اور اس کے ناک پر ایک سنگ ہوتا ہے۔ اس کی کھال اس قدر سخت ہوتی ہے کہ اس میں تیر پیوست نہیں ہو سکتا اس کی کھال سے چار آئینہ اور سپر وغیرہ ایسی ہی چیزیں بنائی جاتی ہیں اس کو گھوڑوں پر سوار ہو کر برچھیوں سے شکار کرتے ہیں۔ کالی ہرن اس کے دو بڑے سینگ ہوتے ہیں۔ اس کی خوشنمائی اور چستی دوسرے جانوروں میں نہیں پائی جاتی اور وہ ہرن جس سے مشک نکلتا ہے لومڑی سے بڑی اور اس کے بال سخت دو دانت باہر نکلے ہوئے اور سینگ کے بجائے کچھ حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے

یہ جانور شمالی کوہستان میں بہت ہوتے ہیں۔ گاو قطاس یہ گائے کے برابر ہوتا ہے اس کی دم سے قطاس بناتے ہیں اور بہت سے چیزیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ اور رشک بلائی بھی ہوتی ہیں۔

شارک۔ اس کی بولیاں حیرت افزا ہوتی ہیں سننے والے انسان کی بات چیت میں اس سے فرق نہیں کر سکتے۔ مینا یہ جسامت میں شارک سے دوگنی ہوتی ہے۔ رنگ سیاہ چونچ اور کنپٹی زرد ہوتی ہے اور دم کے نیچے ہی زرد رنگ ہوتا ہے۔ انسانوں کی مانند باتیں کرتی ہے اور بہت صاف کہتی ہے۔ طوطی۔ یہ سرخ اور سفید اور سبز رنگ کی ہوتی ہے یہ بھی انسانون کی طرح باتیں کرتی ہے۔ آج کل شہنشاہ کی توجہ سے ایران و توران و کشمیر کے شکاری اور اسی قبیل کے پرند سب یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ (کُویل (بضم مجہول کاف وسکون واو وکسر یا تحتانی وسکون لام) یہ مینا کی طرح بالکل سیاہ ہوتی ہے اس کی آنکھیں سرخ اور دم لانبی ہوتی ہے۔ بلبل کے عشق کی طرح اس کے بھی عشق کے افسانے مشہور ہیں۔ پَپِیہا (بفتح با فارسی اول وکسر دوم وسکون یا وفتح ہا وہا ملتوب) یہ کویل سے بہت چھوٹا اور اس کی دم بھی اسی سے کسی قدر چھوٹی اور کم ہوتی ہے۔ اس کے متعلق بھی عشق کے قصے کہے جاتے ہیں یہ شروع بارش میں بہت جوش سے بولتا ہے اور اس کی خاص آواز ہے۔ دلوں میں چٹکیاں لینے والی اور عشق کے پرانے ناسور کو کریدنے والی اس کی فریاد رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ پرند لفظ پیو (بکسر با فارسی و سکون یا و واو) جس کے معنی معشوق کے ہیں بولتا ہے۔ ھارِل (بھا والف وکسر را وسکون لام) یہ پرندہ سبز رنگ کا ہوتا ہے اس کی چونچ سفید آنکھیں سرخ جسامت میں کبوتر سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ زمین پر نہیں بیٹھتا جب پانی پینے نیچے آتا ہے تو ایک لکڑی کا ٹکڑا اپنے پنجوں میں لا کر پاؤں کے نیچے رکھ کر پانی پیتا ہے۔ بَیا (بفتح با و یا والف) یہ زرد رنگ کی صحرائی چڑیا۔ بہت جلد مانوس ہو جاتی ہے۔ اس کو سدھایا جاتا ہے چنانچہ آدمی کے ہاتھ سے پیسے یا چاندی کے ٹکڑے لے آتی ہے اور دور مقام پر بلانے سے چلی آتی ہے

یہ اپنا گھونسلا ایسا بناتی ہے کہ ماہرین متحیر ہو جاتے ہیں۔
اس آباد ملک کے عجیب و غریب پرندا اور ان کے مختلف رنگ اس کثرت سے ہیں کہ ناواقف محض انھیں نظر انداز کرتا ہے اور ان کے عجائبات کی داستانیں بھی بہت سی مشہور ہیں مگر اس کتاب کے مصنف نے جس قدر دیکھا اور جو صادق القول افراد سے سنا وہی لکھا ہے۔

نہ ز افسانہ و داستان کہن
من از دیدۂ خویش گویم سخن



آئین اوزان

چھ ذروں کا ایک مَرِیچ (بفتح میم وکسر را و سکون یا و کسر جیم فارسی) اور چھ مریچ کا ایک رائی۔ تین رائے کا ایک سرسوں۔ آٹھ سرسوں کا ایک جو۔ چار جو کا ایک سرخ چھ سرخ کا ایک ماشہ۔ چار ماشے کا ایک ٹانک (بتائے ہندی و الف و نون خفی و کاف) دو ٹانک کا ایک کَوَل (بفتح کاف و واو و لام) دو کول کا ایک تولچہ۔ دو تولچہ کا ایک سُکُتِ (بضم سین و سکون کاف و کسر تا) دو سکت کا ایک پَلْ (بفتح یا فارسی و سکون لام) اور دو پل کا ایک کف دست دو کف دست کا ایک اَنجِلِ (بفتح ہمزہ و نون خفی و فتح جیم و کسر لا) دو انجل کا ایک مانِکا (بہ میم و الف و کسر نون و کاف و الف) دو مانکا کا ایک پَرَستہ (بفتح یا فارسی و را و سکون سین و فتح تا و ھا) چار پرستہ کا ایک آڈھکَ (بہ ہمزہ و الف و فتح دال ہندی و ھا خفی و فتح کاف) چار آڈھک کا ایک دُرُوْنَ (بضم دال و را و سکون واو و فتح نون) دو دروں کا ایک سُوْرپ (بضم سین و سکون واو و ضم را و یا فارسی) دو سورپ کا ایک کَھارِیْ (بکاف و ھا خفی و الف و کسر را و سکون یا) ہوتا ہے۔

اور آج کل جو اوزان رائج ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔

۱۔ چوہری وزن۔ اس کا مدار ٹانک اور سرخ پر ہے۔ ہر ٹانک چوبیس سرخ کا ہوتا ہے۔ اور مشہور وزن مثقال ایک ٹانک پر دو سرخ اضافہ یعنی چھبیس سرخ کا ہے۔ اور ایک سرخ کے بیس حصہ کئے جاتے ہیں اور ہر حصہ کو بسوہ (بکسر با و سکون سین و فتح واو و ھا مکتوب کہتے ہیں پہلے ڈھائی بسوہ کا ایک چانول اندازہ

کیا گیا تھا مگر پچھلے زمانہ میں چانول بڑا اور اس قدر وزنی ہوتا تھا لیکن اب دربار شاہی کے ماہرین نے ایک چانول کا بسوہ قرار دیا ہے۔ ایسے دس چانول کا ایک سرخ ہوتا ہے۔ قبلۂ عالم نے باباغوری کے دریافت کردہ چانول کا وزن مقرر فرما کر کمی و زیادتی کا خدشہ باقی نہیں رکھا۔ اب جو اوزان بحکم شاہی تیار ہو کر کے رائج ہیں وہ یہ ہیں۔ بسوہ۔ برنج ایک سرخ کا چوتھائی۔ نصف سرخ۔ دو سرخ تین سرخ۔ چھ سرخ (یہ ایک ٹانک کا چوتھائی ہے) نصف ٹانک۔ ٹانک۔ دو ٹانک۔ پانچ ٹانک۔ دس ٹانک۔ بیس ٹانک۔ پچاس ٹانک دوسرے درجوں کے اوزان ان ہی کو بڑھا کر بتائے جاتے ہیں۔ قبلۂ عالم کی سرکار میں باباغوری کے مقرر کردہ اوزان سے ایک سو چالیس ٹانک تک بنا دیئے ہیں یہ اوزان ایسے عمدہ و آب دار ہیں کہ ان میں اور جواہر میں تمیز نہیں ہوتی۔

۲۔ صرافی وزن۔ تولہ۔ ماشہ۔ سرخ۔ یہ تین وزن ہیں ایک تولہ بارہ ماشہ کا قرار دیا گیا ہے۔ جو اوزان مروج ہیں۔ نیم سرخ۔ ایک سرخ۔ چار سرخ۔ ایک ماشہ دو ماشہ۔ چار ماشہ۔ چھ ماشہ۔ تولہ۔ دو تولہ۔ پانچ تولہ۔ دس تولہ۔ بیس تولہ۔ پچاس تولہ۔ سو تولہ۔ دو سو تولہ۔ پانچ سو تولہ۔ سرکار والا نے ان سے اور بھی زیادہ اوزان تیار کر رکھے ہیں۔

۳۔ دوسرے پیشہ وروں کے اوزان۔ ہندوستان میں پیشتر ایک سیر کچھ عرصے تک سولہ دام اور بعض ممالک ہیں۔ بائیس دام کا مقرر رہا قبلۂ عالم کے ابتدائی دور حکومت میں اٹھائیس دام کا رائج ہوا مگر آج کل تیس دام کا رائج ہے۔ ایک دام پانچ ٹانک کا ہوتا ہے مرجان اور کافور کے خرید و فروخت میں ایک دام ساڑھے پانچ ٹانک کا مقرر کیا گیا ہے۔ آج کل اس کو گھٹا کر وہی پانچ ٹانک کا ایک دام مقرر ہے جو اوزان آج کل مستعمل ہیں وہ یہ ہیں ایک سیر کا آٹھواں حصہ۔ ایک سیر کا چوتھا حصہ۔ نصف سیر۔ ایک سیر۔ دو سیر۔ پانچ سیر۔ دس سیر۔ نصف من۔ ایک من۔ چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے۔

ہندوستان کے علوم

اس وسیع ملک میں تین سو ساٹھ سے بڑھ کر معتقدات اور اعمال ہیں جن کے ذریعہ پر فتن نفس سے جنگ اور گھر کے اس دشمن پر غلبہ حاصل کیا جاتا ہے اور تباہ کن خواہشات کو فنا کر کے ایزد پرستی کا جذبہ دل میں پیدا کیا جاتا ہے۔ ان علوم کے بہت سے باخبر پیرووں سے اس کتاب کے مولف نے ملاقات کی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے خیالات کا اندازہ کر کے کچھ معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔ اس گروہ میں کثیر جماعت ایسی ہے جو اپنے آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی باتوں کے باہر نہیں جاتی یہ گروہ دلائل کو ان کی حجتیں خیالی جانتا ہے اور گزشتہ قصوں کے سوائے کوئی اور ثبوت ان کے پاس نہیں ہیں۔ ان میں چند ایسے ہیں جو خود کو دلیل پرست سمجھتے ہیں لیکن اپنی کور باطنی کے باعث شبہ کو دور نہیں کر سکتے اور بعض اپنی تیز اور سبک نظر کو چند مطالب کی تحقیق تک پہنچا کر خود پرستی سے دوسرے مقاصد کا بھی اپنے کو ماہر و عابر سمجھتے ہیں۔ اور ایک کثیر جماعت ایسی ہے جو دل کو بیدلی کے ہاتھوں فروخت کر کے کچھ نہیں خریدتی۔ خواہشات کو فنا کر کے بقا کی متلاشی ہے۔ ان امور کی تفصیل بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر بھی کافی نہیں ہیں چہ جائیکہ مختصر کتاب۔ لیکن اصول کے متلاشیوں کی ضیافت طبع کے لیے ان میں سے نو اصول عامہ ترتیب وار یہاں بیان کئے جاتے ہیں اور ان کے دلائل کو اس لئے ہم نظر انداز کرتے ہیں کہ منصف مزاج دقیقہ رس افراد اشراقی۔ صوفی۔ مشائی متکلم کی روش کو پیش نظر رکھیں اور عادت پرستی کے جذبہ کو علٰحدہ کر کے خود دلائل فراہم کر لیں۔ اور کوتاہ نظری چھوڑ کر وسعت نظر سے کام لیں۔

اس آباد ملک میں آٹھ گروہ ہیں جو مبدا معاد و ذات و صفات حقایق علوی و سفلی۔ عادات و عبادات ظاہری اور باطنی سلطنت کے آداب۔ دلائل کیساتھ

بیان کرتے ہیں۔ اور نواں گروہ ایسا ہے جو نہ خدا کا قائل ہے اور نہ آغاز و انجام آفرینش سے اس کو سروکار ہے۔ ان میں سے ہر گروہ کے لیے ایک علم اور عمل ہے اور بہت سی کتابیں ان کے متعلق موجود ہیں۔ لیکن ان کتابوں کی وہی وقعت ہے جو حیثیت یونانی حکمت کی معلم اول کے زمانہ سے قبل تھی۔ ان میں سے بہت سی کتابیں تاڑ کے پتّوں اور بھوج پتر پر فولاد کے قلم سے لکھی گئی ہیں آج کل کاغذ پر لکھا جاتا ہے۔ اور تحریر کا آغاز بائیں جانب سے ہوتا ہے۔ دو ورق کتاب کے ایک جگہ سینے اور جلد بندی کا رواج نہیں ہے۔ بیشمار مضامین ایسے ہیں جو علم کو فروغ اور دل کو تسکین دیتے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے کہ دل چاہتا ہے کہ خاموشی اختیار کروں ہر آن یہ رسمی علوم ملال افزا ہو رہے ہیں اس لیے کہ علم درحقیقت وہ زینہ ہے جس کے ذریعہ نفس کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا ہے لیکن اب علم کو حصول جاہ و مال کا ذریعہ بنا کر طبعیت کو قعر ذلت میں ڈالا جا رہا ہے ان نفوس کا پرتو صاف ضمایر پر بھی پڑ رہا ہے کہ علم کو نان و خامہ فرسائی کا سامان بنا لیا۔ حق کا تلاش کرنے والا اظہار حقیقت سے قاصر ہے اور غور و فکر کرنے والا سر در گریباں ہے۔ ان حالات کے مدنظر بہت سی زبانیں خاموش اور بہت سے واقف کار سر زانو پر دھرے ہوئے ہیں۔ اگرچہ کہتے ہیں کہ جو شخص بظاہر خاموش ہے غیب سے گفتگو میں سرگرم ہے اور جو ظاہر حالات سے خاموشی کا متلاشی ہے وہ سرگرم گفتار ہے اگرچہ محو خیالات درحقیقت بے زبان ہے۔ پس ان حالات میں زبان کھولنا بارگاہ غفلت میں داخل ہونا ہے۔ میرا دل گفتگو سے بیزار ہے اور زبان پر مہر خاموشی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ میری طبعیت کے واماندگی کا باعث ہے یا انکشاف حقایق کی ابتدا ہے۔ کیا معلوم کہ راستہ کی تاریکی نے مجھ کو شوریدہ سر بنایا ہے یا اس راہ دراز میں رہبر کے گم ہونے کا خوف ہے۔ سخن ایک شربت ہے جو سب کا سب زہر ہے اور خاموشی ایک زہر ہے جو تمام تر شربت ہے اس زہر کو اہل حقیقت نے خوب واضح کیا ہے۔ نیازمندی سے بہتر کوئی شکار میرے ہاتھ نہیں آیا اور خموشی سے زیادہ روشن چراغ میں نے نہیں دیکھا۔ اگر

میرا حال ایسا آشفتہ نہ ہوتا اور سخن سرائی سے دل برخواست نہ ہوتا تو میں یہاں ہندی علوم کو یونانی روش پر بیان کرتا مگر اب محض اس عقیدت پر کہ اس اقبال نامہ کی زینت میں اضافہ ہو جس قدر موقع ملا لکھتا ہوں۔

نو علوم کی تفصیل

نَیَایِکَ (بفتح نون و یا مشدد و الف و کسر یا و فتح کاف) کے علوم نیا کا واقف بِیْشیکِھکَ (بفتح با و سکون یا و کسر مجہول شین و سکون یا و کسر کاف و ھا خفی و فتح کاف) جو علم اور علما اور ان کے عمل سے بحث کرے۔ بِیْدَانتی (بکسر مجہول با و سکون یا و دال و الف و نون خفی و کسر تا و سکون یا) علم بیدانت کا جاننے والا مِیْمَانسک (بکسر میم و سکون یا و میم و الف و نون خفی و فتح سین و کاف) علم میمان کا واقف سَانکھ (بسین و الف و نون خفی و سکون کاف و ھا خفی) پَاتنجل (بپا فارسی و الف و فتح تا و نون خفی و فتح جیم و لام) جَیْنیَ (بفتح جیم و سکون یا و فتح نون) بُودّھ (بضم با و ضم واو و فتح دال مشدد و ھا خفی) نَاستِکَ (بنون و الف و سکون سین و کسر تا و فتح کاف) وہ شخص جو ایک جداگانہ علم اور عمل بیان کرے۔ برہمن آخر کے تین فرقوں کو گمراہ خیال کرتے ہیں اور باقی چھ فرقوں کو جن کا نام بہ حیثیت مجموعی کھٹ درسن (بفتح کاف و ھا خفی و سکون تا ہندی و فتح دال و سکون را و فتح سین و سکون نون) کہتے ہیں راہ راست پر سمجھتے ہیں یعنی چھ فرقوں کے معتقدات کو درست سمجھتے ہیں۔ نیائے اور بیشیکھک دونوں بہت سے معتقدات میں متفق ہیں جیسا کہ بیدانت و میمانسا اور ایسا ہی سانکھ اور پاتنجل متفق ہیں۔

نِیَایَ (بکسر نون و یا و الف و فتح یا) اس علم کا بانی حکیم گوتم ہے یہ وہ علم ہے جس میں طبیعی۔ الٰہی۔ ریاضی۔ منطق۔ مناظرہ علوم شامل ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کو تعدد اور توالد و تناسل اور جسمانیت اور دوسرے نقائص سے پاک سمجھتے ہیں اور اس کو ازلی و ابدی اور خالق و حافظ اور ہر جگہ موجود مانتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ

خدا ایک جسم پیدا کر کے اس میں حلول کرتا ہے جیسا کہ جسم انسانی میں روح تمام افعال کا مصدر رہے ویسے ہی وہ جسم بھی الٰہی تعلق سے مصدر افعال بنتا ہے اور اس سے اللہ کے تقدس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ان کی یہ تقریر نصاریٰ کے موافق ہے یہ الٰہی کتابوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان کو قدیم نہیں مانتے۔ اس جسم کے توسط سے خالق عالم نے دنیا والوں کو ایک کتاب دی ہے جس کو وہ بِید (بکسر مجہول باء سکون یا و فتح دال) کہتے ہیں۔ اس کتاب میں ایک لاکھ اُشلوکَ (بضم ہمزہ و سکون شین و ضم لام و سکون واو و فتح کاف) ہیں۔ اور ہر اشلوک چار چَرَن (بفتح جیم فارسی و سکون را و فتح نون) سے بنتا ہے ہر ایک چرن میں آٹھ سے کم اور بائیس سے زیادہ اَچھّر (بفتح ہمزہ و جیم مشدد فارسی و ہا خفی و فتح را) اچھر ایک حرف یا دو حرف دوسرے ساکن کو کہتے ہیں) نہیں ہوتے۔ اور بید میں بیس سے زیادہ اشلوک نہیں ہے۔ ان میں سے ایک مقدس شخص بیاس نامی نے اس کتاب کے چار حصے کئے اور ہر حصہ کا ایک علٰحدہ نام رکھا۔ رِگ بید (بکسر را و سکون کاف فارسی) جَجُر (بفتح جیم اول و ضم جیم ثانی و سکون را) سَامَ (بسین و الف و فتح میم) اَتھرَبَن (بفتح ہمزہ و تا و ہا خفی و سکون را و فتح یا و نون) ان چاروں کو الٰہی کتاب مانتے ہیں۔ اور ایک جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مذکورہ جسم میں چار وہن (منہ) تھے ہر وہن نے ایک کتاب عطا کی۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر برہما جو ظاہر ہوتا ہے انھیں حرف و الفاظ کو کم و کاست بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو فاعل مختار اور بندوں کے اعمال کو خدا اور برہما کی قدرت کا کرشمہ سمجھتے ہیں۔ اعمال میں نیک و بد کو کتب الٰہی کی بنا پر جانتے ہیں۔ اور دوزخ اور بہشت کو مانتے ہیں۔ دوزخ یعنی نَرَکَ کو (بفتح نون و را و کاف) عالم سفلی میں موجود مانتے ہیں۔ اور جنت کو سُرگ (بضم سین و سکون را و کاف فارسی) کہتے ہیں اس کو عالم علوی میں موجود سمجھتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ میں ابدی قیام نہیں مانتے بلکہ بندہ اپنے اعمال کے اندازہ کے موافق دوزخ میں رہ کر اور اپنے کئے کا بدلہ پا کر نکل آتا ہے اور پھر اجسام میں آنا اور نیک اعمال کے باعث جنت میں جانا اور اس کے بعد پھر اسی طرح وہاں سے

نکلتا ہے۔ اور یہ آمد و شد اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ پچھلے اعمال کی جزا و سزا ختم نہ ہو جائے اور ان دونوں مقامات سے بے نیازی حاصل ہو کر شادی و غم سے رہائی نہ ہو جائے جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

اس گروہ میں بعض اجزائے عالم کو قدیم اور بعض حادث مانتے ہیں۔ جیسا کہ بعد میں مذکور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے آٹھ اوصاف اور اعراض مانتے ہیں گیان (بکسر کاف فارسی و یا والف و نون)۔ یعنی علم۔ احوال آئندہ اور گزشتہ اور پوشیدہ اور آشکارا اور ہر کلی و جزوی امور کا علم۔ جس میں ناواقفیت یا بھول کو مطلقاً دخل نہیں۔ اِچھا (بکسر ہمزہ و تشدید جیم فارسی و ھا خفی و الف) خواہش۔ ہر شے خدا کے ارادہ سے ہست اور نیست ہوتی ہے۔ پَریتن (بفتح با فارسی و فتح را و یا و سکون تا و فتح نون) تمام امور کی تدبیر اور اسباب کی ترتیب یہاں تک کہ ہستی اور نیستی ظاہر ہو۔ سَنکھیا (بفتح سین و نون خفی و کسر کاف و ھا خفی و یا و الف) اعداد کے مدارج اور یہ مدارج تین ہیں ایک اور دو اور اس سے زائد۔ ان میں اول کو صفت الٰہی سمجھتے ہیں۔ پَرِمَان (بفتح با فارسی و کسر را و میم و الف و فتح نون) ہر شے کی مقدار کرنا۔ اس کو مذکورہ چار طریقوں پر سمجھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانتے ہیں تو اس کی مقدار اندازہ سے باہر ہے۔ پُرِتھکتو (بضم با فارسی و سکون را و فتح تا و ھا خفی و سکون کاف و ضم تا و فتح واو) تشخیص و تمیز اس کو سنکھیا کی طرح تین مدارج پر سمجھتے ہیں جس میں پہلا درجہ صفت الٰہی ہے۔ سَنجوگ (بفتح سین و نون خفی و ضم جیم و سکون واو و کاف فارسی) وصل۔ سب کو اسی سے پیوند ہے۔ ببھاگ (بکسر با اول و فتح دوم و ھا خفی و الف و فتح کاف فارسی) فصل۔ ان اوصاف میں سے پچھلے چھ اوصاف کو قدیم مانتے ہیں۔

اس فن میں سولہ چیزوں سے بحث کی جاتی ہے اور ہر ایک کو پَدَارَتھ (محمول) (بفتح با فارسی و دال و الف و فتح را و سکون تا و ھا خفی) کہتے ہیں کوئی چیز ان سے باہر نہیں بیان کی جاتی اگرچہ بحث دو چیزوں سے بلکہ قسم آرتہ کے ماتحت اقسام سے زیادہ نہیں ہوتی لیکن ان چیزوں پر واقفیت حاصل

کرنے کے لیے قدرے تفصیل لکھی جاتی ہے۔ پَرَمانُ (بفتح با فارسی و را و میم و الف و ضم نون) پَرَمِیَ (بفتح با فارسی و را و کسر میم و سکون یا اول و فتح یا دوم) سَنشَی (بفتح سین و نون خفی و فتح شین و یا) پَرَبُوجَن (بفتح با فارسی و را و ضم با و سکون واو و فتح جیم و نون) دِشٹانتَ (بکسر دال و سکون شین و تا ہندی و الف و نون خفی و فتح تا) سِدّھانتَ (بکسر سین و فتح دال مشدد و ھا خفی و الف و نون فتح تا) اَوَیو (بفتح ہمزہ و واو و یا و واو) تَرَک (بفتح تا و سکون را و فتح کاف) نِرنَے (بکسر نون و سکون را و فتح نون و یا) بَادَ (ببا و الف و فتح دال) جَلپ (بفتح جیم و سکون لام و فتح با فارسی) بِتَانڈا (بکسر با و فتح تا و الف و فتح نون و دال ہندی و الف) ہیتوابھاس (بکسر ھا و سکون با و ضم تا و واو و الف و با و ھا و الف و فتح سین) چَھل (بفتح جیم فارسی و ھا خفی و فتح لام) جَاتِ (بہ جیم و الف و کسر تا) نِگرھستان (بکسر نون و سکون کاف فارسی مشدد و فتح را و ھا و سکون سین و تا و الف و فتح نون)

محمول اول پرمان (ثبوت) ہے اور اس کے حصول کے چار ذریعہ ہیں۔

پَرَتیَچّھ (بہ فتح با فارسی و سکون را و کسر تا و فتح یا و تشدید جیم فارسی مفتوح و ھا خفی) جو اس شش گانہ یعنی پانچ ظاہری حواس اور مَن (بہ فتح میم و نون) جس کا حال بعد میں لکھا جائے گا۔ اَنُمانَ (بہ فتح ہمزہ و ضم نون و میم و الف و فتح نون) یعنی قیاس۔ اُپمانَ (بہ ضم ہمزہ و با فارسی و میم و الف و فتح نون) تشبیہ اور تمثیل۔ سَبدَ (بفتح سین و سکون با و فتح دال) راستی منش اور پارسا افراد کے ارشادات) بے شمار علوم انھیں چار پر مبنی ہیں۔

محمول دوم پرمیا ہے۔ جس میں اگرچہ محمولات خیالی و نیز ماورائے شمار اشیا سے بحث کی جاتی ہے مگر بریں ہم بارہ شمار کیئے جاتے ہیں۔ آتما (بہ فتح ہمزہ و الف و فتح تا و میم و الف) سَرِیرَ (بہ فتح سین و کسر را و سکون یا و فتح را) اِندرِیَ (بکسر ہمزہ و نون خفی و کسر دال و را و فتح یا) اَرتھَ (بہ فتح ہمزہ و سکون را و فتح تا و ھا خفی) بُدّھ (بضم با و کسر دال مشدد و ھا خفی) مَن (بفتح میم و نون) پَرَوِرت (بہ فتح با فارسی و سکون را و کسر واو و سکون را و کسر تا) دُوکھ (بضم دال و سکون واو و فتح کاف و ھا خفی) پریتیَ بھاو (بکسر با فارسی و کسر را و سکون یا و کسر تا و فتح یا و فتح با و ھا خفی

والف وفتح واو) پھَل (بہ فتح با فارسی وھا خفی وفتح لام) ڈُکھ (بضم دال وفتح کاف مشدّد وھا خفی) اَپُوزگہ (بہ فتح ہمزہ و با فارسی و واو سکون را و فتح کاف فارسی و ھا خفی)

آتما (روح) ایک جوہر لطیف ہے جو ہر شئے پر چھایا ہوا اور دانش وفہم کا مرکز ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جیوآتما (بکسر جیم وسکون یا وفتح واو) اجسام بشری اور حیوانی اور نباتی کے اشکال میں آتما کا ظاہر ہونا ان میں سے ہر ایک شکل کے لیے ایک علیحدہ نفس تسلیم کرتے ہیں اور اس کا وقوف بغیر جوہر من کی مدد کے محض عقل اور حواس سے حاصل نہیں ہوتا۔ پرآتما (بہ فتح با فارسی وسکون را) اللہ تعالیٰ کو ایک اور قایم مانتے ہیں اس کا وقوف من کے اعمال کی استمداد سے بے نیاز ہے۔

سریر یعنی جسم۔ یہ دو طرح پر ہے۔ جُنْگَم (بہ ضم جیم وسکون واو وکسر نون وسکون جیم) وہ اجسام جو نر و مادہ کے ذریعہ پیدا ہوں۔ آجونج (بفتح ہمزہ) وہ اجسام جو مذکورہ ذریعہ سے پیدا نہ ہوں۔ جونج پھر دو طرح پر ہے۔ جَرایج (بہ فتح جیم و را والف وضم یا وفتح جیم) یہ وہ اجسام نر و مادہ ہیں جن میں رحم کے ذریعہ توالد و تناسل ہوتا ہے

اَنڈج (بہ فتح ہمزہ و نون خفی وفتح دال ہندی مشدد و جیم) وہ اجسام جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان ہر دو اقسام کے اجسام کی تخلیق پانچ عناصر سے ہے۔ آخری یعنی انڈج کے قسم کے اجسام کی چار قسمیں ہیں پہلی پارتھوَ (ببا فارسی والف و سکون را و کسر تا و ھا خفی وفتح واو) وہ اجسام جن کی تخلیق خاک سے ہوتی ہے۔ دوسرے آپیَ (بہ ہمزہ والف وکسر با فارسی وفتح یا) وہ اجسام جو پانی سے خلق ہوے۔ تیسرے تیجس (بہ فتح تا وسکون یا وفتح جیم و سین) وہ جو آگ سے پیدا ہوے چوتھے بایوِی (ببا والف وفتح یا وکسر واو و دو یا اول ساکن دوم مفتوح) وہ جو ہوا سے پیدا ہوئے۔

اندری۔ یہ پانچ حواس ظاہری اور من سے مراد ہے۔ من یہ ایک جوہر لطیف ہے جس کو دل صنوبری کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے وقوف اس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور اسی کے اعمال کا نتیجہ ہے کہ انسان دور دراز مقامات کی

عالم خیال میں سیر کر لیتا ہے برخلاف آتما کے یہ ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ لیکن میمانسا کے پیرو اس کو ہر جگہ موجود مانتے ہیں۔

ارتھ۔ اس میں سات چیزیں داخل ہیں۔ درب۔ (بفتح دال وکسر را وفتح با) گن (بضم کاف فارسی وفتح نون) کرم (بہ فتح کاف وسکون را وفتح میم) سامانی (بسین والف ومیم والف وکسر نون وفتح یا) بسیکھ (بکسر با وسین وسکون یا وفتح کاف وہا خفی) سمواے (بفتح سین وسکون میم و واو والف وفتح یا) ابھاو (بفتح ہمزہ وبا وہا خفی والف وفتح واو)

ان میں پہلے سے مقصد ایک جوہر ہے جسے ہر جگہ موجود اور قدیم مانتے ہیں لیکن چاروں عناصر میں صرف جزُ لا یتجزیٰ کی قدامت کے قائل ہیں یا یہ پھر آتما۔ من۔ اکاس۔ چاروں عناصر۔ کال (بہ کاف والف وسکون لام) دسا (بکسر دال وسین والف) میں منقسم ہے ان میں آتما اور من کا کچھ حال اوپر لکھا گیا ہے تیسرا یعنی اکاس ایک جوہر لطیف ہے جسے ہر جگہ موجود اور محل آواز مانتے ہیں۔ چاروں عناصر کو یونانیوں کی طرح کہتے ہیں لیکن ہوا کو باقی تینوں عناصر سے بلند سمجھتے ہیں۔ کال یعنی زمانہ یہ ایک جوہر لطیف اور ہر جگہ ہے۔ دسا یعنی سمت اس کو بھی اسی طرح سمجھتے ہیں۔ قایم بغیر (عرض) چھ چیزوں کو سمجھتے ہیں کرم یعنی جنبش اور رفتار اس کے پانچ طریقے ہیں۔ دوری۔ سمت بالا سمت پائین۔ انقباض انبساط۔ ان کو حادث سمجھتے ہیں۔ سامانی۔ ایک جز میں کل سمجھتے ہیں اور اس میں ذات اور عرض دونوں کا وجود بیان کرتے ہیں اس میں اول کو (یعنی ذات) قدیمہ اور جوہر و عرض وحرکت سے اس کا قیام سمجھتے ہیں۔ اس کو جات سامان (بہ جیم والف وسکون تا) اور دوسرے کو اُپادہ سامان (بضم ہمزہ وبا فارسی والف وکسر دال وہا خفی) کہتے ہیں اسے حادث مانتے ہیں اور یہ ہر شے کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ بسیکھ قایم بغیر ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے ہر شے سے علحدہ ہے اور اس کا تکیہ گاہ یعنی محل قطعاً جدا ہے اور یہ صفت سوائے جوہر قدیم کے دوسرے میں نہیں۔ بسیکھ تو اگر چہ عرض کے تحت میں آجائے گا اور تکیہ گاہ (محل) کو علحدہ کر دے گا لیکن اس درجہ علحدہ نہ کر سکے گا اور خود کو بھی ویسا نمایاں نہ کرے گا۔

سموائی - پانچ چیزوں کا اپنے تکیہ گاہ سے مل جانا۔ حرکت کا اس کی علت کے ساتھ عرض کا جوہر کے ساتھ مادہ جیسے صراحی میں مٹی اور کپڑے میں تاگہ۔ اجزائے داخلہ کا اپنے کل کے ساتھ تشخص جوہر قدیم کے ساتھ۔ عجیب شئے یہ ہے کہ جو گروہ سموائی کو واحد اور قدیم مانتے ہیں ان کے خیال میں اس کا الحاق تین طرح پر ہوتا ہے پہلا وہ جو اوپر بیان کیا گیا اور اگر یہ الحاق یا وصل جوہر کے درمیان ہو تو اس کو سنجوگ کہتے ہیں جیسا کہ ہم نے اعراض کے تحت بیان کیا ہے اور اس کو عام سمجھتے ہیں دوسرا شئے مجرد کا مادہ سے ملنا جیسے روح کا جسم سے اس کا نام سُروپ (بضم سین و راو سکون واو و با فارسی) ہے۔

ابھاو نیستی۔ قایم بغیر سمجھتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ سَنسَرگا بھاو (بفتح سین و نون خفی و فتح سین و سکون را و کاف فارسی و الف و فتح با و ھا خفی و الف و واو) کسی شے کا عدم۔ اَنیُونیا بھاو (بفتح ہمزہ و کسر نون مشدد و ضم یا و سکون واو و کسر نون و یا و الف) دو اشیا کے درمیان میں وہ عدم جس سے یہ کہا جائے کہ یہ شے دوسری نہیں ہے۔ یہ عدم اپنے منسوب الیہ میں ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ موجود رہتا ہے۔ پہلی صورت کے تین حالتیں ہیں۔ پَراگ بھاو (بفتح با فارسی و را و الف و کاف فارسی) یعنی سابقہ عدم پَرَدھنسا بھاو (بہ فتح با فارسی و را و دال و ھا خفی و نون خفی و سین و الف) لاحقہ عدم۔ اَنتَا بھاو (بہ فتح ہمزہ و کسر تا و نون خفی و تا و الف) عدم اس شے کا جو مکان کے اعتبار سے تو ایک نہیں ہے لیکن وقت کے لحاظ سے ایک ہے۔ جیسے زید جو ساحل پر موجود ہے جنگل ہے۔

جو قایم بغیر ان پانچ صورتوں میں داخل نہ ہوں انھیں عرض سمجھتے ہیں اور ان کو گن کہتے ہیں۔ پھر گن کی چوبیس قسم بیان کرتے ہیں۔ روپ (بضم را و سکون واو و فتح با فارسی) یعنی رنگ۔ ان میں پانچ رنگ سرخ۔ زرد۔ کبود۔ سیاہ۔ سفید اصلی ہیں ان کی آمیزش سے دوسرے تمام رنگ پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔ رَس (بفتح را و سین) یعنی ذائقہ یہ چھ ہیں میٹھا۔ کڑوا۔ ترش۔ نمکین۔ تیز۔ کسیلا۔ ۳۔ گَندھ (بفتح کاف فارسی و نون خفی و فتح دال و ھا خفی) یعنی بو۔ ۴۔ سپرش (بسکون سین و فتح

با فارسی وسکون را وفتح شین) وہ کیفیت جو کسی شے کو چھونے سے محسوس ہو اور یہ
تین کیفیتیں ہیں۔ سرد۔ گرم۔ معتدل۔ ۵۔ سنکھیا (بفتح سین ونون خفی وکسر کاف وبا
خفی ویا والف) اعداد کے مدارج اور یہ تین ہیں۔ ایک۔ اور دو اور اس سے
زائد۔ ۶۔ پُرِمانَ (بضم با فارسی وکسر را ومیم والف وفتح نون) یعنی مقدار اور
اس کی چار قسمیں ہیں۔ اَن (بفتح ہمزہ وضم نون) یعنی جزو لایتجزیٰ کی قدر ہَرسُوَ
(بفتح ھا و را وسکون سین وفتح واو) دو جز کی مقدار اس کو دِنُک (بکسر دال وضم نون
وفتح کاف) بھی کہتے ہیں۔ دیرگہ (بکسر دال وسکون یا و را وفتح کاف فارسی وھا)
تین جز اور اس سے زائد کا اندازہ۔ مہت (بفتح میم وھا وسکون تا) آکاس اور
اس کے مانند کی قدر۔ ۷۔ پرتھکوچہ وہ اگیا میں سے ایک دوسرے کو ممیز کرے
اور یہ اپنی ذات میں کل ہے اس کا تعین کرنا بیکھ کی مشابہ نہیں سمجھا جاتا۔ اور
اس کی تین حالتیں ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک یا دو یا اس سے زائد اس کے
مانند نہیں ہیں۔ ۸۔ سنجوگ (بفتح سین ونون وضم مجہول جیم وسکون واو وفتح کاف
فارسی) دو جو ہر قدیم اور غیر قدیم کا ایک دوسرے کے جنبش کی باعث مل جانا۔
اس کو سمبوائی کی طرح ایک نہیں سمجھتے۔ ۹۔ ببھاگ (بدو با اول مکسور وھا
خفی والف وفتح کاف فارسی) ایک دوسرے کا علیحدہ ہو جانا۔ ۱۰۔ پَرتّو (بفتح
با فارسی و را وضم تا مشدد وفتح واو) زمان ومکان کی دوری۔ ۱۱۔ اَپرتو (بفتح
ہمزہ) زمان یا مکان کی نزدیکی۔ ۱۲۔ بُدّھ (بضم با وکسر دال مشدد وھا خفی) نفس
ناطقہ کا دریافت ہونا۔ ۱۳۔ سُکھ (بضم سین وفتح کاف وھا خفی) تسکین۔ ۱۴۔
دُکھ (بضم دال وبفتح کاف وھا خفی) رنج۔ ۱۵۔ اِچّھیا (بکسر ہمزہ وفتح جیم فارسی
مشدد وھا خفی ویا والف) خواہش۔ ۱۶۔ دُویکھ (بضم دال وکسر مجہول واو و
سکون یا وفتح کاف وھا خفی) غصہ۔ ۱۷۔ پَرتین (بفتح با فارسی و را و یا وسکون
تا ونون) حصول خواہش کی تدبیر اور اس پر عمل۔ ۱۸۔ گرتو (بضم کاف فارسی
و را و تا وفتح واو) گرانی اور سبکی انھیں اعراض نہیں سمجھتے البتہ عدم گرانی سمجھتے ہیں
۱۹۔ دَرَوَتّو (بفتح دال وسکون را وفتح واو وضم تا مشدد وفتح واو) روانی۔ ۲۰۔ سنیہ
(بکسر سین وکسر نون وسکون یا وھا) روغنی ہونا۔ ۲۱۔ سَنسکار (بفتح سین ونون

خفی وفتح سین وکاف والف وفتح را) یہ ایک عرض ہے جب یہ ظاہر ہوتا ہے تو جوہر کو اس کی اصلی حالت پر واپس لاتا ہے اس کی تین حالتیں ہیں۔ بیگ (بجسر باد سکون یا دفتح کاف فارسی) یہ وہ عرض ہے جو حرکت سے پیدا ہوتا ہے اور حرکت کا باعث بھی ہوتا ہے جیسے کہ کمان سے نکلنے کے بعد تیر کی رفتار اور اس گروہ کے نزدیک حرکت اپنے وجود کے بعد تیسرے مدارج میں معدوم ہوجاتی ہے اور اس کے بعد لازماً عمل کرتا ہے اور حرکت کو پیدا کرتا ہے۔ بھاونا (بفتح با وھا خفی والف وفتح واو ونون والف) یہ نفس ناطقہ کا خاصہ ہے۔ اس سے بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں اور چونکہ علم دقت کی تین حالتوں سے زائد قیام پذیر نہیں ہوتا ناگزیر اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اس سے مماثلت انتباتی علیم اور کھوج یا ناگہانی ظہور پیدا ہوتے ہیں جس سے فراموش کی یاد تازہ ہوتی ہے ستھتستھاپک (سکون سین وکسر تا وھا خفی وفتح دوتا وھا خفی والف وفتح با فارسی وکاف) لچک یعنی جو شے سمت مخالف کی طرف جھکی ہے اس کا پیچدار موڑ کے ساتھ اپنی جگہ پر واپس آجانا یا اس کا عکس۔ ۲۲۔ دھرم (بفتح دال وھا خفی وسکون را ومیم) یہ ایک حالت ہے جو نیک کردار کے باعث نفس ناطقہ میں پیدا ہوتی ہے۔ ۲۳۔ ادھرم (بفتح ہمزہ) دھرم کے برعکس حالت۔ اس گروہ کی یہ رائے ہے کہ نفوس ان دونوں اعراض (یعنی دھرم اور ادھرم) کی وجہ سے طرح طرح کے قالب میں آتے ہیں اور خوشی وغم کی سزا پاتے ہیں۔ عرض اول (یعنے دھرم) کے ذریعے بھشتی قالب اور عرض دوم کے ذریعے دوزخی قالب حاصل کرتے ہیں اور ان دونوں کا انجام عالم موت ہے۔ ۲۴۔ سبد (بفتح سین وسکون با وفتح دال۔ آواز چودہ اعراض نفس ناطقہ کے ہیں بدھ۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھیا۔ دویکھ۔ پریتن۔ دھرم ادھرم۔ بھاونا سنگانہ۔ سنکھیا۔ پرمان۔ پرتھکو۔ سنجوگ۔ بھاگ۔ ان میں سے پہلے نو تو نفس ناطقہ سے علیحدہ نہیں ہوتے اور سنکھیا۔ پرمان پرتھیکتو۔ سنجوگ۔ بھاگ۔ سبد۔ یہ چھ اکاس کو پلٹ آتے ہیں اور سبد نفس کا خاصہ ہے۔ اور سبد کے سوائے باقی پانچ کال اور دسا کے اعراض ہیں۔ ان مذکورہ پانچ سے پرتو۔ اپرتو۔ بیگ سنسکار تک جملہ آٹھ اعراض من کے ہیں سپرس۔ سنکھیا۔

پرمان۔ پرتھکتو۔ سنجوگ۔ ببھاگ۔ پرتو۔ اپرتو۔ بیگ۔ سنکار یہ نو اعراض ہوا کے۔ رو۔ سپرش سنکھیا۔ پرمان۔ پرتھکو سنجوگ۔ ببھاگ پرتو۔ اپرتو۔ درو تو بیگ سنسکار یہ گیارہ اعراض آگ کے ہیں اور ان میں گرم اور سپرش اس کا خاصہ ہیں۔ روپ رس۔ سپرش۔ سنکھیا۔ پرمان۔ پرتھکتو۔ سنجوگ۔ بھاگ۔ پرتو۔ اپرتو۔ گرتو۔ درو تو سنیہ۔ بیگ سنسکار۔ یہ چودہ عرض پانی کے ان میں گرم سنیہ۔ سپرش اس کا خاصہ ہے اور بھی چودہ اعراض زمین کے ہیں لیکن سنیہ کے بجائے گندہ یہ زمین کے سوائے دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔

اعراض قدیم چھ ہیں جو خالق میں پائے جاتے ہیں۔ بدھ۔ اچھیا۔ پرتین ایک۔ سنکھنا۔ مہبت پرمان ایک پرتھکو اور تین چیو آتما میں اور من اور آکاس اور کال اور دسا۔ پرمان ایک۔ سنکھیا ایک پرتھکیو۔ اور چار ہوا کے اجزا لایتجزیٰ میں۔ سپرس ایک۔ سنکھیا۔ پرمان ایک۔ پرتھکتیو اور پانچ آگ کے اجزا ہیں۔ روپ۔ سپرش ایک۔ سنکھیا۔ پرمان ایک۔ پرتھکتو اور نو پانی کے اجزا ہیں۔ روپ۔ رس۔ سپرس۔ سنیہ ایک۔ سنکھیا۔ پرمان ایک پرتھکو۔ گرتو۔ دروتو۔ اجزا خاک میں چار۔ ایک سنکھیا۔ پرمان ایک۔ پرتھکتو۔ گرتو کہتے ہیں کہ سوائے اعراض قدیم کے اچھیا اور پرتین اور بدہ غیر ایزد میں پائے جاتے ہیں اور سکھنہ دکھ۔ دوکھ۔ سبد۔ انی۔ بھی ظاہر ہوتے ہیں اور دوسرے میں قایم نہیں رہتے۔ اور تیسرے میں نابود ہوجاتے ہیں اور بقیہ زمانہ دراز تک قایم نہیں رہتے۔ عرض کلی آٹھ ہیں۔ سنکھیا پرمان۔ پرتھکتو۔ سنجوگ۔ بھاگ۔ پرتو۔ اپرتو اور گرتو۔ اور دو چیزوں سے قایم ہیں وہ چار ہیں سنجوگ۔ بھاگ۔ سنکھیا ایک کے سوائے۔ پرتھکتو ایک کے سوائے اور وہ اعراض جو من میں تنہا آتے ہیں چھ تک کہے جاتے ہیں۔ بدہ۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھیا دویکھ۔ پرتھین۔ اور جو قیاس سے معلوم ہوتے ہیں چار ہیں دھرم۔ ادھرم بھاو نا سنسکار گرتو۔

اعراض کی اور بھی بہت سی تقسیمیں ہیں مگر مذکورہ مستند ہیں

بدہ۔ جب ارتھ کے اقسام لکھ دے گئے ہیں تو اب ہم پرمیی کی پانچویں قسم

(یعنی بدھ) کے متعلق شروع کرتے ہیں۔ اگرچہ ارتھ کی دوسری قسم میں لکھا گیا ہے مگر یہاں قدرے تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔ بدھ کی دو قسمیں کی گئی ہیں پہلے وہ کہ چار پرمان اقسام ہوں کے ذریعہ حاصل ہو اس کو انبھو (بفتح ہمزہ وضم نون وفتح با و ھا خفی وفتح واو) کہتے ہیں۔ دوسرے وہ کہ بھولی ہوئی باتیں بھاو سنسکار کے ذریعہ یاد آجائیں اس کو سمرت (بضم سین وکسر میم و را وتا) کہتے ہیں۔ اس میں سے پہلے قسم کی پھر دو شقیں ہیں۔ نفس امری۔ اور اس کا جزء۔ اور پھر دوسری قسم کی تین قسمیں ہیں۔ شنشی (بفتح شین و نون خفی وفتح شین و یا) یعنی مشکی ہونا۔ بپرجی (بکسر با وفتح با فارسی وسکون را وفتح جیم و یا) یعنی غیر واقع کو واقع باور کرنا۔ ترک (بفتح تا وسکون را وفتح کاف) یہ پدارتھ کی آٹھویں قسم ہے جو اپنے موقع پر لکھی جائے گی۔

من۔ اس کے متعلق جوہر کے تحت ہم اوپر لکھ چکے ہیں یہاں بھی کچھ تفصیل لکھی جاتی ہے۔ پرورت یعنی من اور زبان اور دوسرے اعضائے انسانی کو نیک اور بد اعمال میں مشغول رکھنا کہتے ہیں کہ اعمال ظاہری کے لیے چار چیزیں چاہئے۔ ادراک خواہش۔ نیت۔ ارادہ۔ حرکت بدن۔

دوکھ۔ پرتین کی علت کو کہتے ہیں۔ اور اس کی تین قسمیں شمار کرتے ہیں راگھ (براوالف وفتح کاف فارسی وھا خفی) خواہش کو کہتے ہیں۔ دویکھ (بضم دال وکسر واو وسکون یا و کاف وھا خفی) غصہ کو۔ موہ (بضم میم وسکون واو و فتح ھا) غیر واقع کو تصور کر لینا (وہم) پریت بھاو۔ یعنی مرنے کے بعد زندہ ہو کر نفس ناطقہ کا بدن سے متعلق ہونا اس جینے کے بعد پھر مرنا اس تعلق کے بعد سے تعلق ہونا۔

پھل۔ یہ دھرم اور ادھرم کا نتیجہ ہے۔

دکھ۔ یعنی رنج سکھ کا نقیض اور یہاں سکھ مفقود ہے اس لیے کہ دنیا کی راحتوں کو غم سمجھتے ہیں۔

اپورگھ۔ غم کا اس طرح دور ہونا کہ پھر وہ نہ آئے۔ غم کے اکیس سبب شمار کرتے ہیں چھ مذکورہ حواس۔ چھ ان کے مدرکات۔ چھ وہ وقوف جو حواس

سے حاصل ہوں۔ جسم جو بلیات کا مسکن ہے۔ متعارف خوشی جو غم سے ملی ہوئی ہے۔ غم۔ حاصل کلام یہ کہ دکھ کا مفہوم یہ ہے کہ اس کو پسند نہ کریں مگر اس سے تکلیف پہنچے۔ اس درجہ پر پہنچنا کہ یہ مذکورہ اکیسوں غم نیست ہو جائیں تو اس حالت کو مکت کہتے ہیں اس حالت میں نفس ناطقہ بے حس اور بے شعور ہو جاتا ہے بدن سے تعلق نہیں رہتا اور بہشت و دوزخ سے رہائی پا جاتا ہے۔ غم کی اصل نفس ناطقہ کا بدن سے پیوستہ ہوتا ہے اس کو جَنَم (بفتح جیم و نون و سکون میم) کہتے ہیں اس کا وجہ نہ دھرم اور ادھرم سے ہے اور نفس کی پیوستگی سے نیکی و بدی کی سزا پاتا ہے جنم کرم سے ہوتا ہے۔ مناسب وقت اور ممنوعہ اعمال اور غم اور خوشی کرم (بفتح کاف و سکون را و میم) سے ہوتی ہے۔ اور کرم۔ پرتین و پرورت کے مرادف جتن (بفتح جیم و تا و سکون نون) یعنی تدبیر کار سے ہوتا ہے۔ اور یہ خواہش سے کہ جسے راگھ کہتے ہیں وجود میں آتا ہے اور وہ متھیای گیان (بکسر میم و تا مشدد و ھا خفی و با و الف و کسر کاف فارسی و یا و الف و نون) یعنی دانش تباہ سے اور یہ بھاو ناسنکار سے پیدا ہوتا ہے۔ جسم اور جان کی ریاضت اور نیک اعمال سے صحیح دانش کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں اور بہترین سنکار سر انجام پاتا ہے لاعلمی مفقود اور حقیقی دانائی حاصل اور اداگون سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

بعض یوں کہتے ہیں کہ جب اعلیٰ دانش حاصل ہو جاتی ہے تو کج بینی اور نادانی فنا ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے راگھ اور دویکھ (یعنی خواہش اور غصہ) بھی فنا ہو جاتے ہیں اور اس سے پرورت بھی نیست ہو جاتا ہے ان چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے جنم بھی مفقود اور درد و غم بھی فنا ہو جاتے ہیں اور مکت کی ابدی مسرت حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک گروہ یوں کہتا ہے کہ تت گیان سے متھیای گیان ناپید ہوتا ہے اور یہی اچھیا کے نابود کرنے کا اصلی ذریعہ ہے اور یہ پرتین کو تباہ کرتا ہے اور پرتین کی تباہی کرم کو نیست کرتی ہے اور یہ دھرم و ادھرم کو دور کرتا ہے جس سے عمدہ جنم ہوتا ہے اور وہ دکھ کو فنا کر دیتا ہے لیکن نیایک کہتا ہے کہ جب عنصری قالب فنا ہوتا ہے تو دانائی بھی نہیں رہتی

اعلیٰ دانش تین چیزوں سے سرانجام پاتی ہے۔ شروَن (بفتح شین و را و واو و نون) بید کے سننے اور سیکھنے اور روشن ضمیر افراد کے حقیقی قصے سننے سے اور یہ چیز بغیر واقف کار کی ہدایت کے حاصل نہیں ہوتی۔ مَنَن (بفتح میم و نون وسکون نون) الٰہی کتابوں اور نیک افراد کی ہدایات سے جو کچھ معلومات حاصل ہوئے ہیں ان پر عمل کی ہمت کرے تاکہ دلایل واضح ہوں اور یقین کامل حاصل ہو جائے۔ اور بعض اسے یوں کہتے ہیں کہ معلومات حاصل ہونے کے بعد آدمی ہمیشہ اس فکر میں رہے کہ نفس ناطقہ کیا ہے اور وہ سب سے علیحدہ شے ہے۔ ندھیاسن (بکسر نون وفتح دال مشدد وھا خفی و یا و الف وفتح سین وسکون نون) مذکورہ چیزوں کا اس کثرت سے تصور اور ایسا انہماک ہو کہ ان کے مقاصد از سرتا پا اس کی خصلت ہو جائیں اور ہمیشہ اس کے تصور اور اعمال میں مشغول رہے تاکہ حقیقت سے واقف ہو۔ ایک جماعت یوں کہتی ہے کہ نفس ناطقہ کا تصور اس طرح ہمیشہ قایم رکھا جائے کہ یہ رشتۂ فکر ٹوٹنے نہ پائے۔ اور جب یہ تینوں چیزیں درست ارادے اور کوشش بلیغ سے فراہم ہو جاتی ہیں تو اعلیٰ دانش حاصل ہو کر خوشی اور غم کی تکالیف اور قید جسم سے رہائی نصیب ہوتی ہے۔ جماعت کا بَیبُھوِیہ (بکاف والف وفتح یا وکسر با وضم یا وسکون واو وفتح ھا) یوں کہتی ہے کہ جب قسمت والوں میں سے کسی سعادت مند پر آفتاب آگہی پرتو فگن ہوتا ہے تو اس کو اپنا ماضی و مستقبل معلوم ہو جاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کتنی دفعہ پھر اس کو قالب میں آنا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان کو جلد طے کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ایسی اعلیٰ طاقت عطا کرتا ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ میں ان سب اجسام میں وہ ایک ہی نفس اور ایک ہی من کے ساتھ دنیا کا بہت کچھ رنج و راحت حاصل کر لیتا ہے جب ان عنصری اجسام کو چھوڑتا ہے تو سعادت جاوید نصیب ہو جاتی ہے۔ اور یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ مکت سب آدمیوں کو نصیب ہو گی۔ اگرچہ دنیا کی ابتدا کے قایل نہیں ہیں لیکن توالد و تناسل کے سلسلہ ضرور ختم ہونے والا سمجھتے ہیں۔

شنشی۔ مشکی ہونا اسے تین طرح شمار کرتے ہیں۔ عوارض مشترک کے دیکھنے سے جو شک پیدا ہو۔ جیسا کہ دور سے ایک چیز نمودار ہوا اور اس کے

درخت یا آدمی یا اسی قسم کی کسی شے کے ہونے میں شبہ ہو۔ نظروں کے سامنے ایک خاص نشان ایسا آئے جس کے متعلق پیشتر سے معلوم نہیں کہ وہ قدیم ہے یا حادث جوہر ہے یا عرض تو اب یہ شک پیدا ہوا کہ اس کو قدم حاصل ہے یا حدوث اور یہ جوہر ہے یا عرض۔ اور گفتگو میں بھی شک پیدا ہوتا ہے جبکہ دو مذکورہ باتوں کے متعلق دانشمند افراد رد و قدح میں مشغول ہوتے ہیں۔

پریوجن۔ جو فعل اس کے لیے کیا جائے اسے علت کہتے ہیں۔ اور علت کو تین سے زائد نہیں سمجھتے ایک تو فاعلی جس میں شرائط اور اسباب پر نظر کی جاتی ہے اسے نمتّت کارن (بکسر نون و میم و فتح تا مشدد و کاف و الف و فتح را و نون) کہتے ہیں۔ دوسرے مادی یعنی سَمَوای کارن (بفتح سین و میم و واو و الف و کسر یا) تیسرے موری اسے اَسموری کارن (بفتح ہمزہ) کہتے ہیں۔ اور علت کو کارَن (بکاف و الف و فتح را و نون) اور معلول کو کارَج (بکاف و الف و کسر را و فتح جیم) اور علت نامہ کو سامہ گرّی (بسین و الف و فتح میم و کاف فارسی مشدد و کسر را و سکون یا) کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل ہندی کتابوں میں اور پرارتہ کی قسم اول کے تحت میں مذکور ہے۔

دشتانت۔ وہ مثالیں جو موضوع و محمول کے درمیان نسبت التزامی کو بیان کرتی ہیں۔

سِدھانت۔ وہ شے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔

اَدْیانا۔ اجزائے قیاس۔ یہ اجزا عدد میں پانچ ہوتے ہیں۔

(۱) پَرَتجنا۔ قضیہ جیسے یوں کہیں کہ "پہاڑ کے اندر آگ ہے۔"

(۲) ہیت۔ ثبوت معنوی جیسے دھواں جو آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔

(۳) کیوَلُ اِنْوَلی۔ اگر لزوم مثبت ہے۔

(۴) کیوَلُ بِتْرَیکی۔ اگر لزوم منفی ہے۔

(۵) اِنْوَیٔ بِتْرَیکی۔ اگر لزوم مثبت و منفی دونوں ہے۔

قسم سوم میں پانچ دیگر اشیا کو لازم خیال کرتے ہیں تاکہ قیاس مکمل و تمام ہو جائے۔

(۱) پچھہ سُتُو۔ مستدل کو اس امر کا علم ہے کہ موضوع فلاں جگہ ہے۔ (محل موضوع کا علم)

(۲) سپنچھی اُستُو۔ اس امر کا علم کہ موضوع محمول گیان میں (موضوع و محال ہر دو کے محل کا علم) جیسے مطبخ جہاں آگ و دھواں دونوں موجود ہیں۔

(۳) بپچھا سُتُو۔ اس امر کا علم جہاں موضوع موجود نہیں ہے وہاں مجہول کا وجود ہی نہیں ہے (یعنی نسبت تضاد کا علم) جیسے آگ و پانی۔

(۴) آبادِ ہنت لشیتُو۔ جہاں محمول لیس بلا موجود ثابت ہے۔

(۵) السنتُ پرت پچھتُو۔ کوئی ایسا استدلال موجود نہیں ہے جو موضوع کے سبب پر دلالت کرے۔

واضح ہو کہ ہتُو کی تقسیم میں تیسری قسم کا وجود نہیں ہے اور دوسری قسم میں ان پانچ کا دوسرا پایا نہیں جاتا۔

(۳) اُدا ہَرَن۔ مثال یا نظیر (استقرا)

استقرا میں موضوع کو دِیا پیا محمول کو دِیا پکا اور نسبت التزامی کو دِیا پتی کہتے ہیں۔

(۴) اپنیا۔ اس سے مراد ہے کہ ما بہ البحث جائے مطلوب میں ثابت ہے نگمن سے مراد نتیجہ ہے اگرچہ نتیجہ کبریٰ میں ستر ہوتا ہے لیکن دلیل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے اور پانچویں صورت میں کیا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔

آٹھویں محمول کو ترک کہتے ہیں۔ ترک سے مراد وہ نتیجہ ہے جو استدلال سے ثابت نہ ہو یعنی اس قیاس کا تصور غلط قضایا سے برآمد ہو۔

ترک کے ذریعہ سے مستدل اس شک کو رفع کرتا ہے جو مخاطب کے دل میں موضوع و محمول کے باہمی تعلقات التزامی کے بابت پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ایسے شخص سے جو اس امر کا منکر ہے کہ پہاڑ میں آگ نہیں ہے اس کے شک یا انکار کے رفع کرنے کے لیے مستدل یہ کہتا ہے کہ اگر تمھارا خیال صحیح ہوتا کہ پہاڑ سے دھواں نہ اٹھتا اور ظاہر ہے کہ دھواں معلول ہے آگ کا۔

نواں محمول نرنَیَ ہے۔ اس محمول سے مراد یہ ہے کہ اگر دلیل تمام

ہو گئی تو نتیجہ کا ہونا یقینی ہے۔

دسواں محمول داد (مناظرہ بہ طلب حق) علم کے دو ضد اپنوں کا کسی موضوع کے بابت اپنے اپنے خاص مدعا کو اس طرح پیش کرنا کہ جو جانبین کے دلایل حق طلبی و خیر اندیشی پر مبنی ہوں اور جانبین میں سے کوئی فریق ان دلایل کو ثابت کرنے میں اپنے ذاتی نفسیات اور اپنے خاص منقولات سے متاثر نہ کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے متخاصمین جو اس درجہ سچے ہمدرد ہوں عنقا کی طرح عدیم المثال ہیں اور ایسے افراد سے جو مناظرہ میں بے مثل و مثال طریق استدلال اختیار کرتے ہیں۔

گیارھواں محمول جلپ ہے (مجادلہ) جلپ سے مراد یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر شخص ہر ممکن طریقہ سے اپنے کو غالب بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

بارھویں محمول کو وتنڈا کہتے ہیں۔ اس سے مراد منع یا نقص ہے جن میں ایک فریق اپنے صحیح قابل قبول دلایل کو پیش کرتا ہے اور دوسرا اس کے براہین و اقوال پر منع وارد کرتا ہے۔

تیرھویں محمول کو ہیتو ابھاس کہتے ہیں (مغالطہ) یہ ایک قسم کا قیاس ہے جس میں استدلال موجود ہوتا ہے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں اگر اس محمول کو ترتیب وار دسویں قسم کے اوپر اور تین مابعد کے بعد جگہ دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

چودھواں محمول چھل ہے۔ اپنے مخالف کے دعویٰ کو اس کی مراد کے خلاف سمجھ کر قصداً اس سے مجادلہ کرنا۔

پندرھواں محمول کا نام جات ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک فریق اپنے حریف کے مقابلے میں ایسا جواب پیش کرے جو نہ مفید ہو اور نہ صحیح۔ اسکی چوبیس قسمیں ہیں۔

سولھویں محمول کو نگرہستان کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حریف کے استدلال سے خود اس کو قائل کرے۔ اس کی بائیس قسمیں ہیں۔

مذکورہ بالا سولہ اقسام میں ہر قسم کی مختلف شاخیں اور ہر شاخ کے بابت

مختلف رائیں ہیں اور ہر رائے کے ثبوت میں مختلف مثالیں پیش کی گئی ہیں۔
ہندی حکما کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ان سولہ اقسام کا ان کی نوعیت و صحت کے ساتھ حقیقی علم حاصل کر لیتا ہے وہ پیدائش و وفات ہر دو تکالیف سے آزاد اور رنج و مسرت کے جذبات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔
ایسا شخص تین طریقہ پر منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔
(۱) اُدیس۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان ان محولہ محمولات کے نام سے آگاہی حاصل کر کے ان کو زبانی یاد کر لے۔
(۲) لچھن۔ (تعریف) ان کی حقیقت کا علم حاصل کرنا۔
(۳) پَرِیچھا۔ (تجسس و تحقیق) اس طریقہ سے انسان ان سولہ محمولات کی تحقیق کرتا اور ان کے موزونیت اور اکتفا کا علم حاصل کرتا ہے۔
اگرچہ یہ گروہ عالم کے آغاز کا منکر ہے لیکن اس کے انجام و ویرانی کا اقرار کرتا ہے۔

دنیا کے اختتام کا نام پَرَلَی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) برہما خوابگاہ نیستی میں آرام سے سوتا ہے اور دوبارہ رونما نہیں ہوتا جس کی وجہ سے تمام موجودات معدوم ہو جاتے ہیں۔ اس کی علت تامہ محض مشیت الٰہی اور زمان معین کا ختم ہونا اور ایک وقت معہود کا آغاز ہے۔
جب یہ زمانہ شروع ہوتا ہے تو خدا کی مرضی کے مطابق خیر و شر دونوں فنا ہو جاتے ہیں اور خدا کے حکم اور اس کی مرضی کے مطابق اجزائے لا یتجزیٰ میں اس قسم کا ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے کہ جس سے تمام اشیائے عالم کی ترکیب ذاتی میں بھاگ یعنے افتراق پیدا ہوتا ہے اور اتصال دنیا سے معدوم ہو جاتا ہے۔

جب یہ صورت پیدا ہوتی ہے تو بیشتر کرۂ خاک فنا ہوتا ہے اور اس کے بعد آگ ہوا اور پانی کے کرے یکے بعد دیگرے معدوم ہوتے ہیں۔
کارخانہ آفرینش درہم و برہم ہو جاتا ہے ہر شے فنا ہو جاتی ہے اور تمام ارواح کو مکت (نجات) حاصل ہو جاتی ہے اس صورت فنائیت کو مہا پَرَلَی

کہتے ہیں۔
(۲) برہما کا مکت پاناجس کو ہندو اصطلاح میں کھنڈ پرلی کہتے ہیں (یعنی جزی فنائیت)
اس وقت اور ایسی صورت میں سوا خیر و شر راستبازی و اعمال انسانی کے تمام چیزیں فنا ہو جاتی ہیں۔
ہر غیر معمولی صدی کے اختتام پر، برہما کی یہ خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے اور اسی قدر مدت گزرنے کے بعد دوسرا برہما عالم وجود میں آتا ہے۔
ایک گروہ اس انصرام کی چار صورتیں قرار دیتا ہے یعنی دو مذکورہ بالا صورتیں اور دیگر مندرجۂ ذیل۔
(۳) یہ مرتبہ انصرام وہ ہے جبکہ راستی شناس عقل انسانی سے سلب کر لی جاتی ہے۔
افتراق کی یہ صورت چہار جگ میں ہر دورہ کے تمام پر رونما ہوتی ہے۔
(۴) اس صورت سے مراد انفرادی انصرام سے یعنے ہر شی فنا ہو جاتی ہے اور ایسی فنائیت کو اس شے کا پرلی کہتے ہیں۔
پیشتر دمش کا رشتہ و نفس ناطقہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور اس کے بعد جسم و روح کے تعلقات فنا ہوتے ہیں جدید آفرینش عالم کو سرشٹ کہتے ہیں خدا کی مرضی کے مطابق اور ایک مدت کے گزرنے کے بعد اور نیز کسی خاص وقت کے آغاز پر خیر و شر کا بار دگر دور دورہ ہوتا ہے اور مادیات کے اجزائے لاتجزی میں ایک اتصال آمیز حرکت پیدا ہوتی ہے۔
پیشتر دو جز اس پانچ میں ترکیب پاتے ہیں اس حالت کو دینلت کہتے ہیں۔
اس کے بعد تین دینلت اس میں ملتے ہیں اس حالت ترکیبی کو جترونک کے نام سے یاد کرتے ہیں۔
اسی طرح ترکیبی حالت میں مرتبہ بہ مرتبہ ترقی ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ مختلف اشکال و صور صفحۂ ہستی پر رونما ہوتی ہیں اور حالت نیستی کے خلاف عناصر اس ترتیب سے بار دیگر وجود میں آتے ہیں۔

پیشتر ہوا اس کے بعد آگ اور پھر پانی اور سب کے آخر میں خاک پیدا ہوتی ہے۔

عناصر اربعہ کے برہما بشن اور مہادیو یکے بعد دیگرے صفحہ وجود پر ظاہر ہوتے ہیں لیکن یہ ہر سہ ہستیاں ظاہر چشم سے دکھائی نہیں دیتیں لیکن مختلف اشکال میں پیدا ہوتی اور عالم کو اپنے فیض سے بہرہ اندوز کرتی ہیں۔

عنصر باد سے ہوائی اشکال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موجودات ایک کرہ میں رہتے ہیں جو زمین کے اوپر آباد اور بائی لوک کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے بعد قوت لامسہ اور باد تنفس جس کو ہندی میں پران کہتے ہیں اور جس کی پانچ قسمیں ہیں عالم وجود میں آتے ہیں۔

عنصر آتش سے ناری اجسام کی تولید ہوتی ہے یہ موجودات ایک ایسے کرہ میں رہتے ہیں جو آفتاب کی سیرگاہ ہے اور آدت لوک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

قوت باصرہ اور حرارت کے مختلف اقسام اس عنصر سے پیدا ہوتے ہیں۔

عنصر آب سے آبی ابدان عالم وجود میں آتے ہیں یہ موجودات ورن لوک میں قیام پذیر ہیں اور یہ کرہ کوہ سمیر کے قریب آباد ہے۔

قوت ذائقہ برق دریا برف اور اولے اس عنصر سے پیدا ہوتے ہیں۔

عنصر خاک سے اجسام خاکی اور قوت شامہ جمادات و نباتات و حیوانات پیدا ہوتے ہیں۔

اس گروہ کا برہما اپنی خواہش کے مطابق ستہتر غیر متحرک اشکال کو بلا سلسلہ تولید کے پیدا کرتا ہے۔

غرض کہ عجیب و غریب افسانے و حکایات ان عقائد کی تفصیل میں بیان کی جاتی ہیں جو سننے سے تعلق رکھتی ہیں۔

ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک قدیم مشیت الٰہی دنیا کو پیدا کرنے اور اس کے معدوم کرنے کے لیے کافی ہے۔

مشیت تولید کو چکیر شا اور احیاے اقدامی کو سنجھیر کہا کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ان کی کتابیں پانچ اقسام کی ہیں۔

(۱) سُوتر۔ اس قسم کی کتابوں میں مختصر اصطلاحی جملے اور فقرے ہوتے ہیں۔

(۲) بھاکی۔ ان میں مشکل سوتر کی قدرے تشریح و توضیح مندرج ہوتی ہے۔

(۳) بارتاک۔ سوتر و بھاکی کے مسایل و جملوں پر انتقادی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۴) ٹیکا۔ جس میں بھارکا کے مسائل کی شرح و توضیح کرتے ہیں۔

(۵) نبندہ۔ شکل فن کو تفصیل سے بیان کرنے میں مشکلات کو حل کرتے ہیں۔

دوسرے گروہ کا بیان ہے کتابوں کی ترتیب وار بارہ قسمیں ہیں۔ پانچ مذکورۂ بالا اقسام کے علاوہ دیگر قسمیں مندرجۂ ذیل ہیں۔

(۶) برت۔ اول الذکر قسم کے پیچیدہ مسائل کو مختصر طور پر حل کرتے ہیں۔

(۷) نرکت۔ الفاظ کی حرفی تعبیر و توضیح کرتے ہیں

آواز کو دو قسموں پر منقسم کیا ہے اول قسم وہ کہ اس سے کوئی حرف ظاہر نہ ہو جس کو دُھون کہتے ہیں۔

دوسری نوعیت آواز کی وہ ہے جس سے حرف پیدا ہو یہ قسم برن کے نام سے مشہور ہے اور اس کو اچھری کہتے ہیں۔ چند حرف کی ترکیب کو پد (لفظ) اور چند پد کی علت ترکیبی کو باکی (جملہ) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

چند باکی کے مرکب کو سوتر (مقولے یا بیان) کہتے ہیں۔

چند سوتر کی ہیئت اجتماعی پرکرن و قفہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

پرکران کے مجموعے کو اہناک اور اہنک کے مرکب کو اَدھیای کہتے ہیں۔

ادیہیائی کے مجموعہ کا نام شاستر (پند نامہ) ہے۔
بعض رسالوں نے پدؔ کے مختلف جو شکوک و اوہام میں مذکور ہیں شاستر میں ان شبہات کا بھی ازالہ کرتے ہیں۔
(۸) پرکرن وہ فصل ہے جس میں ایک یا دو موضوع سے بحث کرتے ہیں۔
(۹) آہنلک۔ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں جو ایک روز میں مطالعہ میں آسکتا ہے۔
(۱۰) پرشیشنت۔ وہ تتمہ جو جداگانہ کسی علمی کتاب سے ماخوذ ہو (ضمیمہ علمی)
(۱۱) پدہہت۔ وہ کتاب جس میں ہر چھ علوم کے مسایل ترتیب وار بیان کیئے جائیں۔
(۱۲) شنگرہ۔ وہ مجلد جس میں تمام علوم کا خلاصہ موجود ہو۔
مذکورۂ بالا اقسام کی کتابیں صرف اسی گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔
یہ گروہ بیاض کو پرجیا کے نام سے یاد کرتا ہے اور بجائے فصل و باب کے مندرجۂ ذیل دس الفاظ استعمال کرتا ہے۔
(۱) اَنک۔ (۲) اُچھواس۔ (۳) سَرگ۔ (۴) بسرام۔ (۵) اُلاس۔ (۶) پٹل۔ (۷) اُدہیایَ۔ (۸) اُدیش۔ (۹) اُدہلین۔ (۱۰) تنتر
فلسفہ نیای پانچ اُدہائی میں تقسیم کیا گیا ہے۔
پہلی قسم میں سولہ مقاصد کے نام اور ہر ایک کی تعریف مندرج ہے
دوسری قسم میں پریان (ثبوت یا شہادت) کا ذکر اور صحیح علم کا حال بیان کیا جاتا ہے۔
تیسری قسم میں چھ متصور اشیا کا مفصل تذکرہ مرقوم ہے۔ اشیائے مذکورہ مندرجۂ ذیل ہیں۔
روح۔ جسم۔ حواس خمسہ ظاہری۔ علم و تصدیق۔ فراست و ذہن۔

چوتھی قسم میں بقیہ محمولات کا بیان ہے۔
پانچویں قسم۔
اگرچہ کناداکا فلسفہ قدیم ہے لیکن چونکہ نیائے یا فلسفہ میں بے شمار موضوعات پر بحث کی گئی ہے اور نیز یہ کہ یہ مشرب کناد سے زیادہ مقبول و ہر دل عزیز ہے اس لئے میں نے اپنے تذکرہ میں بنائے کو کناد پر مقدم رکھا ہے۔
ویشیشکا۔ فلسفہ کی اس عظیم الشان شاخ کا موجد کناد ہے۔
یہ قسم اپنے اصول کے اعتبار سے نیائی فلسفہ سے مشابہ ہے لیکن چند فروعی مقامات میں باہم اختلاف ہے۔
فلسفہ کی اس شاخ میں سات محمولات مذکور ہیں جن پر تمام فن کا انحصار ہے۔
محمولات مندرجۂ بالا حسب ذیل ہیں۔
(۱) دَرَب (مادہ) (۲) گُن (کیف) (۳) کَرَم (اعمال و کردار) (۴) سامان (تمدن) (۵) وِشیش (خصوصیات) (۶) سَمواؔیا (رابطۂ باہمی) (۷) اَبھاو (سلب)۔
پرَمان (ثبوت واستدلال) کے اقسام میں یہ گروہ صرف پرَت یکشا (شعور) اور اَنُمانا (استقرا) کو تسلیم کرتا ہے۔
شے کے صفات میں جو تغیرات آفتاب کی حرارت یا آگ سے پیدا ہوتے ہیں پاکجا کہتے ہیں۔
تغیرات مندرجۂ بالا حسب ذیل ہیں۔
لون۔ ذائقہ۔ شامہ اور
نیای فلسفہ کے مقلد کہتے ہیں کہ جسمی مادے غیر متغیر رہتے ہیں خواہ اجسام اپنے مرکز اصل پر رہیں اور خواہ حرارت کی تاثیرات سے متاثر ہوں۔
ویشیشک فلسفہ کے گروہ اس امر کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ ذرات جسم گرمی کی تاثیر سے باہم جدا ہوتے ہیں لیکن قدرت الٰہی ان کو بار دیگر یکجا کر دیتی ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ نیا ایک فلسفی سمواٸی (رابطہ دائمی) کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پیشہ کہنہ فلسفہ کا ماہران کے وجود کو قیاس و استدلال سے ثابت کرتا ہے۔

میمانسُا

اس فن حکمت کا موجد حکیم جیمن ہے۔
یہ فلسفہ ہر دو مندرجہ بالا فنون حکمت سے قدیم ہے۔
اس فلسفہ کے تین خاص و نامور حکیم گزرے ہیں جن کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) کُمارِل بَھٹ (۲) پَربھاکر اگرو (۳) مُراری مِسرا۔
اس فلسفہ کے گرویدہ افراد کے بابت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اشخاص وجود واجب کے منکر ہیں۔
بعض اشخاص جو خدا کے قائل ہیں وہ بھی اس کو خالق اشیا تسلیم کرتے۔
اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ موجودات خیر و شر کے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔
اس گروہ کے علما و حکما کا ایک مجمع کیا گیا اور اس انجمن حکمت میں اس کے اس عقیدہ کے بابتہ سوال کیا گیا اور اس پر بحث کی گئی۔
بیحد قیل و قال کے بعد یہ امر ثابت ہوا کہ تمام افراد اسی عقیدہ دوم کے قائل ہیں لیکن نفس کی نیرنگی کی وجہ سے خدائے واحد کے وجود کے بارے میں سکوت کرتے ہیں اور اپنی بحث کے خاص موضوع انسانی افعال و کردار کو سمجھتے اور بتاتے ہیں۔
چونکہ اغیاران کے مشرب کو سمجھ نہ سکے اس لیے اپنی نادانی اور راستی کی دشمن کے جذبہ سے مجبور ہو کہ اس گروہ پر یہ الزام لگایا کہ یہ حکما خدائے واحد کے قطعی منکر ہیں۔

یہ گروہ خدا کو (کم) معین مقدار سے مبرّا سمجھتا ہے اور صفت پر مان
جس کو نیایی مشرب کے گردیدہ خدا کے صفات میں داخل سمجھتے ہیں اس کو یہ
گروہ موضوع الوہیت کا محمول نہیں تسلیم کرتا۔

یہ گروہ اس امر کا بھی منکر ہے کہ برہما۔ بشنو اور مہادیو مظاہر الوہیت
ہیں بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسانی ارواح اپنی نیک کرداری سے ایسے بلند مقام
پر فائز ہو سکتی ہیں جہاں یہ ہر سہ دیوتا پہونچ چکے ہیں۔ یہ گروہ دیوتا کے بجائے
انسوں کو مدبر عالم جانتا ہے اور عالم کے نہ آغاز کا قائل ہے اور نہ اس کے
انجام کا عناصر اربعہ پہاڑوں اور بڑے دریاؤں کی بقائیت کا قایل۔

اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اجسام عالم نہایت صغیر اجزا کی فراہم سے
پیدا ہوتے ہیں نہ کہ صرف جو ہر فردیقین ایک مادہ ہے۔

منس اور اتما کی ہر مقام پر حکومت ہے اور انسانی افعال و اعمال خدا
کی مرضی و خواہش سے صادر ہوتے ہیں۔

یہ گروہ دوزخ و بہشت اور بہترین و بدترین ارواح و اجسام کے
تناسخ اور مکت کا قائل ہے لیکن اس امر کا معترف ہے کہ مکت بر خلاف
دیگر مدارج کے عام طور پر ہر انسان کو حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ مرتبہ ان افراد کے
لیے خاص ہے جو عقل سلیم اعمال صالحہ ہر دو صفت کے جامع ہیں۔

اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مکت ہو کر اپنی دانش اور غیر متبدل
آرام و آسائش کے برکات سے ہمیشہ مستفید رہتا ہے۔

اس گروہ کے خیال میں آواز یعنی قوت سامعہ ہوا کے اعراض میں داخل
ہے جو نیایا کے اثرات سے اکاس (ایتھر) میں داخل ہوتی ہے۔

مذکورۂ بالا اہل حکمت میں دوسرا فلسفی سودری (یعنی ہم شدنیت) کو
موجودات قدیم میں قدیم اور اشیائے حادث میں حادث تسلیم کرتا اور اس کو ہر جگہ
جدا سمجھتا ہے فلسفی مذکور سموری کو تادا تیمتی کے نام سے پکارتا ہے۔

حکما کا یہ فرقہ دیئیش کا منکر ہے۔

کُمارِل بَہَٹ اور مراری مصر کے مشرب کے مطابق محمولات کی تعداد

دس ہے جن کو یہ پدار تھہ کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ محمولات حسب ذیل ہیں۔
(۱) درب (مادہ) (۲) گن (صفت) (۳) کرم (اعمال) (۴) سامان (حلقۂ احباب) (۵) تادا تمیی (یعنی توازن فطرت) (۶) ابھا (سلب یا نفی)
(۷) اویشتیہ - اس سے مراد ہے وہ رشتہ حیات سے جو معدومات کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ یہ گروہ اس محمول کو ایک جداگانہ مخلوق خیال کرتا ہے جیسا کہ نیائے سُروپ (فطرت حقیقی) اور سبد کو علٰحدہ موجود مانتے ہیں۔
(۸) سنسکت (قوت عمل) یہ ایک موجود ہے جو قایم یا بصر آنکھوں سے نظر نہیں آتا مگر اعمال کو اپنے اثرات سے متاثر کرتا رہتا ہے۔
اعمال کے ساتھ اس کو وہی تعلق ہے جو قوت سوزش کو آگ کے اور دفع تشنگی کو پانی کے ساتھ حاصل ہے۔ اس موجودگی دو قسمیں ہیں ذاتی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور عرضی یعنی وہ جو افسوں یا کسی دوسرے خارجی موثر کے ذریعہ سے پیدا کی جائے۔
بنائے فلسفہ سوزش اور سیرابی کو آگ اور پانی کے خواص ذاتی میں داخل سمجھتا ہے۔
(۹) سادرستی - یہ وہ محمول ہے جو دو اشیا کے درمیان تناسب و یکسانیت پیدا کرتا ہے۔
(۱۰) سنکھیا (عدد) یہ فلسفہ عدد کو عرض نہیں تسلیم کرتا بلکہ اس کو ایک جداگانہ جوہر سمجھتا ہے۔
پرابھاکر گروہ صرف جو محمولات کا قایل اور ابھاؤ یعنی سلب کو تصور اشیا سے خارج سمجھتا ہے۔
کُمارل بھٹ۔ گیارہ جوہر کا قائل ہے جس میں نو مندرجۂ بالا کے علاوہ دسواں جوہر اندھاکار (تاریکی) ہے لیکن نیائے دگر د اور مصر تاریکی کو مستقل شے نہیں تسلیم کرتے بلکہ عقیدہ ہے کہ سلب نور کا نام ظلمت ہے جس کا مستقل وجود ثابت نہیں ہے۔
اس مشرب کے حکما تاریکی جداگانہ معلوم خیال کرتے ہیں ان کا عقیدہ

ہے کہ تاریکی ایک مستقل وجود ہے جو تمام اشیائے عالم پر سایہ فگن ہے۔
روپ (رنگ) پرمان (مقدار) پرتھکتو (زوبت) سنجوگ (اتصال) بھاگ (افتراق) پرتو (اولیت) اپرتو (آخریت) اسی تاریکی کے اعراض میں داخل ہیں۔

(۱۱) سبد (آواز) کمارل بھٹ کی رائے میں آواز ابدی شے ہے جو ہر مقام پر ساری ہے۔

حروف ہی جوہر ہیں اور ان میں بھی سوا رنگ کے تمام تاریکی کے اعراض موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ اعراض کی بائیس قسمیں ہیں۔

پربھارکا گرو اور فراری مصر آواز کو جوہر تین خیال کرتے لیکن اس کے ساتھ اس کی پابندگی کے قایل اور اس کو جوہر مانتے ہیں۔

کمارل بھٹ کے خیال میں علم تعلیم قیاس کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے یعنی فراست بھی جو انتاجی دلایل سے حاصل ہوتی ہے وقوف کی طرح عمل کرتی ہے۔

گرو کی رائے ہے کہ فراست خود اپنی روش سے تاباں اور غیر کو منور کرتی ہے جس طرح کہ چراغ خود ہی جل کر روشن اور دیگر اشیا کی رویت کا باعث ہوتا ہے۔

مصرا کو نیاے کی رائے انفاق ہے کہ فراست جوہر جنس سے پیدا ہوتی ہے۔

یہ فرقہ عرض پرمان (ثبوت) کی چار قسمیں نہیں مانتا بلکہ حرف اول و دوم اقسام کا مقر ہے یعنی شعور وا نتاج۔

نیایا کاس فلسفی کا بیان ہے کہ سونا دراصل آتش ہے لیکن میماں کا مقدور موجو د ارضی خیال کرتا ہے۔

کال (زمانہ) کو اس بنائے قیاس سے معلوم کرتے ہیں اور میمانسائی اپنی حواس سے میمانسائی تمام اعراض میں روپ (رنگ) کو قدیم مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لون کے پانچوں اقسام حقیقتاً ایک ہی ہیں جو محل کے اختلاف کی وجہ سے

مختلف نظر آتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ کلیت جواہر کے ذاتیات میں داخل ہے یہ گروہ ویگ سنسکار۔ (سرعت) کے تصور کا منکر ہے ان کا عقیدہ ہے کہ سرعت علت کرمن (فعل یا حرکت) معلول ہے۔

بھٹ اور مصرا کے عقیدہ میں پرمان (ثبوت) کی چھ قسمیں ہیں جن میں چار قسمیں وہی ہیں جو بنائے فلسفہ میں بیان کی گئی ہیں۔

ان کی رائے ہے جو اس تعداد میں سات ہیں اس لیے کہ یہ گروہ تامستندریا کو بھی ایک جاسہ تسلیم کرتا ہے جس سے ظلمت کا ادراک ہوتا ہے۔

یہ فرقہ کولان دی۔ اور کول دتیر نگین ہر دو صفات کا منکر ہے۔

گرو تھیا چیتان کو قبول نہیں کرتا۔

سنسائی (شک) اور دیپری (تصور غلط) کو اس فرقہ نے علم کے دو طریقے تسلیم کیے ہیں بنائے فلسفہ ہوا کے وجود و ادراک کو قیاس سے ثابت کرتا ہے برخلاف اس میمانسائی فلسفی اس عنصر کے وجود کو قوت لامسہ کے زیر اثر تسلیم کرتا ہے۔

پرمان کی پانچویں قسم ارتھاپٹ ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ مستدل استدلال میں موضوع کا اس لیے ذکر کرتا ہے کہ اس سے محمول ثابت ہو جائے۔

پرمان کی چھیں قسم انپلبھدہ (جہل اشیا)۔ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اشیا کے عدم کا علم ان اشیاء عدم علم سے پیدا ہوتا ہے۔

اس صورت کو مسر بنائے فلسفہ کی رائے کے مطابق پرنچھ کی ایک قسم خیال کرتا ہے۔

اس مشرب کے خاص اصول اعمال سے متعلق اور انہیں سے وابستہ ہیں۔

اعمال کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بھشٹ۔ یعنی وہ اعمال جن کا ثمرہ نیکی ہے (باعث ثواب و ترقی مدارج ہیں)۔

(۲) نِکدّہ۔ یعنی وہ اعمال جن سے شر اور برائی پیدا ہو (باعث عذاب و مخرب اخلاق ہیں)

اول یعنی بِہٹ کی چار قسمیں ہیں۔

(ا) نِتّ۔ وہ اعمال جن کا فعل ہمیشہ ضروری اور ان کا ترک مذموم و منع ہے (فرائض دائمی)

(ب) نَیمِتِکّ۔ وہ اعمال جن کو اوقات مخصوص میں ادا کرنا ضروری ہے (فرائض موقت) جیسے کسوف و خسوف وغیرہ سوانح عالم کے اعمال جو ان اوقات پر ادا کیے جاتے ہیں۔

(ج) کامیَّ۔ وہ اعمال جن کے ادا کرنے سے انسان اپنے ارادوں اور خواہش میں کامیاب ہوتا ہے (اعمال حصول مراد)

(د) پَرایشچِتّ۔ وہ اعمال جن کے ذریعے سے انسان کے گناہ معاف اور اس کی مغفرت ہوتی ہے (اعمال استغفار) نہ گانہ مشرب مذکورہ میں آخر الذکر اعمال استغفار کو صرف چھ طبقات حکمت قبول کرتے ہیں اور ان کو ادا کر کے اپنی حیات کو خوشگوار و مبارک بناتے ہیں۔

ہندوؤں کی چار ذاتوں میں اس قسم کے اعمال ہر ذات کے لیے جداگانہ مقرر کیے گئے ہیں۔

اس فن کے مقاصد (اصول۔ احکام و اعمال) بارہ کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

اول کتاب میں پدارتھ و پرمان کا ذکر ہے (محمولات و ثبوت)

کتاب دوم میں کرم اور اکثر بید کے مشکل مقامات سے شبہات دور کرنے کا ذکر ہے۔

تیسری کتاب میں بعض اعمال بزرگ کا جن کا ثمرہ کتاب الٰہی میں مذکور ہے بیان کیا گیا ہے اور نیز اکثر معمولی اعمال انسانی کا بھی ذکر ہے جو اصل مقاصد بزرگ کے حصول میں معین و مددگار ہوتے ہیں۔

چوتھی کتاب یہ بتاتی ہے کہ مال دو غرض کے لیے جمع کیا جاتا ہے اول

یہ کہ انسان دولت کے ذریعے سے اپنے کو آرام پہنچاتے اور دوم یہ کہ مال و دولت کو آگ میں ڈال کر اس طرح قربانی کرے۔

پانچویں کتاب میں اعمال کی ترتیب مندرج ہے۔

چھٹی کتاب مختلف اعمال و افعال کے عذاب و ثواب کی تفصیل پیش کرتی ہے۔

ساتویں کتاب میں ان مراسم مذہبی کے ادا کرنے کی تفصیل مرقوم ہے جو وید میں اجمالی طور پر مذکور ہیں۔

آٹھویں رسالہ میں ان جزی فرایض و اداب کا ذکر ہے جو اصولی اعمال کے ادا کرنے میں ضروری و ناگزیر ہیں۔

نویں کتاب میں ان چیزوں کا بیان ہے جو کسی خاص اشخاص کے نام سے کتاب الہی میں مرقوم ہیں لیکن اب مذکورہ منتر دیگر اشخاص سے منسوب کر کے بطور افسوں تعریفی گائے اور پڑھے جاتے ہیں۔

دسویں کتاب میں ان جزی مراسم کا ذکر ہے جن کا اصولی عقاید و فرایض کی حالت میں ادا کرنا مفید و ثواب رساں نہیں ہے۔

گیارھواں رسالہ ان اوقات کی تشریح کرتا ہے جہاں ایک فریضہ دو یا دو سے زاید واجبات کے بجاے ادا کرنا کافی سمجھا جاتا ہے۔

بارھویں رسالہ میں ان امور کا ذکر ہے جس میں مقصود بالذات صرف ایک ہی عمل ہے لیکن ضمناً دیگر اعمال افعال سے بھی سابقہ پڑ جاتا ہے۔

بیدانت

اس فلسفہ کا موجد حکیم بیاس ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس فلسفہ کے نو معروف و مشہور حکما میں اس شخص نے سب سے زیادہ حیات پائی ہے ان حکما کے اسما ترتیب مندرج ذیل ہیں

لُوَس ۔ تارگندی ۔ استھامان ۔ بل ۔ مہنوسنت ۔ ببنکمن ۔ کرپاچارج
پرسرام ۔
اہل ہند مذکورہ بالا حکما کے متعلق عجیب وغریب افسانے بیان کرتے ہیں۔

اس اہم شعبۂ فلسفہ کے علما پدارتیہ و پرمان (محمولات وثبوت) کی تعریف و دیگر مسایل میں ہمانسای حکما سے متفق ہیں۔

بیدانتی اکثر مسایل وعقاید میں بھٹ کے اصول کو صحیح تسلیم کرتے ہیں لیکن بہشت و دوزخ اور نیز ثواب وعذاب وغیرہ دیگر نیرنگی عالم کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ اشیا محض اوہام ہیں جن پر حقیقت کی ملمع کاری کی گئی ہے۔

اس فلسفہ کی اکثر کتابوں میں صرف پیداتھ (محمولات) کی صرف دو قسمیں مذکور ہیں۔

درک (ادرک) و درشی (دانش)

یہ فرقہ عالم میں صرف وجود واجب کا قایل ہے باقی تمام عالم کے وجود کو نمود بے بود تسلیم کرتا ہے اور خدا کے علاوہ دیگر موجودات کو محض خیالی اشکال وصور سے تعبیر کرتا ہے۔

دنیا کا منظر ان کے نزدیک محض عالم خواب ہے جس کی صفت خیال و اوہام سے زیادہ نہیں ہے۔

جس طرح کہ انسان خواب کی حالت میں خیالی صورتیں اور شکلیں دیکھتا اور ان کے مشاہدہ سے مسرور و رنجیدہ ہوتا ہے اسی طرح دنیا میں عالم بیداری کی حالت میں تمام عشرت انگیز وغم اندوز واقعات سے دوچار ہوکر ان سے متاثر ہوتا ہے یہ بیداری میں ایک طرح کا خواب ہے جس کے مشاہدے اوہام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

ایک ہی تاباں و درخشاں نور ہے جس سے مختلف اعتبارات سے طرح طرح کے اشکال و اسما اختیار کئے ہیں۔

اس عظیم الشان شعبۂ فلسفہ میں چھ چیزوں سے بحث کی جاتی ہے جن کے

اسما مندرج ذیل ہیں۔

برمنہ - ایشور - جیو (روح مدرک) اگیان (جہل) سنبدیہ (نسبت) بھیدیہ (تمایز و فرق) یہ پرشش موجودات کے آغاز سے بری ہیں اور برمنہ آغاز و انجام ہر دو قید زمانی سے بلند و بالا ہے۔

برمنہ سے مراد خالق بے مثل و بے مثال ہے جس کا وجود و علم عین ذات ہے۔

وجود و علم کی طرح صفت رحمت بھی واجب الوجود کے لیے عین ذات ہے جس کو یہ فرقہ اننَد کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔

اس گروہ کے عقیدہ میں موضوع الوہیت کے حرف بھی تین محمول ہیں۔

اگیان عقیدہ سلف کے خلاف ایک مستقل موجود ہے جس کے ماتحت دو زبردست قوتیں یعنی دکشتی پَسکتِ یعنی قوت تخلق اور اوَرَن سکتِ قوت پوشیدگی شناسائی (یعنی موجودات کی اصل حقیقت پر پردہ ڈالنا) اپنا کام کر رہی ہیں۔

اگیان کے اس تعلق کو جو قوت اول کے ساتھ حاصل ہے سنبدہ کہتے ہیں اور وہ نسبت جو اگیان و قوت دوم کے درمیان پائی جاتی ہے اَبدیا کہتے ہیں۔

ذات مقدس (برمہہ) جب کسی مایا اختلاط حاصل کرتا ہے تو ایک دوسرا یقین عالم میں نمودار ہوتا ہے جس کو ایسر کہتے ہیں لیکن اس تعین سے ایسر کے علم میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔

ذات بے مثل و بے مثال اگر ابدیا سے مرتبط ہوتی ہے تو اس انبساط سے جِیَہ یا جیوآتما (روح مدرک) کا ظہور ہوتا ہے۔

اس یقین میں اگرچہ علم و دانش پردۂ خفا میں چھپ جاتے ہیں لیکن اس پر بھی کبریائی کا دامن گرد نقصان سے پاک وصاف رہتا ہے۔

جو فرقہ ابدیا کی وحدت کا قایل ہے اس کے عقیدہ جیو لی واحد ہے اور نیز ان کے خیال میں مکت کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔

جس گروہ کے نزدیک ابد یا کثیر ہیں ان کے عقیدہ میں جیو حق میں بھی کثرت پائی جاتی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بے شمار اشخاص اس بلند و بالا مقام تک پہنچ چکے ہیں جو انسان کو اگیان کے ازالہ اور حصول دانش و ادراک کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے

اگیان کے اعراض تین ہیں۔

(۱) ست (خیر)۔ یہ عرض دانش و خوشحالی و آرام وغیرہ حالات کا مظہر ہے۔

(۲) رج (حماقت و غضب) ہے خواہش و غم و شادی وغیرہ احوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۳) تمس۔ اس عرض سے غصہ و حماقت و تن پروری کے صفات پیدا ہوتے ہیں۔

ایسر رج کے صفات سے متصف ہو کر برہما کہلاتا ہے اور مخلوقات کو پیدا کرتا ہے۔

مست کے صفات اختیار کر کے بشن کے نام سے موسوم ہونا اور برمیہ کے مخلوقات کی پرورش و پرداخت اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔

تم سے مختلط ہو کر مہادیو بنتا اور مخلوقات و موجودات کو تباہ و برباد کرتا ہے۔

اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ آفرینش الٰہی ہر سہ اعراض کی تاثیرات سے وابستہ ہے اور نیز یہ کہ تمام موجودات نمود بے بود ہیں جن کو اگیان نے حقیقت کا جامہ پہنایا ہے۔

پیدانتی بھی قدیم حکما کی طرح عناصر کو تعداد میں پانچ تسلیم کرتے ہیں لیکن ہر عنصر کی دو قسم مانتے ہیں۔

(۱) سوچھم یا سوکشم۔ یہ قسم آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی جس کو آپنہچی کرت کہتے ہیں۔ یہ قسم میں عرض تم سے بہت زیادہ متاثر خیال کی جاتی ہے۔

(۲) ستھول جو اس کے خلاف اور پنچ کرت کے نام سے موسوم ہے۔
یہ صرف رج کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے اور اگر ایسی صفت اور زیادہ اضافہ ہو تو اکاس کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔
آواز اس کے اعراض میں داخل ہے اور یہ صفت جب اس حالت کو پہنچتی ہے تو اس سے ہوا پیدا ہوتی ہے۔
ہوا کے دو عرض ہیں جو سبد و سپرتس (صوت و لمس) کے نام سے موسوم ہیں۔
ست کے غلبہ سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ آگ کے تین عرض ہیں دو مذکورۂ بالا اور تیسرا عرض روپ۔
ست و رج ہر دو کے غلبہ سے پانی پیدا ہوا۔ پانی میں چار صفات ہیں تین مذکورۂ بالا اور چوتھا عرض اس سے۔
تم کے غلبہ سے خاک پیدا ہوئی۔ خاک میں پانچ صفات پائے جاتے ہیں چار مذکورۂ بالا اور پانچواں گندہ
اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اکاس سے سامعہ باد سے لامسہ آتش سے باصرہ آب سے ذائقہ اور خاک سے قوت شامہ پیدا ہوئی یہ فرقہ حواس خمسہ کو گیان اِندرِی کے نام سے یاد کرتا ہے۔
اس مشرب کی رائے ہے کہ اکاس سے قوت گویائی پیدا ہوئی جس کو باک کہتے ہیں اور ہوا نے قوت دست کو پیدا کیا جو پانی کے نام سے موسوم ہے۔
اس کو بان (ببا و الف و کسر نون) کہتے ہیں۔ اور آگ سے قوت با پیدا ہوتی اسے پادِ (ببا فارسی و الف و کسر دال) اور پانی سے براز کے دور کرنے کی قوت پیدا ہوتی اس کو پلے (ببا فارسی و الف و ضم با) کہتے ہیں۔ اور مٹی سے پیشاب کے دور کرنے کی قوت پیدا ہوتی اسے آپستہ (بفتح ہمزہ و فتح با فارسی و سکون سین و فتح تا و ھا خفی) کہتے ہیں۔ ان پانچوں رج میں جو غالب ہوتا ہے اس کا نام کرم اندری ہے اور بہت سے ہندی حکما اس کے

قابل نہیں ہیں۔

ست کے غلبہ سے جو جوہر لطیف پیدا ہوتا ہے اس کو اَنَند گرَن (بہ فتح ہمزہ و نون خفی و تا فوقانی و سکون ہا و فتح کاف و را و نون) کہتے ہیں اور اس کی چار حالت کے چار نام ہیں۔ جس وقت ست غالب ہو کر تشخیص اور تحقیق کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے تو اس کا نام چِتّ (بہ کسر جیم فارسی و فتح تا فوقانی مشدد) ہے۔ اور جب رج ترقی کرتا ہے اور شک باقی نہیں رہتا تو مَن (بفتح میم و نون) کہتے ہیں اور جب ست اتنا بڑھ جاتا ہے کہ یقین پر غالب آجائے تو اس کو بُدّھ (بضم با و کسر دال مشدد و ہا خفی) کہتے ہیں۔ اور جب تم کی کثرت سے اپنے اوپر نظر کرکے اسباب کو اپنے طرف منسوب کر لیں تو اَہنکار (بفتح ہمزہ و ہا و نون خفی کاف و الف و فتح را) کہتے ہیں۔ اینچی کرت پر رج کے غالب ہونے کے بعد پانچ ہوائیں پیدا ہوتی ہیں۔ پَرانَ (بفتح با فارسی و را و الف و فتح نون) یہ وہ ہوا ہے جو منہ اور ناک میں ہوتی ہے۔ اَدان (بفتح ہمزہ و دال و الف و فتح نون) باد حلقوم سَمان (بفتح سین و میم و الف و فتح نون) باد شکم۔ آپان (بفتح ہمزہ و باء فارسی و الف و فتح نون) باد را برانہ بیان (بکسر باد یا تحتانی و الف و فتح نون) تمام جسم کی ہوا۔ دس ایندری اور انند کرن اور یہ پانچوں ہوائیں مل کر سب سولہ چیزیں ہوتی ہیں ان سب کا نام لِنگ سَریر (بکسر لام و نون خفی و فتح کاف فارسی و سین و کسر را و سکون یا و فتح را) ہے اور انھیں سوچھم سریری بھی کہتے ہیں۔ اور بعض امتہ کرن کو بہ اعتبار بدھ اور من کے ایک حالت اور باعتبار جت و اہنکار کے دوسری حالت تصور کرکے دو حالتیں کہتے ہیں اور ان کے سترہ اجزا شمار کرتے ہیں۔

اس بدن کو ہر جاندار میں ثابت کیا جاتا ہے اور اپنی لطافت کے اعتبار سے یہ بدن محسوس نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ عالم میں کلت نیست ہو جاتا ہے تو ایک جاندار پیدا ہوتا ہے۔ جو تمام لنگ سریر میں ساری ہوتا ہے اور ہرن گربہ (بکسر ہا و فتح را و نون مشدد و فتح کاف فارسی و را و با و ہا خفی) کہتے ہیں اور جو شے اس کے بعد پیدا ہوتی ہے اس کو اسی روحانی پیکر کی ذریات

سمجھتے ہیں۔

ستھول سریر کی ابتدا یوں بیان کرتے ہیں کہ پانچ سوچھم میں سے ہر ایک کے دو حصے کر کے ان دس میں پانچ کے اور پھر چار چار حصے قرار دیتے ہیں اکاس سوچھم کے نصف حصہ سے جب ہوا آگ پانی اور خاک سوچھم کے چار حصے ملتے ہیں تو اکاس ستھول پیدا ہوتا ہے اور جب ہوا کا نصف حصہ آکاس۔ آگ۔ پانی اور خاک کے ایک ایک حصے سے ملتا ہے تو باد ستھول پیدا ہوتا ہے۔ آگ کے نصف حصے سے آکاس و پانی و خاک چار حصے ملتی ہے تو آتش ستھول پیدا ہوتا ہے۔ پانی مٹی کا حال بھی اس طرح ہے اور بعض یوں کہتے ہیں کہ اکاس اور باد ستھول آگ پانی اور مٹی کی آمیزش کے بعد پیدا ہوتا ہے اور آگ و پانی و خاک ستھول اس طرح انتظام باقی ہیں کہ ہر ایک کے دو دو حصے کر کے ایک ایک حصہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور باقی نصف حصے کے تین تین اقسام کئے جاتے ہیں اور پہلے کی طرح آمیزش پانے سے آگ پانی اور مٹی وجود پاتے ہیں اور پانچ عناصر ستھول کی اور تینوں اعراض میں سے ایک کی زیادتی سے چودہ لوگ اور وہاں کے باشندے پیدا ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک جانور پیدا ہوتا ہے جو ان تمام ستھول سریر سے واقف ہے اور اس کو برا کٹے (بکسر با و را و الف و فتح تا فوقانی ہندی) کہتے ہیں۔

دنیا کے فنا ہونے کے اس طرح قائل ہیں کہ زمین پانی میں اور پانی آگ میں اور آگ ہوا میں نیست ہو جائے گی اور ہوا آکاس میں آکاس مایا میں مفقود ہو جائیں گے۔ اگیان نمود بے بود کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور اس کے تین مراتب ہیں۔ دَنیندِن (بہ فتح دال وسکون یا و فتح نون و نون ہا خفی و کسر دال و فتح نون) جب کہ ہرن گربہ کا روز جو روز برہما بھی ہے بیشتر مخلوقات کو نیست کر دے گا۔ پَراکرت (بفتح باء فارسی و را و الف و کسر کاف و واو فتح تاء فوقانی) تمام مخلوقات اگیان میں شامل ہو جائیں گے۔ آتینک (بہ ہمزہ و الف و کسر تا فوقانی و نون خفی و کسر تا و فتح کاف) یہاں اگیان کا زوال ہو کر علم صحیح نمودار ہوتا ہے قسم اول کی نیستی بہت عام ہے اور اکثر ہوتی رہتی ہے اور دوسری قسم کی صرف

ایک بار اگیان ہمیشہ نکوکاری اور روشن ضمیروں کی ہم نشینی سے حاصل ہوتی ہے اور مذکورہ تینوں چیزیں نیستی کے بیابان میں پہنچاتی ہیں۔

اس فن کے مطالب چار آدھیہ میں بیان کئے جاتے ہیں۔ پہلے بر ہمہ کے احوال میں دوسرا اجسام اور معانی کی دگر گونگی کے بیان میں۔ تیسرا ان چیزوں کے بیان میں جس سے مُکت حاصل ہوتی ہے۔ چوتھا اس بیان میں کہ مکت کی کیفیت کیا ہے۔

سرزمین ہند کے دانشمند بید کے تین حصے کرتے ہیں اول کُرم کانڈ (بفتح کاف وسکون را و میم و کاف والف و نون خفی و دال ہندی) قسم قسم کے اعمال اس میں بیان کئے گئے ہیں اور اس کو پُورب میمانسا (بضم باء فارسی وسکون واو و فتح را و با و کسر میم و سکون یائے تحتانی و میم و الف و نون خفی و سین و الف) کہتے ہیں چنانچہ اس کا کچھ حصہ ہم نے تیسری دانش میں اوپر لکھا ہے۔ دوسرا اگیان کانڈ اور اس کو اُتر میمانسا (بہ فتح ہمزہ و فتح تا فوقانی مشدد و فتح را) کہتے ہیں اور یہ بیدانت کے نام سے مشہور ہے۔ تیسرا اُپاسنا (بہ ضم ہمزہ و با فارسی و الف و فتح سین و نون و الف) اس کو سنگر کھیں میمانسا (بہ فتح سین و نون خفی و فتح کاف وسکون را و فتح کاف وھا خفی و فتح نون) کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایک شکل میں تصور کر کے توجہ کرنا اور آج یہ بالکل مفقود ہے۔ کہتے ہیں کہ بیدانت کا پڑھنا ہر شخص کو سزاوار نہیں ہے اور یہ نادر باتیں ہر ایک کے کان تک نہیں پہنچنا چاہیے۔ اس کے متلاشی کو چاہئے کہ قدیم اور غیر قدیم کے کھوج میں رہے دنیا کو نظروں سے گرادے اور اپنے مقصود کی طلب میں سرگرم رہے اپنے حواس کے مدرکات کے فنا ہونے سے آزردہ دل نہ ہو اور خوشی اور غم کے جذبات میں گرفتار نہ رہے اور مکت کی فکر میں ہمیشہ گرفتار رہے۔

سانک

اس علم کا معلوم کرنے والا حکیم کپل (بفتح کاف و کسر با فارسی و فتح لام)

ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ گروہ اللہ تعالی کا قایل نہیں ہے تحقیق یہ ہے کہ یہ عقیدہ کے گرویدہ اللہ کو خالق نہیں مانتے اور بر کرت سے تخلیق سمجھتے ہیں۔ اور عالم کو قدیم مانتے ہیں۔ اور جو نیست ہو جاتا ہے اسے معدوم نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ معلول خود اب علت میں گم ہو گیا جیسا کہ کچھوا اپنے ہاتھ اور پاؤں کو اندر کھینچ لیتا ہے۔ افعال اختیاری اور دوزخ و بہشت کے قایل ہیں۔ اور مکت کو میمانسا کی طرح سمجھتے ہیں پر ان کو تین اقسام پر مانتے ہیں۔ آتما کے قایل نہیں ہیں تشبیہ اور تمثیل کو علم کا ذریعہ نہیں سمجھتے۔ کال اور دسا کو جوہر نہیں مانتے بلکہ آفتاب کی حرکت کے باعث سمجھتے ہیں اور یہ جماعت اپنی کتابوں میں بجائے پدارتھ کے تتُّ (بفتح تا وضم تا مشدد) کے قایل ہیں جن کو پچیس کہتے ہیں اور چار نوع سے زائد نہیں خیال کرتے۔ اول پرکرتِ (بہ فتح با فارسی و را و کسر کاف و سکون را و کسر تائے فوقانی) علت ہوتی ہے مگر معلول نہیں ہوتا۔ دوسرا پرکرت بکرِت بجسر با و سکون کاف و کسر را و تا فوقانی) بعض علت اور بعض معلول کہتے ہیں اور اس کے سات اقسام ہیں۔ (۱) مُہَتْت (بفتح میم و ہا و تا فوقانی و سکون نون و میم و الف مفتوح ثانی مضموم مشدد)۔ (۲) اَہنکار (بفتح ہمزہ و ہا و نون خفی و کاف و الف و را) اور (۵) تَنْ ماتْرہ (بفتح تا و سکون نون و میم و الف و فتح تا و سکون را) تیسرا بکرِتْ (بجسر با و سکون کاف و کسر را و سکون تا) جو معلول ہوتا ہے اور وہ سولہ سے زاید نہیں جن میں گیارہ اِندِری (بجسر ہمزہ و نون خفی و کسر دال و را و سکون یا) اور پانچ عنصر ہیں۔ چوتھا۔ نہ پرکرت نہ بکرت ہوتا ہے نہ علت ہوتی ہے اور نہ معلوم اس کو پُرکھ (بضم با فارسی و سکون را و فتح کاف وہا خفی) کہتے ہیں آتما۔ اس کا قسم اول جوہر قدیم ہے اور ہر جگہ موجود اسے واحد مانتے ہیں۔ ست کا مالک۔ رج۔ تم خیال کرتے ہیں۔

اس چوتھی قسم کی دو فرع ہیں (پہلی فرع) ہستی اور علم کو عین ذات خداوندی مانتے ہیں دوم نفس ناطقہ کو ہر جگہ اور قدیم جانتے ہیں۔ آتما کی قسم اول اور چہارم کے ملنے سے ہستی اور نیستی وجود میں آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ

پر کرت نابینا ہے جو نہ تو کچھ دیکھتی ہے اور نہ کچھ سمجھتی ہے لیکن آتی اور جاتی ہے اور آتما کو بغیر پاؤں کے سمجھتے ہیں۔ جب یہ دونوں ملتے ہیں تو ہست و نیست کا بازار گرم ہوتا ہے۔ پرلی کے وقت یہ تینوں عرض برابر درجہ میں ہوتے ہیں جب تخلیق کا وقت آتا ہے ست غالب ہوتا ہے اور مہتت ظاہر ہوتا ہے پہلا پیدا کرنے والا اس کو جانتے ہیں اور اس ہر انسان کے لیے علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں اور اس کو بُدّہ (بہ ضم با و فتح دال مشدد و ہا خفی) بھی کہتے ہیں اسے جوہر مانتے ہیں اور آٹھ چیزوں کا مورد کہتے ہیں۔ دھرم۔ ادھرم۔ گیان۔ اگیان بَیَراگ (بفتح با و سکون یا و را و الف و فتح کاف فارسی) دنیا کو ہیچ سمجھنا اور غم میں گرفتار رہنا نتایج ہیں اَبَیرَاگ (بہ فتح ہمزہ) یہ بیراگ کا نقیض ہے۔ اَیسُرِجَ (بفتح ہمزہ و کسر با و سکون یا تانی و ضم سین و سکون را و فتح جیم) نفس کے گداز ہونے کے بعد عجیب قوت حاصل ہوتی ہے اور جو کام دوسروں کی نظروں میں دشوار اور ناممکن ہوتا ہے وہ اس سے سرزد ہوتا ہے اس کی آٹھ قسمیں ہیں جو آگے پاتنجل کے تحت لکھے جائیں گے۔ آنَیسُرَجَ (بہ فتح ہمزہ و نون و سکون یا و ضم سین و سکون را و فتح جیم) یہ ایسرج کی طرح نہیں ہے۔ ان مذکورہ آٹھ چیزوں میں سے چار کو ست کے غلبہ کی وجہ اور دوسرے چار کو تم کے غلبہ کی وجہ سمجھتے ہیں۔ اور مہتت میں ست غالب ہو تو بیکرِتِ اہنکار (بفتح با و سکون یا و کسر کاف و سکون را و کسر تا) نام ہوگا اور اگر تم زیادہ ہو تو بھُوتادِ اہنکار (بہ ضم با و ہا خفی و سکون واو و تا فوقانی و الف و کسر دال) کہتے ہیں۔ اور اگر رج غالب ہو تو تیجَس اہنکار (بہ فتح تا فوقانی و سکون یا و فتح جیم و سکون سین) کہتے ہیں۔ اور اہنکار کی پہلی قسم سے گیارہ اندری چھ گیان اندری پانچ کرم اندری پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اور دوسرے سے پنچ تن ماتر۔ سبد۔ سپرس۔ روپ۔ رس۔ گندہ ہوتے ہیں۔

ان سب کو یہ گروہ جوہر مانتا ہے۔ اور ان پانچوں سے پانچ عنصر پیدا ہوئے۔ سبد سے اکاس۔ سپرش سے ہوا۔ روپ سے آگ۔ اس سے پانی۔ گندہ سے مٹی اس بیان سے معلوم ہوا کہ سات مذکورہ چیزیں ایک طرح

علت ہیں اور دوسری حیثیت سے معلول۔ اور سولہ چیزیں گیان اندری اور پانچ عناصر تنہا معلول ہیں آتما کو نہ علت مانتے ہیں نہ معلول کہتے ہیں کہ پانچوں حواس آلۂ ادراک ـــــ ہیں اور من سود و زیان پہچانتا ہے۔ اور اہنکار فعل یا ترک فعل سے اپنے کو ثابت کرتا ہے اور مہتت دونوں میں سے ایک کا تعین کر دیتا ہے۔ اور دوسری تکوین پانچوں عناصر سے ہوتی ہے۔ چونکہ تت کوئی دوسری چیز نہیں بناتا اس لیے اس کو علت نہیں مانتے۔

عنصری مخلوقات کی چھ قسم سمجھتے ہیں۔ سَرگ لوگ (بفتح سین و سکون رو کاف فارسی وضم لام وسکون واو و کاف) علوی عالم جو ست کے غلبہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ مُرت لوگ (بکسر میم وسکون را وضم تا) وہ جگہ جہاں کہ آدمی زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ رج کی زیادہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ پَاتَال لوک (بباے فارسی والف وتا والف وفتح لام) زیر زمین جو تم کے زیادتی سے پیدا ہیں۔ دیوتہ بکسر مجہول دال وسکون یا وفتح واو تا وہا مکتوب) ست کے زیادتی سے وجود پاتے ہیں۔ یہ اپنے اعلیٰ طاقتوں سے اجسام میں آتے اور عجیب شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں جوہر کی لطافت کے باعث ان کا اصلی جسم نظر نہیں آتا۔ اور ان کی آٹھ قسمیں ہیں۔ بَرَاَجِی (بفتح با ورا و الف وسکون ہا وکسر میم وفتح یا) وہ پاک نفوس جو برہما کے طبقہ میں بسر کرتے ہیں پَرَاَجَاپَتّی (بفتح با فارسی ورا و الف وجیم والف وفتح با فارسی وکسر تا مشدد وفتح یا) پراجاپت نام کا ایک بزرگ دیوتا ہے اس کے پیرو اور وہ لوگ جو وہاں قیام رکھتے ہیں اس نام سے مشہور ہیں۔ اَیِنْدَرَ (بفتح ہمزہ وکسر یا و نون خفی وسکون دال وفتح را) عالم علوی کے حاکم کا نام ایندر ہے خاص فرقہ اس کے نام سے منسوب ہے اس کے پیرو ہیں وہ بھی اس نام سے مشہور ہیں۔ پِتَرَ (بفتح با فارسی وکسر با وسکون تا وفتح را) ہندی حکما کا یہ اعتقاد ہے کہ جب کسی کے باپ دادا نیک اعمال کر کے فوت ہوتے ہیں تو انھیں بہشتی قالب نصیب ہوتا ہے اور ایک علیحدہ مقام پر ان کی بسر ہوتی ہے۔ جو دیوتا اس مقام میں ہوں وہ اس نام سے مشہور

ہیں۔ گاندھرپ (بکاف فارسی والف ونون خفی وفتح دال وھا خفی وفتح را و با) کہتے ہیں وہ مقام ہے کہ جہاں پاک نفوس اپنی زندگی بسر کرتے ہیں جا جَہ (بہ جیم والف وفتح جیم فارسی وھا خفی) اس مقام میں گروہ جچہ کا قیام ہے۔ اور بڑے عبادت گزار اس مقام میں داہنے جانب ہوتے ہیں رَاچھس (براوالف وفتح جیم فارسی وھا خفی وفتح سین) یہ وہ مقام ہے جہاں رَاچھس قوم رہتی ہے اور اس گروہ کی بدارواح آدمیوں کو ستاتی ہیں۔ پِسَاچھ (بفتح با فارسی وسکون یا وسین والف وفتح جیم فارسی وھا خفی) جو لوگ اپنی بداعمالیوں اور گناہوں کے باعث راچھس سے بڑھ کر بری حالت میں ہیں اس گروہ کا یہ ایک علحدہ مقام ہے۔

تِرجَنج (بجسر تا وسکون را وفتح جیم ونون خفی وفتح جیم) جاندار رج کے غلبہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں۔ پَشُ (بفتح با فارسی وضم شین منقوط) شہری چوپایہ۔ مِرگ (بجسر میم وسکون را وفتح کاف فارسی) جنگلی چوپایہ پَچھّ (بفتح با فارسی وکسر کاف مشدد وھا خفی) پرندے۔ سَرِیْ سرپ (بفتح سین وکسر را وسکون یا وکسر سین وسکون را وفتح با فارسی) انواع واقسام کے سانپ اور آبی جانور۔ ستھاور۔ بسکون سین وفتح تا وھا خفی والف وفتح واو ورا) اگنے والی چیزیں۔ مَانکھ (بہ میم والف وکسر نون وضم کاف مشدد وھا خفی) آدمی۔ غلبہ رج کی وجہ سے بے شمار افراد اسی تقسیم کے گرویدہ اور اسی کے معتقد ہیں۔ تمام مخلوقات نیست ہو کر پانچ عنصر ہو جاتے ہیں اور یہ پانچوں عنصر پانچ تن ماتر بن جاتے ہیں اور یہ اہنکار ہیں اور وہ مہتت ہیں۔ اور مہتت پرکرت میں فنا ہو جاتا ہے۔

رنج کی تین قسمیں کہی جاتی ہیں۔ آدِھیاتمک (بہ ہمزہ والف وکسر دال مشدد وھا خفی ویا والف وکسر تا وميم وفتح کاف) اندرونی درد اور نفس کے ممنوعہ اعمال۔ آدِہ بِہ رک (بہ ہمزہ والف وکسر تا ومیم وفتح کاف) وہ تکلیف جو دیوتاؤں سے پہنچے۔ آدہ بھوتک (بہ ہمزہ والف وکسر دال وھا خفی وفتح با وھا خفی وسکون واو وکسر تا وفتح کاف) جو تکلیف پانچ عناصر سے پہنچے۔

بَنادِہ (بفتح با و نون اخفی و فتح دال و ہا اخفی) جو نفس ناطقہ کی کمزوری اور مکت سے محروم رکھنے کا باعث ہے اور یہ تین ہیں۔ پیرا کرت (بفتح با فارسی و را و الف و کاف و سکون را و کسر تا و فتح کاف) پرکرت کو خدا جانتے ہیں۔ ویکرت (بفتح واو و سکون یا و کسر کاف و را و تا فتح کاف) اپنی کم فہمی کے باعث گیارہ اندری کو خدائے بے مثالی سمجھتے ہیں۔ دَچھِتا (بفتح دال و ہا اخفی و کسر جیم فارسی مشدد و ہا اخفی و نون و الف) صرف اپنے کاروبار میں مشغول رہنا اور اسی کو مقصد سمجھنا۔ کہتے ہیں کہ اگر قلب و دماغ صرف ایک ہی شے میں منہمک ہیں۔ علوی مقام پر فائز ہوگا بشرطیکہ اول شے کے پیش نظر رہے اور اس وجہ سے وہ نیک اعمال کرے تو ایک لاکھ منونتر عالم بالا میں اسے نصیب ہوں گے اس کے بعد وہ اس عالم سے جائے گا۔ اندری میں دس منونتر اور عنصر میں سو اور اہنکار میں ہزار اور مہنت میں دس ہزار منونتر برکات اسے نصیب ہوں گے۔ اور اس کے بعد وہ پھر اس جہان میں اکہتر بار آئے گا اور ہر چہار جگہ میں ایک منونتر۔ ہر نیک کام کے لیے ایک مدت مقرر کی گئی ہے جس میں وہ اس نیکی کے معاوضہ میں عالم علوی میں رہے گا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ جو شخص برہمن کو ایک مکان کے قابل زمین دے گا تو دس کَلَپ (بفتح کاف و سکون لام و فتح با فارسی) بہشت میں پائے گا اور اس کی مدت چار جگ ہے۔ اور جو شخص ایک ہزار گائے خیرات کرے گا وہ ایک کرور چودہ ہزار کلپ منو میں بسر کرے گا۔ کئی دفعہ دنیا میں آنے اور جانے کے بعد پرکرت اور برکھ سے جدائی نصیب ہوگی اور بعد میں اس کی آنکھیں کھلیں گی اور اعلیٰ فہم پیدا ہوگی یہ وقت اس کی مکت کا ہے جس کے بعد سلسلۂ تناسخ اس کے لیے باقی نہ رہے گا۔

یہ گروہ بھی بیدانت کی طرح دو سریر کا قائل ہے ایک لنگ سریر یہ اٹھارہ چیزیں یعنی گیارہ اندری اور پانچ تن ماتر۔ مہنت اور اہنکار ہیں دوسرا استھول سریر۔ اور موت کے متعلق ان کا یہ خیال ہے کہ لنگ سریر اور ستھول میں جدائی کا نام موت ہے مگر مکت حاصل ہونے تک لنگ سریر

ساتھ ہی رہتا ہے۔

اس گروہ کی تعلیم ساٹھ تنترا (بفتح تا و نون و سکون تا و فتح را) میں بیان کی جاتی ہے اور ار بیائی کی طرح تعلیم کی ابتدا کرتے ہیں۔ پہلا کرت اور پرکھ ہستی پذیر ہیں ہیں۔ دوسرا پرکرت ایک ہے۔ تیسرا۔ پرکھ پرکرت سے علیحدہ شے ہے۔ چوتھا۔ کارج بغیر کارن کے ہے۔ پانچواں پرکرت دوسروں کا نتیجہ حاصل کرنے کے لیے۔ چھٹا۔ جو کام کے ہوتا ہے وہ ان تین غرض کے بغیر نہیں ہوتا۔ ساتواں پرکھ کا پرکرت سے علیحدہ ہونا اعلیٰ عقل کا نتیجہ ہے آٹھواں ان دونوں کا ملنا بلاشعور فراست سے ہے۔ نواں۔ جب دانائی کا ظہور ہوتا ہے تو پرکرت آمد شد سے باز رہتا ہے۔ اگرچہ چند روز جسم عناصر اپنے مقام پر ہے سنسکار ابدیا کی تخلیق کا نتیجہ ہے ورنہ نیست ہوجاتا ہے دسواں۔ یہ کہ پرکرتا سب کچھ کرنے والا ہے نہ کہ پرکھ اور اس کے پانچ احوال ہیں پانچ کلس سے متعلق ہیں ابدیا۔ اسمتا۔ راک۔ دویکھ ابھنویس۔ ان میں سے بعض کا تذکرہ ہم پاتنجل کے تحت کریں گے اٹھائیس تنترا اٹھائیس قوتوں کے فنا ہونے کے بیان میں ہیں جن میں گیارہ اندری اور سترہ مہنت میں اور نو تنتر نو تشٹ (بفتح تا و سکون شین و کسر تا ہندی) کے بیان میں ہیں۔ تشٹر یعنی یہ کہ ہر شے سے ہاتھ اٹھالیا جائے اور صرف ایک شے پر قانع ہوجائے۔ پَرَکرِت تشٹ (بفتح با فارسی و را و کسر کاف و را و تا) اس یقین سے کہ پرکرت دانش افزا ہے اور پرکھ کو اپنے سے علیحدہ کرتا ہے اسی کو مقصود بنائیں اور ہمیشہ اسی کی طرف متوجہ رہیں۔ اَپادان تشٹ (بفتح ہمزہ و با فارسی و الف دال و الف و فتح نون) یہ معلوم کرنا کہ تنہا پرکرت کوئی کام نہیں کرتا ہے اور جب تک ہر شے سے ناامیدی نہ ہوجائے اس وقت تک مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ کال تشٹ (بکاف و الف و لام) اس اعتقاد پر کہ تمام خواہشات وقت کے ختم ہونے پر پیدا ہوتی ہیں پس دل کو ان سے باز رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہونا۔ بھاگَ تشٹ (بفتح با و ہا خفی و الف و کسر کاف فارسی و فتح با) یہ اعتقاد رکھنا کہ زمانہ بہت کچھ گزر گیا ہے مگر اب تک مقصد حاصل نہیں کیا ہے

پس مقصد کا حاصل ہونا تقدیر سے متعلق ہے۔ اس لیے ہر شے سے ہاتھ اٹھا کر تقدیر پہ بھروسہ کریں۔ پارتشٹ (بہا فارسی والف ورا) تمام دنیوی لذات کی خواہشات سے ہاتھ اٹھالینا کہ یہ سب فانی ہیں اور اپنے دل کو اس خیال کی بنا پر ان کی خواہش سے باز رکھنا کہ ہزار ہا نفوس ان کی تلاش میں تکالیف برداشت کر چکے ہیں مگر پھر بھی ان چیزوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ سپارنشٹ (بضم سین و با فارسی والف ورا) جو چیز کہ اس کے پاس ہو اس کا دلدادہ نہ ہونا اس لیے کہ اس کے قبضہ میں جو چیز کہ آج ہے وہ کل کے دن بادشاہ جبراً یا چور مکر و فریب سے اس کے قبضہ سے چھین لے گا یا ر یارنشٹ (بہا فارسی والف ورا و با فارسی والف ورا) حسی لذات میں اس خیال کے ساتھ مشغول نہ ہونا کہ یہ سب فانی ہیں اور فانی اشیا سے دل بستگی نہ ہونی چاہیئے۔ اَتمانیہ تشت (بفتح ہمزہ وضم نون وفتح تا مشدد و میم والف و نون خفی و فتح با و ہا خفی) تمام اموال و متاع سے اس خیال کے ساتھ باز رہنا کہ یہ سب موت کے وقت رنج کا باعث ہیں۔ اَتمانتہ نشٹ (بفتح ہمزہ و فتح تا مشدد و میم والف و نون خفی و فتح با و ہا خفی) تمتعات سے اس وجہ سے باز رہنا کہ ان سے فائدہ حاصل کرنا دوسروں کے رنج کا باعث نہ ہو۔ آٹھ کمتر آٹھ سدہ کے بیان میں (بکسر سین و دال مشدد و ہا خفی) اُوہ سدہ (بضم ہمزہ و سکون دا و فتح ہا) بغیر کسی چیز کو طلب کے اپنی عقل کے باعث بہت سی چیزیں پائے گا۔ سَبدہ سدہ (بفتح سین و سکون با و فتح دال) بغیر کتب میں پڑھے یا کسی سے سنے علم حاصل ہو جائے گا۔ اَدھن سدہ (بفتح ہمزہ و دال و ہا خفی و فتح یا و نون) علم حقایق میں دانا ہو جائے گا۔ سُہرت پراتپ سدہ (بفتح سین و کسر ہا و را و سکون تا و فتح با فارسی و را و الف و فتح با فارسی و کسر تا) کسی صاحب دل کی دعا سے عالم ہو جائے۔ دَان سدہ (بہ دال والف و فتح نون) کسی مقبول شخص کی خدمت کرنا یا اس کو خیرات دے کر حصول دانائی کی تمنا کرنا اور کامیاب ہونا۔

پاتنجل

اس نادر علم کا حکیم پتنجل (بفتح با فارسی وتا و نون خفی و فتح جیم و کسر لام) بانی ہے۔ بدا رتھ اور پرمان اور اس قسم کے امور میں سانک کے معتقدات سے متفق ہے مگر ایزد بے مثال کے متعلق مختلف ہے ہستی اور دانش کو بہ عین ذات سمجھتا ہے اور پنچ تن ماتر کی تخلیق اہنکار کی امداد کے بغیر مہنت سے اور بیکرت کی تولید اہنکار سے سمجھتا ہے۔ جب ست غالب ہوتا ہے تو پانچ حواس ظاہری پیدا ہوتے ہیں اور تیجس اہنکار سے پیدا ہوتا ہے جب رج زیادہ ہوجاتا ہے تو پانچ کرم اندری ظاہر ہوتے ہیں اور ست ورج کے غلبہ سے من پیدا ہوتا ہے۔ یہ علم سوچھم سریر کو فانی سمجھتا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ نیا قالب حاصل ہوتا ہے تو نئی زندگی ملتی ہے یہاں تک کہ مکت حاصل ہو۔ اور مکت جُوگ (بضم مجہول جیم وسکون واو وکاف فارسی) کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ اس کے دلاویز علم کا ماحصل ہے۔ جتّ (بکسر جیم فارسی و فتح تا مشدد) من کا جوہر۔ برت (بکسر با ورا وتا مشدد) عادات پسندیدہ اور نا پسندیدہ کے ماتحت من کے اعمال و کردار۔ نرُوَدھ (بکسر نون وضم را وسکون واو و فتح دال وھا خفی) انقلاب کے نقش محو کردینا اور تسکین پانا۔ جوگ اس وقت حاصل ہوسکتا ہے۔ جبکہ کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ اور اس کے حصول کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ جس میں سے قدرے ہم یہاں خستہ دلوں کی تسکین خاطر کے لیے لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ من کے ساتھ مہنت کے مل جانے سے تین عرض اور پانچ حالت پیدا ہوتی ہیں ان پانچ حالتوں کو بھوم (بفتح با وھا خفی وسکون واو و میم) کہتے ہیں۔ چھپت (بکسر جیم فارسی وھا خفی وسکون با فارسی وتا) رج کی زیادتی کے باعث دل کو ایک چیز پر تسکین نہیں ہوتی۔

مُوڈھ (بضم میم وسکون واو و فتح دال ہندی وہا خفی) تم کی زیادتی کے باعث بغیر مقصد حاصل کئے تسکین مل جاتی ہے۔ بِچھِپت (بکسر و جیم فارسی وہا خفی وسکون یا فارسی و فتح تا) ست کی زیادتی کے باعث دامن مقصود تک ہاتھ تو پہنچ جاتا ہے اور کچھ آسائش بھی مل جاتی ہے مگر رج کی زیادتی سے اس کو قیام نہیں حاصل ہوتا اور یہ بہت جلد پریشان ہو جاتا ہے۔ اَیکاگر (بکسر ہمزہ وسکون یا و کاف و الف و فتح کاف فارسی ورا) ست کی زیادتی سے یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ جس طرف دل متوجہ ہو جاتا ہے اس سے دوسری طرف نہیں پھرتا۔ نِرُدّھ (بکسر نون وضم را و فتح دال مشدد وہا خفی) یہ وہ حالت ہے کہ تینوں عرض کے فنا ہونے کے بعد نفس خواہش معدوم ہو جاتا ہے اور سکون ما قبل حاصل ہوتا ہے۔ جوگ ان پانچوں حالتوں میں سے پہلی تین حالتوں میں کم نصیب ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلی حالت میں من ادھرم کو قرارگاہ بناتا ہے۔ اور دوسری حالت میں اگیان کو اور تیسری میں ایبراگ و اینسرج کو چوتھے میں دھرم وگیان بیراگ و انسرج کو اور پانچویں میں نیک و بد کا تصور غائب ہو کر برت فنا ہو جاتا ہے اور یہ دو طرح پر ہے۔ کِلِشٹ (بکسر کاف ولام وسکون شین منقوط و فتح تا ہندی) ممنوعہ اعمال کی طرف اکلشٹ۔ نیک اعمال کی خواہش اور ان دونوں کی پانچ قسم ہیں پَرَماَن۔ بَرَت (بفتح با فارسی وسکون را و میم و الف و فتح نون و کسر با وسکون را و کسر تا) اشیا کی شناخت دلائل کے ساتھ ست کی زیادتی سے حاصل ہوتی ہے۔ بِپَرجَیَ (بکسر با و فتح یا فارسی و سکون را و فتح جیم وسکون با) ست اور تم کی زیادتی سے فہم بد پیدا ہوتی ہے اگر اس کیفیت سے متاثر ہونے والا اس پر مضبوط ہو جائے تو اسے بِپَربِت (بکسر با وسکون با فارسی و کسر را وسکون با و کسر تا) کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں امر میں تشکی ہو تو اس کا نام سَنشَیَ (بفتح سین وسکون نون و فتح شین و یا) ہے۔ بِکَلَپ (بکسر با و فتح کاف وسکون لام و فتح با فارسی) شکر۔ ست اور تم میں سے کسی ایک سے شک پیدا ہوتا ہے۔ نِدّرا (بکسر نون و فتح دال مشدد و را و الف) خواب کی حالت تم کے غلبہ سے حاصل ہوتی ہے اور آگہی فنا ہوتی ہے

اس ملک کے دوسرے حکما کی یہ رائے ہے کہ حالت خواب میں من کا تعلق جواس سے خاص طور پر نہیں رہتا۔ سَمرِتْ (بفتح سین وکسر میم وسکون را وکسر تا ہندی) حواس رفتہ واپس آجاتے ہیں اور ست کی زیادتی سے آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔ چوتھی حالت میں دوسرا تیسرا اور چوتھا برت دور ہوجاتا ہے اور پانچویں حالت میں پہلا اور پانچواں برت فنا ہوکر مکت کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

اگرچہ یہ اعلیٰ سعادت بغیر خوش نصیبی اور عنایت الٰہی کے حاصل نہیں ہوتی لیکن تجربہ کار مبصرین بارہ چیزوں کو اس کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اِیسُرْ اُپاسَنا (بکسر ہمزہ وسکون یا وضم سین وسکون را وضم ہمزہ و با فارسی و الف وفتح سین و نون و الف) تصور الٰہی میں مستغرق ہوکر اپنے قلب کو انوار الٰہی سے منور رکھنا اور اللہ کو ان چار چیزوں سے پاک سمجھنا۔ کلیس۔ کرم۔ بپاک آس۔ کَلیْس (بہ سکون کاف و لام و یا وفتح سین) سرمایہ غم و درد۔ اور اس کے پانچ وجوہ ہیں۔ ایدیا (بفتح ہمزہ وکسر با و دال مشدد و یا) اشیا کا وجود نفس الامری کا نہ جاننا۔ اَسْمِتا (بفتح ہمزہ وسکون سین وکسر میم و تا و الف) خود کو ان اشیا کا مالک سمجھنا جو اس کی نہیں ہیں۔ رَاکَ (برا و الف وفتح کاف) صرف اپنے لیے خواہش۔ دُوِیکھ (بضم دال وکسر مجہول واو وسکون یا وفتح سین) موت کا خوف کَرْم (بفتح کاف وسکون را وفتح میم) دھرم ادھرم۔ بپاکَ (بدو با نخستین بکسور وثانی فارسی و الف و کاف) کرم کا بدلہ۔ اَسُی (بہمزہ و الف وفتح سین و با) دھرم ادھرم کا اندیشہ جو اس کے فنا ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

منزل مقصود پر ہونے والے یوں کہتے ہیں کہ اس طریقہ پر یادِ الٰہی تمام بداعمالیوں کو فنا کرتی ہے اور اس راہ کے نور ہزان نابود ہوجاتے ہیں بِبادِہ (بکسر با و با و الف وکسر دال وہا خفی) رنجہ ری ستیان (بہ سکون سین وکسر تا و با و الف وفتح نون) نیک اعمال پر رغبت کا نہ ہونا نشتی (بفتح سین وسکون نون وفتح شین و یا) جوگ کے اسباب اور اس کے نتائج

میں شک۔ پرَماد (بفتح با فارسی وسکون را و میم والف و فتح دال) جو کام کرنے کے ہیں ان کو بھول جانا۔ الَسِّیَ (بہ ہمزہ والف و فتح لام وکسر سین مشدد و فتح با) جو کام کرنے کے ہیں ان میں سستی کرنا۔ اَوِرَتِ (بفتح ہمزہ وکسر واو و فتح را وکسر تا) ظاہری لذات کی تمنا۔ بھرانت دَرشَن (بہ فتح با و ھا خفی و را و الف و نون خفی وکسر تا و فتح دال وخفی وضم با فارسی و ھا خفی وسکون واو و کسر میم و فتح کاف وضم تا مشدد و فتح واو) غیر واقعی شعور البدہ بہرم کتو ان پانچ حالتوں میں سے چوتھی کیفیت کا حاصل نہ ہونا۔ اَنَوَستھتستو (بفتح بہ ہمزہ و نون و واو وسکون سین وکسر تا و ھا خفی و دو تا فوقانی اول مفتوح و ثانی مشدد مضموم و فتح را) چوتھی حالت پر قیام نہ کرنا اور پھر اس سے رخصت کرنا۔

دوسرا سَدّھا (بفتح سین و دال مشدد و ھا خفی والف) حصول جوگ کا شوق دل میں پیدا ہونا اور اس کو سرمایۂ مقاصد سمجھنا۔

تیسرا بیرج (بکسر با وسکون با و را و فتح میم) شئے مقصود کی تکمیل کی نہایت شوق سے جستجو وسعی کرنا۔

چوتھا سُمرِت (بہ سکون سین و میم و را وکسر تا) جوگ کے بہترین فوائد اور اعلیٰ نتائج کو پیش نظر رکھ کر کسی وقت غافل نہ ہونا۔

پانچواں مَتری (بہ فتح میم وکسر با و تا فوقانی مشدد وکسر را وسکون یا) تمام دنیا والوں کی آسودگی کا خواہاں رہنا۔

چھٹا۔ کرُنا (بہ فتح کاف وضم را و نون والف) انسانوں کا درد و غم دیکھ کر رنجیدہ ہونا اور اس کے دور کرنے کی ہمت کرنا۔

ساتواں مُدِتا (بضم میم وکسر دال و تا والف) دوسروں کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہونا۔

آٹھواں۔ اپیچھا (بضم ہمزہ وکسر مجہول بائے فارسی وسکون با و فتح جیم فارسی مشدد و ھا خفی والف) رنجیدہ کرنے والے سے یہاں تک کہ وہ اپنے فعل کی برائی سے آگاہ ہو درگزر کرنا اور اس سے برداشتہ خاطر نہ ہونا اور اس کو ملامت نہ کرنا۔

نواں سَمادِہ (بفتح سین و میم و الف و کسر دال و ھا خفی) اپنے کو یکتائی کے قابل بنانا اور ایک ہی خیال میں منہمک ہو جانا۔

دسواں پَرَگیا (بہ فتح با فارسی و را و کسر کاف فارسی مشدد با والف) سوائے شناسائی اور صداقت اور تلاش حق کے کسی چیز کا دل میں نہ آنا۔

گیارھواں بَیرَاگ (بہ فتح با و سکون با و را و الف و فتح کاف فارسی) اس کے بہت مدارج ہیں آخری درجہ یہ ہے کہ دل سب طرف سے ہٹ جا کر خدائے برتر پر قانع ہو جائے۔

بارھواں۔ اَبھیَاس (بہ فتح ہمزہ و یا مشدد و ھا خفی و با والف و سین) علم و عمل میں اس طرح منہمک ہو جائے کہ اس کے عادات طبعی بن جائیں۔

اس فن کی کتابوں میں مذکورۂ بالا حالتوں میں سے ایسر ایا سنا۔ بیراگ۔ ابھیاس کو یک جا بیان کیا ہے اور پانچ حالتیں سدھا بیرج۔ سمرت۔ سمادہ۔ پرگیا کو علٰحدہ علٰحدہ لکھا ہے اور چہار۔ متری کرنا۔ مدتا۔ اپیچھا کو علٰحدہ بیان کیا گیا ہے لیکن اس کتاب میں سب ایک ہی جگہ بیان کئے گئے ہیں۔

اس علم میں جوگ دو طرح پر ہے۔ سنھوگیاتَ (بہ فتح سین و نون خفی و فتح با فارسی و سکون را و کسر کاف فارسی و یا والف و فتح تا) ہمہ طلب دل کو ایک ذات کا بندہ بنا دینا اور در بدر گدا گری کرنے کے بجائے خدائے برتر پر تکیہ کرنا۔ اسنپرگیات (بفتح ہمزہ) اس مقام پر خیالی صورت بھی باقی نہیں رہتی اور تصور الٰہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ ان میں سے پہلی کیفیت تین طرح پر ہے۔ گرَاہن سَماپتّ (بہ فتح کاف فارسی و را و الف و کسر ھا و فتح با و ھا مکتوب و فتح سین و میم و الف و فتح با فارسی و کسر تا فوقانی مشدد) پانچوں عناصر میں سے کسی ایک عنصر سے دل بستگی۔ جو باعتبار سوجھم۔ اور ستھول کے دو طرح پر ہے جس میں سے دوسرے کو بتّر کا نگتِ (بکسر با و فتح تا فوقانی و سکون را و کاف والف و ضم نون و فتح کاف فارسی و کسر تا) اور

پہلے کو بچار رنگت (بکسر با و جیم فارسی و الف و را و الف) کہتے ہیں تیر کانگت کی دو قسمیں ہیں سَیتَرَک (بفتح سین وکسر با و فتح تا و سکون را و فتح کاف) یعنی نقطہ و معنی دونوں تصور میں ہوں۔ نِرِبِترَک (بکسر نون و سکون را و کسر با و فتح تا و سکون را و فتح کاف) اگرچہ مضمون تصور میں نہ ہو۔ اور بچار انگت یعنی آٹھ چیزوں پرکرت۔ مہتت۔ اہنکار۔ پانچ۔ سوچھم میں کسی ایک چیز کا تصور کرنا۔ اگر یہ تصور کسی عنصر کو زمان و مکان میں مقید کرکے دل نشین کیا جائے تو اس کیفیت کو سَبچار (بفتح سین و کسر با و جیم فارسی و الف و را) ورنہ نربچار (بکسر نون و سکون را و کسر با و جیم فارسی و الف و را) کہتے ہیں۔ دوسرا گرہن سماپت (بفتح کاف فارسی و را و ھا و نون و سین و میم و الف و فتح با فارسی و کسر تا مشدد) قلب و دماغ کو کسی حواس کے ساتھ وابستہ دل نشین کر لینا اور اگر یہ حواس وقت اور مکان اور علت کے ساتھ ہو تو ستبرک اور اگر تنہا مضمون دل نشین ہو تو تبرک کہتے ہیں اور ان دونوں اقسام کو سانند (بسین و الف و فتح نون و نون خفی و دال) کہتے ہیں۔ تیسرا گرترہ سماپت (بفتح کاف فارسی و را وکسر ھا و سکون تا فوقانی وکسر را و فتح سین و میم و الف و فتح با فارسی وکسر تا فوقانی مشدد) اس درجہ میں ماسوا سے ہاتھ اٹھا کر آتما کی تصور میں استغراق حاصل کر لیتا ہے اور اس حالت کے بھی زمان و مکان کی قید کے اعتبار سے مذکورۂ بالا دو نام ہیں اور ان دونوں کو اَسِمتا (بفتح ہمزہ و سکون سین وکسر میم و تا فوقانی و الف) کہتے ہیں۔ اور اسنیر گیات کی دو قسم ہیں پہلی قسم بھَوپَرتی (بہ فتح با و ھا خفی و فتح واو و با فارسی و را و فتح تا فوقانی مشدد و یا تحتانی) ہے یعنی حرکرت و آتما میں تمیز نہ کرنا یا عناصر اور اندری سے اس کو علیحدہ نہ جاننا۔ اگر برکرت کو آتما سمجھے تو اس کا نام پَرکِرتِ لی (بہ فتح با فارسی و را وکسر کاف و را و تا فوقانی و فتح لام و یا) ہے اور اگر عنصر اور اندری کو آتما سمجھے تو اس کو بدیہ (بکسر با و دال و سکون یا تحتانی و ھا) کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم اُپائی پرتی (بضم ہمزہ و با فارسی و الف و فتح یا تحتانی و با فارسی و را وکسر تا فوقانی و فتح یا) خوش نصیبی اور ان بارہ چیزوں کی رہبری سے آتما کی شناسائی

نصیب ہوتی ہے اور گلشن مقصد میں گل چینی اور ملکت کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

صاحبان جوگ کی چار حالتیں ہوتی ہیں پہلے یہ کہ ارادہ نیک مضبوط قدم کے ساتھ اس پر مصائب میدان میں قدم دھرتے ہیں جس کو پَرتھم کلپنگ (بہ فتح با فارسی و را و تا فوقانی و ہا خفی و فتح میم و کاف و سکون لام و کسر با فارسی و فتح کاف) کہتے ہیں۔ دوسرا ایدہ بھوپک (بفتح میم و ضم دال و ہا خفی و ضم با و ہا خفی و سکون واو و کسر میم و فتح کاف) نفس کشی اور نیک اعمال کے ذریعہ سے اپنے آئینۂ دل کا زنگ اس طرح دور کردے کہ دوسرے کے دل میں جو خیال ہوں ان کا انکشاف ہوجائے اور دوسرے اپنی پستی مراتب کے باعث نہ معلوم کرسکیں اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

تیسرا پَرگیا جوُت (بفتح با فارسی و را و کسر کاف فارسی مشدد و یا و الف وضم جیم و سکون واو و کسر تا) سخت ریاضت و خوش قسمتی سے حواس اور عناصر پر غلبہ حاصل ہوجاتا ہے دور اور نزدیک کی چیزیں یکساں دیکھتے اور سنتے ہیں اور پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قدرت حاصل کرلیتے ہیں۔ چوتھے۔ اَتکرانت بھاونی (بہ فتح ہمزہ و کسر تا فوقانی و فتح کاف و را و الف و نون و فتح یا مشدد) جو کچھ گزرچکا ہے وہ ان پر ظاہر ہوجاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سنیر گیات جوگ آٹھ چیزوں سے حاصل ہوتا ہے یہ آٹھ چیزیں بخلاف ان بارہ چیزوں کے جو اسباب خارجی ہیں اجزا شمار کی جاتی ہیں ان آٹھ چیزوں کو اَشٹانگ جوگ (بہ فتح ہمزہ و سکون شین و فتح تا ہندی و فتح ہمزہ و نون خفی و کاف فارسی) کہتے ہیں جو مندرجۂ ذیل ہیں۔ جَم (و فتح جیم و میم) نیَم (بکسر نون و فتح یا و میم) سن پرانا یام پرتیا ہار (بہ فتح با فارسی و کسر را و تا مشدد و یا و الف و ہا و الف و فتح را) دھارنا (بفتح دال و ہا خفی و الف و فتح را و نون و الف) دِھیان (بکسر دال و ہا خفی و یا و الف و فتح نون) سَمادہ (بفتح سین و میم و الف و کسر دال و ہا خفی) کہتے ہیں۔

جم کے پانچ قسمیں ہیں۔ اَہنسا (بہ فتح ہمزہ و کسر ہا و نون خفی و سین و

الف) نہ کسی کو مارے اور نہ کسی کو ستائے۔ جب سالک اس کا خوگر ہو جاتا ہے تو دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔ ستی۔ راست گفتاری اختیار کرے جس کی وجہ سے تمام تمنائیں بر آتی ہیں۔ آسْتِیَ (بفتح ہمزہ وسکون سین وکسر تا دو یا اول ساکن دوم مفتوح) ضرورت سے زائد مال کا نہ لینا۔ اس سے تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں قبضہ میں آجائیں گی۔ برہم چرج (بفتح با وسکون را وہا خفی وفتح میم وجیم فارسی وسکون را وفتح جیم) عورتوں کے میل جول سے علیحدہ رہ کر زندگی بسر کرے گا تو دوسرے ناوان اس کے گرد جمع ہو کر سعادت حاصل کریں گے۔ اَپَرِگرَّہ (بفتح ہمزہ و یا فارسی وکسر را وفتح کاف فارسی مشدد وفتح را وہا) اسباب دنیاوی میں سے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے۔ اور ان چیزوں کو ہمیشہ ہر طرح کے غم کا باعث سمجھے تو گزشتہ و آئندہ حالات اس پر منکشف ہو جائیں گے۔

نیم کی پانچ قسمیں ہیں۔ سَوچَ (بفتح سین وسکون واو وفتح جیم فارسی) اپنا ظاہر و باطن پاک رکھنا انسانوں سے میل جول نہ رکھنا اور اپنے آپ کو بھول جانا۔ اس سے من پاک ہو جاتا ہے اور چوتھے مقام پر فائز ہو جاتا ہے سنتوکھ (بفتح سین ونون خفی وضم تا فوقانی وسکون واو وفتح کاف وہا خفی) خواہشات بے جا کو ترک کر دینا اور اس ترک پر خوش رہنا۔ اس سے ایک عجیب مسرت حاصل ہوتی ہے اور دنیوی لذات کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی تپ (بفتح با و با فارسی) جسم اور جان کے آزار اور گرمی و سردی اور بھوک۔ پیاس اور خموشی حتیٰ کہ پانچوں کلیس کا احساس اپنے دل سے محو کر دیا جائے تو دور دست پوشیدہ و فرد اشیا اس کو نظر آنے لگیں اور جس قالب کو چاہے اختیار کر سکے گا۔ سُوادِھیائے (بضم سین و واو والف وکسر دال مشدد وہا خفی و یا و الف وفتح یا) اسماء صفات الٰہی و نیز ان اشیا کا ذکر کرنا جن سے ملکت حاصل ہو جائے۔ اگر ذکر کی قوت نہ ہو تو لفظ اونکار (بضم ہمزہ وسکون واو وفتح ہمزہ و نون خفی و کاف والف ورا) ہمیشہ زبان پر جاری رہے۔ جس کی برکت سے دیوتا و دیگر مقربان الٰہی اس پر توجہ کرنے دینا اور ان کی

امداد پر مستعد ہوتے ہیں ہدایت طلب کرنا۔ ایشر پرن دھان (بجسر ہمزہ وسکون وضم سین وفتح را و با فارسی و را وکسر نون وفتح دال و ہا خفی والف وفتح نون) ہر کام میں رضائے الہی حاصل کرنے کی کوشش کرے جس سے ہر طرح کا وقوف اور تمام مراتب کا علم اسے حاصل ہو۔

آسن یعنی بیٹھنا۔ صبر آزما تجرد کی ریاضت کرنے والے نشست کے چوراسی طریقے بیان کرتے ہیں ان میں سے تیرہ طریقے بہت مفید ہیں ہر آسن کی ایک نشست کا طریقہ اور نام جدا ہے اور ان میں سردی اور گرمی اور بھوک اور پیاس کے تکالیف کم پہنچتے ہیں۔ ہندوستان کے بعض حکما دنیاداروں کی نشست کے بھی یہی اعداد مقرر کرتے ہیں لیکن ان کی نوعیت بھی اسی پر شمار کرکے جداگانہ قرار دیتے ہیں۔ میں نے اکثر نشستیں دیکھی ہیں اور متحیر ہوں کہ انسان عقیلات اور اعصاب اور استخوان کو کس طریقے پر اس درجہ مطیع کر لیتا ہے۔

پرانا یام طریقہ ذیل کرنا۔ پورک (بہ فتح با فارسی وسکون واو وفتح را و کاف) سانس کو ناک کی راہ سے اس طریقہ پر اندر کھینچنا کہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بایاں نتھنا بند کر لیا جائے اور سیدھے نتھنے سے بیرونی ہوا کو آہستہ آہستہ اندر کھینچنا کنبھک (بضم کاف ونون خفی وفتح با و ہا خفی وفتح کاف) اندرونی سانس اور ہوا کشیدہ کو حسب طاقت روکنا اور دونوں نتھنوں کو انگوٹھے اور انگشت دوم سے بند رکھنا اس ملک کے ریاضت کرنے والے اس درجہ پاس انفاس کرتے ہیں کہ بارہ سال میں صرف ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں۔ ریچک (بکسر را و سکون یا وفتح جیم وکاف) کشیدہ ہوا کو آہستہ آہستہ اس طرح چھوڑنا کہ سیدھے نتھنے کو انگوٹھے سے بند کرنا اور انگشت دوم کو بائیں نتھنے سے علیحدہ کر لینا۔ مختصر یہ کہ سانس داہنے نتھنے سے لی جائے اور بائیں نتھنے سے چھوڑی جائے۔ ان مذکورہ تینوں کام کے کرنے کے بعد ایک پرانام ختم ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو سانس ناک کی راہ سے چھوڑی جاتی ہے وہ سولہ انگشت تک جاتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بارہ انگشت تک اس عمل سے من کو تسکین اور اعلیٰ دانش حاصل ہوتی ہے

اور یہ عمل کسی واقف کار کی امداد کے بغیر حاصل و مکمل نہیں ہوتا اس عمل کے زمانہ میں گوشت اور گرم دوا اور ترشی اور نمکین اشیا نہ کھائے بلکہ قدرے شیر برنج پر بسر کرے اور عورت سے مقاربت نہ کرے ورنہ خلل دماغ اور مالیخولیا ہونے کا اندیشہ ہے پرتیاھار اپنے مدرکات سے حواس خمسہ کو علیحدہ کردینا۔ جب من کو تسکین مل جاتی ہے تو یہ اپنی حد سے متجاوز نہیں اس لیے تمام چیزیں بغیر طلب کے اس کے آگے موجود ہوجاتی ہیں۔

دھارنا۔ تصور کو ایک جگہ ناف۔ سینہ۔ تالو۔ درمیان ابرویں۔ سرِ بینی یا سرِ زبان قائم کرنا۔ دھیان توجہ کا اس طرف سے نہ ہٹنا جو دل کے پیش نظر ہے۔ اور سوائے علم و ما بہ العلم کے دوسری کسی شے کا نقش قلب پر نہ رہنا۔ سمادہ علم و ما بہ العلم بھی فنا ہوجانا۔ اس کیفیت پر سنپرگیات کے تمام مدارج ختم ہوجاتے ہیں اور یہاں سے اسنپرگیات شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ اعلیٰ دانش حاصل ہوجاتی ہے اور جوگ نصیب ہوتا ہے اس کیفیت کا نام سمادہ ہے۔

ان مذکورہ آٹھوں چیزوں میں سے پہلی اور دوسری ایسی ہیں جیسا کہ قابل کاشت زمین میں تخم ریزی کرنا۔ تیسری اور چوتھی آغاز روئیدگی میں داخل ہیں۔ اور پانچویں پھول کا آنا۔ چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں بمنزلہ ثمرہ ہیں۔ ان آخر کی تین چیزوں کا نام سَنجَم (بفتح سین و نون خفی و فتح جیم و سکون میم) ہے اس حالت میں آدمی سے عجیب و غریب کام صادر ہوتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے ایسے کام کرنے کی قوت کو اَیسَرج (بفتح ہمزہ و دو یا تحتانی تحتینستی بکسورہ و ثانی ساکن و ضم سین و سکون را و جیم) کہتے ہیں۔ جو آٹھ قسم کے ہیں۔ اَنِمَا (بفتح ہمزہ و کسر نون و میم و الف) جب چاہے اس قدر باریک ریزہ ہوجائے کہ الماس کے منافذ میں سے بآسانی گزر سکے۔ مَہِمَا (بفتح میم و کسر ھا و میم و الف) اس قدر دراز قد ہوجائے کہ ہاتھ سے چاند کو چھولے۔ لَگِھمَا (بفتح لام۔ کسر کاف فارسی و ھا خفی و میم و الف) اس قدر سبک ہوجائے کہ شعاع کے ذریعہ سے عالم علوی میں پہنچ جائے۔ گَرِمَا (بفتح کاف فارسی

وکسر را و میم و الف) ہر گراں شے کے برابر خود کو بھی گراں بنائے۔ بعض علما گرما کی بجائے اس کو پرَاَپتِ (بفتح با فارسی و را و الف و فتح با فارسی و کسر تا فوقانی) کہتے ہیں۔ اور جس سے چاہے اس سے مل جائے۔ پرَاکَامِیَ (بہ فتح با فارسی و را و الف وکاف و الف وکسر میم و فتح یا) زمین میں ہی پانی کی طرح ایک جگہ سے دھنس کر دوسری جگہ نکل آئے۔ اِیشتو (بکسر ہمزہ و سکون یا وکسر سین وضم تا فوقانی ہندد و فتح واو) پیدا کرنا اور نیست کرنا بستو َر (بہ فتح با وکسر سین وضم تا فوقانی مشدد و فتح واو) عناصر اور ان تمام اشیا کا جو عناصر سے بنے ہیں فرماں بردار ہو جانا۔ کَامَابَسَایِتوَا (کاف و الف و میم و الف و فتح با وسین و الف وکسر با وضم تا فوقانی مشدد و فتح واو) جو خواہش کرے وہ پوری ہو جائے۔

اگرچہ ظاہر و اسباب پرست افراد کہ یہ باتیں بعید از عقل ہوتی ہیں لیکن خدائے قادر و بے مثال کی قدرت کے معتقدین کو ہوتی ہیں۔

اس عجیب علم کے مطالب ایک ہی ادھیایں بیان کئے گئے ہیں جو چار چرن پر حسب ذیل منقسم ہے۔ اول جوگ کی حقیقت کے بیان میں اور دوسرا اس کے اسباب اور تیسرا ایسرج کے عجائبات اور چوتھا مکت کے احوال میں۔

جین

اس عجیب مشرب کا بانی حکیم جِنَ (بکسر جیم و فتح نون) ہے جس کو بعض اَرَنَ (بفتح ہمزہ و را مشدد و سکون نون) اور بعض آرہَنتَ (بہ فتح ہمزہ وکسر را و فتح ھا و نون خفی و فتح تا فوقانی) بھی کہتے ہیں۔ اس مشرب کے گرویدہ اللہ تعالیٰ۔ اور افعال اختیاری اور ثواب و عذاب اور دوزخ اور بہشت کے بھمان اور سانک کی طرح قائل ہیں اور سرگ لوگ میں چھبیس طبقے آخر الذکر کے لیے

تین مدارج مقرر کیے گئے ہیں بارہ۔ نو اور پانچ ہیں آخر درجہ میں اعلیٰ ترین برگزیدگان الٰہی بسر کرتے ہیں اور تمام اجسام کو ایسے اجزا سے جس کا تجزیہ نہیں ہو سکتا مرکب مانتے ہیں چاروں عنصر کے اجزا ایک ہی طرح کے تسلیم کرتے ہیں اور ہر عنصر کی ایک علیٰحدہ بنا قرار دیتے ہیں عالم کو باعتبار اجزا کے قدیم اور باعتبار صورت کے حادث تصور کرتے ہیں۔ پانچ اصول کے اتصال سے تمام اشیا وجود میں آتے ہیں نیت (بکسر نون و فتح یا تحتانی وسکون تا فوقانی) علت کی طاقت کال (بکاف والف ولام) خاص وقت سُبھاو (بضم سین و فتح با و ہا خفی والف و واو) علت کی خاصیت۔ آتما۔ نفس ناطقہ۔ پُورَب کرنا (بضم با فارسی وسکون واو و را و فتح با و کسر کاف وسکون را و فتح تا) ماقبل پیدائش کی نیکو کاری اور بدکاری کے نتائج۔ ہند کے بعض حکما تخلیق کو خدائے تعالیٰ سے اور ایک گروہ کال سے اور بعض پورب کرت سے اور ایک جماعت سبھاو سے منسوب کرتی ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام موجودات عالم معدوم نہ ہوں گے بلکہ نیستی کے پردہ میں کسی نہ کسی طرح موجود رہیں گے اور پھر وہاں سے ظاہر ہوں گے یہ جماعت دو پدارتھ سے زیادہ کا قائل نہیں ہے یعنی پرمانَ۔ پرمیر۔ ان میں سے پہلے کی دو قسمیں ہیں پَرتَچھ (بفتح با فارسی وسکون را و فتح تا فوقانی و جیم فارسی و ہا خفی) وہ علم جو ظاہری حواس خمسہ اور من اور آتما کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اس لفظ سے وہ اسباب مراد لیتے ہیں جن سے علم تام حاصل ہو سکتا ہے۔ پَرُوکس (بفتح با فارسی و ضم را وسکون واو و کاف و سین) وہ علم جو اس کے بغیر حاصل ہو۔

پرتچہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول سانُوِکار ہرک (بسین والف و نون خفی و دو واو اول بکسور و ثانی مفتوح والف و را و کسر ہا و را و فتح کاف) یہ حواس خمسہ اور من سے حاصل ہوتا ہے اور معاملات خارجی میں کام آتا ہے اس کو مَتِ گیانَ (بہ فتح میم و کسر تا فوقانی و کسر کاف فارسی و یا تحتانی والف و فتح نون بھی کہتے ہیں۔ اور یہ علم پھر دو طرح پر ہے ایک وہ جو حواس خمسہ سے معلوم ہو اور دوسرا وہ جو من کے ذریعہ ظاہر ہو جس کو یہ گروہ

حواس خمسہ میں داخل نہیں سمجھتا۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی چار چار قسمیں ہیں۔ آدگرہ (بفتح ہمزہ و واو و کاف فارسی مشدد و را و ہا) جو چیز سامنے ہو اس کو صرف اس حد تک جاننا کہ وہ آدمی ہے یا گھوڑا لیکن ان کے صفات سے واقف نہ ہونا۔ ایہا (بکسر ہمزہ و سکون یا و ہا و الف) اس امر کی کھوج کہ یہ آدمی کہاں کا ہے اور یہ گھوڑا کس سرزمین کا ہے۔ اَوَائے (بفتح ہمزہ و واو و الف و فتح ہائے تحتانی) ان کا تشخص کرنا ڈارھنا (بدال و الف و ہا خفی و فتح را و نون و الف) اس تشخیص شدہ کو یاد اور خیال میں رکھنا۔ پارنارتھک (بباء فارسی و الف و سکون را و میم و الف و سکون را و کسر تا فوقانی و ہا خفی و فتح کاف) وہ وقوف جو نفس ناطقہ کے فروغ پانے سے حاصل ہو اور رکت میں کام آئے۔ اور یہ دو طرح پر ہے۔ بِکَل (بکسر با و فتح کاف و لام) کچھ جاننا اور کچھ نہ جاننا۔ سَکَل (بفتح سین و کاف ولام) ہر شے کا جاننا۔ اس کو کیل گیان میں (بکسر مجہول کاف و سکون یا و لام کہتے ہیں۔ اور بکل کی دو شق ہیں۔ اَودِہ گیان (بفتح ہمزہ و واو و کسر دال و ہا خفی و کسر کاف فارسی و یا و الف و فتح نون) رنگ بدلنے کے باوجود اس کا اصلی رنگ معلوم ہو جائے اور دور و نزدیک میں تفاوت نہ ہو۔ مَنَہ پَرجوگیاں (بفتح میم و نون و سکون ہا و فتح با فارسی و سکون را و فتح جیم و واو) دل کے احوال سے وقوف حاصل ہو اور اندرونی راز آشکار ہوں۔

پروکس کی پانچ قسمیں ہیں۔ سُمَرن (بضم سین و فتح میم و را و نون) جو بغیر دیکھے تصور میں آجائے۔ پَرتی بھگیان (بفتح با فارسی و را و کسر تا فوقانی و فتح یا تحتانی و کسر با و ہا خفی و کسر کاف فارسی مشدد و یا تحتانی و الف و فتح نون) جو علم دوسرے کی شہادت سے حاصل ہو۔ تَرک (بفتح تا فوقانی و سکون را و فتح کاف) واقفیت جو نسبت التزامی کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ اَنُمان (بفتح ہمزہ و ضم نون و میم و الف و فتح نون) علم قیاسی یہ ایک سے لے کر دس تک چیزوں کے ارتباط سے حاصل ہوتا ہے

اور ہر شے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ سَبَدَ (بفتح سین وسکون با وفتح دال) وہ علم جو ایسی تقریر سے حاصل ہو ایک ایسی بات سے جو غصہ و خواہش و راست بینی و درستی گفتاری سے بیان کی جائے۔

پرمیر کی چھ قسمیں ہیں اور ہر ایک کو جوہر قدیم تسلیم کرتے۔ ان کا حصول اجزائے مقداری کے شمار و بصارت سے ماوری ہے اور سب جگہ موجود ہے پہلا آتما۔ یہ ایک جوہر لطیف و مصدر و محل دانش ہے جو اجسام میں ایسا ہے جیسے کسی مکان میں چراغ کی روشنی۔ اس کو فاعل اور نیکی و بدی کا قبول کرنے والا تسلیم کرتے ہیں اور اس کی دو قسمیں سمجھتے ہیں پر آتما۔ جیو آتما۔ اول خالق عالم سے مخصوص ہے اور یہ چار صفات سے موصوف ہے۔ اننت گیان (بفتح ہمزہ و نون و نون خفی و فتح تا فوقانی) جزئیات کا علم اننت درسن (بفتح دال وسکون را و فتح سین و نون) کلیات کا علم۔ اننت بیرج (بکسر با و سکون یا و فتح را و جیم) اعلیٰ طاقت اننت سکھ (بضم سین و سکون کاف و ھا خفی) لازوال مسرت۔

اوتار کے یہ معتقد نہیں ہیں لیکن یہ یقین رکھتے ہیں کہ انسان نیک اعمال کے باعث ہمہ داں ہوتا ہے اور ایسا انسان دین و دنیا کے کاموں میں جو کچھ کہتا ہے اس کو کلام الٰہی سمجھتے اور اسے سَاکَار پرمیسُر (بسین و الف و کاف و الف و را و فتح با فارسی وسکون را و کسر مجہول میم و سکون یا تحتانی و ضم سین و سکون را) کہتے ہیں۔ ایسے چوبیس نفوس چھ ادوار (جن کا حال ہم نے پچھلے دفتر میں لکھا ہے) میں پیدا ہونگے اور تیسرے اور چوتھے میں ان کا وجود میں آنا ختم ہو جائے گا۔ ان دوروں میں کا پہلا دورہ آدِناتھ (ہمزہ و الف و کسر دال و نون و الف و فتح تا فوقانی و ھا خفی) اور آخری مہاویر ہے ان میں سے ہر ایک کو جن اور (بفتح میم و ھا و الف و کسر واو وسکون یا و را) ہے۔ خدائے قدوس کو نرگُن پرمیسر (بکسر نون و سکون را و ضم کاف فارسی وسکون نون) کہتے ہیں۔

جیو آتما کے چند تقسیمیں ہیں۔ ثنائی جیسے متحرک و ساکن مثلاً آدمی اور

درخت ثلاثی جیسے زن و مرد و مخنث۔ رباعی جیسے انسانی اور نباتی اور بہشتی اور دوزخی پیکر۔ خماسی ایک حس والا جیسے کہ چاروں عنصر اور نباتات ان کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو نظر آتے ہیں اور دوسرے وہ جو بہت چھوٹے ہونے کے باعث نظر نہیں آتے۔ ان پانچوں میں سے ہر ایک چیز کو جاندار اور قوت لامسہ رکھنے والا تسلیم ہیں۔ دو حس رکھنے والے جیسے سیپی اور جونک ہیں جنھیں لامسہ اور ذائقہ کے علاوہ قوت شامہ بھی حاصل ہے۔ اور چار حس رکھنے والے جیسے مکھی اور بھڑ کہ انھیں لامسہ ذائقہ اور شامہ کے علاوہ قوت باصرہ بھی ہے۔ اور پانچ حس رکھنے والا جیسا کہ آدمی ہے۔ ان سب کی دو قسم ہیں ایک من رکھنے والے اور دوسرے ان کے سوائے ورق کے مانند دینائے شرب کا بھی یہی عقیدہ ہے چونکہ پہلی اور پانچویں تقسیم دو شقوں پر منقسم ہے اس لیے تمام جانور سات اقسام سے زائد میں نہیں تقسیم ہو سکتے ان میں سے ہر ایک دو صنف پر مبنی ہے۔ پَرجابت (بفتح با فارسی وسکون را و جیم و الف وسکون با فارسی و کسر تا) یہ وہ ہیں جنھیں چھ قوتیں یعنی جسم کا تربیت پانا۔ غذا کا قبول کرنا۔ صاحب حواس ہونا۔ طاقت گویائی۔ سانس لینے کی قوت۔ میں حاصل ہیں۔ اپرجابت یہ وہ جاندار ہیں جنھیں مذکورہ چھ قوتیں حاصل نہیں ہیں۔ یک حسی جانوروں کو چار قوتیں یعنی غذا کا قبول کرنا۔ جسم کا تربیت پانا۔ صاحب حواس ہونا۔ سانس لینا حاصل ہیں۔ اور دو و تین و چار و پانچ حسی جانوروں میں سوائے من کے پانچ قوتیں پائی جاتی ہیں یعنی مذکورہ چار قوتیں گویائی اور صاحب من کو چھ قوتیں حاصل ہیں۔

کہتے ہیں کہ جس نفس میں دس چیزیں موجود ہوتی ہیں وہ زندہ ہے ورنہ مردہ ہے۔ ان دس چیزوں میں سے ہر ایک کا نام پران (بفتح با فارسی و را و الف و نون) ہے۔ یعنی پانچ حواس۔ من۔ گویائی۔ جسم کا تربیت پانا۔ سانس کا لینا۔ استعداد زندگی۔ پانچ حاسہ کو چار طرح پر سمجھتے ہیں دِنیوَتہ (بکسر دال وسکون یا و فتح واو و تا فوقانی و ہا ملفوظ) اَمنگہ (بفتح میم و ضم نون و فتح کاف فارسی مشدد و ہا خفی) نارکی (بنون و الف و فتح را

وکسر کاف وسکون یا) تُرِنجح (بکسر تا فوقانی وسکون را وفتح جیم ونوں خفی وفتح جیم)۔ دیوتہ ایک نورانی جوہر ہے جو خدائی خواہش پر بغیر ذریعہ توالد وتناسل پیدا ہوا ہے اس کا جسم گوشت اور ہڈی سے معرا ہے اس کو امراض عارض نہیں ہوتے اور اس کے انفاس سے خوشبو آتی ہے۔ وہ بیمار نہیں ہوتا۔ کہن سالی اس کو جوانی کی تازگی سے محروم نہیں کرتی۔ اس کی ہر خواہش پوری ہوتی ہے اور ہزاروں اشکال میں نمودار ہوتا ہے اور زمین سے چار انگشت بلند چلتا ہے ان دیوتاؤں کا گروہ چار قسم کا ہے۔ (۱) بھَوَن پَتِ (بفتح با وھا خفی وفتح واو ونون وبا فارسی وکسر تا فوقانی) یہ گروہ زمین کی سات تہہ تسلیم کرتا ہے اور جس زمین پر کہ انسان رہتے ہیں اس کا عمق ایک لاکھ اسی ہزار جوجن خیال کیا جاتا ہے اس میں سے ایک ہزار جوجن اوپر اور ایک ہزار جوجن نیچے چھوڑ کر باقی حصہ ان دیوتاؤں کی قیام گاہ ہے۔ اور اس گروہ کے دس جماعتیں ہیں۔ اور ہر جماعت کے دو حاکم ہوتے ہیں جن میں سے ایک شمال کی سمت اور دوسرا جنوب کی سمت کارفرما ہے۔ ان سب جماعتوں کے رنگ روپ لباس کھانا نشست وبرخاست جدا جدا ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ اس گروہ کی عمر دس ہزار سے کم اور ایک ساگر (سمندر) سے زیادہ نہیں ہوتی۔ دیوتاؤں کے اس گروہ کو سب سے کم درجہ کا تصور کیا جاتا ہے۔ (۲) ونتر (بکسر واو ونون خفی وتا فوقانی ورا) یہ گروہ اس حصۂ زمین میں آباد ہے جو دو ہزار جوجن اوپر اور سو جوجن اسفل حصہ سے سو جوجن چھوڑ کر درمیان واقع ہے لیکن انسانوں کے قیام گاہیں بھی آجاتے ہیں اس گروہ کی سولہ جماعتیں ہیں اور ہر جماعت کی دو حکومتیں ہیں۔ ان کی عمر دس ہزار سے کم اور ایک پلویم سے زیادہ نہیں ہوتی۔ (۳) جُوتِکِی بضم جیم وسکون واو وکسر تا فوقانی وکاف و سکون یا) ان کا قیام زمین ہموار سے سات سو نو جوجن بلند اور پورب تک ایک سو دس ان کی انتہائی حد ہے۔ ان کی پانچ جماعتیں ہیں۔ اول ستارے دوسرے آفتاب۔ ستاروں سے دس جوجن بلند تر مقام پر اس کا تخت گاہ ہے تیسرے ماہتاب اسی جوجن سورج سے بلند ہے۔ چوتھے وہ ستارے جو

اٹھائیسویں منازل پر ہیں۔ پانچویں گرہ (بفتح کاف فارسی و را و ھا) یہ منازل سے چار جو جن بلند ہیں اور یہ اٹھاسی ہیں جن میں سے پانچ عطارد۔ زہرہ مشتری مریخ۔ زحل سب میں اہم ہیں اور یہ پانچوں تین تین جوجن ہر ایک سے بلند مقام پر ہیں۔ اور ان سب کی زندگی کم از کم پلویم کے آٹھویں حصے سے زاید از زاید ایک پلویم وایک لاکھ سال ہے۔ (۴) ویماناک (بفتح واو وسکون یا و میم والف وکسر نون وفتح کاف) اس طبقے کا قیام گاہ ان سب کے اوپر ہے۔ اور ان کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی کلپوپپن (بفتح کاف وسکون لام وضم با فارسی و سکون واو و بدو بائے فارسی مفتوح و نون مشدد) ان کی قیام گاہ بہشت کے بارھویں طبقے میں ہے۔ اور ہر ایک کے لیے ایک علٰحدہ فرماں روا ہے اور چار کے صرف دو بادشاہ ہیں ان دس سلطنتوں میں دس چیزیں ان کی عظمت بڑھانے والی ہیں منصف بادشاہ قابل وزیر۔ مہربان حکیم۔ پرخلوص مصاحب سلاح دار نگاہبان ہاتھیوں کے سات لشکر افسر۔ گھوڑے۔ گاڑی۔ بیل۔ پیادے۔ شمشیر باز۔ ماہرین موسیقی۔ مدبرین سلطنت۔ اخبار رساں اور بھنگی کہتے ہیں کہ اس بلند مرتبہ گروہ کی کچھ کسرات کم ڈیڑھ راج قیام گاہ ہے۔ دوسری قسم کلپاتیت (بفتح کاف وسکون لام وبا فارسی والف وکسر تا فوقانی و سکون یا تحتانی وفتح تا) ہے۔ یہ غیر کے طرف متوجہ نہیں ہوتے دوستی دشمنی فرمان برداری اور فرماں روائی سے کنارہ کش سوائے ذکر الٰہی کے کوئی شغل نہیں رکھتے۔ ان سے بلند تر مقام پر بارہ آرام گاہیں ہیں نو نو ایک دوسرے سے بلند درجہ پر ہیں اور دوسرے پانچ بالکل روبرو جن میں دو او پر ایک نیچے اور ایک درمیان میں واقع ہے اس طرح ان سب کی قیام گاہ چودہ طبقے میں ہے۔

عالم کے تین طبقے تسلیم کرتے ہیں۔ منکہ لوک (بفتح میم وضم نون و فتح کاف مشدد وھا خفی وضم لام وسکون واو وفتح کاف) زمین کے اسفلی حصے سے نو سو جوجن بلندی تک یہ طبقہ انسان کی قیام گاہ ہے کہتے ہیں کہ زمین طول میں ایک راج اور عرض میں بھی اسی قدر ہے۔ اس میں سے

پینتالیس لاکھ جوجن پر انسان بسر کر رہے ہیں۔ اس کی تہ کو پاتال لوگ (بیائے فارسی و الف وتا فوقانی و الف وسکون لام) کہتے ہیں جو پیمائش کے رو سے نوسو جوجن کم سات راج ہے۔ دوسرے کو پہلے کا دوچند سمجھتے ہیں اسی طرح ہر زمین میں ایک راج زیادہ کرتے ہیں چنانچہ ساتویں کو کچھ کم سات راج سمجھتے ہیں۔ سُرگ لوگ۔ (بضم سین وسکون را و فتح کاف فارسی) عالم علوی۔ یہ کچھ کم سات راج ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو پنج حسی موجودات خیال کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے چھبیسویں طبقہ میں ویمانگ گروہ کا قیام ہے۔ اور ان ہی طبقات کا نام بہشت ہے۔ ان میں اجسام اپنے نیک اعمال کے باعث داخل ہوتے ہیں اور خوشی پاتے ہیں۔ ویمانگ کے آٹھ طبقے پانچ راج ہیں اور چار چھٹے راج میں بسر کرتے ہیں اور قسم دوم کے چودہ طبقے ایک راج میں بسر کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ اگر ایک لوہے کا گیند ساڑھے تین سیر اکبری وزن کا کسی بلند مقام سے نشیب کی طرف پھینکا جائے تو اس گیند کو نشیب میں پہنچنے کے لیے چھ ماہ چھ دن اور بارہ گھڑی کا وقت درکار ہوگا پس ایسی بلندی اور پستی کے درمیان میں جتنا فاصلہ یہ گیند طے کرسکتا ہے اسی سے مراد راج ہے۔ کہتے ہیں کہ ان مذکورہ چھبیس طبقوں سے بلند اڑتالیس کوس کے بعد ایک مدور قطعہ ہے جو بلور کے مانند ہے۔ اس کا طول پینتالیس لاکھ جوجن اور عرض بھی اسی قدر ہے جو بلندی میں آٹھ جوجن ہے۔ تین اور ۵/۶ حصے کوس اس مقام سے اور مقدس مقام ملکت کا ہے یہاں انسان نور ہو کر انوار الہی میں فنا ہو جاتے ہیں۔

دیوتا کی عمر پلویم سے کم اور ساگر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ دیوتاؤں کے چاروں طبقوں سے دو طبقوں تک کے دیمانگ کا قد سات ہاتھ ہوتا ہے۔ اور تیسرے اور چوتھے طبقے کے چھ ہاتھ اور پانچویں اور چھٹے طبقے کے پانچ ہاتھ اور ساتویں اور آٹھویں طبقے کے چار ہاتھ اور نو سے بارہ تک طبقے کے تین ہاتھ اور تیرہ سے اکیس طبقے تک کے دو اور بائیس سے چھبیسویں طبقے تک کے ایک ہاتھ بلند ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک دیوتا کو

طرح طرح کے اشکال میں ظاہر ہونے کی قوت حاصل رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ تمام دیوتا ئیں غذا کی خواہشمند ہیں لیکن منہ سے نہیں کھاتے ہیں۔ ان میں سے جس کی عمر دس ہزار سال کی ہوتی ہے وہ ایک روز کے بعد غذا کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اور جس قدر عرصے میں ایک تندرست انسان انچاس مرتبہ سانس لیتا ہے وہ ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں جس کی عمر ایک ساگر تک ہوگی تین دن اور نو دن کے درمیان میں ایک بار کھانا کھائے گا اور چار گھڑی سے سولہ گھڑی کے درمیان میں ایک مرتبہ سانس لے گا۔ اور جس کی عمر ایک ساگر سے زیادہ ہو تو وہ ایک ہزار سال کے بعد غذا کھائے گا اور پندرہ دن کے بعد سانس لے گا۔ اور وہ شخص جس کی عمر اس سے بھی زیادہ ہوگی تو غذا کے اعتبار سے ہر ساگر پر ایک ہزار سال کا اضافہ ہوگا پندرہ پندرہ دن کا اضافہ سانس لینے کی مدت میں بھی ہوتا جائے گا۔ اس فرقے کی یہ بھی رائے ہے کہ تمام دیوتا قسم چہارم کے دوسرے طبقے تک انسانوں کی طرح مباشرت کرتے ہیں لیکن حاملہ نہیں ہوتے تیسرے اور چوتھے طبقے کے صرف ملاقات اور قوت لامسہ سے حظ پاتے ہیں۔ پانچویں اور چھٹے طبقے کے صرف دیکھنے سے اور ساتویں اور آٹھویں طبقہ کے آواز سننے سے اور دوسرے چار طبقوں کے محض خیال سے اور باقی قسم دوم کے چودہ طبقوں کے دیوتا اس سے پاک ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آدمی اعمال کی قوت سے اس مرتبہ کو پہنچتا ہے۔ اور ہر گروہ کے متعلق عجیب وغریب افسانے بیان کئے جاتے ہیں جن میں سے بعض پر کفایت کرنا مناسب ہے۔

منکھ (ارواح) کی دو قسمیں ہیں۔ سَنّیا (بفتح سین وکسر نون مشدد و یائے تحتانی والف) صاحب من۔ آسنیا (بفتح ہمزہ) یہ غیر من۔ کہتے ہیں کہ دوم انسان کے گوشت اور خون اور تھوک میں پیدا ہوتے ہیں اور دو گھڑی سے زیادہ زندہ نہیں رہتے سنیا کی دو قسمیں ہیں۔ یہ جماعت زمین کے دو حصے کرتی ہے اور ہر حصے میں ایک قسم کو آباد خیال کرتی ہے۔ پہلی قسم

وہ ہے جہاں امر و نہی کا بازار گرم ہے اور نیک اعمال نیک و بدکرداری کے ذریعے سے سعادت و شقاوت حاصل کی جاتی ہے۔ دوسری زمین کے پندرہ قطعے اس کے لیے مخصوص ہیں۔

یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ چھ ارہ میں (ارہ کی مدت پچھلے دفتر میں ہم نے بیان کی ہے)۔ بارہ چکرورتِ (بفتح جیم فارسی و کاف مشدد و را و فتح واو و سکون را و کسر تا) پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے قبضے میں تیس ہزار ملک اور تیس بادشاہ اس کے مطیع ہوتے ہیں چوراسی لاکھ ہاتھی اور اتنے ہی گھوڑے اور چھکڑے اس کے قبضے میں رہتے ہیں چودہ ہزار وزیر اور تراسی کروڑ پیادہ اور اسی ہزار حکیم تین لاکھ سلاح بردار اور پانچ لاکھ چراغ افروز۔ تین کروڑ ڈوم۔ چونسٹھ ہزار نکاحی عورتیں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار لونڈیاں سولہ ہزار جواہر کے معدن انیس ہزار سونے کے معدن۔ بیس ہزار دوسرے معدن اس کے قبضے میں ہیں اور سولہ ہزار ملیچھ (بفتح میم و کسر لام و سکون یا و فتح جیم فارسی مشدد و ہا خفی) یہ وہ لوگ ہیں جو چکرورت کا اعتقاد نہیں رکھتے ہیں کئی ممالک اس کی قلمرو میں داخل ہیں۔ اور تیس ہزار بڑے شہر سولہ ہزار تخت گاہیں۔ چھبیس کروڑ باورچی اور تین سو ساٹھ خاصگی بھی اس کے تحت میں ہیں۔ اس کے علاوہ اور بیشمار صفات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس زمانے میں ان میں کا پہلا آدناتھ بھرت پور کا راجہ ہے۔ ان میں سے بعض نیک اعمال کے باعث بہشت میں اور بعض دوزخ میں داخل ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ باسدیو (بباو الف ضم سین و کسر مجہول دال و سکون یا و فتح واو) نامی اور نو اجسام پیدا ہوتے ہیں اور یہ عالی مرتبت ہستیاں چکرورت کا نصف اقتدار رکھتے ہیں ان کے متعلق یہ بھی رائے ہے کہ یہ بزرگ صورتیں دوزخ میں داخل ہوں گی اور کشن کو اسی گروہ میں شمار کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بلدیو (بفتح با و سکون لام) نامی اور نو اجسام پیدا ہوں گے جو باسدیو کے نصف اقتدار کے مالک ہوں گے ان تمام جماعتوں سے بلند تر تنہکر ہیں جن کا تذکرہ عنقریب لکھا جائے گا اس سرزمین کے ساکنین میں اس گروہ کے بابت بے شمار مزید حالات بھی

لکھے گئے ہیں۔
اس زمین کے علاوہ ایک دوسری زمین ہے جو بہت طویل ہے وہاں کے انسان درختوں کے پتوں کو اپنا لباس بناتے ہیں اور جنگلی میوے کھاتے ہیں یا اس زمین کی مٹی پھانکتے ہیں جو شکر کے مانند میٹھی ہوتی ہے۔ یہ لوگ خوش رو اور پسندیدہ خصائل ہیں۔ ان میں ہر ایک کا قد ایک کوس سے تین کوس تک بلند ہوتا ہے۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہونیکے بعد یہ مرجاتے ہیں انھیں جگلیہ (بضم جیم وسکون کاف فارسی وکسر لام وفتح یا وہا مکتوب) کہتے ہیں جب یہ بڑے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے رشتہ زناشوئی قائم کرتے ہیں اور ان کا ایک سال ایک پلویم سے تین پلویم تک کا ہوتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو افراد نکوکار نہیں ہوتے اور اعمال خیر نہیں کرتا وہ مرنے کے بعد اس گروہ میں آتا ہے اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتا ہے۔ اس کے بعد وہ گناہوں کے بوجھ سے سبکدوش ہوتا ہے۔
نارکی (بنون والف وفتح راو کسر کاف وسکون یا) دیوتاؤں کی طرح قسم قسم کے اجسام میں آسکتے ہیں اور بہت سے احوال میں یہ ان کے برابر ہیں لیکن صورتوں کے اعتبار سے اور ہمیشہ غم واندوہ میں مبتلا رہتے ہیں چھٹی زمین میں جہاں دوزخ کی تقسیم بیان کی جاتی ہے یہ گروہ آگ میں شعلوں میں جلتا اور تکلیف ومصیبت میں مبتلا رہتا ہے یہ افراد اپنی بدذاتی سے ایک دوسرے کو گزند پہنچاتے ہیں۔ بھون پت کی جماعت کا گزر تین طبقوں تک ہے وہ اس جماعت کو بدکرداری کی سزا دیتے ہیں۔ پہلے طبقے میں رہنے والوں کا قد تین ہاتھ سے کم اور اکتیس ہاتھ چھ انگشت سے زیادہ نہیں ہوتا اور ان کی زندگی دس ہزار سے کم اور ایک ساگر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ دوسرے طبقے کے باشندوں کا قد پہلے طبقے والوں سے دوچند ہوتا ہے اسی طرح ہر طبقے میں قد زیادہ ہوتا جاتا ہے دوسرے طبقے والوں کی عمر ایک سے تین ساگر تک اور تیسرے طبقے والوں کی عمر تین ساگر سے کم اور سات ساگر سے زیادہ نہیں ہوتی اور چوتھے طبقے میں سات سے

دس ساگر تک اور پانچویں میں سترہ اور چھٹے میں بائیس اور ساتویں میں تینتیس ساگر تک عمر ہوتی ہے۔ ترجنج ۔ دوسرے جانور۔ ان کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو پانی میں ہیں دوسرے وہ جو زمین پر ہیں تیسرے وہ جو ہوا میں ہیں۔ قسم اول کی پانچ نوع ہیں اول سوسمار بصورت انسانی۔ ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ دوسری قسم۔ انواع و اقسام کی مچھلی تیسرے سنگ پشت ۔ چوتھے۔ گراہ۔ یہ ایک جانور رسی کے مانند ہوتا ہے جو چار گز یا اس سے زیادہ لانبا ہوتا ہے یہ ہاتھی کے پاؤں میں یا ایسے ہی چیزوں سے اس طرح لپٹ جاتا ہے کہ جانور کو پانی سے باہر آنا محال ہو جاتا ہے۔ پانچویں۔ مگرمچھ۔ قسم دوم کے تین نوع ہیں۔ چہار پائے۔ جیسے گائے۔ اور وہ جو سینہ سے چلتے ہیں جیسے سانپ۔ اور وہ جو دو ہاتھ سے چلتے ہیں جیسے نیولا۔ تیسری قسم بھی چار نوع پر ہے۔ جس میں سے دو نوع تو پالو جانور ہیں جو آدمی کے ہمراہ رہتے ہیں اور ان کے پر بالوں کے ہوتے ہیں جیسے کبوتر اور وہ جن کے پر پوست کے ہوتے ہیں جیسے چمگادڑ اور دوسری نوع دیوتاؤں کے قیام گاہوں میں اڑتی ہے ان میں سے ہر ایک کے متعلق طرح طرح کے وضع اور حالات بیان کئے گئے ہیں۔ قسم اول کی عمر دو گری سے ایک پورب تک ہوتی ہے (بضم با فارسی وسکون واو وفتح را و با) ایک پورب ستر کروڑ ایک لاکھ اور چھپن ہزار کروڑ سال کا ہوتا ہے) اور قسم دوم وسوم کی عمر میں تو پہلی قسم کے مانند ہے لیکن انتہائی عمر میں قسم دوم تو تین پلویم سے زیادہ نہیں ہے اور قسم سوم کی کوئی عدد معین نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک حسی جانوروں کی عمر اگر سوجہم عناصر سے ہوں تو وہ دو گھڑی تک ہوتی ہے اور اجسام خاکی کی عمر بائیس ہزار سال سے زیادہ نہیں بڑھتی اور آبی کی سات ہزار سال اور آتشی کی تین روز اور باد سموی کی تین ہزار سال ہوتی ہے۔ اور دو حس والوں کی عمر بارہ سال اور تین حس والوں کی انچاس روز اور چار حس والوں کی چھ مہینے اور پانچ اندری والوں میں ترجنج اور انسان کی عمر تین پلویم اور دیوتا اور نارکی کی عمر تینتیس ساگر سے زیادہ نہیں ہوتی۔
چاروں اجسام کے ابدائی تعبیر کے لیے تاکہ ارواح کو ایک جان کے

آرام حاصل ہو چوبیس پیکر مقرر ہیں جن میں ہر پہر کو آتے جاتے رہتے ہیں یعنی ہوا آگ پانی خاک۔ نباتات دو حس والے۔ تین حس والے چار حس والے وہ چوپائے جو شکم زاد ہیں۔ دوزخی اجسام کی دس قسمیں بھونت۔ ونتر۔ جونکی۔ ویمانک۔ آدم۔ دیوتا۔ مرنے کے بعد ان پانچ پیکروں میں سے کسی ایک میں جنم لیتے ہیں۔ انسانی پانچ حس والے جانور۔ پانی۔ مٹی۔ نباتات۔ انسان کی بائیس جگہ آواگون کی (آمدو شد) ہوتی ہیں اور جب یہ ہوا۔ آگ ہو جاتا ہے تو پھر انسانی قالب میں نہیں آتا۔ اور دوزخی اجسام کا دو جگہ گزر ہے انسان۔ اور پانچ حسی وہ جانور جو شکم زاد ہیں ان کی عمر جگلیہ کی طرح زیادہ نہیں ہوتی اور ہرگز یہ بہشت میں نہیں جا سکتے۔ اور دوزخ کے ساتویں طبق والے میں انسانی قالب میں نہیں آتے۔ بلکہ ہر تین قسم کے پانچ حسی جاندار چوبیسوں مقامات میں آتے اور جاتے رہیں۔ اس مشرب کے اہل ریاضی سو ہزار کو لکس (بفتح لام وسکون کاف وضم سین) بزبان عوام لاکھ کہتے ہیں۔ اور دس لکس کو پَرَیُوت (بفتح با فارسی و را و یا وسکون واو وفتح تا) اور دس پریوت کو ایک کُوٹ کہتے ہیں (بضم مجہول کاف وسکون واو وفتح تا ہندی) جو عام طور پر کرور مشہور ہے۔ اور سو کرور کو ارب (بفتح ہمزہ وسکون را وفتح با) اور دس ارب کو ایک کھَرب (بفتح کاف وہا خفی وسکون را وفتح با) اور دس کھرب کو ایک بکھرب (بکسر با وفتح کاف و ہا خفی وسکون را و با) اور دس بکھرب۔ کو مہاسَرُوَج (بفتح میم وہا و الف وفتح سین وضم مجہول را وسکون واو وفتح جیم) یا پدم کہتے ہیں۔ دس پدم کا سنکھ (بفتح سین و نون خفی وفتح کاف وہا خفی) ہوتا ہے اور دس سنکھ کا سمدر (بفتح سین وضم میم وسکون دال مشدد وفتح را جس کو اکور بھی کہتے ہیں کہ اگر جنگلی گائے کے ایک ہفت روزہ بچے کے بال کا جو نواح دہلی کے تمام بالوں سے چار ہزار چھیانوے حصہ زیادہ ہوتا ہے اس حد تک تجزیہ کرتے جائیں کہ قابل تقسیم نہ رہے اور ان سب اجزا کو ایک ایسے کنوئیں میں جس کا طول و عرض و عمق چار کوس ہو بھر دیں اور ہر سو سال گزرنے کے بعد

ان اجزا میں سے ایک جزا اس کنویں میں سے نکالیں تو جس قدر مدت میں وہ کنواں ان اجزا سے خالی ہوگا اس مدت کا نام پلویم ہے (بفتح با فارسی وضم لام وسکون واو وفتح با فارسی وسکون میم) اور جب پلویم سے دس سمدر گزر جائیں تو ایک ساگر ہوتا ہے۔

دوسرا اکاس ہے چونکہ اس سے پیشتر ہم نے اولین کا تذکرہ کیا ہے اس لیے اب دوسرے پانچ اقسام کا اجمالاً تذکرہ لکھتے ہیں۔(۱) اکاس ایک جوہر ہے جو لطیف اور قدیم اور ہر جگہ موجود ہے۔(۲) اس میں شعور اور جان نہیں ہے۔ تیسرے کال۔ پہلے جوہر کی طرح ہے مگر فرق اتنا ہے کہ یہ ہر جگہ موجود نہیں ہے لیکن تمام انسانی قیام گاہ کو محیط ہے۔ چوتھا پُنگل (با فارسی وسکون تا و فتح کاف فارسی وسکون لام) اس کے چار قسمیں ہیں اگر یہ تقسیم اور غیر سے مرکب نہ ہو تو اسے پَرَمانُ (بفتح با فارسی وسکون را و میم والف وضم نون) کہتے ہیں۔ اور اس کو جب یہ غیر سے مرکب ہے تو پَرَدیس (بفتح با فارسی وسکون را۔ کسر مجہول دال وسکون یا) کہتے ہیں۔ جب چند پردیس باہم مختلط ہو جاتے ہیں تو دیش (بکسر دال وسکون یا وسین) کہتے ہیں اور جب چند دیس یکجا ہو جاتے ہیں تو سکندہ (سکون سین وفتح کاف ونون خفی ودال وھا خفی) کہتے ہیں ان میں سے پہلے کو قدیم سمجھتے ہیں اور اس میں پانچ چیزیں ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ رنگ۔ بو۔ بلغم۔ اور دوان متضاد آٹھ کیفیتوں میں ہے۔ گرانی۔ سبکی۔ سختی۔ نرمی۔ گرمی۔ سردی۔ چربی۔ اور اس کی نقیض۔ پانچواں دھرماستکای (بفتح دال وھا خفی وسکون را و میم والف وسکون سین وفتح تا وکاف والف وفتح یا) یہ ایک جوہر ہے جس کے باعث۔ نفس ناطقہ من پتنگل۔ آسانی سے حرکت میں آتے ہیں جس طرح کہ پانی مچھلی کی حرکت میں سہولت کا باعث ہے۔ چھٹا۔ اَدھرماستکای (بفتح ہمزہ) یہ ایک جوہر ہے جو سکون وآرام کا موجب ہے۔ بعض کتابوں میں نو چیزیں اس کے مؤید لکھے گئے ہیں۔ اور ان کو نوتت۔ کہتے ہیں۔ جیو (بکسر جیم وسکون یا وواو) یعنی روح۔ آجیو (بفتح ہمزہ) اس کے متضاد جیسے آکاس اور کال۔ پُنیّ (بضم

با فارسی و کسر نون مشدد و فتح یا)۔ پاپ (بدو بائے فارسی میان الف) بکثرت پتکل با آتما کے ملنے سے خوشی اور غم) رنج و راحت کی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ اس اتصال کا نام کرم (بفتح کاف و سکون را و میم) ہے جس کو پُرکرت (بفتح با فارسی و سکون را و کسر کاف و سکون و فتح تا فوقانی) بھی کہتے ہیں اس میں ثمرۂ خیر کو پن اور مایۂ شر کو پاپ کہتے ہیں۔ کرم کی آٹھ قسم ہیں۔ گیانا دَرنی (بکسر کاف فارسی و با و الف و نون و الف و فتح واو و سکون را و کسر نون و سکون یا) تمام پتکل کا وہ اتصال جس سے پانچوں مذکورہ دانش پس پردہ ہو جائیں بیدنی (بکسر مجہول با و سکون یا و فتح دال و کسر نون و سکون یا) تمام پتکل کا ایسا ملاپ جس سے نفس کو خوشی اور غم حاصل ہو۔ مُوہنی (بضم مجہول میم و سکون واو و فتح و کسر نون و سکون یا) ان اجزا کا اتصال جس سے خیر کو شر اور شر کو خیر سمجھے یہ ایسے اجزا کا ملاپ جس سے جاندار کی بقاء حیات ہے۔ نامَ (بنون و الف و فتح میم) ایسی چیزوں کا فراہم ہو جانا جو تمام نوع اور صنف اور فرد کے ظہور کا باعث ہوں۔ گوتّر (بضم کاف فارسی و سکون واو و تا مشدد و فتح را) ایسے اجزا کا جمع ہو جانا کہ جس سے نفس اعلیٰ درجہ اور کم درجہ کی شکلیں اختیار کر سکے۔ اَنترایَ (بفتح ہمزہ و سکون نون و فتح تا و را و الف و فتح یا) ایسے اجزا کا باہم متصل ہونا جن سے انسان تمام کاموں سے باز رہے نہ غذا کھا سکے۔ نہ عورت سے مباشرت کو جی چاہے۔ نہ تجارت میں کوئی فایدہ حاصل کر سکے نہ خیرات اور ریاضت میں مشغول ہو سکے۔ آسرو (بہ ہمزہ و الف و سکون سین و را و فتح واو) ممنوعہ پانچوں کام یعنی جان آزاری دروغ گوئی۔ چوری۔ ناپارسائی۔ ہوس۔ سَنوَر (بفتح سین و نون خفی و فتح واو و را) ان مذکورہ پانچ چیزوں سے باز رہنا۔ بَندھ (بفتح با و نون خفی و فتح دال دھا خفی) نفس کے ساتھ تمام پتکل کا مل جانا۔ نِرجرا (بکسر نون و سکون را و فتح جیم و را و الف) جسم کے فنا ہونے سے اجزائے مرتبط کا تدریجی افتراق مُوکھ (بضم میم و سکون واو و کاف و ھا خفی) تمام اجزا کی کامل پراگندگی کوڑ دینا۔ اسی کا نام مکت ہے اور یہ بغیر علم اور عمل کے حاصل نہیں ہوتی۔

مثلاً ایک ایسے مکان میں آگ لگے جس میں ایک اندھے اور ایک لنگڑے کی سکونت ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کو باہر جانے کی طاقت نہیں ہے ایسی حالت میں اندھا۔ لنگڑے کو کاندھے پر اٹھا لیتا ہے۔ اور اس طرح لنگڑے شخص کی بینائی اور اندھے کی قوت رفتار سے فائدہ حاصل کر کے ہر دو افراد بسلامتی آگ زدہ مکان سے نکل جاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب تک کہ تین چیزیں فراہم نہ ہوں اس وقت تک یہ مقام بزرگ حاصل نہیں ہوتا اندر کی پہچان اس رہنما کی تلاش جو تعریف و ملامت میں امتیاز نہ کرے اور زخمی ہونے یا زخم کے بھر جانے کی پروا نہ کرے نیک اعمال کی مداومت۔ اور یہ ہر سہ خصائل فرماں برداری اور خدمت سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور ان سے دانش نصیب ہوتی ہے جو بیراگ کا سرمایہ ہے۔ اور بیراگ۔ اسرو کو نیست کر دیتا ہے اور یہیں سے سنور کی ابتدا ہے اور سنور انسان کو ریاضت میں مشغول کرتا ہے جس سے اس کے نفس اور جسم کو فنائیت حاصل ہوتی ہے اس فنائیت کی بارہ قسمیں ہیں۔ وقت معین میں غذا نہ کھانا۔ پہلے تو ایک سال تک اور بعض نے نو مہینے تک غذا نہ کھانے کا اپنے کو عادی بنایا۔ اور کم سے کم مدت جس میں غذا کھائی جائے چھ مہینے ہے کم کھانا اور پانچ جگہ سے زیادہ غذا نہ طلب کرنا اور اگر میسر نہ ہو تو دوسرے دن تک صبر کرنا۔ اور پانچ مکانات سے باز رہنا۔ دودھ۔ دہی۔ گھی۔ تیل شیرینی۔ اور جسم کو آفتاب کی گرمی سے فنا کرنا۔ تپتی ہوئی ریت پر لیٹنا اور سردی میں برہنہ رہنا۔ ہاتھ اور پاؤں کو سمیٹ کر صرف سرین پر بیٹھنا کہتے ہیں کہ ان چیزوں پر بہت دن تک عمل کرنے سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اور بہتوں کو اس میں ناکامی ہوئی ہے۔

اور گناہوں کے علاج میں ہر ایک گناہ کے لیے عجیب عجیب اعمال مقرر کئے ہیں۔ پیر کے احکام پر چلنا۔ مرتاض لوگوں کی خدمت کرنا مقدس کتابوں کا پڑھنا۔ ہر جگہ بیاباں ہونا کہتے ہیں کہ یہ دو گھڑی سے

کم نہ ہونا چاہئے اور بعض گزشتہ افراد نے تو بارہ سال تک اس طرح بسر کئے ہیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر کھڑا ہونا - اور خود کو حرکت سے باز رکھنا - ان چھ چیزوں سے جلد کامیابی نصیب ہوتی ہے -

ان کی مقدس کتابیں پینتالیس ہیں ان میں سے بارہ کو آنگ (بفتح ہمزہ و نون خفی وضم کاف فارسی) کہتے ہیں اور انھیں کلام الٰہی سمجھتے ہیں آچارا انگ (بفتح ہمزہ و الف و جیم فارسی و الف و را) ریاضت کرنے والوں کی ماند و بود کے متعلق سُکرِ تا انگ (بضم سین و سکون کاف و کسر را و تا و الف) ان میں دنیا کے خدا طلب اشخاص کے تین سو ساٹھ آئین کی تفصیل اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق دلیل بیان کی گئی ہے۔ ستھان انگ (سکون سین و فتح تا و ہا خفی و الف و نون) اس میں ایک سے دس تک اعمال طہارت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ عالم علوی اور سفلی میں ایک سے لے کر سلسلہ وار دس تک بیان کئے ہیں۔ سمَوایا انگ (بفتح سین و سکون میم و واو و الف و یا و الف) اس میں دس سے آگے ایک کروڑ تک طرح طرح کے حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ بھگوتی انگ (بفتح با و ہا خفی و سکون کاف فارسی و فتح واو و کسر تا و سکون یا) اس میں چھتیس ہزار گوتم کے وہ سوالات ہیں جو مہادیو سے پوچھے گئے تھے اور ان کے جوابات بھی ہیں۔ نیا تا دھرم کتھا (بکسر نون و یا و الف و تا و الف و فتح دال و ہا خفی و سکون را و میم و فتح کاف و تا فوقانی و ہا خفی و الف) اس میں ساڑھے تین کروڑ پچھلے قصے ہیں۔ اُپاسک دشا انگ (بضم ہمزہ و با فارسی و الف و فتح سین و سکون کاف و فتح دال و شین و الف) اس میں دس ان فوت شدہ انسانوں کا احوال ہے جو مہادیو پر گرویدہ تھے اَنتَ گدہ دشا انگ (بفتح ہمزہ و سکون نون و فتح تا فوقانی وضم کاف فارسی و دال ہندی و ہا خفی و فتح دال و شین و الف) اس گروہ کے بیان میں جنھیں مُکت کی سعادت ابدی کی دولت نصیب ہو گئی ہے۔ اَنُتَّر دوائی انگ (بفتح ہمزہ وضم نون و فتح تا مشدد وضم را و سکون واو و فتح واو و الف و فتح یا) وہ سعادتمند جو اپنے نیک اعمال کے باعث بہشت کے چھبیسویں طبقہ میں ہیں

پُرُسُ نِبَیَان کرن انگ (بفتح با فارسی و را وسکون سین وفتح نون وکسر با و یا والف وفتح کاف وسکون را وفتح نون) اس میں طرح طرح کے وہ اعمال بیان ہوتے ہیں جو نیکی اور بدی کا سرمایہ ہیں۔ بِبیَاکَ سُتَہ انگ (بدو با تحتانی مکسور وثانی فارسی والف وفتح کاف وسکون سین وفتح تا وھا مکتوب) پچھلوں کے وہ قصے جو اپنے نیک وبد اعمال کی پاداش پانے کے بعد خواب واپسیں حاصل کرتے ہیں۔ چَادِپُوُرَبہ انگ (بفتح جیم فارسی وضم ہمزہ وفتح دال وضم با فارسی وسکون واو وفتح را وبا وھا خفی) اس میں دنیا والوں کے تمام مطالب کے متعلق طرح طرح کے افکار اور اعمال بیان کئے گئے ہیں اور اس مضمون کو مرضی الٰہی سے چوبیس اشخاص نے بیان کیا ہے اور ان کے جانشینوں نے ان سب کو جمع کرکے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اُپانگ (بضم ہمزہ وبا فارسی والف) یہ بارہ کتابیں ہیں ان میں سے بعض تو مذکورہ پہلی کتابوں کے مجملات کی تفصیل ہیں اور چند میں دوسرے مقاصد بھی اضافہ کئے گئے ہیں۔ مُوُلی سُوُتَرَ (بضم میم وسکون واو ولام وضم سین وسکون واو ولام وضم سین وسکون واو وفتح تا ورا) یہ چار کتابیں ہیں۔ ان میں۔ مرشد اور استاد کے آداب اور بھیک مانگنے اور روزی تلاش کرنے کا طرز اور ضروریات نفس۔ عبادت الٰہی۔ اور تصنیف کے آئین بیان ہوتے ہیں۔ چھید گرنتھ (بکسر جیم فارسی وھا خفی وسکون یا ودال وفتح کاف فارسی ورا ونون خفی وفتح تا وھا خفی) یہ چھ کتابیں ہیں ان میں گناہوں کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ پَینَا (بہ فتح با فارسی وکسر یا ونون مشدد والف) یہ دس کتابیں ہیں۔ ان میں اعضا کی تشریح اور جانوروں کے پیدائش کے طریقے اور عنصر کے فنا ہوتے وقت وہ چیزیں جو اس کے باقی رکھنے میں کام آئیں اور دوسرے امور بیان ہوئے ہیں۔ نَندِیْ سُوتَر (بفتح نون ونون خفی وکسر دال وسکون یا وضم سین وسکون واو وفتح تا ورا) یہ ایک کتاب ہے اس میں مذکورہ پانچوں علوم ہیں۔

اس مشرب کے تجرد گزین کو جَتی (بفتح جیم وکسر تا وسکون یا) کہتے ہیں سِکَہ (بکسر سین وفتح کاف مشدد وھا خفی) وہ متلاشی جو اس راہ میں گام زن ہو گنیش سکہ (بفتح کاف فارسی وکسر نون وسکون یا وفتح سین) اس طرح کی ریاضت

کرنا کہ مسلسل چھ ماہ تک نفس امارہ کو خواہش کے تنگ غار میں رکھنا۔ اگر ایک روز غذا کھائے تو دو دن تک نہ کھائے۔ اور دودھ۔ دھی۔ مسکہ۔ روغن۔ شیرینی کو ہاتھ تک نہ لگائے۔ ایک ہی قسم کا غلہ پکا کر گرم پانی میں ڈال کر تھوڑا سا کھائے اور ایک جگہ کے سوائے دوسرے جگہ غذا نہ تلاش کرے۔ رات بھر عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ دن نکل آئے۔ اور ہر رات پانچ سو مرتبہ سجدہ نیاز کرے اور اس وقت بھگوتی کتاب پڑھے۔ پَرَورتک (بفتح یا فارسی و را و واو وسکون را و فتح تا و کاف) یہ بھی مذکورہ اعمال کے پابند رہتے ہیں لیکن انھیں مرشد وقت ان کے مساعی اور واقفیت کی بناء پر اس پُرخطر وادی کے دیگر سالکوں کی نگرانی کے لیے مقرر کرتا ہے تاکہ ان کے اعمال پر نگراں رہے اور ان کی تن آسانیوں اور لغزشوں پر مناسب تدارک کرے۔ ستھیوَرَ (بسکون سین و فتح تا و ھا خفی و کسر واو و فتح را) یہ پرورتک گروہ کے مددگار ہیں گمراہوں کی رہبری اور عاجزوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ رَتَنادِھک (بفتح را و تا فوقانی و نون خفی و الف و کسر دال و ھا خفی و فتح کاف) انھیں بَنیاِسَ (بفتح یا فارسی و کسر نون و یا و الف و فتح سین) بھی کہتے ہیں۔ جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے محض خدا کے لیے وہاں پہنچکر چارہ گری کرتے ہیں اور آچارج کے لیے ایک جگہ تیار رکھتے ہیں اور ان کے لباس کے بھی خبرگیراں رہتے ہیں اور تجرد گزینوں کے تمام معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اُپادھیائ (بضم ہمزہ و با فارسی و الف و کسر دال و ھا خفی و یا و الف و ضم یا) ان کا مرتبہ آچارج کے مرتبہ کے قریب ہے طالبان حق کتب الٰہی کی تصحیح اور ان کے مقاصد ان سے دریافت کرتے ہیں۔ ان کے پاس سوائے بدن کے کپڑوں کے اور کچھ نہیں ہوتا آچَارِجَ (بہ ہمزہ و الف و جیم فارسی و الف و کسر را و فتح جیم) اس گروہ والے خوش خو۔ شکر گزار۔ شیریں گفتار بڑے عقلمند۔ مہربان دل ہوتے ہیں۔ اپنے ملت کے مقاصد کو دلائل کے ساتھ جانتے ہیں۔ اور دوسرے آٹھ گروہوں کے معتقدات سے واقف اور ان کے بطلان کی قوت رکھتے ہیں۔ کوئی کتاب ایسی نہیں ہوتی جن سے یہ واقف نہ ہوں۔ اس تمام کارخانہ عالم کی غمخواری کا بوجھ ان کے ذہن پر ہوتا

ہے ان پر اور اپنی ملت کے رونق و کثرت کا خیال ان کے پیش نظر رہتا ہے۔
لباس اور بے شمار ضروری کتابیں جو ان کے مقاصد کی ہیں اپنے پاس رکھتے
ہیں تاکہ اس راہ کے متلاشیوں کو وقت ضرورت کام آئے۔ گَنْدَھر (بہ فتح
کاف فارسی و سکون نون و فتح دال و ھا خفی و فتح را) آبادی اور نیک اعمال
کے افکار سے اعلیٰ درجہ کی آگہی حاصل کر لیتے ہیں اور ان آٹھوں طریقہ کی
خوارق عادات پر جن کا تذکرہ ہم نے یا تخیل کے تحت کیا ہے قادر ہو جاتے
ہیں یہ گروہ جن کا جانشین ہے۔ جَنَ (بہ فتح جیم و نون) یہ ان تمام مدارج سے
گزر کر ہمہ دانی کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ انھیں تِیرتھنکر (بکسر تا و سکون یا و را
و فتح تا و ھا خفی و نون خفی و فتح کاف و را) بھی کہتے ہیں۔ یہ خوش رو اور خوشخو
ہوتے ہیں۔ ان کے انفاس عطر آمیز ان کی باتیں حکمت آموز ہوتی ہیں۔
ان کا گوشت اور خون سرخ و سفید۔ انھیں کھاتے اور ضروریات سے فارغ
ہوتے کسی نے نہیں دیکھا۔ بیماری۔ پسینہ۔ اور میل کا ان کے مقدس جسم میں
گزر نہیں ہوتا۔ ان کے بال اور ناخن لانبے نہیں ہوتے۔ یہ باتیں اس طرح
کرتے ہیں کہ سننے والا سمجھتا ہے کہ اس کی زبان سے کہہ رہے ہیں جس مقام
پر یہ رہتے ہیں وہاں سانپ، بچھو اور دوسرے آزار پہنچانے والے جاندار
ناپید ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں بارش کی کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔ لڑائی اور
وبا اور خشک سالی کا وہاں گزر نہیں ہوتا۔ یہ جدھر سے گزرتے ہیں درخت ان کی
دعا گوئی کرتے ہیں۔ بہت سے قدسی نفوس ان کی پاسبانی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ
ان کے پیکر سے روح قدسی کو خاص تعلق ہو جاتا ہے اور عامۂ خلایق کے برخلاف
تین طرح پر انھیں علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ حواس اور من سے واقف ہو جاتے ہیں
کتابوں کے مضامین ان پر واضح ہو جاتے ہیں ہر رنگ دار کی دور و نزدیک سے
یہ شناخت کر لیتے ہیں پیدا ہونے اور ریاضت کرنے کے بعد اہل دنیا سے دلی
خیالات پر آگاہ ہوتے اور ہمہ دانی کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچتے ہیں۔ ان چوبیس تن کے
اوصاف جن کا کچھ حال اوپر لکھا گیا ہے ان میں تمام و کمال موجود ہوتے ہیں۔ اس
جماعت کے خضرا عورت سے مقاربت نہیں کرتے اور اس جگہ جہاں عورت کی

آواز کان میں آئے۔ نہیں جاتے۔ گوشت۔ میوہ۔ شیرینی نہیں کھاتے۔ اور غذا اپنے مکان میں نہیں پکاتے۔ بے وقت کسی کے مکان پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلمہ دھرم لابھ (بفتح دال و ہا خفی و سکون را و فتح میم و لام و الف و فتح با و ہا خفی) کہہ کر اپنے آپ کو پہچنواتے ہیں۔ دھرم لابھ سے مراد یہ ہے جو شخص نیکی کرے فائدہ پائے۔ بے طلب روزانہ جو کچھ آجائے اس میں سے ہلکی غذا کھائے دودھ اور روغن اور چانول کو ایک جا غذا نہ بنائے۔ اور مزا لیکر نہ کھائے بلکہ جلد نگل جائے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ وہ شخص غذا کو اس گروہ کے لیے یا سب فقیروں کے لیے پکا کر یا اندھیرے مکان سے یا نشیب سے بلندی کی طرف جلد جلد یا دروازہ کا قفل کھول کر یا خرید کر لیا ہے تو ایسی غذا نہ قبول کی جائے اور سوائے گرم پانی کے کچھ نہ پیئں۔ راتوں کو نہ کھائیں لباس نہ پہنیں۔ چراغ نہ روشن کریں جس مکان میں ہوں وہاں آگ نہ جلائیں۔ زمین پر نہ لیٹیں۔ اگر کوئی عضو آلودہ ہو تو اس کو دھوئیں ورنہ غسل نہ کریں۔ خواہش اور غصہ سے کنارہ کش ہو جائیں دروغ گوئی کے قریب تک نہ جائیں۔ جان آزار۔ اور چوری نہ کریں۔ سوائے ضروری لباس کے کوئی اور دنیوی متاع اپنے پاس نہ رکھیں۔ اور موسم سرما میں تین چادریں ہوں جس میں سے ایک تو لنگی بنائی جائے اور دوسرے کو کندھوں پر حمایل دار ڈالیں۔ اور تیسری چادر برہنہ سر پر سے اوڑھ لیں۔ اور جاڑے کے موسم میں ایک کمل کا ان پر اضافہ کرلیں۔ اور ایک کپڑا جو لانبائی اور چوڑائی میں ڈیڑھ ہاتھ اور کچھ کسرات سے زیادہ نہ ہو چار تہ کر کے اپنے ساتھ رکھیں اور پڑھتے وقت منہ کے آگے اس کپڑے کو رکھیں اور اس کے دونوں سروں سے کانوں کے سوراخ بند کرلیں تاکہ کوئی جاندار کیڑا ان میں داخل ہو کر تکلیف نہ پائے۔ اور انسان و کتاب کو اپنے آب دہن سے آلودہ نہ کرے اور دھرم وچھ (بہ فتح دال و ہا خفی و سکون را و فتح میم و ضم دال و فتح جیم و ہا خفی) بھی اپنے ہاتھ میں رکھیں (دھرم وچھ۔ یہ چمچ کے مانند ہوتا ہے پشمینہ کی ڈوریاں یا نات میں لگا کر اس کو ایک لکڑی کے دستہ پر لپیٹ دیتے ہیں) جب خاک پر بیٹھیں تو پہلے دونوں ہاتھ سے آہستہ زمین کو جھاڑ دیں تاکہ کوئی جاندار نیچے نہ آجائے۔ اور اس گروہ کے بزرگ جن کا مختصر حال لکھا گیا ہے فرش کے لیے

پرانی کمل بچھاتے ہیں اور طرح طرح کی روزہ داری اور نیکو کاری سے دنیا کو آباد رکھتے ہیں - ہر چھٹے مہینہ میں ہاتھ اور ناخن سے سر کے بال چن لیتے ہیں - سنگلاخ اور خار زار پر برہنہ پا چلتے ہیں اور موسم بارش میں باہر قدم نہیں رکھتے -

اس مشرب کے فقرا کو سراوک، (بہ فتح سین و راو الف و فتح واو و کاف) کہتے ہیں پہلے بارہ چیزوں کی یہ عادت ڈالتے ہیں - یعنی بے گناہ کو نہ ستائیں - ان پانچوں جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں اور اسے بہت بڑا کذب سمجھتے ہیں - جھوٹی گواہی - امانت سے انکار - زمین کے متعلق جھوٹ امرد نہی میں جھوٹ - گائے کے متعلق جھوٹ - خیانت نہ کریں - دوسرے کی عورت پر نظر نہ ڈالیں - دنیاوی سامانوں کو ایک مقررہ اندازہ سے لے کر محفوظ رکھیں اور اگر ضرورت سے زائد حاصل ہو تو اسے خیرات کر دیں - سفر میں مسافت کی اور غذا کی مقدار مقرر لو اور اسی قسم کی دیگر ضروریات کی مقدار بھی روزانہ کے لیے مقرر کریں - جس جگہ پر کہ کسی کو جلائیں یا چور کو قتل کریں وہاں نہ جائیں - اور شبانہ روز دو تین گھڑی ایسی مقرر کر لیں کہ ساعات میں تمام چیزوں سے دل کو علیحدہ کر کے خدا کی طرف متوجہ رہیں اور سوتے وقت یہ طے کر لیں کہ اب نہ کھائیں گے اور خواہشات کے نقوش کو محو کر کے سو جائیں - اور اشٹمی - چردسی - پورن ماہی - اماوس - ان دنوں میں آٹھ پہر نہ کچھ کھائیں نہ پئیں افطار کے دن اول فقیر کو کھانا کھلائیں - ہر دن اور رات سوتے وقت مذکورہ مقررات کو یاد کر لیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کریں - اس جماعت پر شایستگی کا لفظ اس وقت صادق آتا ہے کہ یہ ہمیشہ کتاب سنیں اور نیکی کریں - اور نکو کاروں کی تعریف کرنا اپنی عادت بنالیں اور کسی شخص خصوصاً بادشاہ وقت کی برائی میں زبان نہ کھولیں - اور کتخدائی اپنے کفو میں کریں - اور ہمیشہ بدی سے خائف رہیں اور ملک میں اہل ملک کی روش پر بسر کریں - اور ایسے مکان میں رہیں - جو نہ ایسا سر راہ ہو کہ ہر کس و ناکس اس تک پہنچ جائے اور نہ

ایسا پوشیدہ ہو کہ کسی کو اس کا پتہ نہ ملے۔ اور اس مکان میں دو تین دروازوں سے زیادہ دروازے نہ ہوں۔ ہمسایہ نیک ہوں۔ نیکوکاروں سے میل جول کریں۔ والدین کی خدمت میں سعی کریں۔ جس شہر اور ملک میں غیروں کی فوج آجائے وہاں سے دوری اختیار کریں۔ خرچ و آمدنی کے موافق کریں اور لباس بھی اسی کے موافق بنائیں۔ ہمیشہ خدا کے ناموں کے پڑھنے میں مشغول رہیں آزاد منش افراد سے پرہیز کریں۔ بے وقت نہ کھائیں۔ پرستش اور مال کے حاصل کرنے اور اس کو جمع کرنے میں اصول مذہبی کو مدنظر رکھیں۔

مہمان کی توقیر اور جیتے کی عزت اور بیمار کی عبادت میں پیش قدمی کیا کرے۔ خود رائی اور اپنی بات کی پیچ کرنے والا نہ ہو اور ہنر کو دوست رکھے اور اس سرزمین کی جہاں اپنا مشرب رائج نہ ہو سفر نہ کرے۔ دوست اور دشمن کے پہچان کے بغیر لڑائی نہ مول لے۔ اپنے عزیزوں کا غمخوار رہے عاقبت بین اور دقیق نظر ہو۔ اور نیکوں کو مدنظر رکھے۔ اور اپنی نشست و برخاست ایسی کرے کہ لوگ اسے دوست رکھیں۔ شرمگیں مہربان دل اور نیک خصائل ہو جائے دوسروں کی کاربراری میں کوشش کرے اور اندرونی دشمنوں پر غالب آئے۔ پانچوں حواس کے خواہشات کو عقل کا تابع رکھے ان دونوں گروہوں تعلقی (یعنی سرادک) تجردی میں جو شخص داخل ہو اس کو چاہیئے کہ گوشت اور شراب اور شہد اور مسکہ اور افیون اور برف اور یخ اور ژالہ سے اور ان چیزوں سے جو زیر زمین پرورش پائیں۔ اور ان میووں سے جن کے نام معلوم نہ ہوں۔ اور ان میووں سے جن میں دانے ریزہ ریزہ ہوں قطعی پرہیز کرے۔ اور رات کے وقت کھانا نہ کھائے

جین کے آئین دو طرح پر ہیں سُوِیتانبَرا (بضم سین وکسر مجہول واو و سکون یا و تا فوقانی و الف و نون خفی و فتح با و را) ڈِگنبرَ (بکسر دال ہندی و فتح کاف فارسی و نون خفی و فتح با و را) یہ آخری گروہ برہنہ بسر کرتا ہے کچھ نہیں پہنتا اور ان کے نزدیک عورت کے قالب میں مکت نہیں ہوتی۔

کہتے ہیں کہ جو شخص مکت کے بلند درجہ پر پہنچ جاتا ہے وہ فوت ہونے تک کھانے پینے سے باز رہتا ہے۔ اور اکثر عقاید میں گروہ اول کے ساتھ متفق ہیں ان دونوں گروہوں میں کوئی واقف کار دیکھنے میں نہیں آیا صرف ان کے احوال سربستہ لکھے گئے ہیں۔ گروہ اول کے بسپورہ (بکسر مجہول سین وسکون با فتح واو و را وہا مکتوب) نام سے مشہور ہے۔ ان چند علما سے ملاقات ہوئی اور ان سے کچھ تھوڑا حال معلوم ہوا جو اوپر لکھا گیا ہے علم و عمل کے متعلق اس گروہ اور برہمن کے درمیان تمام ہندوستان میں اختلاف ہے اور اپنی کم فہمی کے باعث ایک دوسرے کو برا سمجھتے ہیں۔ کشن جس کو برہمن مثل خدا کے پرستش کرتے ہیں یہ گروہ اس کو دوزخی خیال کرتا ہے برہمن مست ہاتھی خوفناک اور شیر کے منہ میں جانا پسند کرتے ہیں لیکن اس گروہ کے ارتباط کو بمقابلہ اس حالت کے ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں قبلہ عالم نے اپنی حق جوئی سے قدرے اس تاریکی کو دور فرمایا اور گروہ گروہ افراد اس نفرت سے کنارہ کش ہوگئے اور اب تمام افراد یکجہتی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

بودھ

اس مذہب کے بانی کو بدھ کہتے ہیں (بضم با و دال مشدد وہائے خفی ان کے بے شمار نام ہیں منجملہ ان کے شاکمن بشین منقوط و الف وکاف وضم میم وکسر نون اور عموماً شاکمونی کہتے ہیں ان کے متعلق عام طور سے یہ عقیدہ و خیال ہے کہ یہ اپنی خوش کرداری کی وجہ سے اس عالی مرتبہ واقفیت کے درجہ پر پہنچے اور ہمہ داں ہو کر دولت مکت (یعنی حیات) حاصل کی ان کے والد راجہ سِدّ ہودن فرمان روائے بہار تھے بکسر سین وضم دال مشدد وہائے خفی وسکون واو و فتح دال وسکون نون اور ان کی والدہ کا مایا نام تھا ان کی ولادت ناف کی راہ سے ہوئی اور ولادت کے وقت عجیب

روشنی پھیل گئی اور زمین ہلنے لگی اور دریائے گنگ اوپر سے نیچے بہنے لگا اسی وقت یہ سات قدم چلے اور فصیح خوش گوار کلمات نہایت فصاحت زبانی کے ساتھ ادا کئے اور یہ بھی کہا کہ جسم واپسین کا میری ذات کے ساتھ پیوند ہے اختر شناسوں نے ایک پیشین گوئی آپ کے بابتہ یہ بھی کی کہ جس وقت انتیس سال اور سات روز کا زمانہ گزر جائے گا اس وقت یہ لڑکا تخت نشین ہوگا اور اپنی نجات کے خیال سے حکومت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائے گا اور جدید مذہب رائج کرے گا اسی سال و ماہ میں یہ حکومت سے دست بردار ہوئے اور جنگل کی راہ لی بنارس اور راج گر اور دیگر پرستش گاہوں میں کچھ عرصہ تک مقیم رہے اور دنیا کی سیاحت کے بعد کشمیر میں وارد ہوئے اکثر ہندی اور اہل بنادر و کشمیر اور تبت خطا کے باشندے بودھ مذہب پر مایل ہوگئے اور موجودہ زمانہ تک جو کہ سال چہلم ابھی ہے زمانہ بودھ وفات سے دو ہزار نو سو باسٹھ سال گزر چکے ہیں یہ نفس پر قادر اور صاحب خارق عادات تھے بودھ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی فارس و عرب کے ذی علم افراد اس مذہب کو بخشی کہتے ہیں اور تبت لامہ میں اس مذہب کے تمام افراد آباد ہیں مگر ہندوستان میں ان کا نشان بہت کم پایا جاتا ہے مگر پیگو اور دہناسری اور تبت میں بکثرت موجود ہیں تیسرے بار جب میں قبلہ عالم کے ہمراہ کشمیر میں آیا تو چند بوڑھے اشخاص سے جو اس مذہب کے پابند تھے ملا لیکن کسی ذی علم اور عاقل شخص سے اس مذہب کے ملاقات نہ ہوسکی حافظ ابرو بناکتی نے جو کچھ اس مذہب کے متعلق لکھا ہے وہ میری نظر سے نہیں گزرا برہمن ان کو نواں اوتار جانتے ہیں لیکن اس مذہب کو قبول نہیں کرتے اور بودھ کو اس مذہب کا شارع نہیں خیال کرتے۔

اس مذہب کے پابند افراد خدا کو جسمانیت سے پاک جانتے ہیں اور مثل سانکھ مہانسا اور جین کے خدا کو خلاق عالم نہیں تسلیم کرتے اور دنیا کی ابتدا اور انتہا کے قایل نہیں ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا ایک آن میں

فنا ہو جاتی ہے اور دوسرے ان میں مثل سابق کے پھر پیدا ہو جاتی ہے اور نیک و بد کی سزا اور بہشت و دوزخ کے قائل ہیں عقل کو روح کا عرض خیال کرتے ہیں اس مذہب کے تارک دنیا سر مونڈواتے ہیں اور چمڑا اور سرخ کپڑا پہنتے ہیں اور اکثر غسل کرتے ہیں اور جو کچھ کہ کھانے کے لیے دیا جاتا ہے اس سے انکار نہیں کرتے اور مردہ گوشت خدا خیال کرکے اس کا کھانا جائز سمجھتے ہیں ان کا عقیدہ فقر یہ ہے کہ عورت سے قربت نہ کرے جاندار کو نہ مارے اور درخت نباتات کو جاندار سمجھ کر ان کے اکھاڑنے اور کاٹنے سے دست کش رہے چھ چیزوں کے لیے ہمت باندھے اول غصہ کو کم کرنے عقل کی جستجو تیسرے بھلائی چاہے پانچویں خدا کی پرستش سے واقفیت اپنی ذات کو کرنے میں دلیری سے کام لے چھٹیں ہمیشہ خدا کے ساتھ ہو رہے سرمایہ نیکی تین چیزیں ہیں واقفیت بے طمعی۔ بے حسدی اور بارہ چیزوں کو خوش اعمالی اور تباہ کاری کا ذریعہ خیال کرتے ہیں پانچ حواس۔ اور پانچ اسی کے مدرک۔ من۔ دیو ہرہ اور ان بارہ چیزوں کا نام ۹ ہے بہمزہ والف ویائے تحتانی وسکون تائے فوقانی وفتح نون اور چار موضوعات سے بحث کرتے ہیں جن کو بجائے پدارتھ آرج ستی کہتے ہیں (بہ ہمزہ والف وسکون را وفتح جیم وسین وکسر تائے فوقانی مشدد وفتح یائے تحتانی) اول دکھہ (بضم دال وفتح کاف مشدد وہائے خفی) اور اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ وگیان بکسر واو وکاف فارسی مشدد ویائے تحتانی والف نون۔ علوم رسمی ویدنا۔ بکسر واو وسکون یائے تحتانی وفتح دال ونون والف نیکی وبدی کی سزا وجزا پانا۔ سنگیا بفتح سین ونون خفی وکسر کاف فارسی ونون ویائے تحتانی والف چیزوں کے نام اور عدم اہمیت سنکار۔ بفتح سین ونون خفی وفتح سین وکاف والف را دہرم واد ہرم کا یکجا ہو جانا اور بعض افراد اس کو یوں بیان کرتے ہیں چونکہ ہر زمانہ میں سب چیزیں فنا ہوتی ہیں اور دوبارہ پھر پیدا ہو جاتی ہیں اس سے جس شئے کی بابت یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے اس کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں روپ بضم را وسکون واو وبائے فارسی عناصر پنجگانہ اور جو کچھ کہ ان سے پیدا ہوتا ہے چونکہ یہ پانچوں اشیا غم واندوہ زا ہیں لہذا اس عنوان کے تحت میں مذکور ہیں دوم سمدی بفتح سین وسکون

میم وفتح دال ویائے تحتانی جو امور کہ خواہش وغصہ سے پیدا ہوں اور اس کی طاقت سے انسان کہے کہ میں ہوں اور یہ مجھ سے ہے۔ سوم نارگ بمیم والف وفتح را وسکون کاف فارسی اس امر کا عادی ہونا کہ دینا ہر آن میں فنا ہوتی ہے اور دوسری آن میں زندہ ہوجاتی ہے چہارم نِرُوْدہ۔ بکسر نون وضم را وسکون۔ واو ودال وہائے خفی نکت کہتے ہیں دس لازمی شرائط کے جمع ہونے کے بعد انسان اس مرتبہ پر پہنچتا ہے اول نیکی کرنا دوم تمام بری باتوں سے پرہیز کرنا اور خوش اعمالی سے کام لینا یعنی دس چیزوں سے اپنے کو باز رکھے قتل کرنا اور رنج دینا اور بلا دی ہوئی چیز کا لینا اور دامن عصمت کو آلودہ کرنا جھوٹ بولنا نیک آدمی کی بُرائی کرنا ایسا غصہ کرنا جس سے خون ہو جائے اور بیہودہ گوئی اور تباہ خیالات اور قانون کے خلاف سازش اور سات چیزوں پر عمل کرنے کی ہمت کرے پیر واستاد کی نیازمندی۔ بت کی تعظیم۔ دوسروں کی خدمت گزاری کو دیکھنا۔ نیکو کاروں پر آفریں کرنا ہر شخص کو اپنی پسندیدہ گفتار سے نیک کاموں پر لگانا۔ اور کام دنا کام ہر حال میں ہر ایک کو خوش افعالی پر قائم رکھنا۔ عبادت کی تعلیم۔ سوم تعریف و مذمت کی وجہ سے خوشی و رنج میں گرفتار نہ ہونا چہارم ہر مقام پر ایک طرز خاص سے بیٹھنا پنجم کسی پیکر کو پرستش گاہ میں داخل کرنا جس کو اس مذہب والوں کی اصطلاح میں جَنیتی کہتے ہیں بفتح جیم فارسی وسکون یائے تحتانی وکسر تائے فوقانی وفتح ششم اشیاد کا شنا سا ہو جیسا کہ ہونا چاہیے ہفتم جوگ کی آٹھ چیزوں پر جو پاتنجل میں بیان کی گئی ہیں سخت دوڑ دھوپ کرنا ہشتم پانچ امور کو اپنی ذات میں پیدا کرنا۔ اول پیر کے اقوال پر راستی کے ساتھ عقیدت کرنا۔ دوم ان کو یاد کرنا اور ان اقوال پر عمل کرنا۔ سوم سخت دوڑ دھوپ کے ساتھ اپنے جسم وجان کو فنا کر دینا۔ چہارم تمامی اشکال کو اپنے دل سے مٹا دینا۔ پنجم بجز خدا کے خیال کے اور کسی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا نہم سر رشتہ علم کو اس درجہ مضبوط کرنا کہ وہ ٹوٹ نہ سکے۔ دہم اس علم کے میدان میں قدم رکھنا جس سے نکت حاصل ہوتی ہے پرمان (ثبوت) اس گروہ کے نزدیک پرتجہ وآتما (شعور وذاتیت) ہیں یہ گروہ دو چیزوں کو سرمایۂ علم خیال کرتا ہے ایک جو حواس کے ذریعے سے حاصل ہو دوسرے وہ جو استدلال کے سبب سے ظہور میں آئے اول کی چار قسمیں ہیں ایک وہ

جو کچھ کہ حواس پنجگانہ کے ذریعے سے معلوم ہو سکے من سے اس کی شناخت ہو سکے علم اشیاء کے ذریعے سے علم ہو۔ ریاضت کے ذریعے سے ایسی حالت پیدا ہو جائے کہ پوشیدہ و ظاہر دونوں اس کے نزدیک ایک ہوں اس گروہ نے بحث قیاس اور علم ہئیت کے بیان ہیں بجد اقوال و قیق تحریر کئے ہیں اس مذہب کے پیرو چار قسموں پر منقسم ہیں اول ویبھاسک (بہ فتح واو و سکون یائے تحتانی و با و ہائے خفی و الف و کسر کاف و ہائے خفی و فتح کاف یہ گروہ بھی مثل نیائی کے ہر ایک عناصر چہارگانہ کے لئے اجزائے لایتجزئے دوسرے خیال کرتا ہے لیکن بصارت سے محسوس ہونے کے قائل ہیں اس گروہ کے نزدیک دو چیزیں موجود ہیں علم و اشیا اشیا حواس سے دریافت کیجاتی ہیں دوم سَوتِرَانتک (بہ فتح سین و سکون واو و کسر تائے فوقانی و را و الف و نون خفی و کسر تائے فوقانی و فتح کاف) اشیا کو قیاس سے معلوم کرتے ہیں سوم جُوگاچار (بالضم جیم و سکون واو و کاف فارسی و الف و جیم فارسی و الف و را) یہ گروہ بجز علم کے اور کسی شئے کو موجود نہیں جانتا اور اشیا کو علم کی نیرنگی خیال کرتے ہیں چہارم (مادِّہیمک بمیم و الف و کسر دال مشدد و ہائے خفی و فتح یائے تحتانی و کسر میم و فتح کاف یہ گروہ علم و اشیا کو سُنج کہتے ہیں بہ ضم سین و سکون و نون مشدد اور ان کے ہست و نیست کا یقین نہیں کرتے ان ہر چہار گروہ نے بیشمار کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن علوم ظاہر و باطن کے مطالب ادا کرنے میں اختلافات واقع ہو گئے ہیں ہر چہار گروہ تین علموں کو معتبر خیال کرتے ہیں علم استدلال علم سیاست و علم روحانی (باطنی)

ناستک

چارباک نامے ایک تاریک دماغ و کور دل برہمن کے نام سے اس علم کو موسوم کرتے ہیں اور برہمن اس گروہ کو بھی ناستِک کہتے ہیں (بہ نون و الف و سکون سین و کسر تائے فوقانی و فتح کاف اس مذہب کے پیرو انسان کے وجود کو عناصر اربعہ میں محدود جانتے اور بجز حواس پنجگانہ کے اور کسی شے کو ذریعے علم خیال نہیں کرتے خدا و دیگر غیر مادی موجودات کے قائل نہیں ہیں اور علم کو تمام عناصر کے اعتدال کا نتیجہ بیان کرتے ہیں بہشت ان کے نزدیک

وہ انسانی وجود ہے جو اُس کی خواہش کے مطابق نہ کہ دوسرے شخص کا محکوم ہو اور دوزخ سے مراد یہ ہے کہ انسان دوسرے شخص کے زیر فرمان زندگی بسر کرے کہتے ہیں کہ تمامی افراد انسانی کی دوادوش چار چیزوں سے متجاوز نہیں ہو سکتی مال کا جمع کرنا عورت نیک نامی اور خوش اعمالی جملہ علوم میں جو شے کہ عالم ظاہر کے لئے کار آمد ہو سکتی ہے اسی کو معتبر جانتے ہیں اور وہ علم دادگری و رعیت پروری ہے ان کے حالات سوفسطائیوں سے مشابہ ہیں ان لوگوں نے بیشمار کتابیں دیگر افراد کی مذمت میں تحریر کی ہیں اور اپنی اس کم بینی کو اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں

اٹھارہ بدّیا

بفتح ہمزہ و تائے فوقانی ہندی و ہائے خفی والف و فتح را و سکون ہا و کسر با و دال مشدد و یائے تحتانی والف اٹھارہ اقسام علوم چونکہ قدرے نہ گانہ مشارب اس مملکت کے معرض بیان میں آچکے ہیں اب ایک حصہ اُن مسلمہ اصول کا جس کو برہمنوں کے چھ اول گروہ قبول کرتے ہیں تحریر کرتا اور اسی طرح واقفیت میں اضافہ کرتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ علم کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر وہ شخص فائز ہو سکتا ہے کہ جو اس شمار و تعداد کے ساتھ علوم کو حاصل کرے اور ان کی تہ پر پہنچکر اپنا دلی مقصد حاصل کرے اول رِگ بید بضم را سکون کاف فارسی و کسر مجہول با و سکون یائے تحتانی و دال۔ دوم جُجر بید بفتح جیم اول و ضم جیم ثانی و سکون را۔ سوم سام بید بہ سین والف و میم۔ چہارم اَتھربَن بید بفتح ہمزہ تائے فوقانی و ہائے خفی و سکون را و فتح با و سکون نون ان چاروں کتابوں کو کلام الٰہی کہتے ہیں جیسا کہ پیشتر معرض بیان میں آچکا ہے ان ہر چہار کتابوں میں چار چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ بدہ بکسر با و دال و ہائے خفی۔ جو کام کے قابل عمل ہیں۔ اَرتھ وَاد بفتح ہمزہ و سکون را و فتح تائے فوقانی و ہائے خفی و واو والف و فتح دال۔ ستائش اور اس کی سزا۔ منتر (بفتح میم و نون خفی و سکون تائے فوقانی و فتح) دعائیں اور افسون جو ہر کام میں مفید ہیں۔ نام دھیی (بنون والف و فتح میم و کسر دال و سکون یائے تحتانی و ہائے خفی و فتح یائے تحتانی) بڑے کاموں کے نام

اوران ہر ایک کتاب میں تین دیگر چیزیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔ کرم (بفتح کاف ورا و سکون میم) پسندیدہ و بہتر اعمال دنیاوی اُپاسنا (بضم ہمزہ و بائے فارسی والف وفتح سین ونون والف) دل کو خدا سے لگانا۔ گیان (بکسر کاف فارسی و یائے تحتانی والف ونون) عالی مرتبہ معرفت پنجم پُران (بضم بائے فارسی ورا والف وفتح نون اٹھارہ بڑی کتابوں کا نام ہر چہار بید کے مشکل مقامات کی تشریح نہایت روشن بیانی کے ساتھ ان جملہ کتابوں میں کی گئی ہے اور ہر ایک کتاب میں پانچ چیزیں کی گئی ہیں پیدائش عالم۔ اور اس کا فنا ہونا۔ مختلف خاندانوں کے بیانات۔ چودہ منونتر کے حالات بفتح میم وسکون نون و وفتح واو ونون خفی وفتح تائے فوقانی ورا یہ چودہ قدسی نفوس ہیں جو تمامی عمر برہما میں یکے بادیگر رہنمائی کے لئے عالم وجود میں آئیں گی اور تمام دنیا کے بار کو اپنے دوش ہمت پر رکھیں گے اور ہر ایک کی زندگی ہر چہار جگ کی اکہتر چند ہوگی۔ اور ہر چہار جگ کی معیاد معینہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار سال ہے اور اسی طرح چودہ اندر کے حالات جو ان کے ماتحت ہیں (بکسر ہمزہ ونون خفی وسکون دال وفتح را کہتے ہیں کہ برہما کی تمام عمر میں چودہ دیوتا عالم علوی میں یکے بعد دیگرے فرمانروائی کریں گے) اور وہ عمل سے کہ یہ لوگ اس مرتبہ پر فائز ہوئے ہیں بیان کئے گئے ہیں۔ فرمانروایان والاشکوہ کی داستانیں۔

پرانوں کے نام یہ ہیں ستشی (بفتح سین وسکون تائے فوقانی وکسر سین فتح بائے تحتانی) مارکنڈی (بمیم والف وسکون را وفتح کاف بنون خفی وکسر دال ہندی وسکون یائے تحتانی) بھوکھی (بفتح با وہ بائے خفی وفتح واو وکسر کاف مشدد وفتح یائے تحتانی) بھاگوت (بفتح باد ہائے خفی والف وفتح کاف فارسی وواو وتائے فوقانی) برہم بیورت (بفتح با ورا و ہائے خفی وفتح میم دیا وسکون یائے تحتانی وفتح واو وسکون را وفتح تائے فوقانی) برہمانڈ (بفتح با وسکون را وہائے خفی کو میم والف ونون خفی وفتح دال ہندی) برہم (بفتح با ورا و ہائے خفی وفتح میم بائی با والف وضم ویائے تحتانی) بامن (بباوالف وفتح میم ونون بشین بکسر با وسکون شین منقوط وضم نون) باراہ (بباوالف ورا والف وفتح ہا) اگن بفتح ہمزہ وسکون کاف فارسی وکسر نون) ناردیی (بنون والف وفتح را وکسر دال وسکون یائے تحتانی وفتح دیگر بائے تحتانی) پدم (بفتح بائے فارسی وسکون دال وفتح میم لنگ بکسر لام ونون خفی وفتح کاف فارسی) گورم (بضم کاف فارسی وسکون واو ورا وفتح میم سکند بہ سین وفتح کاف ونون خفی وفتح دال) گرڑ

(بفتح کاف فارسی وضم را وفتح رائے ہندی) یہ اٹھارہ کتابیں حکیم بیاس کے ضیاء علمی سے وجود میں آئی ہیں اُپ پُران بضم ہمزہ وفتح بائے فارسی یہ دوسری اٹھارہ کتابیں ہیں جو کتب سابق کے مشکلات کی تشریح کرتی ہیں اور بعض افراد ان کو تصنیف جدید خیال کرتے ہیں ان کے اسمایہ ہیں سنت کُمار (بفتح سین ونون وسکون تائے فوقانی وضم کاف وبمیم والف وفتح را) اس کتاب کا اصلی نام سور ہے (بفتح سین وسکون واو ورا) یہ کتاب مصنف کے نام سے موسوم ومشہور ہے نارَدیئی (بنون والف وفتح را وکسر دال وسکون یائے تحتانی وفتح یائے تحتانی) دیگر پر ان کی اٹھارہ کتابوں میں سے ایک کتاب کا بھی یہ نام ہے گمان غالب یہ ہے کہ اپ پران میں وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں کہ جو پران میں نہ تھیں پس جو کچھ کہ اپ پران میں بیان کیا گیا ہے اس کو پہلے ہی نام سے یاد کرتے ہیں نارسِنگھ بنون والف وفتح را وکسر سین ونون خفی وفتح کاف فارسی وہائے خفی شیودھرم بکسر مجہول شین منقوط وکسر یائے تحتانی وکسر واو وہائے خفی وسکون را وفتح میم) دُوَرداس (بفتح دال وسکون واو ورا واو والف وفتح سین) کاپِل (بہ کاف والف وکسر وبائے فارسی وسکون یائے تحتانی وفتح لام) مانَو (بمیم والف وفتح نون دواو) شُنوکر بہ فتح شین منقوط وسکون واو وفتح را) اس کا اوشنس بھی نام ہے (بہ فتح ہمزہ وسکون واو وفتح شین منقوط ونون وسین وارُن (بہ واو والف وضم را وفتح نون) بَرہمَانَد (بہ فتح با وسکون را وفتح میم وہائے خفی والف وسکون نون فتح دال ہندی) کالِی بکاف والف وکسر لام وسکون یائے تحتانی) اس کو کالکا بھی کہتے ہیں بکاف والف بسکون لام وکاف والف (ماہیسُر بمیم والف وکسر ہا سکون یائے تحتانی وضم سین وفتح را) ناند (بہ نون والف ونون خفی وسکون دال) شانب (بہ شین منقوط والف ونون خفی وفتح با) آدِتی (بہ ہمزہ والف وکسر دال وتائے فوقانی وفتح یائے تحتانی) پاراسرِی بہ بائے فارسی والف ورا والف وفتح سین وسکون را وفتح یائے تحتانی) بہاگوت بہ با وہائے خفی والف وفتح کاف فارسی وواو وتائے فوقانی) کورَم (بہ فتح کاف وسکون واو ورا وفتح میم) سشیم دھرم شاسُتر (بہ فتح دال وہائے خفی وسکون را وفتح میم وشین منقوط والف وسکون سین وفتح تائے فوقانی ورا یہ بھی ایک علم ہے جس کے ذریعے سے نیکوکاری پر عمل کیا جاتا ہے یہ علم بھی بید سے مستخرج ہے اور بہ تفصیل بیان کیا گیا ہے اس کو سمرت بھی کہتے ہیں بکسر سین وسکون میم وکسر را وتائے فوقانی

یہ بھی اٹھارہ حصوں پر منقسم ہے اور ہر ایک حصہ ایک مکمل کتاب ہے تین چیزیں ان کتابوں میں بیحد عمدہ و نایاب ہیں اور ہر چہار گروہ خدا کی پرستش اور طریقہ حکومت اور علاج گناہان میں سے ان اٹھارہ کتابوں کے احکام پر عمل کرتے ہیں اٹھارہ سمرت کے اسمای یہ ہیں یَمَن (بہ فتح میم وضم نون) جَاگْبُوَلکَی (بہ جیم والف وسکون کاف فارسی وکسر نون وفتح واو وسکون لام وکسر کاف وفتح یائے تحتانی)۔ اَتِر (بہ فتح ہمزہ وکسر تائے فوقانی مشدد ورا۔) اَنگرا (بہ فتح ہمزہ ونون خفی وکاف فارسی ورا والف)۔ اُشْنَا (بضم ہمزہ وفتح شین منقوط ونون والف)۔ گُوتَم (بہ فتح کاف فارسی وسکون واو وفتح تائے فوقانی ومیم) پَراشَر (بہ بائے فارسی ورا والف وفتح شین منقوط ورا) سَنگَہ لِکھت (بہ فتح سین ونون خفی وفتح کاف وہائے خفی وکسر لام وکاف وہائے خفی وفتح تائے فوقانی۔ بِشْنُ (بکسر با وسکون شین منقوط وضم نون)۔ ہَارِیت (بہ ہا والف وکسر را وسکون یائے تحتانی وفتح تائے فوقانی) بَشِشْٹھ (بہ فتح با وکسر شین منقوط وسکون دیگر شین منقوطہ وفتح تائے فوقانی ہندی وہائے خفی) جَمَ (بہ فتح جیم ومیم) شَاتَاتَپ (بہ شین منقوطہ والف وفتح تائے فوقانی والف وفتح تائے فوقانی وبائے فارسی)۔ آپَستَنب (بہ ہمزہ والف وفتح بائے فارسی وسکون سین وفتح تائے فوقانی ونون خفی وفتح با)۔ کَاتِیَایَن (بہ کاف والف وکسر تائے فوقانی ویائے تحتانی والف وفتح یائے تحتانی ونون)۔ بِرہَسپَت (بکسر با ورا وفتح ہا وسکون سین وفتح بائے فارسی وکسر تائے فوقانی ایک جماعت نے دو کتابوں کا اور اضافہ کردیا ہے۔ جو یہ ہیں۔ بِیَاس (بکسر با ویائے تحتانی والف وفتح سین)۔ دَچّھ (بہ فتح دال وجیم فارسی مشدد وہائے خفی)

اٹھارہ اپ سمرت کے یہ نام ہیں یہ بھی شامل پران کے ہیں (آنگرا بہ فتح ہمزہ ونون خفی وکسر کاف فارسی ورا والف)۔ جَابَالِ (بجیم والف وبا والف وکسر لام)۔ نَاچِکِت (بہ نون والف وکسر جیم فارسی وکاف وفتح تائے فوقانی)۔ سکَند (بہ سکون سین وفتح کاف وسکون نون وفتح دال)۔ لُوگَاکشِ (بہ فتح لام وسکون واو وکاف فارسی والف وسکون کاف وکسر شین منقوطہ کَشپ بہ فتح کاف وشین منقوطہ مشدد وبائے فارسی)۔ بِیَاس (بکسر با ویائے تحتانی والف وفتح سین)۔ سَنَت کُمَار (بہ فتح سین ونون وسکون تائے فوقانی وضم کاف فارسی ومیم والف وفتح را)۔ شَتَرُدُ (بہ فتح شین منقوطہ وتائے فوقانی وسکون را وضم رائے منقوطہ) زَنَک (بہ فتح زائے منقوطہ ونون وکاف)۔ دِیَاگہر)۔ بکسر واو ویائے تحتانی والف وسکون کاف فارسی وہاے خفی

وفتح را)۔ کاتیاین (بکاف والف وکسر تائے فوقانی مشدد و یائے تحتانی والف وفتح یائے تحتانی ونون)۔ زات کرنی (بزائے منقوطہ والف وضم تائے فوقانی وفتح کاف وسکون را وکسر نون مشدد وفتح یائے تحتانی)۔ کپنجل (بہ فتح کاف وکسر بائے فارسی وسکون نون وفتح جیم ولام)۔ کودہاین (بہ فتح با وضم واو وفتح دال مشدد وہائے خفی والف وفتح یائے تحتانی ونون)۔ کناد (بہ فتح کاف ونون والف وفتح دال)۔ بشوامتر (بکسر با وسکون شین منقوطہ وواو والف وکسر میم وسکون تائے فوقانی مشدد وفتح را)۔ سمنت (بہ ضم سین وفتح میم و سکون نون وضم تائے فوقانی۔)

ہفتم شکشا (بکسر شین منقوطہ وسکون کاف وشین منقوطہ والف) مخارج حروف کے ادا کرنے کا بیان۔

ہشتم کلپ فتح کاف وسکون لام وفتح بائے فارسی یہ ایک کتاب ہے جس میں دس قسموں کی کارروائیاں مندرج ہیں اور رسم زناشوئی کے آغاز سے جب تک کہ لڑکا زنار نہ پہنے زمانہ شادی عورت سے ارتباط حاملہ ہونے کے بعد تین ماہ سے پانچ ماہ تک چھ ماہ سے آٹھ ماہ تک بچہ پیدا کرنا نام رکھنا سورج کو دکھلانا۔ غلہ چکھانا سر مونڈنا زنار پہنانا ان ہر ایک دس اوقات میں خاص افسونوں سے کام لیا جاتا ہے اور پسندیدہ کارروائیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔

نہم بیاکرن (بکسر با و یائے تحتانی والف وفتح کاف وسکون را وفتح نون) ایک علم ہے جس میں نحو وصرف واشتقاق ولغت کے قواعد کی تعلیم دی گئی ہے اور مفردات کی ترکیب کا بھی قاعدہ اسی علم میں سکھایا گیا ہے اول حروف کی تعداد باون قرار دے کر ان کو تین قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے ان کے علاوہ چودہ سُر ہیں (بہ ضم سین وسکون را) یہ سر حرف بھی ہیں اور اعراب بھی اور بلا کسی دوسری چیز کے ارتباط کے بھی پڑھے جاتے ہیں۔ آہمزہ مفتوح آہمزہ مفتوح والف اِ ہمزہ مکسور اِی ہمزہ مکسور ویائے تحتانی ساکن اُ ہمزہ مضموم اُو ہمزہ مضموم وواو ساکن رِ رائے مکسورہ رِی۔ رائے مکسور ویائے تحتانی ساکن لِ لام مکسور لِی لام مکسور ویائے تحتانی ساکن۔ اِی ہمزہ بکسر مجہول ویائے تحتانی ساکن آئی ہمزہ مفتوح وہمزہ دیگر مکسور ویائے تحتانی ساکن اُو ہمزہ بضم مجہول وواو ساکن آؤ ہمزہ مفتوح وہمزہ دیگر مضموم وواو ساکن۔ ان کے علاوہ تئیس حروف کو بنجن کہتے ہیں

بکسر با و نون خفی و فتح جیم و سکون نون جو بلا سر کی آمیزش کے ادا نہیں ہو سکتے کَ کاف مفتوح کہیے کاف مفتوح و ہائے خفی گ۔ کاف فارسی مفتوح؛ گھ کاف فارسی مفتوح وہائے خفی ن یہ ایک حرف ہے جو تقریباً نون ہے اس کی پیدائش گلے اور ناک سے ہوتی ہے چَ جیم فارسی مفتوح چھ جیم فارسی مفتوح وہائے خفی ج جیم مفتوح جھ جیم مفتوح وہائے خفی۔ ین یائے تحتانی مفتوح و نون خفی ٹ تائے فوقانی ہندی مفتوح ٹھ تائے فوقانی ہندی وہائے خفی۔ ڈ دال ہندی مفتوح۔ ڈھ دال ہندی مفتوح و ہائے خفی۔ ن نون غلیظ مفتوح تَ تائے فوقانی مفتوح۔ تھ تائے فوقانی وہائے خفی۔ د دال مفتوح دھ دال مفتوح وہائے خفی نَ نون مفتوح۔ پَ پائے فارسی مفتوح۔ پھ پائے فارسی مفتوح وہائے خفی۔ ب بائے مفتوح بھ بائے مفتوح وہائے خفی۔ مَن میم مفتوح و نون خفی یا غنہ۔ یَ یائے تحتانی مفتوح۔ ر رائے مفتوح۔ لَ لام مفتوح۔ وَ واو مفتوح۔ شَ شین منقوطہ مفتوح۔ خَ مفتوح خائے مفتوح۔ س سین مفتوح ہَ ہائے مفتوح۔ ان کے علاوہ پانچ حرف اور بھی ہیں ایک کا نام اَنُسُوَّا ہے (بہ فتح ہمزہ و ضم نون و سین مشدد و واو و الف جیسے کن کاف مفتوح و نون خفی) دوسرا حرف بِسَرگَ بکسر با و فتح سین و سکون را و کاف فارسی وہائے خفی جیسے کہ کاف مفتوح وہائے ساکن تیسرا جِہبَا مُوْنَ (بکسر جیم و سکون ہا و با و الف و ضم مجہول میم و سکون واو و فتح لام) یہ ایک حرف ہے جس کی ہائے ہوز اور خائے منقوطہ ہر دو کی درمیانی حالت ہے اور یہ حرف اندرون کلمہ داخل ہوتا ہے اور زبان کی جڑ سے پیدا ہوتا ہے چوتھا گَج کُنبھاکرت بہ فتح کاف فارسی و جیم و ضم کاف و نون خفی و با وہائے خفی و الف و کسر کاف و را و تائے فوقانی یہ حرف ساکن ہے اس کی آواز ہائے ہوز کے قریب ہے اور یہ باون حروف ہندی کی مکمل تصریح ہے جو حروف کہ عبارت میں داخل ہو سکے لکھدئے گئے اور چند الفاظ اس قسم کے کہ مجھ میں ان کے بیان کرنے طاقت نہ تھی) ان کے علامات و نشانات تحریر کر دئے پانچ آخری حروف سر اور بنجن سے مل جاتے ہیں اور ہر ایک حرف چودہ سر سے بنتا ہے اور اس زمانے میں چودہ سر کو چودہ ماتر کہتے ہیں بہ میم و الف و فتح تائے فوقانی و را اور عرف عام میں دو کو گرا کر بارہ ماتر کے نام سے مشہور ہیں اور بحالت تحریر ہر حرف علحدہ ہو جاتا ہے اور ایک حرف کو دوسرے سے ملا کر نہیں لکھتے ہیں کہتے ہیں کہ ہر ایک حرف چار حالت سے خالی نہیں ہوتا اگر اعراب اس کے

اس کے ساتھ نہ ہو تو اس کو بجن کہتے ہیں اور اگر بلا کشش کے تنہا اعراب ہوں تو ان کو رُہُو کہتے ہیں بہ فتح را و ہا و سکون سین و فتح واو اور اگر ایک کشش حرف علت کی اس کے ساتھ زاید کی جائے اور اگر دو کشش ہو جائے تو اس کو دیرگھ کہتے ہیں بکسر مجہول دال وسکون یائے تحتانی و را و کاف فارسی و ہائے خفی اور اگر دو کشش سے بھی زاید ہوں تو اس کو پُلت کہتے بضم بائے فارسی ولام و فتح تائے فوقانی مقام مخارج آٹھ ہیں سینہ کے بیچ میں گلا۔ زبان کی جڑ۔ دانتوں کی درمیانی جگہ۔ ناک۔ تالو۔ لب۔ تالو۔ ان تمامی مراتب میں جو کہ تحریر کئے گئے ہیں بیشمار تغیرات و اختلافات ہیں لہٰذا بہترین طریقہ تحریر کر دیا گیا مولف قبل اس کے اس زبان سے قدرے واقفیت حاصل کرے یہ جانتا تھا کہ لغت عرب اپنے ضوابط و قواعد کے اعتبار سے بے مثل ہے لیکن اب مجھے یہ معلوم ہوا کہ ہندی نژاد افراد نے بھی اس امر میں بے انتہا کوششیں کی ہیں اور اس مقصد کو مستحکم بنا دیا ہے دہم نِرُکت بکسر نون وضم را وسکون کاف وکسر تائے فوقانی اس فن میں ان علوم کی تعداد مشروح مرقوم ہے کہ جو بید سے مستخرج ہیں یازدہم جُوتک بضم جیم وسکون واو وفتح تائے فوقانی وکاف اس میں ستاروں کے حالات اور ان کے عجیب و غریب عمل اور اثرات مرقوم ہیں۔

دوازدہم چھند بہ فتح جیم فارسی وہائے خفی و نون خفی وسکون دال اس میں بحور اشعار کے اقسام و حالات کا بیان ہے۔

ان چھ آخری فنون کو انگ کہتے ہیں (بہ فتح ہمزہ و نون خفی و فتح کاف فارسی یعنی) جو شخص کہ ان چھ علوم کو حاصل کر لے وہ بید کا شناسا ہو سکتا ہے۔

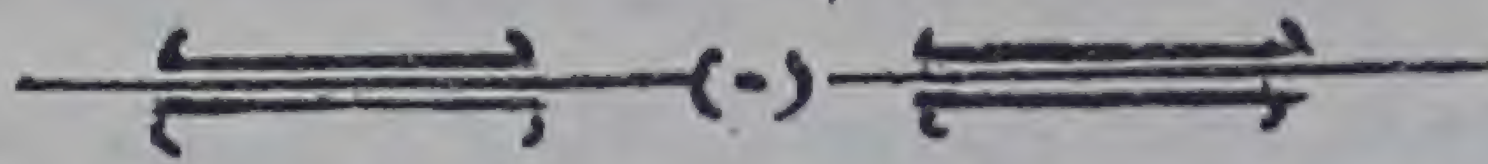
سیزدہم میمان۔ ہر سہ قسم ان کی پیشتر معرض بیان میں آچکی ہیں۔

چہاردہم نیائی اس کا حال بھی قدرے دیگر علوم کے ساتھ بیان کر دیا گیا۔ ہے اکثر ہندی افراد کا یہ خیال ہے کہ یہ چودہ چیزیں ہر شخص کو بلند مرتبہ پر پہنچا سکتی ہیں لیکن ایک جماعت چار چیزوں کا اور اضافہ کرتی ہے۔

پانزدہم آیُربید بہ ہمزہ والف وضم یائے تحتانی وسکون را اعضا کی شناخت اور حفظ صحت اور اقسام امراض کی معلومات اور ان کا معالجہ یہ بید اول بید سے مستخرج ہے شانزدہم دھنُربید بہ فتح دال وہائے خفی وضم نون وسکون را علم تیر اندازی اور رنگ برنگ

کے اسلحہ یہ بید دوم بید سے ماخوذ کی گئی ہے۔
ہفدہم گاندھرب بکاف فارسی والف ونون خفی وفتح دال وہائے خفی وسکون را وفتح با علم موسیقی گانا اور بجانا اور اصول قائم کرنا یہ علم تیسری بید سے نکالا گیا ہے۔
ہژدہم ارتھ شاستر بہ فتح ہمزہ وسکون را وفتح تائے فوقانی وہائے خفی وشین و الف وسین وفتح تائے فوقانی ورا مال واسباب کے جمع کرنے کا طریقہ اور اس سے نفع حاصل کرنا یہ کتاب چوتھی بید سے لی گئی ہے اور ان ہر چہار بید کو اُپ بید کہتے ہیں بضم ہمزہ وفتح بائے فارسی وسیع مملکت ہند میں بیشمار علوم رائج ہیں جن کے بیان کی گنجائش نہیں ہوسکتی لیکن قدرے ان علوم کو بیان کرتا ہوں اور طالبان علوم کے لئے راہ ہدایت وا کرتا ہوں امید ہے کہ قلوب میں تمنا پیدا ہوگی اور علم کی طلب میں بڑھ جائے گی۔

کَرُمَ بِپاکَ



بہ فتح کاف وسکون را وفتح میم و دو با تحت مکسور دوم فارسی والف وفتح کاف یہ ایک عجیب حیرت انگیز علم ہے علمائے ہندوستان کو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے جو کچھ کہ انسان سے وقوع میں آتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس عمل سابق نے جو قبل ولادت کے اس سے وقوع میں آئے اس دن تک پہنچا دیا ہے اور ہر ایک کی مدافعت و علاج کو جداگانہ بیان کر دیا ہے اس کی چار قسمیں ہیں۔
اول یہ کس فعل نے اس کو انسان کے ان اقسام پنجگانہ میں سے ایک میں جو تمام عالم کے لیئے عام ہیں پیدا کر دیا ہے اور کن اعمال کی وجہ سے اس نے مرد یا عورت کا جسم اختیار کر لیا ہے کھتری اگر پارسائی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے تو دوسرے بار وہ برہمن کے گروہ میں پیدا ہوگا اور ہر وہ بیس جو برہمن کی حفاظت میں اپنی زندگی قربان کرے تو دیگر بار وہ کھتری ہو جائے گا اگر سود در قرض بلاسود کے دے اور اپنی خواہش سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کرے تو وہ بیس کا جسم اختیار کرے گا اور ملیچھ اگر برہمن کی خدمت کرے اور اس کے گھر سے اپنی غذا حاصل کرے تو مرنے کے بعد وہ سودر کا جسم اختیار کرے گا

اور جو برہمن کہ کھتری کا پیشہ اختیار کرے گا وہ دوسرے بار کھتری ہو جائے گا اور ایسی صورت سے کھتری بیس اور بیس سودر اور سودر ملیچھ ہو جائے گا اور جو شخص کہ کشتاجن کے خیرات لے یا مردہ کا فرش یا گائے تصدق میں لے یا پرستش گاہ کرکھیت میں خیرات لے تو دوبارہ اس کی پیدائش مرد کے قالب سے جسم عورت میں ہوگی اور ہر ایک ملیچھ یا عورت اگر معبد بدری نرائین میں بہ فتح با وکسرہ دال مشدد و را و سکون یائے تحتانی و فتح نون و را و الف وکسر یائے تحتانی و نون نارائن کی صورت دیکھے اور خاص افسونوں سے عبادت بجالائے تو دوبارہ پیدائش میں عورت مرد اور ملیچھ برہمن ہو جائے گا یہ معبد شمالی کوہ میں ہردوار سے بالاتر واقع ہے کہتے ہیں کہ جس شخص کی ذات شخص نہ ہو طالع مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لیں اور دیکھیں کہ مریخ کہاں ہے جس جگہ کہ مریخ ہوگا اس خانہ کا مالک سائل کی ذات کا پتہ دے گا اور ہفتم خانہ مریخ کا ستارہ دریافت کرنے والے کی پہلی ذات بتائے گا پرسندہ زہرہ و مشتری برہمن اور آفتاب و مریخ کھتری اور ماہ بیس زحل سود اور راس و ذنب ملیچھ کے لئے مخصوص ہیں۔

دوسرے اعمال صحت پر اثر اور تمام اقسام کی بیماریوں کا پیدا ہونا تو طبیب از روئے طبیعت اور یہ لوگ از روے اعمال بیان کرتے ہیں ہندی حکیم نے بیماری کی تین قسمیں کیں ہیں ایک حصے کا دوا سے علاج کیا جاتا ہے اور ایک حصہ کے لئے یہ اعمال ہیں اور تیسرے قسم کے لئے دوا و اعمال ہر دو کی ضرورت ہے ہر قسم کی شناخت کے لئے نشانات و علامات بیان کئے گئے ہیں اور اس کی بھی تین قسمیں کی گئی ہیں اول دانستہ کوئی فعل بیداری کی حالت میں کرنا دوسرے اس کو نہ جان کر کرنا تیسرے جو کچھ کہ خواب میں کرے مرض دوا کے اثر کو پہلی حالت میں قبول نہیں کی اور دوسری صورت میں بیماری دوا کے اثر کو قبول کر لیتی ہے اور یہ کہ قدرے دوا سے صحت ہو جائے اور دوبارہ مرض میں ترقی ہو جائے یہ امر تیسری حالت سے متعلق ہے قلب کی بیماری قصداً خیال کی جاتی ہے اور جسم کی سہو و خطا سے بے شمار اوراق اس فن میں تحریر کئے گئے ہیں اور اپنی طبیعت کو طبیب کے جانب سے فارغ البال کر لیا گیا ہے میں چند امور لکھتا اور راہ نمائی کرتا ہوں۔

درد سر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ماں اور باپ کے ساتھ سخت کلامی کی ہو۔ اسکا علاج یہ ہے کہ کشپ کی صورت بہ فتح کاف و شین منقوطہ مشدد و بائے فارسی اور آدت

کی شکل کے جسم بفتح ہمزہ وکسر دال وتائے فوقانی ایک ایک تولہ سونے سے بنائے جائیں پہلے شخص کو دیوتاؤں کا باپ کہتے ہیں اور آخرین کو دیوتاؤں کی ماں اور ان موتوں کو محتاجوں کو دیدے۔

دیوانگی ماں باپ کی نافرمانی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کا علاج چاندراین سے کریں جس کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے دن ایک لقمہ کھائے اور ایسی صورت سے ایک ماہ تک ایک ایک لقمہ زاید کرتا رہے بعد اس کے ایک ایک لقمہ کم کرتا رہے یہانتک کہ پھر ایک لقمہ تک پہنچ جائے اور دو تولہ سے وہی صورت ہو اگر مع ایک مادہ گاؤ کے تصدق کردے۔

صرع۔ اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ مریض نے اپنے مالک کے حکم سے کسی شخص کو غذا کے ہمراہ زہر دیدیا ہو علاج اس کا یہی ہے کہ وہی دو صورت اور ایک گائے اور تھوڑی زمین اور بتیس سیر تل خیرات کرے اور افسوں جہادیو پڑھے۔

درد چشم محض اس وجہ سے ہو جاتا ہے کہ اس نے دوسری عورت کی جانب دیکھ لیا ہو علاج اس کا چاندراین ہے۔

نابینائی اپنی ماں کی جان لینے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے علاج پَرَاجَاپَتِی بہ فتح بائے فارسی و را و الف وجیم والف وفتح بائے فارسی وکسر تائے فوقانی مشدد وفتح یائے تحتانی اور اس کی پانچ قسمیں ہیں ایک گائے خیرات کرنا ایک تولہ سونا دینا بارہ برہمنوں کو شکم سیر کرنا دس ہزار بار تل گھی شہد اور شکر کو باہم ملا کر آگ میں ڈالنا اور ایک جوجن برہنہ پا معبد کو جانا ایک کو ان میں سے یا چند کو خیرات کرے یہاں تک کہ تیس بار ہو جائے اور علاوہ اس کے چار تولہ سونے کی کشتی بنائے اور چاندی کی تیر اس کے لئے اور تانبے سے چھ چپہ دگدیاں) اگر نابینائی اس وجہ سے کہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے تو اس وقت علاج اس کا یہ ہے کہ صورت کشپ وادت کو جو بیان کی گئی ہیں خیرات کرے اور یہ صورتیں وزن میں دو تولہ سے کم نہوں۔

گنگی یہ مرض اس وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے کہ اس نے خواہر کو جانی نقصان پہنچایا ہو علاج چار تولہ سونا گائے کے لئے اور دو تولہ چاندی سم کے لئے دو تین یا دس ماشہ تانبا کوہان کے لئے اور ایک لوہے کا برتن دودھ کے لئے خیرات کریں اور سات روز تک دودھ دہی گھی پیشاب اور گوبر ان ہر پانچوں کو ملا کر کھائیں۔

درد شکم اس وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے کہ اس نے بے دین یا جھوٹ بولنے والے کا کھانا کھایا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ تین دن تک کھانے سے پرہیز کرے اور بارہ تولہ چاندی خیرات کرے سنگ مثانہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض نے اپنی سوتیلی ماں سے بدکاری کی ہے علاج اس کا مُدُہ دِہینُ ہے بفتح میم وضم دال و ہائے خفی وکسر مجہول دال و ہائے خفی وسکون یائے تحتانی وضم نون یعنی گائے اس شکل کی شہد سے بنائیں کہ چار کوزے شہد سے بھرے ہوں اور ہر ایک کوزہ میں سوا من شہد ہو اور ان پیالوں کے سامنے ایک تولہ سونا منہ کے بجائے رکھ دیں اور چار سیر مصری بجائے زبان اور بتیس سیر میوہ بجائے دانت اور موتی بجائے ہر دو آنکھ اور دو لکڑیاں عود کی بجائے ہر دو سینگوں کے اور دو کیلے بجائے ہر دو کان کے اور جو کے آٹے سے اس کے ہر دو پستان اور تین تین اوکھ بجائے چاروں پاؤں کے اور سفید پشمینہ ان کوزوں پر بجائے کھال کے ڈالدیں اور ڈابہ کو جو ایک خاص قسم کی گھانس ہے اس کے اوپر بچھائیں اور سم کے عوض چاندی اور سوا سیر تانبا کوہان کے لئے اور دم ابریشم جس کی درازی بتیس انگل اور گیارہ انگل ابریشم بجائے انگشت اس میں لٹکتا ہوا ہو اور ٹکڑے سرخ کپڑے کے گردن میں پڑے ہوں اور دو سیر ہر قسم کا غلہ رکھا جائے اور ایک لوہے کا برتن اور ایک کوزہ شہد سے بھر کر اس کے سامنے رکھ دیں اور اس کو اس کا بچہ خیال کریں اور ایک اور برتن لوہے کا جس میں تل بھرا ہوا رکھ دیا جائے اور افسوں پڑھ کر عبادت کریں اور خیرات کر دیں لنگی۔ اس وجہ سے ہے کہ اس نے کسی برہمن کے پیر کو تکلیف پہنچائی تھی دو گھوڑے ایک تولہ سونے سے بنا کر دے دیے اور ایک سو آٹھ برہمن کو شکم سیر کرے۔

تپ کسی کھتری کو بے گناہ قتل کرنے کے سبب سے عارض ہے سو مرتبہ مہادیو کے افسوں کو تیرہ برہمن پڑھیں اور مہادیو کی صورت پر پانی چھڑکیں۔

کھیروگ (دق وسل) یہ برہمن کی جان لینے سے پیدا ہو جاتے ہیں چار تولہ سونے سے گل نیوفلر بنائیں اور افسوں ہوم و نیک اعمال ادا کریں اور خیرات برہمن کو دیدیں۔

اندبار یہ کہ کسی شخص نے اپنی بے گناہ زوجہ کو مار ڈالا ہو علاج اس کا کِرشَنا جَن

ہے بکسر کاف وسکون شین منقوطہ ونون والف وکسر جیم وفتح نون ہرن کی کھال کو وسیع کریں اور اس پر تل کو ڈھیر کردیں اور سو تولہ سونا بلکہ اس سے زیادہ اس پر رکھ دیں اور افسوں اور ہوم ادا کریں اس خیرات کے لینے کو برا خیال کرتے ہیں۔

تنگی نفس۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ خیرات یا ایک سولہ بڑی خیراتوں میں یا کوئی چیز کرکھیت میں لیا ہو علاج اس کا یہ ہے کہ بھینس لوہے کی بنائیں جس کے سم اور سینگ سیسے کی ہو اور پتھر سے قشقہ کھینچ دیں اور کینر کے پھولوں کی حمایل اور سیاہ پشمینہ اس پر ڈال دیں اور چار تولہ سونا اور ساڑھے تین من ماش خیرات کریں اور صدقہ لینے والے کی پیشانی پر قشقہ انگلی سے کھینچ دیں اس خیرات کے لینے والے اچھا نہیں جانتے۔

سنگرہنی۔ یہ اس سبب سے ہے کہ کسی شخص کے گھر کو لوٹ لیا ہو مکان اور اس کے لوازمات کا دینا اور سات قسم کا غلہ ایک بتیس سیر اور چکی اور ہاون دستہ اور آبدار خانہ اور دیگدان اور ایک گائے اور بقدر استطاعت روپیہ خیرات کرنا اس کا علاج ہے۔

تیسرے یہ کہ وہ کونسا کام ہے جس کی وجہ سے بیٹا پیدا نہیں ہوتا اور کون سے امور اس کے لئے مناسب ہیں عورت جس کا شوہر زندہ نہ رہتا ہو یہ اپنی پہلی ولادت میں کسی بڑی قوم میں تھی اور کسی بیگانہ کے ہمراہ نکل گئی اور اس کے مرجانے کے بعد اپنے کو جلا دیا یہ امر ریاضت سے دفع ہوتا ہے یا اپنے کو برفستان میں گرادے اور نیستی سرا کو راہی ہو جائے۔

عورت جس کو ایام ماہواری نہ آتے ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے اس نے حیض کے زمانے میں ہمسایہ کے چھوٹے بچوں کو جو کھیلنے کی غرض سے اس کے گھر میں آئے تھے سختی کے ساتھ نکال دیا ہو علاج یہ ہے کہ مٹی کے کوزہ کو سو کنوئیں کے پانی سے بھر دے اور ایک سپاری اور ایک ماشہ سونا اس میں ڈالے اور اس کو خوشبویات سے لیپ دے اور برہمن کو خیرات کرے اور پانچ یا سات یا نو یا گیارہ قسم کے میوے بچوں کو کھلائے۔

ستروں۔ بانجھ اس وجہ سے ہے کہ زمانۂ سابق میں مرد یا عورت نے آدمیوں کے بچوں کو اس بچہ جو انڈے سے نکلا ہو بیچ ڈالا ہو یا بے فرزندی کی وجہ سے دوسروں پر نفرین کی ہو علاج اس کا یہ ہے کہ وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر مرد و عورت ایک ہی چادر میں پانی میں ڈوب جائیں اور بدن دھو کر خاص افسوں پڑھ کر مہادیو کی

عبادت بجالائیں اور گیارہ برہمن کو ایک ایک اشرفی دیں اور گائے شرائط کے ساتھ خیرات کریں اور دو تولہ سونے سے کشپ وادت اور باہمن کی صورت بنائیں اور برہمن کو دیدیں اور ایک سو آٹھ سوپ کو سات قسم کے غلے سے بھردیں اور کپڑا اور ناریل اور رنگ برنگ کے میوے اور گل زعفران اور صندل اس پر رکھ دیں اور ہر سوپ ایک نیک عورت کو دیدے اور ہرنس کو جو آخر مہابھارت میں ہیں سنیں جس عورت کے لڑکا پیدا ہو کر مرجاتا ہو (ہندوستان کی رسم ہے کہ جولڑکا منزل مول یا اسلیکھا میں پیدا ہو یا آخر جیٹھ میں اس کو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں اور مردہ ہوتا ہو اور مول میں بیحد برا خیال کرتے ہیں) علاج اس کا یہ ہے کہ چار تولہ سونے کی ایک گائے بنائیں اور ایک تولہ چاندی کے سم اور دم میں جواہر لگادیں اور گلے میں لوہے کے گھنگرو اور ایک تولہ سونے سے اس کا بچہ بنائیں اور نصف تولہ چاندی سے اس کے سم۔

جس عورت کے بیٹا نہ پیدا ہوتا ہو بجز لڑکی کے اس نے پچھلی پیدائش میں اپنے غرور کی وجہ سے اپنے شوہر کی وقعت نہیں کی علاج یہ ہے کہ سفید گائے کی سینگیں چار تولہ سونے سے بنائیں اور چار تولہ چاندی سے اس کے سم اور سوا سیر تانبے سے اس کے کوہان اور ڈھائی سیر وزن کا ایک لوہے کا برتن تیار کرے سب چیزیں خیرات کردیں اور سو برہمن کو کھانا کھلا کر سیر کریں اور دس ماشہ اور دو سرخ کی خدا کی مورت بناکر اور افسوں پڑھے اور خیرات کردے اور پچاس برہمنوں کو کھانا کھلائے۔

جس عورت کے بجز ایک فرزند کے بیٹا نہ پیدا ہوتا ہو اس کا سبب یہ ہے کہ اس نے گوسالہ کو اس کی ماں سے علحدہ کردیا ہے علاج یہ ہے کہ ایک عمدہ گائے جو دودھ دیتی ہو مع دس تولہ سونے کے خیرات کردے۔

جس عورت کے لڑکا پیدا ہو اور مرجاتا ہو اور لڑکی زندہ رہتی ہو سبب اس کا یہ ہے کہ اس نے اپنی پہلی ولادت میں جانداروں کو مار ڈالا ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ بکریوں کو اسس نے جانی نقصان پہنچایا ہے علاج اس کا یہ ہے کہ روزہ چاندراین رکھے اور ایک گائے خیرات کرے اور پچاس برہمنوں کو شکم سیر کرے۔

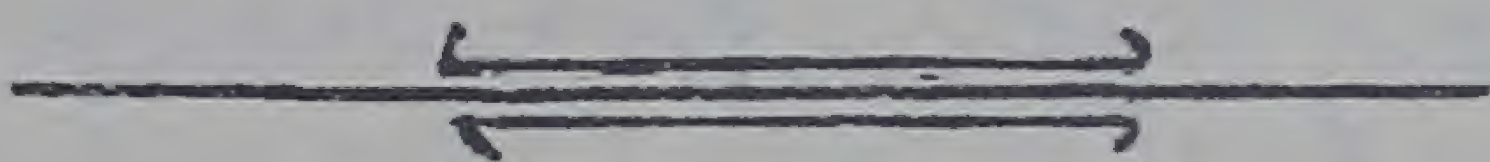
جس عورت کے حاملہ ہونے کے بعد سولہ سال گزر جائیں اس کا سبب یہ ہے کہ یہ اپنی ولادت میں حاملہ ستی ہوئی ہے علاج یہ ہے کہ ہرن خیرات کرے۔

گھرب۔ کنیز غلام ہونا اس کا سبب یہ ہے کہ اس نے اپنی پہلی ولادت میں اپنی کم فہمی کی وجہ سے بیگانہ شخص کو اپنی شوہری کے لئے پسند کر لیا اور اس کے لئے جل گئی ہے علاج یہ ہے کہ اگر سودر کے گھر میں ہو تو بیس کے مکان قیام اختیار کرے اور اسی صورت سے مرتبہ بہ مرتبہ برہمن کے مکان تک سکونت پذیر ہو اور اس کی غلامی میں اپنی زندگی بسر کرے اس امر کی شناخت کے لئے کہ یہ سزا مرد کے فعل سے ہے یا عورت کے تو ان ہر دو کی جنم پتری کو دیکھیں اگر طالع میں پانچویں یا گیارھویں میں سے ایک میں آفتاب مریخ زحل راس و ذنب ہوں یہ عورت کے افعال کو زحل کے زیر تاثیر متاثر کرتے ہوں مزاج پر اور وہ خاص زحل کو سمجھیں تو عورت کی سزا جانیں ورنہ مرد کی اور اگر ہر دو موجود ہوں تو یہ امر ہر دو کے اعمال کے نتائج ہیں۔

چوتھی قسم دولت مندی اور محتاجی کی حالت میں جو شخص کہ بہترین ایام یعنے سورج گہن اور چاند گہن میں خیرات کرے تو مال دار اور سخی ہو اور جو شخص ایسے وقت پر بڑے پرستش کدوں خاصکر الہ آباد میں نقد زندگی کو ختم کر دے تو بیشمار مال پائے لیکن مال دولت اور بخیل ہو جو شخص کہ بھوک کی حالت اور غذا کی موجودگی میں فقیر کی آواز سنکر سب کھانا اس کو دیدے تو بیحد مال پائے اور کھلے ہاتھ آئے اور جو شخص کہ ان ہر سہ مواقع کو کھودے وہ مفلس و کم دولت ہو علاج اس کا یہ ہے کہ ہر گروہ پنجگانہ میں سے جس گروہ میں ہو اس کی روش کی نیکو کاری کو اپنا پیشہ بنائے اور کرکھیت میں سورج گہن اور چاند گہن کے زمانے میں سونا اگرچہ ایک ماشہ ہو بطور خیرات زمین میں گاڑ دے

ان ہر چہار اقسام کے لئے سبب اور آثار اور علامات بیان کئے گئے ہیں اور بیشمار کتابیں لکھی گئی ہیں میں نے عبرت حاصل کرنے کے لئے اس مقدار کثیر سے قدرے اس مقام پر لکھدیا ہے۔

سُر



بہ ضم سین و فتح را۔ یہ ایک عمدہ علم ہے جو ناک سے سانس لینے کے مختلف ذریعے

سے حوادثات زمانے سے مطلع کرتا ہے انفاس کی روانی جو ناک سے ہوتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں پہلے وہ جو بائیں جانب کے سوراخ سے زاید روانی ہو اس کو قمر سے منسوب کرتے ہیں اور اڈوا اور چندر ناری بھی کہتے ہیں بہ فتح جیم فارسی و نون خفی و فتح دال و سکون راو نون والف وکسر را و سکون یائے تحتانی دوسرے وہ کہ جو داہنے جانب سے زیادہ روانی ہو اس کو پنگلا (بہ کسر بائے فارسی و نون خفی و فتح کاف فارسی و لام والف) اور سورج ناری کہتے ہیں تیسرے وہ جو کہ برابر ہو اس کو سکھمنا کہتے ہیں بضم سین و سکون کاف و ہائے خفی و فتح میم و نون والف اور سنہبو ناری بھی کہتے ہیں بہ فتح سین و نون خفی و ضم باو ہائے خفی و سکون واو اور اس علم کو مہا دیو کے نام پر نامزد کرتے ہیں تجربہ کاران بالعبارت انگشت نر سے شکاف بینی کو دبا کر روانی کی افزونی و برابری کو شناخت کر لیتے ہیں اور زیادہ تر وقت ان ہر دو قسم اول کا ڈھائی گھڑی ہوتا ہے اور تیسری قسم کا وقت جب تک کہ چھتیس حرف گرز بان سے نہ ادا کئے جائیں بضم کاف فارسی و را اگر یعنی حرف گر اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف دوسرے حرف سے مد کے ساتھ آ کر مل جائے جیسے مسا پر وا سے تین تین تک چندر ناری کی روانی ہوتی ہے اور اسی مقدار سے سورج ناری کی اور اسی طرح ماہ کے ختم ہونے تک اور ایک جماعت اس کے روانی کو ہفتہ پر منقسم کرتی ہے چنانچہ یک شنبہ و سہ شنبہ پنجشنبہ و شنبہ کا آغاز سورج ناری سے ہوتا ہے اور دوشنبہ و چہارشنبہ و جمعہ کا چندر ناری سے اور ایک جماعت اس کی ابتدا اور انتہا کو اس وقت سے جب کہ آفتاب بروج میں داخل ہوتا ہے شمار کرتی ہے چنانچہ برج حمل میں ابتدا سورج ناری سے ہوتی ہے اور ثور میں چندر ناری سے اور اسی صورت سے سال ختم ہو جاتا ہے اور ایک جماعت اس کا سبب بروج میں ماہ کی رفتار کو قرار دہی کی وجہ سے جو ان کو ہے اور ہر گروہ کی رائے یہ ہے کہ مقررہ رفتار سے تغیرات کی اعتبار سے وقتی حوادث سے انسان کو پہنچتے ہیں مثلاً اگر دو تین روز تک چندر ناری برابر جاری رہے تو اس کا نتیجہ فساد و لڑائی ہے اور اگر دس روز تک ہو تو زوجہ کو نقصان پہنچے اور اگر پندرہ دن تک جاری ہے تو اس وقت بیماری جو تکلیف دینے والی ہو پیدا ہو جائے اور اگر ایک ماہ تک ہو تو اس کا بھائی فوت ہو اور اگر ایک شبانہ روز سورج ناری کی روانی میں افزایش ہو تو ایک سال کے بعد اس کا پیمانہ ہستی لبریز ہو جائے گا اور

اسی صورت سے اگر دو تین روز تک یہ شورش رہے تو دونوں کے شمار کے اعتبار سے چند سال کے بعد فوت ہو اور اگر ایک ماہ تک ہو تو ایک ماہ کے بعد فوت ہو جائے اور اگر ایک شبانہ روز چندر ناری کے روانی کی زیادتی ہو تو ایک سال کے بعد بیمار ہو جائے اور اسی صورت سے بقدر ان ایام کے جس وقت سال تمام ہو جائے بیماری پیدا ہو اور اگر برابر ایک ماہ تک جاری رہے تو مال کھو جائے اور اگر دس دن تک سکھمنا جاری رہے تو تحویل آفتاب کے زمانے میں فوت ہو جائے اور اگر چندر ناری اس مدت تک جاری رہے تو یہ آثار و نشان دل کی پریشانی اور مرض کے ہیں اگر تحویل آفتاب سے تیرہ روز تک چندر ناری حرکت کرتی رہے تو یہ علامت و نشان مرض ہے اور جس وقت برج عقرب کا زمانہ آجائے اور دو یا پانچ دن تک چند ناری چلتی رہے تو اٹھارہ سال کے بعد وہ شخص فوت ہو جائے اور برج سنبلہ میں پندرہ سال کے بعد اور جملہ افراد اس امر سے متفق ہیں کہ اگر آفتاب کے نکلنے کے وقت سورج ناری ہو یا چندر ناری اور ان کے غروب ہو جانے کے بعد برعکس ہو بھلائی ہوتی ہے ورنہ بُرائی اور اگر چار گھڑی تک چند ناری کی رفتار متغیر رہے تو یہ علامت بھلائی کی ہے باعتبار احوال ساعات و ایام و بروج و کواکب اور ان ہر سہ حالتوں کے اعتبار سے مختلف احکام شادی و غم اور دیگر سوانح کے معلوم ہوتے ہیں ہر ایک سورج ناری اور چندر ناری کی پانچ قسمیں ہیں اور ہر قسم میں ایک عنصر کے نام سے نامزد ہے ڈھائی گھڑی میں بیس پل ہوا تیس پل آتش چالیس پل پانی پچاس پل خاک اور دس پل اکاس ہیں اور ایک جماعت کا یہ بیان ہے کہ پانچ پل اکاس دس پل ہوا پندرہ پل آتش بیس پل پانی پچیس پل خاک اور یہ تمام اوقات سوا گھڑی کی مدت میں گزر جاتے ہیں جس وقت یہ دورہ ختم ہو جاتا ہے پھر دوبارہ خاکی سے نئے دورہ کا آغاز ہوتا ہے اس کے بعد آبی آتشی بادی اور اکاسی سے اور بعض افراد نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی اکاسی کا دورہ ہوتا ہے اور ہر ایک کی شناخت نفس کی روش سے حاصل کرتے ہیں اگر بلندی کی جانب مائل ہے تو آتشین اور اگر وسیع ہے تو چار انگل سے زاید وسعت نہیں ہے تو بادی اور اگر نشیب کے جانب مائل ہے تو آبی اور اگر رفتار برابر شگاف کے ہو نہ بلند ہو پست اور چپ و راست آٹھ انگل تک ہو تو اکاسی سے انسان کی حالت سے بھی علم حاصل ہو سکتا ہے اگر دنیاوی

آرام حاصل ہو اور خواہش لذات میں گرفتار ہو اور سردی غالب ہو تو اس کو آبی خیال کرتے ہیں اور غصہ کی حالت میں ہے اور انسان کی نیکی کو بدی خیال کرے تو آتشی اور بے آرامی کی حالت میں ہو تو بادی اور خدا کے صفات کی یاد کرے اور دل کو غیر شے کے خیال سے خالی رکھے تو اس کو اکاسی کہتے ہیں

اور یکشنبہ کے دن بدراری یک انگشت اور دوشنبہ اور اسی صورت سے سہ شنبہ تک سات انگل لمبا ایک شاخچہ ہموار زمین پر کھڑا کرتے ہیں اور سایہ کا اندازہ لیتے ہیں کہ عرض میں کے انگل تک ہے اس میں بارہ عدد اضافہ کر کے اس مجموعہ کو تقسیم کرتے ہیں اگر اس تقسیم کے بعد کچھ نہ باقی رہ جائے تو اکاسی خیال کرتے ہیں اور اگر ایک عدد باقی رہ جائے تو بادی اور اگر دو تو آتشی اور اگر تین باقی رہ جائے تو آبی اور اگر چار عدد رہ جائیں تو خاکی۔

دو انگلیوں سے کانوں کے دونوں سوراخ بند کرتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کے خنصر و بنصر سے منہ بند کرتے ہیں اور ہر دو انگشت وسطی سے ناک کے ہر دو شگاف کو بند کرتے ہیں اور ہر دو سبابہ سے ہر دو چشم کو نیچے کر کے نظر ہر دو ابرو کے درمیان میں ڈالتے ہیں ایک قطرہ وہاں ظاہر ہوتا ہے اگر چہار گوشہ اور پگھلا ہوا ہو تو اس کو خاکی سمجھتے ہیں اور نصف چاند کے مانند اور سفیدی مائل اور سختی و سردی اس میں پائی جاتی ہو تو آبی جانتے ہیں اور اگر مدور و روشن اور سخت اور سیاہ ہو اور رنگ برنگ کے تل اس میں ہوں تو اس کو بادی خیال کرتے ہیں اور سہ گوشہ و نورانی ہے تو آتشی اور اگر قطرہ ظاہر نہ ہو تو اکاسی۔

تعلیم بخشش۔ پیر و مرشد و استاد کی ملاقات۔ بت کے سامنے جانا۔ شہر و گھر میں داخل ہونا اور دیگر مراتب اور نقل و تحویل اور ممالک غیر کا سفر۔ اور ایک جماعت کے ہمراہ خرید و فروخت کرنا اور رنگ برنگ کے زہر کا علاج۔ اور نحوسات فلکی کی مدافعت۔ مراتب دوستی دوا اور گھانس کو جنگل سے لے آنا۔ اعمال کیمیا۔ اعمال جوگ اور دیگر جمالی اعمال کو چندر بادی کے وقت بہتر جانتے ہیں۔ بادشاہوں کے سامنے جانا جنگ کیلئے جانا سورج ناری میں بہتر ہے چندر ناری کی حالت میں بائیں جانب سے جنگ شروع کرتے ہیں اور سورج ناری میں داہنے جانب سے اور اعضا کی حفاظت روانی دم کے جانب

زیادہ کرتے ہیں کسی مملکت کو فتح کرنے۔ یا اپنی سرزمین کی سیر وسیاحت۔ یا کہانا۔ یا مجامعت کرنا۔ اور نہانا۔ اور قید خانہ میں بھیجنا اور کسی کام سے ممانعت کرنا اور کسی کی محبت میں خلل ڈالنا اور علاوہ اس کے دیگر جلالی اعمال کو سورج ناری میں بہتر جانتے ہیں اور سکھمنا میں کسی کام میں مشغول نہیں ہوتے آبی و خاکی میں جمالی اعمال ادا کئے جاتے ہیں اور آتشی و ہوائی میں دیرپا کاموں کو کرتے ہیں اور اکاسی میں کسی حالت کو بہتر نہیں جاتے اور چلنے کی حالت میں جس جانب کہ روانی نفس کی زاید ہو پہلے اسی جانب کے قدم کو اُٹھائیں اور اگر کسی بزرگ سے راہ میں ملاقات ہو جائے یا کوئی شخص ارادہ کرے کہ اس سے فائدہ حاصل کر سکے تو کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی حالت میں ایسی کوشش کرے کہ وہ شخص اس کے نفس رواں کی جانب ہو اور بدخواہ وقرض خواہ اور مثل ان کے دیگر اشخاص کو جس جانب کہ روانی نفوس کی نہ ہو چھوڑ دے کہتے ہیں کہ سر سے بلند اور اس کے برابر کے مقامات سے چندر ناری کی حالت میں واپس ائے اور پست مقام پر اور پشت کی جانب سورج ناری میں پس ان ہر دو گروہ پر لازم ہے کہ ایسی حالت میں انھیں مقامات میں سے ایک مقام پر رہے تاکہ مقصد حاصل ہو۔

سائلوں کے جوابات

اگر کوئی شخص اس امر کے بارے میں دریافت کرے کہ مولود پسر ہے یا دختر اس وقت لازم ہے کہ حال اپنے ہر دو شگاف بینی کا دریافت کرے کہ کس جانب روانی زاید ہے اگر سائل اسی جانب ہے تو اس کو فرزند کے مژدہ سے مسرور کرے وگرنہ دختر کی خوشخبری دے اگر ہر دو جانب روانی برابر ہو تو توام کی خبر سنادے اور اگر ایسی حالت پیش آئے کہ اثنائے سوال میں ہر دو جانب سے کسی ایک جانب حرکت پیدا ہو جائے اس وقت اس ہستی کے فنا ہو جانے کی خبر دے ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ اگر سائل چندر ناری کے جانب ہے تو دختر پیدا ہوگی اور اگر سورج ناری کے طرف تو فرزند پیدا ہوگا اور سکھمنا کی حالت میں مخنث ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ آبی وخاکی فرزند کے

لئے ہیں آتشی و بادی دختر اور اکاسی اس کے فنا ہو جانے کی خبر دیتی ہے اگر تحصیل علم و علم آموزی شادی نوکری و آغاز کار و ملازمت بزرگان و خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا جائے تو آبی کی حالت میں بہت جلد کامیابی ہو اور خاکی میں عرصے کے بعد اور ہوائی میں کم ہو اور آتشی میں فائدہ حاصل ہونے کے بعد نقصان پہنچے اور اکاسی میں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے اگر بارش کے لئے سوال کریں تو خاکی میں بارش ہو لیکن دوسری حالت میں کشت و کار زیادہ سیراب ہوں اور بادی میں ابر اکٹھا ہو جائے لیکن بارش نہ ہو اور آتشی میں خفیف ترشح ہو اگر اثمار کے بارے میں سوال کیا جائے تو آبی و خاکی میں فائدہ ہو لیکن آخری حالت میں بعد نفع ہو اور بادی میں اوسط اور آتشی میں کامل نقصان ہو اور اکاسی میں حالت پوشیدہ رہے اگر بیمار کے لئے سوال کیا جائے تو اگر چندر ناری ہو اور سائل سورج ناری کی جانب ہو یا برعکس اس کے تو بیمار کا کام تمام ہونا لازمی ہے اور اگر سائل چندر ناری کے جانب ہو تو بیمار بہت جلد شفایاب ہو اور اگر سورج ناری کے طرف ہو تو مرض طول کھینچے لیکن بیمار تندرست ہو جائے اور ایک جماعت نفس کی حالت پر نگاہ ڈالتی ہے اگر نفس کشی کا وقت ہے جس کو نفس زندہ کہتے ہیں تو یہ حیات کی علامت ہے اور اگر نفس کے نکلنے کا وقت ہے جس کو نفس مردہ کہتے ہیں تو مریض ختم ہو جائے گا اسی طرح جملہ اقسام کی دریافت اور تحقیق حال میں اس امر کا لحاظ کیا جاتا ہے سانپ کے کاٹے ہوئے اور جن گرفتہ اور سحر کو بھی مریض جانتے ہیں۔

اگر لشکر بیگانہ کی آمد کے بارے میں سوال کیا جائے اگر چندر ناری ہو اور سائل ایسی جانب ہو تو یہ لشکر بیگانہ کے آنے کی علامت ہے اور اگر پرسندہ سورج ناری کی طرف تو لشکر بیگانہ نہ آئے ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ اگر خاکی و آبی ہو تو لشکر بیگانہ آئے گا اور اگر آتشی و بادی ہو تو لشکر بیگانہ نہ آئے گا اور اکاسی کی حالت میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اگر جنگ و صلح کے بارے میں دریافت کیا جائے تو چندر ناری آخری حالت کی خبر دیتی ہے اور سورج ناری پہلی حالت کی ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ اگر خاکی ہو تو عظیم الشان لڑائی واقع ہو اور بیشمار افراد زخمی ہوں اور آتشی و بادی و اکاسی میں فریقین کو نقصان پہنچے اور آبی صلح کی خبر دیتی ہے اگر کوئی شخص اپنی

اور اپنے دشمن کی حالت کو دریافت کرے اگر خاکی ہو تو لڑائی ہو اور بیشمار اشخاص زخمی اور آتشی میں سائل کامیاب ہو اور بادی میں سائل کو شکست ہو اور اکاسی کی حالت میں اس کا کام اس لڑائی میں تمام ہو جائے اور آبی میں صلح ہو جائے اور اگر اسی مملکت کے باشندہ اور بیگانہ کی لڑائی کے بارے میں جستجو کی جائے تو چندر ناری میں پہلے شخص کو کامیابی ہو اور سورج ناری میں آخری شخص کو ایک جماعت کا یہ خیال بھی ہے کہ اگر سائل بائیں جانب ہو اور چندر ناری ہو تو اس وقت فریقین کے ناموں میں جس کے نام کے حروف کی تعداد جفت ہو اس کو فتح حاصل ہو اور اگر پرسندہ داہنے جانب ہو اور سورج ناری ہو تو جس کے نام کے اعداد طاق ہوں وہ کامیاب ہو اگر فریقین کے اسمار کے حروف یکساں ہوں اور سائل نفس کی روانی کے جانب ہو تو سابق شخص کامیاب ہو اور اگر ناروان کے جانب ہو تو آخری شخص۔

اگر کسی غائب شخص کی حالت سے واقفیت منظور ہے تو آبی میں جلد آنا ممکن ہے اور خاکی میں اسی جگہ شخص غائب کے لئے مکان بنا کر قیام کرنے کی خبر ملتی ہے اور بادی میں شخص غائب اس مقام سے کسی دوسری جگہ چلا گیا ہے اور آتشی میں فوت ہونے کی خبر ہے اور اکاسی میں حالت پوشیدہ رہ جاتی ہے اگر اپنے دل میں کسی ایک موالید ثلاثہ کا نام لے لے تو خاکی رستنی کے بابت خبر دیتی ہے اور آبی و بادی جاندار کے لئے اور آتشی جمادی و کانی کی اور اکاسی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے دل میں کوئی خیال قایم نہیں کیا۔

یہ مضمون بحد عمدہ و پسندیدہ ہے میں نے اسی قدر بیان پر اکتفا کرلی۔

آگم

بہمزہ و الف و فتح کاف فارسی و میم۔ اس میں ہمہ قسم کے افسوں کا بیان ہے حصول منفعت اور نقصانات کی تلافی اور اضافہ واقفیت اور بلند پائیگی کی بیماریوں کا علاج اور مال کی زیادتی اور دشمن شکنی اور دوست نوازی اور عالم گیری اور جہاں آرائی

اور ان کے علاوہ دیگر امورات کے تفصیلی احوال ہیں۔

شَکُن

بفتح شین منقوطہ وضم کاف وفتح نون۔ یہ ایک عجیب علم ہے اس علم کے ذریعے سے جانوروں کے حالات سے سوانح عالم سے واقفیت پیدا کی جاتی ہے جانوروں کی گویائی اور خموشی اور جنبش اور آرام اور خوشی اور غمگینی وغیرہ سے موجودہ اور آئندہ زمانے کا حال بیان کرتے ہیں اور اس علم کے بہترین ماہر اس آباد و وسیع مملکت میں بیشمار ہیں ایک دن شکار گاہ میں دو سارا باہم بیٹھے ہوئے زمزمہ سرائی کر رہے تھے قبلہ عالم نے اس علم کے ایک ماہر سے دریافت فرمایا اس لئے عرض کیا۔

اگر ان کی گفتگو بیان کروں تو باور نہ آئے۔ یہ مقاربت چاہتا ہے اور مادہ خون کا عذر کر رہی ہے عجب نہیں کہ ان کی نشست کی جگہ پر سرخی کا نشان موجود ہو۔ جب دیکھا گیا تو کہتے ہیں کہ ایسا نشان پایا گیا۔

ہندوستان کے دانشمند پوشیدہ حال پانچ چیزوں کی مدد سے کہہ دیتے ہیں۔ نجوم۔ سُر۔ شکن۔ افسوں۔ کیول (بکسر کاف وسکون یا وفتح واو وسکون لام یہ قرعہ اندازی کا علم ہے اور قسم قسم سے فال نکالتے ہیں)

سامُدرِک

(بسین والف وضم میم وکسر دال و را و فتح کاف) اعضا کے اختلاف اور اُن کے اثرات اور مختلف لکیروں اور بیشمار خال سے پیش گوئیاں کی جاتی ہیں اور اکثر ویسا ہی ہوتا ہے۔

گارُڈ

(بہ کاف فارسی والف وضم را وفتح وال ہندی) یہ ایک علم ہے جس میں سانپ اور بچھو کا حال اور ان کے گزند سے نجات جس طرح حاصل کی جاتی ہے ان کا بیان ہے منتریں پڑھ کر نسب نامے کہہ کر اور اُن کی تعریف کر کے ان کو سدھاتے ہیں۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک خاص بُرائے سانپ کو لاکر اُس پر منتر پڑھتے ہیں اور ایک برہمن کو اس سے ڈسواتے ہیں جب اس کا زہر کام کرتا اور وہ بیہوش ہوجاتا ہے تو اُس سے جو کچھ پوچھا جائے وہ جواب دیتا ہے اور سچ ہوتا ہے۔ ایک ہندی صاحب علم کی رائے ہے کہ کلجگ کے دور میں پوشیدہ باتوں کا اس سے زیادہ صحیح طور پر معلوم کرنا کسی اور طریقے سے ناممکن ہے۔ اس فن میں بیشمار کتابیں لوگوں کے پاس موجود ہیں۔

اِندَرجال

(بہ کسر ہمزہ و نون خفی وسکون وال وفتح را وجیم والف ولام) یہ نیر نجات اور طلسمات اور اعمال کا علم ہے۔ اِن کے عجائبات بیان سے باہر ہیں۔

رس بدیا

(بہ فتح را وسین وکسر با و دال مشدد و یا و الف) یہ پارہ اور سونا اور چاندی اور تانبا اور اسی قسم کے اشیاء سے کشتہ بنانے کا علم ہے اور اکسیر اسی سے تیار کرتے ہیں۔

رتن پریچھا

(بہ فتح را و سکون تا و فتح و نون با فارسی و کسر را و سکون یا و فتح جیم فارسی مشدد و ہا خفی والف) اس علم میں جواہرات کی پہچان اور انواع و اقسام کے سنگریزوں کی شناخت ان کی ساخت اور خاصیت اور قیمت اور اسی قسم کی امور بیان ہوتے ہیں۔

کام ساستر

(بہ کاف والف و فتح میم) یہ علم مرد و عورت کی مباشرت کے طریقوں پر مبنی ہے چوراسی طریقے مقرر کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا نقصان اور فائدہ بیان کیا گیا ہے۔

ساہتی

(بہ سین والف و کسر ہا و تا فوقانی مشدد و فتح یا) یہ ایک علم ہے جس میں معلومات بہت زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔ الفاظ کے معنی و مراتب۔ عبارت کی شائستگی اور اس کے ممنوعات اس علم میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اس علم کا بانی اللہ کو سمجھتے ہیں۔ لفظ کے معنی و مقصد کو چار صنف پر پہنچتی ہیں۔ صنف اول شُکتِ (بہ فتح شین و سکون کاف فارسی و کسر تا فوقانی) یعنی لفظ اس لئے وضع ہوا ہے کہ وہ اپنے موضوع لہ کو پہنچ جائے۔ دوسرا لچھنا (بہ فتح لام و جیم فارسی مشدد و ہا خفی و نون والف) لفظ جو اپنے معنی لازم کو بتائے۔ تیسرا گونی بہ فتح کاف فارسی و سکون واو و کسر نون و سکون یا) لفظ جس کے ذریعہ تشبیہ دیگر مشبہ لہ کا علم حاصل ہو چہارم۔ بجنا (بکسر با و نون و فتح جیم و نون والف) وہ لفظ جو اپنے مقررہ یا متصلہ

معنی کے سوائے معنی دے۔ مثلاً ایک عورت نے اپنی لونڈی کو شوہر کے بلانے کے لئے روانہ کیا جب وہ اُس کی خلوت گاہ میں پہنچی تو وہ جلدی سے اس کے ساتھ ملوث ہوگیا اور زوجہ کی طلبی پہ آنے میں عذر کیا۔ جب یہ واپس جواب لائی تو اس کی پیشانی اور صندل وسرمہ اور رنگ میں فتور صحبت سے آگیا تھا عورت اِن سب چیزوں سے حقیقت حال کو پہچان گئی اور غصہ آیا شرم سے صاف صاف تو نہ کہہ سکی مگر یوں کہتی ہے کہ تو جھوٹ کہتی ہے اُن کو بلانے نہیں گئی تھی۔ دریا پر جاکر جلد جلد نہا کر آتی ہے جب ہی تو آنکھوں میں سرمہ رہا نہ جسم پر صندل۔ ان باریک باتوں سے اُس پر اپنا واقف ہونا ظاہر کرکے درد دل کا اظہار کرتی ہے۔

بعض اس صنف کو صنف دوم میں داخل کرتے ہیں اور الفاظ کے جو پیرایہ ہیں وہ بڑی باریکیوں سے بیان کئے گئے ہیں اور عجیب ہے۔ بہر حال یہ سب کچھ معانی اور بیان اور بدیع سے متعلق ہیں۔

اور اسی میں نَورَس (بہ فتح نون وسکون واو وفتح را وسکون سین) بھی بیان کئے گئے ہیں۔ نورس۔ یہ نو چیزیں ہیں جن سے اہل دنیا لذت یاب ہوتے ہیں۔ اول سنگار رس (بکسر سین و نون خفی و کاف فارسی والف ورا وفتح را وسکون سین) مرد و عورت کی ملاقات اور جو کچھ وصال و ہجر میں پیش آتا ہے۔ دوسرا۔ ہاسی رس (بہا والف وکسر سین وفتح یا) قسم قسم کی ہنسی۔ کہتے ہیں کہ اختلاف بدن وگفتار وحرکات ولباس کے باعث ہوتی ہے۔ اِس کو تین طرح پر بیان کرتے ہیں۔

سِمِت (بکسر سین ومیم وفتح تا فوقانی)، وہ ہنسی جو رخسارا ور آنکھ اور ہونٹوں میں تھوڑا سا تغیر کردے۔ وِہِست (بکسر واو وفتح ہا وکسر سین وفتح تا فوقانی) وہ ہنسی جس میں کسی قدر منہ کھل جائے۔ اَہِست (بہ فتح ہمزہ وہائے فارسی وہا وکسر سین وفتح تا فوقانی) وہ ہنسی جس میں آواز بھی ہو۔ تیسرا کَرُن رس (بہ فتح کاف وضم را وفتح نون) یہ وہ رنج ہے جو دوست کی جدائی اور اپنے ہاتھ کا مال چلے جانے پر ہوتا ہے۔ چوتھا رَودر (بہ فتح را و ضم ہمزہ وسکون واو ودال وفتح را) یہ غصہ ہے۔ پانچواں وِیر (بکسر واو وسکون یا تحتانی درا) وہ مسرت جو سخاوت یا محبت یا ملاقات میں حاصل ہوتی ہے چھٹا بہانک (بہ فتح باو ہا خفی وبا تحتانی والف وفتح نون وکاف) خوف ساتواں بِبھتچہ (بدو بائے مکسور و ہا خفی

وفتح جیم فارسی و ہا خفی) کسی شے سے نفرت آٹھواں اُدُبُھتَ (بہ فتح ہمزہ وسکون دال وضم با و ہا خفی وفتح تا فوقانی) کسی شے کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمانا نواں سانت بہ سین والف ونون خفی وفتح تا فوقانی) وہ چین جو علم سے حاصل ہو اور دوست و دشمن کا ایک ہی درجہ ہو جائے۔ ان سب کی تفصیلات میں عجیب عجیب قصے بیان کئے جاتے ہیں۔

اور اس عجیب علم میں عورت و مرد کا احوال بھی لکھا گیا ہے۔ ہنگامۂ عشق برپا ہے۔ ایران اور توران میں دونوں مرد کے درمیان میں عاشقی ہوتی اور ہندوستان اور حجاز میں عورت و مرد کے درمیان ہوتی ہے لیکن عرب میں تو عورت معشوق ہوتی ہے اور ہند میں معشوق مرد ہے۔ ہندی علما عورت کو نایکا (بہ نون والف وکسر یائے تحتانی وکاف والف) کہتے ہیں اور ان کی تین قسمیں ہیں سوَیَا (بکسر سین وواو ویا مشدد والف) یہ عورت پارسا ہوتی ہے اور شوہر کی محبت کے لئے وقف ہوتی ہے شرم کے باعث دائیں بائیں نظر نہیں کرتی صرف گوشۂ چشم سے دیکھتی ہے چنانچہ اس کو دیکھتے ہوئے کم دیکھا جاتا ہے۔ اُس کی ہنسی ہونٹوں سے آگے نہیں بڑھتی اور ہنسی میں دانت نظر نہیں آتے باتیں کم کرتی ہے اور بآواز بلند نہیں کہتی جلد غصے میں نہیں آتی مگر جب غصہ آجاتا ہے تو پھر جلد نہیں جاتا اور آنکھ اور رنگ سے ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ پرَکیا (بہ فتح با فارسی ورا وکسر کاف ویا تحتانی والف) غیروں سے بڑے تجربہ کے بعد دوستی کرتی ہے۔ یہ اگر شوہر والی ہے تو پَرَوُڈھا (بہ فتح با فارسی ورا وسکون واو ودال ہندی وہا خفی والف) کہتے ہیں ورنہ کَنَکا (بہ فتح کاف ونون مشدد وکاف والف) کہتے ہیں اس کے بہت سے اقسام ہیں۔ سَامَانیا (بہ سین والف ومیم والف وکسر نون ویا تحتانی والف) کسی کی طرف راغب نہیں ہوتی مال کی فکر میں رہتی ہے۔

اور سویا کی تین قسمیں ہیں مُگدھا (بہ ضم میم وسکون کاف فارسی ودال وہا خفی والف) جو کم سنی یا ناواقفیت کی وجہ گھر کے باہر قدم نہیں رکھتی اور جذبات جوانی اُبھرنے لگتے ہیں کچھ اس کی خوبیوں سے واقف ہو کر اور کچھ ناواقف ہو کر شوہر کے ملنے سے گریزاں رہتی ہے۔ اور جب شوہر کے پاس لیٹتی ہے تو وہ اُس کو دیکھتی رہتی ہے اور اس ڈر سے کہ شوہر اس سے کچھ بات نہ کرے اپنے آپ کو سوتا ہوا بنالیتی ہے مگر اُس کے چھیڑنے کے ڈر سے

نہیں سوتی۔ یہ زمانہ اکثر آٹھ سے بارہ سال تک کا ہے اور بعض اٹھارہ سال تک بھی ایسے ہی ہوتی ہیں۔ مدھیا (بہ فتح میم وکسر دال مشدد و ہا خفی و یا تحتانی و الف) شرم اور شوہر کی خواہش دونوں اس عورت میں برابر ہوتے ہیں غصے سے بات کرتی ہے لیکن شوہر سے خطاب نہیں ہوتا۔ یہ کیفیت بتیس سال تک رہتی ہے۔ پرگلبھا (بہ فتح با فارسی و سکون را و فتح کاف فارسی وسکون لام وبا و ہا خفی و الف خواہش اور اپنی زیرکی کو شوہر کے دل نشین کرتی ہے اور عقلمندی کے ساتھ شوہر کے دل پر قابض ہو جاتی ہے۔ یہ باون سال تک ایسی رہتی ہے۔

اور آخر کی دونوں اقسام کو تین شقوں میں تقسیم کرتے ہیں دھیرا (بکسر دال و ہا خفی وسکون یا و را و الف) جب شوہر دوسرے سے ملوث ہوتا ہے تو یہ رشک سے غصے میں آجاتی ہے لیکن شوہر کی تعریف اور اس کی خدمت زیادہ کرنے لگتی ہے اس طریقے سے وہ شوہر کو شرمندہ کرتی ہے اور اَدھیرا (بہ فتح ہمزہ) ایسا نہیں کرتی بلکہ اپنا اس کی حرکت سے واقف ہونا ظاہر نہیں ہونے دیتی اور خاموش رہتی ہے مگر ہنستے ہنستے ایسی باتیں کہتی ہے جس سے شوہر شرمندہ ہو جائے مثلاً ہنستے ہوئے وہ کہتی ہے کہ آپ تو رات بھر جاگے ہیں مگر میری آنکھیں سرخ ہیں آپ نے شراب پی ہے مگر نشہ مجھ پر طاری ہے۔ دھیرا ادھیرا (یہ مذکورہ دونوں قسموں کی مخلوط قسم ہے) یہ صرف ایک آہ کر کے اپنا واقف ہونا ظاہر کرتی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ سویا کی بھی دو قسمیں ہیں جیشٹھا (بکسر مجہول جیم وسکون یا و شین منقوطہ و تا ہندی و ہا خفی و الف) وہ ہے جس کو شوہر تمام عورتوں میں سب سے زیادہ دوست رکھے۔ کنشٹھا (بہ فتح کاف وکسر نون وسکون شین منقوطہ و تا ہندی و ہا خفی و الف) وہ ہے جس کی طرف شوہر کم راغب ہو۔

پرکیا کی پانچ قسمیں ہیں گپتا (بہ ضم کاف فارسی وسکون با فارسی و تا فوقانی و الف) اپنا حال پوشیدہ رکھتی ہے۔ پچھلی بدکاری اور آئندہ کا حال ہوشیاری سے چھپاتی ہے۔ اور سخت پردہ کرتی ہے یہاں تک کہ غیر کا ناخن بھی پہنچ جائے تو وہ کہتی ہے کہ میں اس خواب گاہ میں نہ رہوں گی۔ بلی چوہے پر دوڑتی ہے تو مجھے یہ دوڑ دھوپ تکلیف پہنچاتی ہے۔ ویدگدہا (بہ کسر مجہول واو وسکون یا فتح دال وسکون کاف فارسی و دال و ہا و الف) میٹھی باتوں اور عجیب حرکات کی مالک ہوتی ہے۔ لچھتا (بہ فتح لام وکسر جیم فارسی مشدد و ہا خفی و تا و الف) اپنی محبت کا برملا اظہار کرتی

ہے اور کوئی خوف نہیں کرتی۔ کُلٹا (بضم کاف و فتح لام و تا ہندی و الف) بہتوں سے محبت کرتی ہے اور ہر ایک کو اپنی روش سے خوش رکھتی ہے۔ کسی سے مال بھی نہیں لیتی۔ اَنُسیانا (بہ فتح ہمزہ و ضم نون و فتح سین و یا و الف و نون والف) یہ خطرے کے ڈر سے جس جگہ ملنے کا وعدہ کرتی ہے وہاں نہیں جاتی ہے اور جو اسکی آمد کا منتظر تھا وہ اسکے نہ آنے پر رنجیدہ ہوتا ہے

عورتوں کی اور آٹھ قسمیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔ پرُوکھِت بھَرتکا (بالضم با فارسی و را و سکون واو و کسر کاف و ہا خفی و فتح تا و فتح با و ہا خفی و سکون را و کسر تا فوقانی و کاف و الف) جب اس کا شوہر سفر میں ہوتا ہے تو یہ ہجر میں بیقرار اور اس کے پاس جانے کے لئے آمادہ اور سخت بےچین رہتی ہے۔ بعض اس کی ایک علٰحدہ قسم قرار دیکر نو قسمیں شمار کرتے ہیں۔ کھنڈِتا (بہ فتح کاف و ہا خفی و نون پنہاں و کسر دال ہندی و تا فوقانی و الف) جب اس کا دوست دوسرے سے ملتا ہے تو یہ سخت پیچ و تاب کھاتی ہے۔ کلہانت رِتا (بہ فتح کاف و سکون لام و ہا و الف و نون خفی و فتح تا و تی و کسر را و تا و الف) اپنے عاشق کو جو کچھ سختی سے کہتی ہے اس پر پشیمان ہو کر اُس کی تلافی کا ارادہ کرتی ہے۔ بِپر لبدہا (بدو بائے تحتین مکسور و دو میں فارسی و ساکن و فتح را و لام و سکون با و دال و ہا خفی و الف) جو اپنے عاشق کے وعدہ گاہ پہنچتی ہے اور اُس کو نہیں پاتی۔ اُتکا (بہ ضم ہمزہ و سکون تا و کاف و الف) وہ عورت جو عاشق کے نہ آنے پر غمگین ہو کر اُس کے نہ آنے کی وجہ پر غور کرتی ہے۔ باسک سجّا (بہ با و الف و فتح سین و سکون کاف و فتح سین و جیم مشدد و الف) عاشق کی آمد سنکر باغ باغ ہو جاتی ہے اور بزم وصال کی آراستگی میں مشغول ہوتی ہے۔ سُوادِھین پتکا (بہ ضم سین و واو والف و کسر دال و ہا خفی و سکون یا و فتح نون و با فارسی و کسر تا فوقانی و کاف و الف) جس کا عاشق اس کے حکم سے باہر نہ ہو۔ اَبھساریکا (بہ فتح ہمزہ و کسر با و ہا خفی و سین و الف و کسر را و کاف و الف) جو اپنے عاشق کو فوراً اپنے پاس بلائے یا خود اس کے پاس چلی جائے۔

عورتوں کی اور بھی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ اُتّما (بہ ضم ہمزہ و تا فوقانی مشدد و میم و الف) جب اُس کا شوہر اُس کو محبت نہ کرے تو وہ اُس کی محبت میں بےچین رہے اور اَدھما (بہ فتح ہمزہ و دال و ہا خفی و میم و الف) اس کے بالکل برخلاف۔ مدھما (بہ فتح میم و کسر دال مشدد و ہا خفی و میم و الف) عورت اور مرد دونوں کبھی یکجہتی اور محبت سے بسر کریں اور کبھی بیگانگی سے۔

اس کے علاوہ بھی عورت کی چار قسمیں کی ہیں۔ پدمنی (بہ فتح با فارسی و سکون دال

وکسر میم و نون وسکون یا) یہ خوبصورتی اور نزاکت میں بے مثال اور خوشخوئی اور بلند بالائی میں لاجواب ہوتی ہے۔ اس میں غضب کا تناسب اعضا ہوتا ہے۔ یہ نرم آواز۔ شیریں سخن۔ کم گو پاکدامن۔ فرماں بردار ہوتی ہے۔ اس کے منہ سے پھولوں کی سی خوشبو آتی ہے۔ چِترِنی (بہ کسر جیم فارسی وسکون تا وکسر را و نون وسکون یا) یہ قسم اول سے خوبیوں میں کچھ کم ہوتی ہے۔ اس کا جسم متوسط۔ پیٹ چھوٹا سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ سَنکھنی (بہ فتح سین و نون خفی وکسر کاف و نون وسکون یا) فربہ جسم پستہ قد اور ہمیشہ شوہر سے دست و گریباں رہتی ہے اور تند خو ہوتی ہے۔ ہستنی (بہ فتح ہا وسکون سین وتا فوقانی وکسر نون وسکون یا) صورت اور سیرت دونوں میں بری ہوتی ہے۔

ہم نے ہر ایک شق سے بہت کچھ لکھدیا ہے اور وہ ہر ایک جو مردوں کے لئے لائق التفات تھے سب کچھ بیان کر دیا ہے۔

مَان (بہ میم والف و فتح نون) عورت کا رنج و غضب شوہر کی بدکرداری کا نتیجہ ہے۔ اس کے چار اقسام ہیں۔ لگھُ (بہ فتح لام وضم کاف فارسی و ہا خفی) یہ تھوڑی سی دلدہی اور دلجوئی سے خوش ہو جاتی ہے۔ مدّہیہ (بہ فتح میم وکسر دال مشدد و ہا خفی و فتح یا) تھوڑی ہی توجہ سے اس کا رنج دور ہو جاتا ہے۔ گرُ (بہ ضم کاف فارسی و را) بڑی محنت سے یہ رام ہوتی ہے۔ رَساہاسی (بہ فتح را وسین والف و با و ہا خفی والف و فتح سین) یہ عورت جو کسی طرح خوش نہیں ہوتی۔

مرد کو نایک (بہ نون والف وکسر یا و فتح کاف) کہتے ہیں۔ ان کے بھی متعدد اقسام ہیں لیکن تین سے زاید نہیں۔ پَتِ (بہ فتح با فارسی وکسر تا فوقانی) جو کہ شادی کے معاملے میں ہندی ملت سے باہر نہ ہو۔ اُپپَتِ (بہ ضم ہمزہ و فتح با فارسی وکسر تا فوقانی) جو دوسری عورت سے دامن پارسائی کو آلودہ کرے۔ بَیشِیایک (بہ فتح یا وسکون یا و فتح شین وکسر ہمزہ وسکون یا و فتح کاف) جو فاحشہ کے دام میں پھنسا ہوا ہو۔

ان میں سے ہر ایک کی چار قسم ہیں۔ اَنُکُوْل (بہ فتح ہمزہ وضم نون وکاف وسکون واو و فتح لام) جو سوائے ایک عورت کے دوسرے پر راغب نہیں ہوتا۔ دَچھن (بہ فتح دال وکسر جیم فارسی مشدد و ہا خفی و فتح نون) بہت سی عورتیں رکھتا ہے اور اپنے تجربے سے سب کا دل مٹھی میں لئے رہتا ہے۔ دِہشٹ (بکسر دال و ہا خفی وسکون شین و فتح تاے ہندی) عورت اس کو بے توجہی سے جھڑکتی ہے۔ اس کی چاپلوسی اور دلجوئی کرتا ہے۔ شَٹھ (بہ فتح

شین وتائے ہندی و ہاخفی) جھوٹ سچ اور حیلہ بازی سے عورت کا دل اپنے قبضے میں کرلیتا ہے۔

عاشق کا قصہ بیان کرنے میں محب و محبوب کے حال پر نظر رکھتے اور بھی بیشمار نازک باتیں بیان کرتے ہیں۔ سکھی (بہ فتح سین وکسر کاف و ہاخفی وسکون یا) یہ ایک خدمتی ہے جس پر عورت بھروسا کرتی ہے اور اس کی باتوں اور خدمت سے آرام پاتی ہے اس سے ہنسی مذاق کرتی ہے سکھی ضرورت کے وقت کام آتے ہیں زیور کا پہنانا اور بناؤ سنگار کرانا اس کا کام ہے یہ اپنی میٹھی باتوں سے زن وشوہر کی رنجشیں دور کرکے محبت میں اضافہ کرتے ہیں اور اپنے پند ونصائح زن و مرد کو سناتے اور ان کے پیغامبر ہوتے ہیں اگر یہ خدمتی عورت ہے تو اس کو دوتی (بہ ضم دال وسکون واو وکسر تا فوقانی وسکون یا) کہتے ہیں اور اگر مرد ہے تو دوت (بہ ضم دال وسکون وفتح تا) کہتے ہیں یہ افراد وصل وہجر کے رموز سے واقف اور دشمنی ودوستی کے طریقوں سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔

اِس فن میں عورت ومرد کے نشست وبرخاست کے طریقے انواع واقسام سے بیان کئے گئے ہیں اور بہت دلفریب قصے بھی کہے جاتے ہیں جس کا دل چاہے وہ اِن کتابوں کو پڑھ کر مستفید ہو۔

سَنگیت

(بہ فتح سین ونون خفی وکسر کاف فارسی وسکون یا وفتح تائے فوقانی) قسم قسم کے راگ اور ساز اور ناچ کے طریقے اور اس کے تمام لواحق سے یہ علم متعلق ہے۔

سات ادھیا میں اِن کے مطالب بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا۔ سُر ادھیا (بہ ضم سین ورا) یعنی آواز کا بیان اِس کی دو قسمیں ہیں اَناہت (بہ فتح ہمزہ ونون والف وفتح (ہ) تا فوقانی) یعنی بغیر سبب کے آواز۔ اس کو ایک اور قدیم سمجھتے ہیں جب آدمی دونوں کان انگلیوں سے بند کرلیتا ہے تو جو آواز ایسی حالت میں سنتا ہے اس آواز کا یہ نام ہے اور اس کو برہما سمجھتے ہیں۔ جب اس کا وقوف حاصل

ہو جاتا ہے اور یہ آواز بغیر کسی ذریعہ یا سبب کے کوئی سننے لگتا ہے تو اُس کو مکت حاصل ہو جاتی ہے۔ آہَت (ہمزہ والف وفتح ہا و تا فوقانی) یہ وہ آواز ہے جو کسی سبب سے پیدا ہو۔ اس کو گفتگو میں ہوا کا باعث سمجھتے ہیں اور کسی شے کو کھودنے یا مارنے سے بھی یہ پیدا ہوتی ہے۔ یوں کہتے ہیں کہ ہر ایک انسان کے پیٹ اور گلے اور تالو میں بائیس رگیں صانع قدرت نے رکھی ہیں۔ ناف سے ہوا کی چال کی ابتدا ہوتی ہے۔ اور اس کو کھینچنے میں جتنی سختی یا سستی کیجائے اسی انداز سے آواز نکلتی ہے کہتے ہیں کہ پانچویں چھٹی سولھویں انیسویں نسیں گنگ ہیں۔ اور بقیہ اٹھارہ کے سات سر ہیں۔ سَرج (بہ فتح سین وسکون را و جیم) اور اس کو مور کی آواز سے لیا گیا ہے۔ یہ چوتھی رگ تک پہنچتی ہے (بکسر را و سکون کاف فارسی و ہا خفی وفتح با و ہا خفی) شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس کو پپیہا کی آواز سے لیا گیا ہے۔ (پپیہا ایک جانور سارس کے مانند ہوتا ہے اور موسم بارش میں بولتا ہے) اس کو ساتویں درجے سے دسویں درجے تک لے جاتے ہیں۔ گا بَدھار (بہ فتح کاف فارسی والف ونون خفی وفتح دال و ہا خفی والف وسکون را) یہ سر بکری کی آواز سے لیا گیا ہے یہ سر نویں سے تیرھویں درجہ تک جاتا ہے مَدّھم (بہ فتح میم وکسر دال مشدد و ہا وسکون میم) اس کو کلنگ سے لیا گیا ہے یہ تیرھویں درجہ سے سولھویں تک جاتا ہے۔ پنچم (بہ فتح با فارسی ونون خفی و وکسر جیم فارسی وسکون میم) یہ کویل کی کوک سے لیا گیا ہے۔ (کویل ایک پرندہ ہے سیاہ رنگ خوشنما اور خوش آواز اس کی دم سارس سے لمبی ہوتی ہے) سترھویں درجہ پر یہ سُر ہے۔ دھیوت (بہ کسر دال و ہا خفی وسکون یا وفتح واو و تا فوقانی) یہ مینڈک کی آواز ہے آٹھویں درجہ سے بائیسویں درجہ تک یہ جاتی ہے۔ نکھاد (بہ کسر نون وفتح کاف و ہا خفی والف وسکون دال) یہ ہاتھی کی چنگھاڑ سے لیا گیا ہے۔ یہ بائیسویں درجہ سے دوسری قسم کے تیسرے درجہ تک جاتا ہے۔ اِن سات سُروں میں سے ہر سُر اپنے ابتدائی درجہ سے آخر تک تین قسم رکھتا ہے۔ پس نکھاد اپنی تیسری قسم میں بائیسویں درجہ سے آگے نہیں جاتا۔ ہر اُس راگ کو جو ساتوں سُر سے ترتیب دیا جائے سَنپُورَن (بہ فتح سین ونون خفی وضم با فارسی وسکون واو وفتح را وسکون نون) کہتے ہیں اور اگر چھ سر سے ترتیب دیا جائے جس میں پہلا سُر تو لازمی ہے تو اِس کو کھاڈَو (بہ فتح کاف و ہا خفی والف وفتح دال ہندی وسکون واو) کہتے ہیں اور پانچ سُر والے راگ کو اَوڈَب (بہ فتح ہمزہ وسکون داو وفتح دال ہندی

وسکون یا) کہتے ہیں اس میں بھی پہلا سُر لازمی ہے، اور کوئی راگ اس سے کم سر کا نہیں ترتیب دیا جاتا لیکن تان جو ایک خاص قسم کی آواز ہے اس میں دو سُر بھی کافی ہیں۔

دوسرا راگ بِنگالی آدھیای (بہ او الف و فتح کاف فارسی و کسر ہر دو یا و سکون یا و کاف والف و کسر یا) مقامات اور شعبہ بعید ہیں اس راگ کی ابتدا مہادیو اور پاربتی سے سمجھتے ہیں۔ مہادیو کے پانچ دہن تھے اور ہر ایک دہن سے ایک ایک راگ نکلا جس کی تفصیل یہ ہے۔ سِری راگ (بہ کسر سین و را و سکون یا و را و الف و کاف فارسی) بسنت (بہ فتح با و سین و نون خفی و تا فوقانی) بھیرَو (بہ فتح با و ہا خفی و سکون یا فتح را و نون خفی و فتح واو) پنچم (بہ بائے فارسی و نون خفی و فتح جیم فارسی و میم) میگھ (بکسر مجہول میم و سکون یا و کاف فارسی و ہا خفی) نٹ نرایَن (بہ فتح نون و سکون تا ہندی و فتح نون و را و الف و کسر یا و فتح نون)۔ یہ راگ پاربتی نے گایا ہے۔

اِن چھئوں نغموں کو ہندی زبان میں راگ کہتے ہیں اور ان کو اصل شمار کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک راگ کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ سری راگ کو سمپورن سمجھتے ہیں اس راگ میں رکھبہ آٹھویں درجہ تک جاتا ہے گاندھار دسویں مدہم تیرھویں درجہ سے آگے نہیں جاتا۔ دھیوت اکیسویں درجہ تک نکھاد ایک ہی درجہ تک جاتا ہے۔ پس اسی طرح تمام راگوں میں مختلف درجات کی وجہ سے دگر گونگی پیدا ہوتی ہے۔

پہلے راگ کے یہ شعبہ ہیں مالوی (بہ میم و الف و فتح لام و کسر واو و سکون یا) ترِوَدِنی (بکسر تا و ضم را و سکون واو و فتح واو دیگر و کسر نون و سکون یا) گَورِی (بہ فتح کاف فارسی و سکون واو و کسر را و سکون یا) کیدارِی (بکسر کاف مجہول و سکون یا و دال و الف و کسر را و سکون یا) مَدّھ ماوِی (بہ فتح میم و کسر دال مشدد و ہا خفی و میم و الف و فتح دال و کسر واو و سکون یا) پہاڑی (بکسر با و ہا و الف و کسر را و سکون یا تحتانی)

دوسرے راگ کے اقسام دیشی (بکسر دال و سکون یا و کسر سین و سکون یا) دیوگِری (بکسر مجہول دال و سکون یا و فتح واو و کسر کاف فارسی و را و سکون یا) بیراٹی (بہ فتح با و سکون یا و را و الف و کسر تا ہندی و سکون یا) ٹوڈی (بہ ضم تا ہندی و سکون واو و کسر دال ہندی و سکون یا) للِتا (اول لام مفتوح دوم مکسور و تا و الف) ہندولی (بکسر ہا و نون خفی و ضم مجہول دال و سکون واو و کسر لام و سکون یا)

تیسرے راگ کے اقسام مدّھماد (بہ فتح میم و کسر دال مشدد و ہا خفی و میم و الف

وفتح دال)۔ بہیرَوی (بہ فتح با و ہا خفی وسکون یا وفتح را وکسر واو وسکون یا) بنگالی (بہ فتح با ونون خفی وکاف فارسی والف۔ وکسر لام وسکون یا) بَرَاڑِکا (بہ فتح با ورا والف وفتح تاہندی وکاف والف) سِندوی (بکسر سین) وسکون نون وفتح دال وکسر واو وسکون یا) پنرگییا (بہ ضم با فارسی وفتح نون وسکون را وکسر کاف فارسی ویائے تحتانی والف)۔

چوتھے راگ کے اقسام۔ بہہاس بدو بانخستین بکسور ودومین مفتوح وہا خفی والف وفتح سین۔ بہرپالی (بہ ضم مجہول با وہا خفی وسکون را وبا فارسی والف وکسر لام وسکون یا) کانرا (بہ کاف والف وفتح نون ورا والف) بدہنسکا (بہ فتح با وسکون دال ہندی وفتح ہا ونون خفی وفتح سین وکاف والف) مالسری (بہ میم والف وسکون لام وکسر سین ورا وسکون یا) پڈہمنجری (بہ فتح با فارسی وسکون دال ہندی وہا خفی وفتح میم ونون خفی وفتح جیم وکسر را وسکون یا)

پانچویں راگ کے اقسام۔ مَلار (بہ فتح میم ولام الف وسکون را) سُورٹھی (بہ ضم مجہول سین وسکون واو ورا وکسر تا ہندی وہا خفی وسکون یا) آساوری (بہ ہمزہ والف وسین والف وفتح واو وکسر را وسکون یا) کیکسنکی (بہ فتح کاف وسکون یا وضم سین وکسر کاف وسکون یا) گندہاری (بہ فتح کاف فارسی ونون خفی وفتح دال وہا خفی والف وکسر را وسکون یا) ہرسنگاری (بہ فتح ہا وسکون را وکسر سین ونون خفی وکاف فارسی والف وکسر را وسکون یا)

چھٹے راگ کے اقسام۔ کامُودی (بہ کاف والف وضم مجہول میم وسکون واو وکسر دال وسکون یا) کلیان (بہ فتح کاف وکسر لام مشدد ویا والف وسکون نون) آہیری (بہ فتح ہمزہ وکسر ہا وسکون یا وکسر را وسکون یا) سدہناٹ (بہ ضم سین وسکون دال مشدد وہا خفی ونون والف وفتح تا ہندی) سالک (بہ سین والف وفتح لام وسکون کاف) نٹ ہمیر (بفتح نون وسکون تا ہندی وفتح ہا وکسر میم وسکون یا وفتح را)۔

ایک جماعت ان میں سے ہر ایک کی پانچ پانچ شاخیں ادا کہتے ہیں اور بہت کچھ ان میں دگرگونی پیدا کرتے ہیں۔ بعض بسنت پنچ اور میگھ کے بجائے مالکوسک (بہ میم والف وسکون لام وضم مجہول کاف وسکون واو وفتح سین وکاف) اور ہنڈول (بکسر ہا ونون خفی وضم مجہول دال ہندی وسکون واو ولام) اور دیپک (بکسر دال وسکون یا وفتح

بافارسی وسکون کاف) کہتے ہیں اور ان چھٹوں میں سے ہر ایک کے لئے پانچ پانچ شاخیں (راگنیاں) کہتے ہیں ان ہر ایک شاخ میں کچھ کچھ اختلاف ہوتا ہے۔ اور بعض اشخاص بجائے دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچویں راگ کے سُدھ بھیروں (بہ ضم سین وفتح دال مشدد وہا خفی) اور ہنڈول اور دلیسکار بکسر مجہول دال وسکون یا وسین وکاف والف ورا) اور سدھ ناٹ کہتے ہیں۔

اور ہر راگ دو طرح سے گایا جاتا ہے۔ ایک تو مارگ (بہ میم والف وفتح را و سکون کاف فارسی) ہے۔ یہ دیوتا اور رکھیسروں کے نذر کے لئے گایا جاتا ہے کسی مقام پر اس کے گانے میں اختلاف نہیں ہوتا ہے۔ اس کو بہت مقدس راگ سمجھتے ہیں۔ اس راگ کے جاننے والے دکن میں بہت ہیں۔ اور اُن چھوؤں راگ کو بہت سے اقسام کے ساتھ اسی میں شمار کرتے ہیں بعض اُن میں کے یہاں بیان کئے جاتے ہیں سوج پرکاس (بہ ضم مجہول سین وسکون واو وفتح را وسکون جیم و بائے فارسی وسکون را وکاف والف وسکون سین) پنچ تالیسر (بہ فتح با فارسی ونون خفی وسکون جیم وتا والف وکسر مجہول لام وسکون یا وضم سین وسکون را) سَرب لَوکہندر (بہ فتح سین وسکون را وفتح با وضم مجہول تا وسکون واو وفتح باد ہا خفی وسکون دال وفتح را) چندر پرکاس (بہ فتح جیم فارسی ونون خفی وسکون دال وفتح را و با فارسی وسکون را وکاف والف وسکون سین) راگ کدم (بہ را والف وسکون کاف فارسی وفتح کاف و دال وسکون میم) جھومرا (بضم جیم و ہا خفی وسکون واو و میم و را والف) سُروَرتنی (بہ ضم سین وسکون را وفتح واو وسکون را وفتح تا وکسر نون وسکون یا)۔

اور دوسرے کو دیسی (بکسر دال وسکون یا وکسر سین وسکون یا) کہتے ہیں یہ وہ نغمہ ہے جو خاص ایک ہی جگہ گایا جاتا ہے جیسا کہ دھرپد (بہ ضم دال وہا خفی و سکون را وفتح با فارسی وسکون دال) یہ نغمہ صرف دار الخلافہ آگرہ اور گوالیار اور اسی کی نواح میں گایا جاتا ہے۔ پہلے اس نواح میں بہترین نغمے گائے جاتے تھے۔ جس وقت مان سنگھ گوالیار کا راجہ ہوا تو نایک بخشو اور مچھو اور بہنو کی امداد سے جو اپنے وقت کے موجد تھے ایک عام پسند طرز ایجاد ہوئی۔ جب مان سنگھ کا دور ختم ہو گیا تو بخشو اور مچھو کو سلطان محمود گجراتی کے دربار میں بار نصیب ہوا اور یہاں اس طرز کو پسندیدگی حاصل ہوئی۔

دھرپد چار سجع فقروں سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ الفاظ اور حروف میں یکسانیت (یا قافیہ بندی) لازمی نہیں ہے اس میں عشق کی نیرنگیاں اور جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جب یہ دکن میں گایا جاتا ہے تو اُس کو چِنڈ (بکسر جیم فارسی و نون خفی و سکون دال) کہتے ہیں یہاں یہ تین یا چار فقروں سے ترتیب دیا جاتا ہے اس میں زیادہ تر تعریف کی جاتی ہے۔ جو تلنگی اور کرناٹک کی زبان میں گایا جاتا ہے اُس کو دَھُرو (بہ فتح دال دہا خفی وضم را و سکون واو) کہتے ہیں۔ اس میں ناز و نیاز ہوتا ہے۔ اور جو بنگالہ میں گایا جاتا ہے۔ اس کو جَنگلا (بہ فتح با و نون خفی وضم کاف فارسی و کاف و لام و الف) کہتے ہیں اور جو جونپور میں گایا جاتا ہے اسے چُٹکلا (بضم جیم فارسی و سکون تا ہندی و کاف و لام و الف) کہتے ہیں اور جو دہلی میں گایا جاتا ہے اُسے قول یا ترانہ کہتے ہیں۔ اس کو امیر خسرو دہلوی نے سامت اور تتار کے ساتھ ہندی و فارسی طرز اور راگ کو مخلوط کر کے ایجاد کیا ہے۔ اور جو متھرا میں گایا جاتا ہے اسے بِشن پد (بکسر با و سکون شین و نون و فتح با فارسی و سکون دال) کہتے ہیں اس کے چار چھ اور آٹھ فقرے ہوتے ہیں اسمیں کشن کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور جو سندھ میں گاتے ہیں اُسکا نام کافی ہے اس میں مہر و محبت کی باتیں ہوتی ہیں اور جو زبان ترہت میں گاتے ہیں اسے لَچارِی (بہ فتح لام و سکون ہا و جیم فارسی و الف وکسر را و سکون یا) کہتے ہیں اور یہ بدیاپت کی ایجاد ہے جس میں وفور عشق کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جو لہاور اور اسکے نواح میں گایا جاتا ہے اسے چھَند (بہ فتح جیم فارسی و ہا خفی و دال) کہتے ہیں اور جو گجرات میں گاتے ہیں اس کا نام جکری (بہ فتح جیم و سکون کاف وکسر را و سکون یا) ہے۔

نغمہ جنگ کے وقت بہادر پہلوانوں کی تعریف میں گایا جاتا ہے۔ اس کو کرکہ (بہ فتح کاف و سکون را و فتح کاف و ہا خفی) کہتے ہیں اُسے ساورہ کہا جاتا ہے۔ اس میں بھی چار یا چھ فقرے ہوتے ہیں جو مختلف زبانوں میں گایا جاتا ہے۔

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے طرز ہیں۔ جیسے سَارَنگ (بہ سین و الف و فتح را و نون خفی و سکون کاف فارسی) پُوربی (بہ ضم با فارسی و سکون واو و را وکسر با و سکون یا) دُھناسَری (بہ فتح دال و ہا خفی و نون و الف و فتح سین وکسر را و سکون یا) رَامکَلی (بہ فتح را و الف و سکون میم و فتح کاف وکسر لام و سکون یا) گُرائی بہ ضم کاف و را و الف وکسر ہمزہ و سکون یا) قبلہ عالم اس کو گھڑائی (بہ ضم سین و سکون کاف فارسی و ہائے خفی و را و الف وکسر ہمزہ و سکون یا) فرماتے ہیں سُوہو۔ بہ ضم سین و سکون واو و ضم مجہول ہا و سکون واو) دیسکال (بکسر

دال وسکون یا دسین وکاف والف وسکون لام) وِئیساگ (بہ کسر دال وسکون یا دسین والف وکاف)

تیسرا۔ پَرکِیرَن کا ادھیای (بہ فتح با فارسی ورا وکسر کاف وسکون یا وفتح را د نون وکاف والف) آلاپ (بہ فتح ہمزہ ولام والف وفتح با فارسی) کے اقسام میں اور یہ دوطرح کی ہوتی ہے۔ ایک راگ الاپ ہے اُس راگ کے سروں میں یہ تان لیجاتی ہے جو اُس وقت گایا جارہا ہو اور ان سروں میں تصرف بھی کیا جاتا ہے۔ دوسرے روپ الاپ ہے جس نظم کے کہنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ نظم اسی تان میں گائی جاتی ہے۔

چوتھا پَربَندھ ادھیائی (بہ فتح با فارسی ورا و با و نون خفی وفتح دال و ہا خفی) اس میں گیت (بہ کسر کاف فارسی وسکون یا وتا) ترتیب دینے کے طریقے ہیں۔ گیت وہ نظم ہوتی ہے جس میں راگ گایا جاتا ہے۔ اس کی ترتیب میں چھ چیزیں ہوتی ہیں سُر۔ بِرَدْ (بکسر با و وفتح را وسکون دال) پَدْ (بہ فتح با فارسی وسکون دال) کی تعریف۔ ممدوح کا نام۔ تِنا (بکسر تا ونون والف) تن تنا کہنے اور بول ادا کرنے کی ترکیب۔ پاٹ (بپائے فارسی والف و تا ہندی) تن تنا مانا ایسے تین حرف سے بیس حرف تک مخصوص ترکیب کے ساتھ گائے جاتے ہیں اور ان فقرات میں اسی کے مانند اور فقرات بھی اضافہ کئے جاتے ہیں تال (بتائے فوقانی والف وفتح لام) اس کو ضرب کہتے ہیں۔ اگر چھ تال ہوں تو میدنی (بکسر میم وسکون یا وفتح دال وکسر نون وسکون یا) کہتے ہیں اور اگر ایک تال کم ہو تو آنندنی (بہ ہمزہ والف وفتح نون خفی وفتح دال وکسر نون وسکون یا) اور اگر دو کم ہوں تو دیپنی (بہ کسر دال وسکون یا وفتح با فارسی وکسر نون وسکون یا) اور اگر تین کم ہوں تو بھاونی (بہ فتح با و ہا خفی والف وفتح واو وکسر نون وسکون یا) اور اگر چار کم ہوں تو تارا ولی (بتا فوقانی والف ورا والف وفتح واو وکسر لام وسکون یا) کہتے ہیں۔ لیکن دو تال سے کم نہیں رکھتے۔

یہ چاروں ادھیا سر کے نیرنگیاں ہیں

پانچواں۔ تال ادھیای (بتا فوقانی والف ولام) اس میں تال کے اقسام اور

ترکیب بیان کی گئی ہے

چھٹا۔ وادیا یا ادھیای (بہ واو والف وکسر دال مشدد و یا تحتانی والف) باجوں کے اقسام کے بیان میں۔ اور باجے چار قسم پر ہوتے ہیں۔ تَت (بد وتا فوقانی اول مفتوح وثانی ساکن) اُن باجوں کو کہتے ہیں جو تار سے بجائے جاتے ہیں۔ بِتَت (بکسر با) کھال لیکر بجائی جاتی ہے۔

گھن (بہ فتح کاف فارسی وہا خفی وسکون نون) وہ جو دو ہڈیوں کو زور سے ملانے میں آواز آتی ہے۔ سُکھر (بہ ضم سین وکسر کاف وہا خفی وسکون را) وہ جو سانس سے بجائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے بیشمار قسم کے باجے ہیں چند کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم کے باجوں میں سے ایک باجہ جنتر (بفتح جیم ونون خفی وفتح تا ورا) ہے یہ ایک گز لمبی لکڑی سے جس کو کھوکلا کر لیا جاتا ہے بناتے ہیں اس کے دونوں سروں پر دو کدو لگاتے ہیں اس کے سر پر لکڑی کی سولہ کھونٹیاں لگا کر اس میں پانچ لوہے کے تار لگاتے ہیں اور ان تاروں کو دوسرے سرے تک لیجا کر مضبوط باندھ دیتے ہیں۔ اور آواز کی پستی اور بلندی اور مختلف سروں کے لئے اس کے اطراف میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لکڑی کے ٹکڑے باندھتے ہیں۔ بِین (بہ کسر با وسکون یا ونون) یہ جنتر کے مانند ہی ہوتا ہے لیکن اس میں تین ہی تار ہوتے ہیں۔ کِنَّر (بہ کسر کاف وفتح نون مشدد وسکون را) یہ بین کے مانند ہوتا ہے لیکن اس کی لکڑی اُس سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے اور اس میں تین کدو اور دو تار ہوتے ہیں۔ سَر بِین (بہ فتح سین وسکون راو کسر با وسکون یا ونون) یہ بھی بین کے مانند ہوتا ہے مگر اس میں لکڑی کے ٹکڑے نہیں ہوتے اَنبِرتی (بہ فتح ہمزہ ونون خفی وسکون باوکسر را وتاے فوقانی وسکون یا) اس کی لکڑی سربین سے بہت چھوٹی اور نیچے کی طرف کا کدو اوپر ہوتا ہے اور ایک ہی تار لوہے کا ہوتا ہے بغیر کسی تغیر کے تمام پردے موجود رہتے ہیں۔ رباب۔ اِس پر تانت کے چھ تار باندھتے ہیں اور بعض بارہ اور چند سولہ بھی باندھتے ہیں۔ سَر منڈل (بہ فتح سین وسکون را وفتح میم ونون خفی وفتح دال ہندی وسکون لام) یہ قانون کے مانند ہوتا ہے اِس میں اکیس تار ہوتے ہیں جن میں سے بعض لوہے کے اور بعض پیتل کے اور بعض تانت کے ہوتے ہیں سَارنگ (بہ سین والف وفتح را ونون خفی وکسر کاف فارسی وسکون یا)

یہ رباب سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور غجک کی طرح بجایا جاتا ہے۔ پناک (بہ بائے فارسی ونون والف وکاف) اس کو سُرتبان (بہ ضم سین وسکون را وفتح با وتا فوقانی والف ونون) بھی کہتے ہیں ایک لکڑی جو کمان کے برابر لمبی ہوتی ہے اس کو تھوڑا سا خم دیکر تانت سے باندھتے ہیں لکڑی کا پیالہ اوندھا دونوں طرف رکھتے ہیں اور غجک کی طرح بجاتے ہیں اَدَھتِی (بہ فتح ہمزہ ودال وہا خفی وکسر تا ے ہندی وسکون یا) اس میں ایک کدو اور دو تار ہوتے ہیں۔ کِنگرَہ (بکسر کاف ونون خفی وفتح کاف فارسی ورا وہا) بین کے مانند ہوتا ہے مگر اس میں دو تار تانت کے ہیں اور اس کے کدو اُس سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

دوسری قسم۔ پَکھاوُج (بہ فتح با فارسی وکاف وہا خفی والف وضم واو وسکون جیم) ایک موٹی لکڑی کو اہلیلجی شکل کی بنا کر اس کو بیچ سے خالی کر لیتے ہیں ایک گز اور کچھ زائد لمبا رکھتے ہیں اگر اس کے درمیان میں سے دونوں ہاتھ پھیلا کر بغل میں لیا جائے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملتی ہیں اس کے دونوں منہ کوزہ کے منہ سے کچھ بڑے ہوتے ہیں اور اس پر کھال منڈھی جاتی ہے۔ اس کے اطراف چمڑے کے تسمے ڈال کر نقارہ کی طرح کھینچتے ہیں اور چار لکڑی کے ٹکڑے جو ایک ہاتھ میں کسی قدر بڑے اور دوسرے ہاتھ میں کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں لیکر بجاتے ہیں۔ اس کی آواز میں کمی زیادتی تسموں کو پیچ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ آوُج (بہ ہمزہ والف وضم واو وسکون جیم) لکڑی کو درمیان سے خالی کر لیتے ہیں اور دو چھوٹے گولے طبل کے لیکر ان دونوں کو ملاکر رسی سے مضبوط باندھتے ہیں اور دونوں منہ پر کھال منڈھتے ہیں۔ دہل۔ یہ ایک مشہور باجہ ہے۔ ڈھڈّہ (بہ فتح دال ہندی وہا خفی وفتح دال مشدد ہندی وہا خفی) یہ دہل کے مانند ہوتا ہے لیکن اُس سے بہت چھوٹا۔ اَردھاوَج (بہ فتح ہمزہ وسکون را ودال وہا خفی والف وفتح واو وسکون جیم) آوج کا یہ نصف ہوتا ہے۔ دف۔ یہ بھی مشہور ہے۔ کھنجر (بہ فتح خا فوقانی ونون خفی وفتح جیم وسکون را) یہ چھوٹی دف ہے اس میں مجیرے لگے ہوتے ہیں اس کا منہ کوزہ کے منہ کے برابر ہوتا ہے۔

قسم سوم۔ تال (بہ تا والف وسکون لام) کھلے ہوئے منہ کے پیالوں کی ایک جوڑ فولاد کی بناتے ہیں کٹھ تال (بہ فتح کاف وسکون تا ہندی وہا خفی وتا فوقانی والف و

سکون لام) چھوٹی ٹھیلی کے مانند چار لکڑیوں یا پتھر سے بناتے ہیں۔
چوتھی قسم ۔شہنا۔ اسے فارسی میں سرنا کہتے ہیں۔ مُرلی (بہ ضم میم وسکون راوکسر لام وسکون یا) نے کے مانند ہوتی ہے۔ اُپنگ (بہ ضم ہمزہ فتح با فارسی ونون خفی وسکون کاف) یہ ایک نے ہے جو ایک گز لمبی ہوتی ہے جس کے درمیان میں خالی کر لیتے ہیں اور اس کے اوپر سوراخ کرتے ہیں اس میں ایک باریک نے رکھتے ہیں۔
ساتویں نرتیا آدھیای (بکسر نون وسکون را وکسر تا و یا والف) اس میں ناچ کی ترکیبیں اور اقسام بیان ہوتے ہیں۔

گانے والوں کا شمار

جب راگ اور باجوں کا کچھ حال لکھا گیا ہے تو کچھ حال گانے والوں کا بھی بیان ہونا چاہئے۔ پرانی طرز پر گانے والوں کو جو ہر خطہ میں بغیر اختلاف طرز کے گایا کرتے ہیں بنگکار (بہ فتح با وسکون یا وکاف والف ورا) کہتے ہیں اور ان طرزوں کے سکھانے والوں کو سہکار (بہ فتح سین وسکون ہا وکاف والف ورا) کہتے ہیں۔
کلاانت (بہ فتح کاف ولام والف وفتح ہمزہ ونون خفی وتا فوقانی) یہ طبقہ زبان زدعام ہے اور زیادہ تر بجائے ہمزہ کے واو (یعنی کلاونت) کہتے ہیں۔ یہ طبقہ دھرپد گایا کرتا ہے۔
ڈھاڈھی۔ (بہ فتح دال ہندی وہا خفی والف وکسر دال ہندی وہا خفی وسکون یا) پنجابی گانے والوں کو کہتے ہیں یہ ڈہڈہ اور کنگرہ بجا کر گاتے ہیں۔ اکثر میدان جنگ میں بہادروں کی تعریف کر کے ایک عجیب جوش پیدا کرتے ہیں قوال بھی اسی طبقے سے ہیں لیکن یہ دہلی اور جونپور کی طرز بھی اکثر گاتے ہیں اور اسی طرز پر فارسی شعر بھی پڑھتے ہیں۔
ہُرکیہ (بہ ضم ہا وسکون را وکسر کاف وفتح یا وہا مکتوب) مرد ہرک باجہ جسے اوج کہتے ہیں بجاتے ہیں اور عورتیں تال دیتی اور گاتی بھی جاتی ہیں پچھلے زمانے میں یہ طبقہ کرکہ گاتے تھے اور اب دھرپد یا اسی قسم کے طرزیں گاتے ہیں۔ اس جماعت کی عورتوں کی خوبصورتی بھی ہنرمندی میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

دف زن۔ ڈھاڈھی طبقے والوں کی عورتیں اکثر دف اور دہلی بجا کر دھرپد اور سوہلہ شادی اور ولادت کے جشنوں میں خوب گاتی ہیں۔ پہلے یہ عورتوں کی محفلوں میں آیا کرتی تھیں اب مردانہ مجلسوں میں بھی گایا کرتی ہیں۔

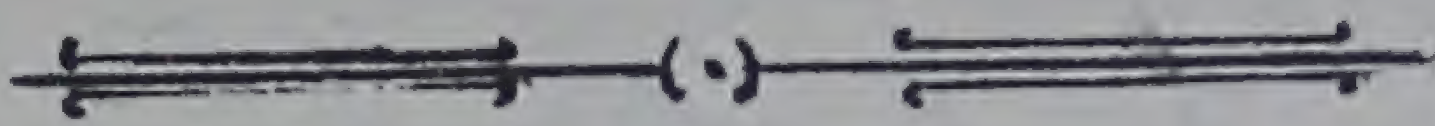
بنرہ تالی۔ اس جماعت میں مرد بڑے اور چھوٹے دف ساتھ رکھتے ہیں اور عورتیں تیرہ تال (تال چھوٹی پیتل کی کٹوری ہوتی ہے) کو ایک ساتھ بجا کر آواز پیدا کرتی ہیں دو تال دونوں ہاتھ کے بند پر اور دو کہنی کے بند پر اور دو مونڈھے کے بند پر اور دونوں شانے کے بند پر دو اور ایک سینہ پر اور دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں پر دو دو تال باندھتے ہیں۔ یہ زیادہ تر گجرات اور مالوہ کے ممالک میں رائج ہے۔ نٹوہ (بہ فتح نون وسکون تا ہندی وفتح واو و ہا مکتوب) یہ قسم قسم کے ناچ ناچتے ہیں اور گاتے بھی جاتے ہیں نغمہ کے ہمراہ پکھاوج اور رباب اور جھیرہ بجاتے ہیں۔ کرتنیہ (بکسر کاف وسکون یا ورا وفتح تا وسکون نون وفتح یا و ہا مکتوب) یہ ہندو مذہب کے لوگ ہوتے ہیں ان کے ساتھ باجے وہی ہوتے ہیں جو نٹوہ کے ساتھ ہوتے ہیں ان میں لڑکوں کو عورتوں کا لباس پہنا کر کشن کی تعریف اور نشت و برخاست کے متعلق تماشہ کرتے ہیں۔

بھگتیہ (بہ فتح با و ہا خفی وفتح کاف فارسی وکسر تا وفتح یا و ہا مکتوب) ان کے ساتھ بھی وہی مذکورہ باجے ہوتے ہیں لیکن طرح طرح کے بہروپ بھرتے ہیں اور عجیب عجیب نقلیں کرتے ہیں یہ رات کو کھیل کرتے ہیں۔ بہنوتیہ (بہ فتح با و ہا خفی و نون خفی وفتح واو و یا مشدد و ہا) یہ مذکورہ گروہ کے مماثل ہوتے ہیں لیکن یہ دن اور رات میں کھیل کرتے ہیں ایک پیتل کی تھالی میں بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر طرح طرح سے ناچتے اور گاتے ہیں۔ عجیب عجیب کام کرتے ہیں بھانڈ (بہ فتح با و ہا خفی و نون پنہاں و دال ہندی) دہل اور مجیرہ بجاتے ہیں اور گاتے ہیں۔ انسانوں اور جانوروں کی نقلیں لاتے ہیں۔ ناچتے ہیں اور ناچنے میں ہر ایک عضو کو حرکت دیتے ہیں۔ اور پانی ناک میں ڈال کر منہ سے نکال لیتے ہیں لوہے کی سیخ منہ سے پیٹ میں ڈالتے ہیں اور غلہ کھا جاتے ہیں پھر ایک ایک کو منہ سے نکال دیتے ہیں اور دوسرے عجیب عجیب کام کرتے ہیں کنجری (بہ فتح کاف و نون خفی وفتح جیم وکسر را وسکون یا) ان کے ساتھ مرد پکھاوج اور رباب اور مجیرہ بجاتے ہیں عورتیں گاتی اور ناچتی ہیں۔ قبلہ عالم اس طبقے کو کنچنی (بہ فتح کاف و نون خفی وسکون جیم فارسی

وکسر نون وسکون یا) نامزد فرماتے ہیں۔ نَٹ (بہ فتح نون وسکون تا ہندی) یہ رسی پر کھیل کرتے ہیں اور عجیب عجیب کام کرتے ہیں۔ مجیرہ اور دہلی ان کے ساتھ بجتا ہے۔ بھروپی (بہ فتح با و دہا وضم را وسکون واو وکسر با فارسی وسکون یا) روزانہ بہروپ بھرتے ہیں ایک جوان آدمی بوڑھے کا بہروپ لاتا ہے۔ بڑے بڑے دوررس عقلمندوں کو بہروپ میں دھوکا دئے جاتے ہیں۔ بازیگر۔ یہ اپنی تیز دستی سے عجیب عجیب کام کر دکھاتے ہیں اور منتر کے اثر سے تماشائی کی نظریں باندھ دیتے ہیں چنانچہ نظر آتا ہے کہ کھیل کرنے والے کے بند بند جدا ہیں اس کے بعد پھر وہ اصلی حالت پر آجاتا ہے اور کبھی ایک بڑا پتھر اُس کے کاندھے پر رکھا ہوا نظر آتا ہے۔

ان تمام طبقوں کے عجائب کاریاں بیان سے باہر ہیں ہر طبقہ اپنی خاص طرز پر گاناگاتا ہے۔

آئین اکھاڑہ



بہ فتح ہمزہ وکاف دہائے خفی والف وفتح را وہائے مکتوب یہ بزم عیش اس آباد مملکت کے ذی عزت وثروت افراد کی مجالس میں منعقد کی جاتی ہے قاعدہ یہ ہے کہ اندرونی کنیزوں کو ساز ونغمہ کی تعلیم دیجاتی ہے اور چار خوشرو عورتیں ناچتی ہیں اور عجیب اصول ظاہر ہوتے ہیں اور دوسری چار عورتیں نغمہ سرائی کرتی ہیں اور دو کھاوج اور دو اپنگ بجاتی ہیں اور ایک ایک عورت رباب اور ڈھولک اور بین اور چتر بجاتی ہیں اور چراغاں جشن کے علاوہ دو عورتیں چراغ ہاتھوں میں لے کر ان کے گرد کھڑی رہتی ہیں اور ایک جماعت اپنی خواہش کے مطابق اس میں بھی کچھ اضافہ کرتا ہے اور زیادہ تر رواج یہ ہے کہ نٹوہ کی جماعت کی نگہداشت کیجاتی ہے اور کم عمر کنیزوں کو تعلیم دیجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نٹوے کی جماعت اپنی کنیزوں کو تعلیم دیکر ذی عزت افراد کے پاس لے جاتے اور اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں قبلہ عالم کو سنگیت اور اس کے علاوہ دیگر امورات میں جو بیان کیا گیا ہے بیشمار واقفیت حاصل ہے جو امورات کہ تمام عالم کے لئے کمال غفلت

کا موجب ہو سکتے ہیں گیتی خداوند کی بیداری کا عظیم الشان سرمایہ ہیں۔
گج شاستر۔ بہ فتح کاف فارسی وسکون جیم علم فیل کو کہتے ہیں ہاتھی کی عمر طبعی اور جملہ اقسام کی خاصیت مزاجی اور تندرستی کی حفاظت اور بیماری کے اسباب وعلامات اور ان کا طریق علاج بیان کیا گیا ہے۔
سالہوتر۔ بہ فتح سین والف وکسر لام وضم ہا وسکون واو وتائے فوقانی ورا ایک علم ہے گھوڑوں کے حالات میں جو انسان کی ایجاد ہے۔
باستک۔ بیا والف وسکون سین وضم تائے فوقانی وفتح کاف یہ علم تعمیر مکانات سے متعلق ہے اور ہر قسم کے خواص کو جداگانہ بیان کیا گیا ہے۔
سوپ۔ بہ ضم سین وسکون واو وفتح بائے فارسی جملہ اقسام کی غذا اور کھانے کی چیز تیار اور یکجا کرنا اور ان کے خواص وتاثیرات بیان کی گئی ہیں۔
راج نیت براوالف وسکون جیم وکسر نون وسکون یائے تحتانی وفتح تائے فوقانی آئین فرمانروائی کو کہتے ہیں جس صورت سے کہ پیشوا مذہبی پر لازم ہے کہ اپنی ذات کو خواہش وغضب کے نقصانات سے محفوظ رکھے اسی طریق پر فرمانروائے عالم ظاہر بھی اس پرکاربند ہوتا ہے خواہشات کی عظیم الشان شورشیں جو فرمانروا کو اس کے مرتبہ سے گرا دیتی ہیں معرض بیان میں لاتا ہوں اس کی دس قسمیں یہ ہیں۔ شکار قمار خواب عیب جوئی عورتوں سے ارتباط گانا ناچنا یا خنیاگر ہونا شراب پینا تنہا گھومنا غصہ کے پیدا کرنے والے اصل اسباب آٹھ ہیں مال کو ضبط کر لینا لطف کے وقت رنجیدہ ہونا بھید کھولنا لازم کی خدمات کو نگاہ میں نہ لانا زبان کو گالی سے آلودہ کرنا بدی سوچنا جان کے لینے میں تامل نہ کرنا اور علاوہ اس کے انسان کے عیوب کو ظاہر کرنا جہانبانی کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ آئین عقل کے مطابق خواہش اور غصہ سے کنارہ کش ہو کر زندگی بسر کرے اور ان اٹھارہ چیزوں سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کرے اور اگر ایک بارگی ان تمامی امور سے دست بردار نہ ہوسکے تو ان کو ان کے اندازہ وحد سے آگے نہ بڑھنے دے کہتے ہیں کہ فرمانروا کے لئے لازم ہے کہ خداشناس عادل وآگاہ دل ہو بخشنے اور بخشش کرنے والا قدر دان خوش کلام آشنا اور منکسر مزاج ہو اور خیال جہان کشائی کو ہر دم ترقی حاصل ہو اور رعیت کو عمال اور

چور اور ڈاکو اور دیگر بدکاروں سے محفوظ رکھے اور انسان کے مرتبہ و وقعت اور جرم کی شناخت رکھتا ہو اور توانا و بردبار ہو اور راست گفتار فرض شناس افراد کو جاسوسی پر متعین کرے اور دشمن کو چھوٹا نہ سمجھے اور اس کی مدافعت سے غافل نہ ہو اور مال و جاہ کو اپنے غرور کی وجہ سے ضایع نہ کرے اور رشوت لینے والوں اور بدکاروں کے مال کو ضبط کر کے ان کو اپنی بارگاہ میں نہ آنے دے فرمانروا مثل باغبان کے ہے باغبان جس صورت سے کہ باغ کو آراستہ کرتا ہے فرمانروا ویسی ہی کارروائیاں انسانوں کے ساتھ کرے اور کانٹے اور جڑ کو درمیان سے نکال کر کنارے ڈالدے اور چمن کو شائستگی کے ساتھ آراستہ کرے اور بیرونی اشیا سے ہاتھ آلودہ نہ کرے بادشاہ پر لازم ہے کہ فساد پیشہ بدذات اشخاص کو ملک کے کنارے رکھے تاکہ اس کی مملکت اور دولت خانہ ان کے وجود سے پاک رہے اور دوسرے بداندیشوں کے لئے راہ مسدود ہو جائے فرمانروا کو چاہئے کہ درختاں پر شاخ و برگ کو بھی حتی الامکان آراستہ کرتا رہے حکمران کا یہ فرض منصبی ہے کہ ارا کین دولت کو کہ ان کے مددگار اور بہی خواہ زیادہ ایکجا ہو گئے ہوں متفرق کرتا رہے اور کمزور کو اپنے امداد سے طاقت ور بنائے اور بادشاہ کم مایہ سپاہ کو طاقت دے اور اپنی سلطنت سے عاقل و مدبر اشخاص کو جو خدا پرست و خوشخو و تجربہ کار جدت پسند و مزاج شناس زمانہ و دل و صاحب فہم و شیریں زبان ہوں منتخب کرے اور دینی و دنیاوی کاموں کو اس کی رازداری و مشورہ سے انجام دے اور اپنی ذات میں کام کرنے کی طاقت نہ پائے تو دنیاوی معاملات ان کے سپرد کردے اور بڑے کاموں میں صلاح کثیر التعداد آدمیوں سے نہ کرے کیونکہ اس کام کے لئے عقیدت و سیر چشمی و جرأت و دوربینی لازمی ہیں اور ان ہر چہار صفتوں کا ایک شخص میں جمع ہو جانا بیحد دشوار ہے اگرچہ متقدمین کی ایک جماعت نے علاوہ ان اشخاص کے دیگر افراد کو بھی اپنا رازدار بنالیا ہے محض اس خیال سے تاکہ ان کے اقوال کے خلاف کارروائیوں کے جانب مائل ہوں لیکن اکثر افراد اس کی حفاظت نہ کر سکے اور بیشمار رنج میں مبتلا ہو گئے خاص کر وہ آلام قلبی جو کور دل کم فہم و کوتاہ بین و بداندیش افراد کے اقوال سے پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج بیحد دشوار ہے فرمانروایان سابق آٹھ یا چار عاقل و مدبر و منتخب اشخاص کو

جن کی ذات میں صفات مذکورۂ بالا موجود ہوتے منصب وزارت سپرد کرتے تھے اور ان افراد منتخب میں سے ایک شخص کی مرتبہ افزائی کرکے ہر ایک فرد سے علٰحدہ بہ تہدید ملکی و مالی پرسش کیجاتی تھی بعد اس کے انکے یکجا کئے ہوئے مال و اسباب کی جانچ کی جاتی تھی اور لانے والے کا نام نہیں لیا جاتا تھا بادشاہ کے لئے خیراندیش، فرمانبردار اور دوربیں مزاج شناس اور سعادت منش حکیم ضروری ہیں جو اپنی کارشناسی کی قوت سے خواہوں کو فراہم کرتا اور منتخب سپاہ یکجا کرتا اور خزانہ معمور کرتا ہے اور اپنی مملکت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بیدار مغز و عاقل حکام کے سپرد کرتا ہے اور ان کو فراست کے ساتھ ایک دوسرے سے متعلق کرتا ہے بادشاہ اپنی مملکت کے آباد و معمور کرنے میں کوشش کرتا اور ان کی خبرگیری کی حالت میں گہری نظر سے کام لیتا اور اپنے ہمسروں سے صلح اور دوستی سے سلوک کرتا اور زیردست سے خراج لیتا ہے اور اپنے لئے زیادہ قوی حکمران سے اپنی پختہ کاری کی وجہ اس کے لشکر میں ناموافقت پیدا کرتا ہے اور اگر یہ ممکن نہیں ہوسکتا تو پیش کش ادا کرتا ہے اور جبتک ممکن ہوسکتا ہے کسی سے جنگ کے لئے باہر نہیں آتا اور جس وقت کوئی چارہ کار باقی نہیں رہ جاتا اس وقت بہ کشادہ پیشانی و شگفتہ دلی اس سے جنگ کے لئے باہر آتا اور اپنی عزت میں اضافہ کرتا ہے جو فرمانروا کہ آپ کے قریب ہے اگرچہ آپ وہ دشمن جانتا ہے اور دوسرے کو دوستدار اور تیسرے دوستی و دشمنی سے عاری خیال کرتا ہے۔

اسی صورت سے جملہ کارپردازان سلطنت نے قواعد مرتب کئے ہیں اور عمدہ راہیں ظاہر کردی ہیں اور بیشمار دل آویز اقوال آبادی ملک کے لیے یکجا کر لئے ہیں جو تمام ہر کار آموزی و قدردانی و شجاعت و کم آرائی و کم خشمی و کم گوئی و سعی بلیغ و خیراندیشی کی تعلیم دیتے ہیں۔

بیہار۔ بکسر باء و ضم یائے تحتانی و ہاو الف و را۔ علم فراست علمائے ہند کے نزدیک خصومت اٹھارہ قسموں سے زیادہ نہیں ہوتی اور ہر ایک کو ایک خاص روش کے ساتھ علٰحدہ بیان کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے قرضدار ہونا امانت طلب کرنا مال کی شناخت دو شریک کار کی جنگ دی ہوئی چیز کی واپسی نوکر و مالک کی گفتگو تنخواہ مزدور

اور کرایہ لینے والے بھی اسی ضمن میں ہیں کسان کا حکومت کی اجرت کے بارے میں
خلاف کارروائی کرنا بیچنے والا خریدار سے مال واپس لینا چاہے گلہ بان سے تاوان
مانگنا حد دو زمیں میں اختلاف شورش دشنام لڑائی کرنا چوری کا دعویٰ خرخشہ خون عورت
کی مرد بیگانہ سے ملاقات شوہر اور بیوی کی لڑائی ورثہ کا گر جانا قمار بازوں کی نزاع فرمانروا
پر لازم ہے کہ مشرق کی طرف منہ کرکے عبادت خانہ میں بیٹھے اور اس بڑے کام کو اپنی
ذات پر منحصر کردے اور اگر خود ہمیشہ نہ پہنچ سکے تو اپنے ایک کاردان کے بے خوف و محنت
طلب ہو سپرد کرے مدعی کو بادی کہتے ہیں با دالف وکسر دال وسکون یائے تحتانی مدعی علیہ
کو پرتِ بہ فتح بائے فارسی وسکون را وکسر تائے فوقانی کہتے ہیں کمزور بوڑھا آدمی اور
بارہ سال سے کم عمر کا انسان اور مست اور دیوانہ اور بیمار اور جو کار سلطنت میں مشغول
ہو اور عورت بے اعزا اور عورت عالی نسب اور خداوند سوتک عدالت میں نہیں جاسکتے
ایک لائق قابل شخص ان کے پاس جاکر ان سے سوال کرے وگرنہ فرمانروا کی بارگاہ
میں حاضر کرے جو کچھ کہ مدعی بیان کرے اس کو لکھ لیں اور سال وماہ وروز اور مدعی و
مدعی علیہ کا نام مع ان کے بزرگون کے نام اور خصوصیات کے تین پشت تک قلمبند کرے بعد اس کے
مدعی علیہ کے جوابات کو بھی اسی طرح لکھیں اور ہر دو بیانات کو بنگاہ غور وتامل دیکھیں بعد
اس کے مدعی سے ثبوت وگواہ طلب کریں اور گواہ چار سے کم نہ ہوں اور بعض کے نزدیک
تین اور راگر راست گواہ اور معاملہ فہم سے ہو تو ایک ہی پر اکتفا کرلی جاتی ہے اور پانچ سال سے
کم عمر کا انسان اور خوف زدہ نہ آئے اور شودر کی گواہی بجز شودر کے مفید نہیں ہوسکتی اور
پیشہ ور کی شہادت بجز اس کے ہم پیشہ کے دوسرے کے لئے ناجائز ہے اور اندھا اور لنگڑا
اور گونگا اور بیمار اور مست اور دیوانہ اور قمار باز اور بڑے گناہوں کا کرنیوالا اور بھوکا اور
پیاسا اور خشمناک اور چور اور وہ جس کو قتل کرنے کے لئے لیجاتے ہوں اور عورت سے عورت
کے حق میں اور دوست و دشمن اور شریک کار کی گواہی نادرست ہے لازم ہے کہ جملہ امور
میں خشک لبی اور لب گزی اور منہ کے کناروں کو چاٹنے سے اور گفتگو کے تغیرات اور چہرے
کے رنگ سے مقصود اصلی کی شناخت کرے گواہی کے شرائط جملہ اقسام کی نزاعوں میں ضروری
ہیں مگر یازدہم اور چہاردہم میں اگر نوشتہ وگواہ نہ ہوں تو اپنی دوربینی و معاملہ فہمی سے
جو کچھ دریافت کرسکے اس پر عمل کرے اور اگر اس طریق سے بھی کام نہ چل سکے تو مدعی یا ان

ہر دو میں سے ایک کو جس کو چاہے قسم اور حلف دے قسم و حلف کی آٹھ قسمیں بیسان کی جاتی ہیں۔

طریق حلف مدعی و مدعا علیہ

اول یہ کہ اس شخص کو ترازو میں تول کر نیچے اتار دیں اور خدا کی خاص پوجا کے بعد افسون پڑھیں اور دوبارہ اس شخص کو تولیں اگر پلہ اس کا بلند ہو جائے تو حق اس کے ساتھ ہے ورنہ برابری اور کمی اس کی دروغ گوئی ظاہر کرتی ہے اور بعض کتب میں مرقوم ہے کہ برابر نہ ہو اور یہ حلف بجز برہمن کے دوسرے کو نہیں دیتے دوسرا طریق یہ کہ سات مقام پر دائرہ کھینچیں اور ہر ایک دائرہ کا فاصلہ ایک دوسرے سے سولہ انگشت سے کم نہ ہو بعد اس کے غسل کریں اور اسی صورت سے پرستش اور افسوں پڑھیں بعد اس کے اپنے ہاتھوں کو دھان کے بھوسی سے مل ڈالیں اور سات سیر پیپل کا پتہ اپنے ہاتھوں پر لیں اور پیپل کے پتوں اور ہاتھ کو سات مرتبہ کچی رسی سے لپیٹ لیں اور ایک لوہے کا ٹکڑا جس کا وزن تین سیر ایک پاؤ ساڑھے چھ تولہ ہو اُس کو آگ پر اس قدر گرم کریں کہ سرخ ہو جائے اور یہ گرم لوہا ان پتوں پر رکھ دیا جائے اور ملزم اس گرم لوہے کو معہ پتوں کے اپنے ہاتھوں پر لے کر اس صورت سے چلے کہ ہر قدم اس کا انھیں دائروں میں پڑے اور آخری دائرہ میں ملزم اپنے ہاتھوں سے اس گرم لوہے کو گرا دے اگر ہاتھوں میں جلنے کا نشان نہ پایا جائے تو راست گو ہے اور اگر درمیان میں یہ گرم لوہا ہاتھوں سے گر جائے تو اُس وقت ملزم پھر از سر نو اول دائرہ سے چلے۔ طریق سوم یہ ہے کہ پانی میں تا ناف کھڑا کریں اور ملزم مشرق کی طرف منہ کر کے پانی میں داخل ہو اور ایک کمان سے جس کی درازی ایکسو چہ انگشت ہو اس سے اس نے تیر کو جس میں آہنی پیکان نہ ہو پھینکدیں اور تیز ہوا میں ملزم کے روبرو پانی میں ڈالدیں اور بہ تعجیل اس کو تیر کے لانے کے لئے روانہ کریں اور تیر اندازی کی ابتدا سے تیر کے لانے تک اگر ملزم اپنے سر کو پانی میں ڈبا کر اپنی سانس کو ٹوٹنے سے بچالے تو ملزم راست گو ہے اور طریق حلف خاص بیس کے لئے ہے۔ طریق چہارم یہ ہے کہ بسنت کے زمانے میں سات جو زہر ہلاہل اور پانچ در کر کھم اور چار در برکھا اور چھ در سرد اور سات در

سمنت اور تیس ورسمر اور ان تمام اشیا کے ہم وزن روغن گاؤ سب کو ملائیں اور افسوں پڑھ کر ملزم کو کھانے کے لئے دیں اور شرط یہ ہے کہ کھانے والے کا منہ دکن کی طرف ہو اور کھلانے والے کا اُتر یا پورب کی طرف بعد اس کے اس وقت تک کہ پانسو دستک دی جائیں اور اثر نہ ہو ملزم راست گو ہے اس وقت ملزم کو دوائیں دیجائیں تاکہ اس کو نقصان نہ پہنچے اور یہ حلف سودر کے لئے مخصوص ہے پانچواں طریق یہ ہے کہ بت کو غسل دیکر پرستش کی جائے اور اس پانی پر افسوں پڑھ کر تین کف پانی ملزم کو پلا دیں اگر چودہ روز تک ملزم کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے تو اس وقت ملزم راست گو ہے۔ چھٹواں طریقہ یہ ہے کہ ساٹھی کے چاول ایک مٹی کے برتن میں ڈالدیں اور تمام رات اس کی حفاظت کریں بعد اس کے افسوں پڑھ کے ملزم کو پورب کی طرف اس کا منہ کر کے کھلا دیں بعد اس کے ملزم پیپل کے پتے یا بھوج پتر پر آب دہن ڈالدے اگر آب دہن میں خون کا نشان پایا جائے یا منہ کے کنارے سے ورم ہو جائے یا لرزہ ہو تو اس وقت ملزم جھوٹا قرار پائے گا۔ ساتواں حلف جس کی صورت یہ ہے کہ مٹی کے یا کانی برتن میں جس کی درازی اور وسعت سولہ انگشت ہو اور گہرائی چار انگشت روغن گاو یا تلی کا تیل چالیس دام سخت جوش دیں اور ایک ماشہ سونا اس گرم تیل میں ڈالدیں اگر ملزم اس سونے کو اپنی دو انگلیوں سے نکال لے اور انگلیاں نہ جلیں اس وقت وہ راست گو ہے۔ آٹھواں طریق حلف یہ ہے کہ چاندی کی ایک شکل دھرم کی بنائیں اور شیشہ یا لوہے سے سفید کپڑے یا بھوج پتر پر دھرم لکھے اور سیاہ کپڑے پر ادھرم اور ان ہر دو کو ایک مٹی کے کوزہ میں جو پانی سے نہ بھیگتا ہو ڈالدیں اور ملزم سے کہیں کہ اس میں سے ایک کو نکال لے اگر نقش نکوکاری نکلے تو علامت راست گوئی ہے اور یہ طریق حلف ہر چہار گروہ کی صداقت کے لئے کافی ہے جب معاملات ایک روز میں انجام پذیر نہ ہو سکیں تو کسی شخص کو ضامن قرار دیکر ملزم کو رہا کر دے اور جب تک کہ پہلا دعویٰ فیصل نہ ہو جائے دوسرے معاملات میں مشغول نہ ہو اور جس وقت دعویٰ ثابت ہو جائے حق حقدار کو پہنچا دے اور اسی قدر جرمانہ لے لے اور اگر جھوٹ نکلے تو دونا لے۔

چونکہ میں قدرے حالات دعویٰ و گواہ و قسم کے لکھ چکا اب کچھ علم فراست و اس ہژدہ اقسام خصومت کو بھی معرض بیان میں لاتا ہوں اگر قرضہ بلا کسی چیز کے گرو کے ہو

اور گفتگو سود کی کمی و زیادتی میں ہو تو برہمن سے دو روپیہ سیکڑا اور کھتری سے تین روپیہ سیکڑا اور بیس سے چار روپیہ سیکڑا اور سودر سے پانچ روپیہ سیکڑا دلائیں اور گرد ہیں اسی تعداد کے اعتبار سے روپیہ ۱/۴ ہو سکتا ہے اگرچہ قرارداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور سفر خشکی میں دس روپیہ سیکڑہ تک اور دریا کے سفر میں پچیس سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور قرار یافتہ سود ہو اور ادائی کی مقررہ مدت دس گنی ہوتی ہو تو اصل رقم کا دوگنا دلایا جا سکتا ہے اور غلہ میں پانچ گنا تک جائز ہے اور اگر قرض قرض دار نہ ادا کر سکے تو سند اور گواہی اور اپنی معلومات سے جو بلحاظ علامات و آثار کے ہوں حق رسی کرے اگر بلا اجازت کے زر امانت سے خرید و فروخت کرے اور طلب کرنے پر ادا کرنے میں تاخیر سے کام لے تو اس کا نصف سود دلا دیں اور اگر انکار کرے اور نوشتہ و گواہ موجود نہ ہو حاکم ایک شخص پوشیدہ طور سے مقرر کر دے کہ امانت اس کے سپرد کر دے اور تھوڑے عرصے کے بعد طلب کرے اگر وہی روش قدیم اختیار کرے تو مطالبہ کو پہلے بزور دلائے ورنہ اس سے قسم لیں اگر چور لیجائے یا جل جائے یا پانی بہا لے جائے یا لٹ جائے تو اس صورت میں معاوضہ نہیں ہے اور اگر خیانت کی تو اس امانت کو دلا دے اور اسی کے مطابق جرمانہ وصول کرے اگر کوئی شخص اپنا مال پہچان لے تو جس وقت ثابت ہو جائے تو اس شخص کو مال بلا معاوضہ دیدیا جائے اور روپیہ کو بیچنے والے سے وصول کرے اور اگر اس کو مخفی یا کم قیمت پر فروخت کر دیا ہو یا اس شخص سے لیا ہو جو اس کے مالک ہونے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو اس وقت جس قدر مناسب سمجھے جرمانہ لے اور اگر چور لیجائے تو اس کو سزا نہ دے بلکہ چور سے جرمانہ طلب کرے اگر دو شریک کاروں میں باہم نزاع واقع ہو اور قرارداد ان ہر دو کے درمیان میں ہو اور ثابت ہو جائے وقت قرارداد پر عمل کیا جائے ورنہ منفعت و ضرر ہر ایک کے مال کے مطابق قرار دیجائے اگر ایک شخص اس مال مشترکہ میں سے قدرے ضایع کر دے تو اگر بلا اجازت اپنے شریک کار کے لے گیا یا کوئی کام کیا تو اس صورت میں اپنے شریک کار کو تاوان ادا کرے اور اگر ایسی صورت میں فائدہ حاصل ہو تو شریک کار کو اس فائدہ سے دسواں حصہ دلایا جائے اور ان ہر دو میں سے اگر ایک نے خیانت کی ہو تو اس

صورت میں اس کا حق شرکت زائل ہو جائے گا اور منفعت کو حاکم وقت ضبط کرلے گا اور اگر اپنے شریک کار کو مال کی حفاظت کے لئے چھوڑ دے اور اس کی بے پروائی سے کوئی چیز کھو جائے یا مال کو کسی قسم کا نقصان پہنچے تو اس سے تاوان وصول کیا جائے اگر غصہ کی حالت میں یا بیماری یا رنجیدگی یا خوف یا بطریق رشوت یا خوش طبعی سے کسی کو دیدیا ہو تو ان صورتوں میں مال واپس ہو سکتا ہے اور یہی حالت کم عمر بچے کی دی ہوئی چیز اور دیوانہ و مست کی ہے اگر بنظر ثواب بالعوض دیا ہو تو کسی صورت سے واپسی ممکن نہیں ہے اور اگر اجارہ یا مزدوری یا زر کرایہ لے لیا ہو۔ اور شرط کو نہ توڑ سکتا ہو اور اگر توڑ ڈالے تو دوگنا جرمانہ اس سے وصول کریں اور اگر ان رقومات کو نہ لیا ہو تو اس وقت مقدار مقررہ کے مطابق اس سے جرمانہ وصول کریں۔ اگر نوکر نے اپنے آقا کا مال کھو دیا ہو تو وہ تاوان ادا کرتے ہیں اور لٹ جانے کی حالت میں کوئی معاوضہ نہیں ہے جو شخص محاصل حکومت کو باقاعدہ ادا نہ کرتا ہو تو اس کا کل مال ضبط کرلیں اور اس کو مملکت کے باہر نکال دیں اگر خریدار مال کو اسی روز واپس کردے تو واپس ہو سکتا ہے اور دوسرے دن بیسواں حصہ قیمت کا لیکر واپس ہو سکتا ہے اور تیسرے دن دسواں حصہ اور اس سے زیادہ دن گزرنے کے بعد واپس نہیں ہو سکتا کنیز ایک ماہ تک غلام پندرہ روز غلہ دس دن جواہر سات دن تک چوپائے پانچ دن اور دودھ دینے والی گائے تین دن اور لوہا ایک دن تک واپس ہو سکتا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ فریقین میں شرط قرار پا چکی ہو اور بیچنے والے کے لئے بھی یہی شرائط ہیں مگر خریدار قیمت زیادہ کر کے دیتا ہے بیچنے والا کم کر کے لے لے اگر چرواہے کی غفلت سے جانور گم ہو جائے یا مر جائے چرواہا تاوان ادا کرے اگر کھیت شہر یا دیہات کے قریب ہو اور جانور اس کو کھا جائے تو اس کے لئے ضمانت نہیں ہے اور زراعت کا فاصلہ آبادی سے کم از کم چار سو ہاتھ ہونا لازمی ہے اور اوسط طریق سے آٹھ سو ہاتھ اور انتہائی حالت میں ایک ہزار چھ سو اگر نگہبان کی غفلت سے جانور کھالے تو نگہبان اس کی قیمت کا تاوان ادا کرے ورنہ جانور کا مالک بھینس اور اونٹ اور گدھے کے لئے سات ماشہ چاندی اور گائے کے لئے اس کا نصف اور بھیڑ و بکری کے لئے گائے کا نصف جرمانہ وصول کیا جائے اور اگر جانور بیٹھ کر کھا جائے تو دوناجرمانہ وصول

کریں اور ہاتھی اور گھوڑے اور آزاد کردہ گائے کے گم ہو جائے یا مر جانے کے بعد برہمن گیارہ دن میں کھتری تیرہ روز بیس سولہ اور سودر اکتیس دن میں آٹھ یا چار یا ایک نر گاؤ یا چند مادہ گاؤ کو خاص داغ دیکر رہا کر دیں اور جو گائے کہ بچہ دے چکی ہو یا وہ جانور جو اپنے نگہبان سے جدا ہو گیا ہو اگر زراعت کو کھا جائیں تو تاوان نہیں ہے اور پیشہ بھی زراعت کا حکم رکھتا ہے۔

اگر حدود کے بارے میں باہم نزاع ہو تو اس وقت جبکہ بارش کا موسم نہ ہو حدود پر جائیں اور مالک اپنی زمینوں کے منتہا پر کوئلہ اور پتھر اور ٹھیکرہ اور بال اور ہڈیاں اور مثل اس کے دیگر چیزیں جو دیرپا ہوں زمین کے نیچے دفن کر دیں اور کبھی درخت کو بٹھلا کر نشان حدود قائم کر دیتے ہیں اور حاکم زمین کھود کر ان چیزوں کو دیکھے اور دادرسی کرے گواہ چار یا آٹھ یا دس کسانوں یا چرواہوں یا بھیلوں کو مقرر کریں اور گواہوں کو سرخ کپڑے پہنائیں اور ٹھیکریاں ان کے سروں پر رکھ دیں اور ہار سرخ رنگ کے پھول کے ان کی گردنوں میں ڈالدیں اور گواہوں سے یوں کہیں کہ اگر جھوٹ بولا جائے گا تو اس وقت تمام نیکیاں مٹ جائیں گی اور اگر گواہ و نشان نہ ہو تو اس وقت جس امر پر حاکم کی رائے قرار پائے فیصل کرے۔

گالی کی تین قسمیں اول یہ کہ انسان کے عیب کو برے الفاظ کے ساتھ روبرو کہے یا ظاہر کرے دوم یہ کہ اشارہ کنایہ میں ظاہر کرے سوم یہ کہ مادر و خواہر یا مثل ان کے دیگر عورات کو ناجائز الفاظ کہے ان پہلی ہر دو صورت میں اگر کم مرتبہ رذیل عالی مرتبہ شریف شخص کو دشنام دے تو اس وقت ساڑھے بارہ دام جرمانہ لیا جائے اور برابری کی حالت میں اس کا نصف اور اگر عالی مرتبہ شریف آدمی رذیل کو ناسزا کہے تو اس سے اس کا چوتھائی جرمانہ لیا جائے تیسری حالت میں پچیس دام اگر برابر والوں میں واقع ہو یا برہمن اور کھتری میں اور اگر اس کے برعکس ہو تو پچاس دام اور بیس برہمن کو گالی دے تو پچھتر دام اور اس کے بھی برعکس ہو تو ساڑھے بارہ دام اور اگر شودر برہمن کو گالی دے تو سو دام اور اگر اس کے برعکس ہو تو سواچھ دام اور اگر بیس کھتری کو گالی دے تو پچاس دام اور کھتری بیس کو گالی دے تو ساڑھے بارہ دام اور اسی طرح شودر اور بیس کے لئے اور اگر دیوتہ یا بادشاہ یا برہمن جو چہار بید پڑھ چکا ہو انکو

گالی دے تو پانسو چالیس دام جرمانہ وصول کیا جائے اور تمام اہل محلہ کی مذمت کرے تو اس کا نصف اور اگر تمام باشندگاں شہر کی تو اس کا چوتھائی۔

ضرب کی چار قسمیں ہیں اول یہ شخص پر خاک یا گیلی مٹی یا نجاست ڈال کر اس کو ستائے دوسرے یہ کہ اینٹ یا لکڑی یا اس کے علاوہ کسی دوسری دوسری چیز سے دھمکائے تیسرے یہ کہ ہاتھ یا پاؤں یا مثل اس کے کسی چیز سے مارے چوتھے یہ کہ حربہ سے زخمی کرے پہلی حرکت میں پانچ دام جرمانہ وصول کیا جائے مگر نجاست ڈالنے کی حالت میں دس دام اگر فریقین برابر والے ہوں اور اگر فریقین میں سے ایک عالی مرتبہ اور دوسرا کم مرتبہ ہو تو اس کا دونا جرمانہ وصول کریں اور اگر اس کے برعکس ہو تو اس کا نصف دوسری حالت میں اگر اینٹ یا لکڑی یا علاوہ اس کے کسی دوسری چیز سے دھمکایا ہو تو پانچ دام اور برابر والوں میں گیارہ دام اور اگر عالی و کم مرتبہ ہوں تو اس کے برعکس بدستور اول تیسری صورت میں اگر جسم سوج گیا ہو یا کسی عضو میں درد پیدا ہو گیا ہو تو اگر فریقین ہمسر ہوں تو دو سو ستر دام جرمانہ وصول کریں اور کم مرتبہ عالی میں ہاتھ یا پاؤں جس سے مارا ہو کاٹ ڈالیں یا جرمانہ مناسب و معقول وصول کریں اور کھتری و برہمن میں اس کا دونا اور بیس و برہمن میں دس اور چالیس اور سودر اور برہمن میں دس اور اسی اور بیس اور کھتری اور سودر میں بیس سے دس اور بیس برابر اور سودر کھتری میں دس اور چالیس اور برہمن اور کھتری میں اسکا نصف اور برہمن و بیس میں چوتھائی اور برہمن و سودر میں آٹھواں حصہ چوتھی صورت میں اگر فریقین ہمسر ہوں اور چمڑا کٹ جائے تو پچاس دام جرمانہ لیا جائے اور اگر گوشت کٹ جائے تو بیس تولہ سونا جرمانہ میں لیں اور اگر ہڈی پر بھی صدمہ پہنچ جائے تو اس وقت مملکت سے باہر نکال دیں اور کم مرتبہ عالی میں اس کا دونا اور اس کے برعکس ہو تو اس کا نصف اور اگر معاملات کا تصفیہ صلح پر ہو جائے تو دوا کا خرچ اور روزمرہ کے اخراجات اور اس کے اہل و عیال کا بار تا صحت مارنے والے کے ذمہ ہیں اور بھیڑ اور ہرن اور بکری اور ان کے علاوہ دیگر جانوروں کو اگر مارنے سے نقصان پہنچ گیا ہو تو آٹھ دام جرمانہ لیں اور اگر جانور بیکار ہو گیا ہو تو اس کی قیمت اس کے مالک کو دوبارہ ادا کرے اور ایک سو پچیس دام جرمانہ اور اگر جانور مر جائے تو بھی اسی قدر اور گھوڑے اور اونٹ اور گائے میں اس کا دونا اور زراعت وغیرہ کے نقصان میں جو بیش قیمت ہیں اور جسکا مالک موجود ہے

مجرم قیمت مالک کو ادا کرے اور دس دام جرمانہ اور اگر کم قیمت ہو آٹھ دام جرمانہ ادا کرے اور اگر سو تولہ سے زیادہ سونا یا چاندی یا دیگر عمدہ و پسندیدہ مال و اسباب جو اسی قیمت کا ہو یا چھیا چھٹھ من دو ثلث غلہ یا بزرگان مملکت میں سے کسی کے لڑکے کو یا اس کی عورت کو چرا لیجائے تو ان صورتوں میں وہ قتل کا سزاوار ہے اور سو تول سے کم اور پچاس تولہ سے کم پچاس تول زیادہ تک ہاتھ کاٹ ڈالیں اور اگر پچاس تولہ یا اس سے کم ہو تو گیارہ اس کے برابر جرمانہ وصول کریں اور غلہ میں بھی اگر اس سے کم ہو تو یہی سزا دی جائے اور ان تمامی صورتوں میں وہ مقدار جو چوری گئی ہے اس کے مالک کے پاس پہنچادیں اور اگر نہ ادا کرسکیں تو خدمت کرکے اس کی قیمت ادا کریں اور اس کے علاوہ دوسری حالتوں میں مال مسروقہ کی مقدار کے مناسب مارنا اور قید کرنا اور جرمانہ وصول کرنا حاکم کی رائے پر منحصر ہے اور اگر کم مرتبہ نے عالی رتبہ کو مار ڈالا ہے تو مجرم کو قتل کر ڈالیں اور برہمن اگر قاتل و مقتول دونوں ہوں تو قاتل کا برہمن کے لیے کل مال واسباب ضبط کیا جائے اور سر مونڈ واڈالیں اور کنپٹی پر داغ دے کر مملکت سے باہر نکال دیں اور برہمن و کھتری کے لیے ہزار گائیں اور ایک بکری جرمانہ وصول کریں اور برہمن و بیس میں سو گائیں اور ایک بکری اور برہمن و سودر میں دس گائیں اور ایک بکری اور کھتری و بیس میں بھی بدستور سابق اور اگر فریقین سودر ہوں تو پانسو گائیں اور ایک بکری جرمانہ وصول کیا جائے ہر شہر و دیہ و محلہ میں جس جگہ کہ خون ہوگیا ہو لازم ہے کہ اہل محلہ قاتل کو پیدا کریں اور اس وقت جو رائے حاکم وقت کی قرار پائے جرمانہ کرے

زن و مرد غیر کے ارتباط کی تین قسمیں خیال کیجاتی ہیں اول یہ کہ خلوت میں باتیں کریں اور ہنسیں دوسرے یہ کہ گھر میں تحفہ بھیجے تیسرے یہ کہ باہم بیٹھیں اور ارتباط کریں دوسری صورت میں جو حاکم کی رائے قرار پائے جرمانہ کرے تیسری حالت کی پھر دو قسمیں ہیں دختر اور اس کے علاوہ دیگر مستورات کو آلت جماع سے یہ دیکھنا ہے کہ بکارت زائل کی گئی ہے یا انگلی یا لکڑی یا مثل اس کے دوسری چیز سے اور دوسرے یہ کہ عورت پردہ نشین ہے یا کوچہ گرد اور ان ہر چہار صورت میں عورت کی رضامندی سے یہ واقعہ پیش آیا یا نہیں اور ان ہر ایک ہشت گانہ حالت میں ان ہر دو کے درمیان میں برابری ہے یا نہیں حالت دوشیزگی میں اگر ہر ایک سے یہ فعل برضامندی ظہور میں آیا ہے تو

ہر دو سے برابر گرفت کی جا سکتی ہے اور دختر کو جبراً و قہراً مرد کے عقد میں داخل کیا جائیگا اور انگشت کی حالت میں دو سو دام جرمانہ لیں اور اگر دختر کی نارضامندی سے یہ فعل ظہور میں آیا ہو تو جماع کی حالت میں مرد کو قتل کر ڈالیں اور عورت سے بازپرس نہ کی جائے اور انگشت میں اور مثل اس کے دیگر صور تو ہیں کاٹ ڈالیں اور چھ سو دام جرمانہ لیں اور برہمن کے لئے بجز اخراج کے اور کوئی سزا نہیں ہے اور اگر مرد ذات میں دختر سے بہتر ہو تو دختر کی اس کے ساتھ شادی کر دی جائیگی اگرچہ مرد کی نارضامندی کیوں نہ ہو لیکن دختر کی نارضامندی کی حالت میں جرمانہ وصول کریں اگر عورت دوشیزہ نہ ہو اور مرد و عورت ذات و صفات میں برابر ہوں اور عورت پردہ نشین ہو اور رضامند ہو تو اس وقت مرد سے دو سو ستر دام جرمانہ وصول کریں اور نارضامندی کی حالت میں پانسو چالیس دام اگر مرد کوچہ گرد ہو اور مرد و عورت کی رضامندی سے یہ فعل ظہور میں آیا ہو اس وقت دو سو پچاس دام جرمانہ وصول کریں ورنہ پانسو دام اور اگر مرد عالی نسب ہو تو ہر صورت میں دو سو پچاس دام جرمانہ وصول کریں اگر کم مرتبہ ہو تو تمامی صورتوں میں اسکو قتل کر لیں اور عورت کے کان اور ناک کاٹ کر اس کو چھوڑ دیں۔

شادی کے بعد اگر ایک دوسرے کے ناشائستہ عیب سے واقف ہو جائے تو اگر مرد اس سے علیحدہ ہونا چاہے تو عورت کو اس کے ساتھ کسی قسم کی نزاع نہیں ہو سکتی بلکہ عورت کے باپ سے جرمانہ وصول کریں اگر ایک کا عیب ظاہر ہو جائے اور دوسرے کو بجائے اس کے سپرد کیا جائے تو اس صورت میں ہر دو کو اسی شخص کو دیدینا چاہیے جس وقت مرد زیارت کے لئے باہر جائے اور وعدہ اس کا ختم ہو جائے عورت اس شخص کے گھر میں آٹھ سال تک جس صورت سے ممکن ہو سکے بسر کرے اگر مرد تحصیل علوم و تجربات و عقل اور مال و اسباب کے پیدا کرنے کی غرض سے گیا ہو اس وقت عورت چھ سال تک جس صورت سے ممکن ہو اس کے گھر میں بسر کرے اور اگر مرد سفر میں ہو تو عورت اس صورت میں بھی تین سال انتظار کرے جس وقت یہ مدت ختم ہو جائے اگر اپنی اوقات گزاری کیلئے عورت شوہر کے گھر سے باہر نکلے اور شوہر سفر سے لوٹ کر آئے اور عورت کے باہر نکلنے برا اگر چاہے کہ اسکو چھوڑ دے تو وہ شخص یہ نہیں کر سکتا اور اگر عورت اس مدت کا لحاظ نہ کر کے شوہر کے گھر سے نکل آئی ہو تو اس حالت میں اگر شوہر اسکو چھوڑ دے تو ممکن ہے اگر شوہر بیمار ہو جائے اور عورت اپنے شوہر کی خبر گیری

نہ کرے شوہر اپنی صحت کے بعد اس وجہ سے عورت کو چھوڑنا چاہے تو اس کو نہیں چھوڑ سکتا لیکن شوہر کو یہ اختیار ہے کہ تین ماہ تک اس سے بات نہ کرے اور جو کچھ کہ عورت کے پاس رکھوا دیا ہو اس کو چھین لے اور بعد اس کے اس کے ساتھ بسر کرے برہمن کے مذہب میں طلاق ناجائز ہے لیکن مرد عورت قربت اور اس کے دیکھنے سے پرہیز کرسکتا ہے لیکن باوجود اس امر کے عورت کی ضروریات کو بروقت انجام دے اور عورت کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ دوسرا شوہر کرسکے اگر شوہر سے بڑے گناہ ظہور میں آئے ہوں یا مرض یا بوڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں عورت ایسی صورت میں اگر اس سے پرہیز کرے تو یہ امر جائز ہے اگر کسی شخص کے گھر میں ہر چہار قوم کی عورتیں موجود ہوں تو اس پر لازم ہے کہ ہر ایک کا مرتبہ نگاہ رکھے اور عبادت کے کاموں اور بدن کی خدمت مثل تیل ملنے یا دیگر باریک کاموں کا انجام دہی یا مثل ان کے دیگر امور پر اپنی ہم قوم کو مامور کرے۔

بیٹے کی موجودگی میں کسی دور ونزدیک کے قرابت دار کو حصہ نہیں مل سکتا مگر بیوی کو کہ وہ اس کے برابر حصہ لے سکتی ہے اگر یہ دونوں موجود نہ ہوں تو بیٹی کو جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ماں اس کی مستحق ہے اگر ماں بھی نہ ہو تو باپ کل مال کا مالک ہے اگر باپ بھی موجود نہ ہو تو اس وقت بھائی لے لے ورنہ بھتیجا اگر بھتیجا بھی نہ ہو تو دیگر اعزا لے سکتے ہیں اور اگر ان لوگوں میں سے بھی کوئی نہ ہو تو استاد کا حق ہے ورنہ وہ شخص کہ جو اس کا ہم سبق ہو وگرنہ بادشاہ۔

جو شخص کو جھوٹے پانسے بنا کر قمار بازی کرے اس کا اخراج کر دینا شہر سے واجب ولازم ہے اگر گرو پانسہ یا تھم اس کو نہ دے تو اس سے بزور دلائیں اور جو کچھ کہ قمار باز لیجائے دسواں حصہ اس میں سے حاکم لے لے اور دیگر امور کے لئے ساڑھے دسواں حصہ قمار بازوں کے ہر ایک گروہ میں اٹھارہ قسم کی نزاع ہو سکتی ہیں اور بیشمار مسائل اور ہر قسم کے اختلافات بیان کئے گئے ہیں منجملہ ان کے میں نے قدرے اس مقام پر تحریر کر دیا ہے۔

چار آشرم بہ جیم فارسی والف وسکون را وہمزہ والف وفتح شین منقوطہ ورا ومیم چونکہ قدرے ان کی واقفیت کے لئے خامہ فرسائی ہو چکی ہے اب میں مختصر حالات

ان کے افعال و اعمال کے بھی معرض بیان میں لاتا ہوں برہمن کے مذہب میں دستور ہے کہ واقفیت کے حاصل ہونے کے بعد انسان اپنی گرامی زندگی کو چار حصوں پر تقسیم کرکے ہر حصہ عمر کو پسندیدہ افعال سے آراستہ کرے اور اس کو اسی نام سے موسوم کرتے ہیں اول برہم چاری بہ فتح با و را و سکون ہا و فتح میم و جیم فارسی و الف و کسرہ را و سکون یائے تحتانی برہمن کے مذہب میں زنار کو اصل دین سمجھتے ہیں اور ان ہر سہ قوم اولین کو بلا زنار کے بزرگی و عزت حاصل نہیں ہوسکتی برہمن اٹھ سال کی عمر میں زنار پہنے اگر یہ عمدہ و بہتر وقت ہاتھ سے جانا رہے تو سولہ سال تک اس کا وقت ہے اور کھتری کے لئے گیارہ سال سے بائیس سال تک اور بیں کے لئے بارہ سال سے چوبیس سال تک اور سودر اس کا مستحق نہیں ہے پس ان ہر سہ گروہ کے لئے لازم ہے کہ اس وقت کو نہ گزر جانے دیں اور اسی عمل سے اس برہم چاری زمانے کی ابتدا ہوتی ہے اور جس شخص سے یہ عمل نہ ہوسکے تو اس کو دین سے خارج سمجھتے ہیں برہمن کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ زنار کو اپنے باپ اور استاد سے پہنے اور کھتری و بیں برہمن سے اور زنار اور اسکے تار کو بجز برہمن نہ کوئی کات سکتا ہے اور نہ بنا سکتا ہے لیکن برہمن کے لئے اول مرتبہ باپ یا استاد کے پاس جاکر اس کام کو انجام دینا چاہئے ورنہ خود انجام دے لیکن اگر بیٹا اور شاگرد بھی اس عمل کو انجام دیں تو جائز ہے زنار کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اول تین تاروں کو جن کا طول چھیانوے مشت ہو ان کو یکجا کرکے بٹ ڈالیں اور ان بٹے ہوئے تاروں کو پھر تین تہ میں تقسیم کرکے دوبارہ بٹیں تاکہ نو تاروں کی رسی فراہم ہو جائے اور اس رسی کو بھی تین تہ کرکے بلا بٹے ہوئے ہر دو جانب گرہوں سے مضبوط کر دیتے ہیں زنار کو بائیں کاندھے پر ڈال کر ہاتھ کے نیچے تک لیجاتے ہیں اور اس حالت میں زنار کی درازی کاندھے سے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے تک ہونا چاہئے اور یہ ہمیشہ ترچھا کاندھے پر ڈالا جاتا ہے برہمن پانچ زنار پہنتا ہے اور ہر دو جماعت یعنی کھتری و بیں تین زنار ایک جماعت روئی کے تاروں کو خاص برہمن کے لئے اور پشم کو کھتری کے لئے اور سن کو بیں کیلئے مناسب خیال کرتی ہے اور بعض حالات میں ایک ٹکرا ہرن کے چمڑے کا جو تین انگل موٹا ہے اسی طریق سے لٹکا دیتے ہیں لیکن یہ چمڑا زنار کے برابر لمبا نہیں ہوتا برہمن کالے ہرن کی کھال اور کھتری دوسرے رنگ کی ہرنوں کی کھال اور بکری کی کھال سے ٹکڑوں کو

لیکر استعمال کرتے ہیں اور اسی وقت ایک خاص گھانس کی جس کو ہندی زبان میں موج کہتے ہیں اسے کمر میں باندھتے ہیں اور بعد ان کے گاتیری سکھلائی جاتی ہے (بہ کاف فارسی والف وفتح یائے تحتانی وتائے فوقانی وکسر را وسکون یائے تحتانی) یہ چند الفاظ آفتاب کی تعریف میں ہیں جن کو مثل کلمہ کے پڑھتے ہیں اور پلاس برہمن کو اور کھتری وبیس کو دوسری لکڑی کا عصا بھی دینا شرط ہے۔

طریقۂ تعلیم یہ ہے کہ لڑکا باپ کے گھر سے نکلکر استاد کے پاس گھر بنالے اور حرف شناس ہوکر بید خوانی شروع کرے پہلے بید جو اس کی ذات سے مخصوص ہو پڑھے بعد اس کے دوسری ہر سہ بید کی تعلیم حاصل کرے کہتے ہیں کہ جب حکیم بیاس ہندی نے بید کو چار قسموں پر تقسیم کیا تو ہر ایک قسم کی بید کو اپنے ایک شاگرد کو پڑھادیا پس ہر شاگرد کی اولاد اور چیلے پہلے اسی بید کو پڑھتے ہیں پروا اور اشٹمی اور چتردسی اور پورن ماشی اور اماوس اور چوتھ کی رات اور اشٹمین اور چتردسی کی رات اور جس وقت کہ آفتاب ظاہر نہ ہو بید کا پڑھنا منع ہے لیکن ان چھ امور میں جو کہ بیان کئے گئے ہیں مشغول رہیں قضائے حاجت کے وقت زنار کو داہنے جانب اپنے کانوں سے لپیٹ لیں اور روزانہ منہ اپنا شمال کے جانب کرے اور رات میں جنوب کی طرف اور پانچ مرتبہ پانی سے دھوئے اور ہر بار پہلے مٹی میں پانی کو ملادے بعد اس کے بائیں ہاتھ کو اسی طریقہ سے دس بار دھو ڈالے اور بعد اس کے سات بار دونوں ہاتھوں کو اور تین مرتبہ اسی قاعدہ سے دونوں پاؤں کو اور پیشاب کے بعد ایک بار عضو مخصوص کو مذکورہ طریقے پر دھو ڈالے اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ اور ایک مرتبہ پھر دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اس حالت کی ابتدا سے سولہ سال کی عمر تک اس تعداد معین کا لحاظ رکھے جب سولہ سال سے زیادہ عمر ہو جائے تو اس وقت ان تمامی امور کو دس اور بیس بار کرے بعد اس کے ایک پسندیدہ وبہتر مقام پر پورب یا اتر کی جانب منہ کر کے چوتڑ کے بل بیٹھ جائے اور ہر دو زانو کو کھڑا رکھے اور ہاتھ کو درمیان میں لاکر تین کف پانی پینا چاہئے اگر برہمن ہے تو اس قدر پانی پیجائے کہ جس کا اثر سینہ تک پہنچے اور کھتری حلق تک اور بیس زبان کی جڑ تک اور سودر کی عورت ایک بار بعد اس کے سواک جو بارہ انگل بڑی ہو اپنے کام میں لائے اور ہر روز تازہ مسواک استعمال کرے اور اس کے لئے چار کپڑوں سے

زیادہ کی ضرورت نہیں ہے لَنگُوتیؔ بہ فتح لام دنون خفی وضم کاف فارسی وسکون واو دکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی اس کو کم کرکے اور دوستر پر پہنے اور چھوٹی لنگی اس کے اوپر اور چادر بے سلی ہوئی کاندھے پر رکھے اور ٹوپی سر پر آفتاب نکلنے سے پہلے نہانے میں مشغول ہو اور زنار اور مونج کی رسی اور لنگوتی اس کے ہمراہ ہو پہلے داہنے ہاتھ میں تھوڑا پانی لے اور یہ کلمات کہے کہ امید ہے کہ جو گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور اس پانی کو پھینک دے اور اسی طریقہ سے نیت غسل کرنے کی کرے بعد اس کے کل جسم میں مٹی ملے اگر دریا ہو تو تین بار غوطہ مارے ورنہ تین بار پانی اپنے جسم پر ڈالے اور تمام بدن کو ہاتھوں سے ملے اس کے بعد خدا کا نام لے اور تین بار ہتیلی پر پانی لے کر تھوڑا تھوڑا پئے اور منتر پڑھنا شروع کرے اور افسوں کے ختم ہوتے تک تھوڑا تھوڑا پانی سر پر ڈالے بعد اس کے دو انگلیوں سے ناک کے سوراخ کو بند کرے اور اپنے منہ کو پانی میں ڈال کر دوسرا افسوں پڑھے اور پھر دوبارہ تین مرتبہ غوطہ لگائے یا پانی اپنے جسم پر ڈالے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تر کرکے سات سات مرتبہ پیشانی اور سینہ اور اپنے دونوں کاندھوں پر چند قطرہ پہنچائے اور دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر آٹھ مرتبہ سورج کی طرف ڈالے اور خاص افسوں پڑھے اور تین بار تھوڑا تھوڑا پانی پئے بعد اس کے برایا نام جو پاتنجل میں ادا کی جاتی ہے بجالائے اور اس کو غسل کہتے ہیں اور بہتر و عمدہ جگہ اس ترتیب سے غسل کے لئے دریا تالاب کنواں اور گھر ہے بعد اس کے کپڑے پہنے اور اگر رام کے پرستاروں میں ہے پیشانی میں راکھ لگائے اگر کشن کے پرستاروں میں ہے تو بارہ جگہ قشقہ کھینچے قشقہ کے مقامات یہ ہیں پیشانی سینہ ناف داہنے اور بائیں جانب اور داہنا اور بایاں کاندھا اور دونوں کانوں کی لو کمر سر حلقوم قشقہ کے لئے گنگا کی مٹی بہتر خیال کی جاتی ہے لیکن زعفران اور اس کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی بنا لیتے ہیں اور سودر بجز دائرہ کی شکل پیشانی کا قشقہ بنائے اور کہیں نہ بنائے بعد اس کے عصا ہاتھ میں لے اور چمڑے کی سیلی گلے میں ڈالے بعد اس کے سَندِہیا کے بہ فتح سین دنون خفی دکسر دال دہائے خفی ویائے تحتانی والف اعمال میں مشغول ہو اور یہ چند افسوں پڑھنا اور پانی کا چھڑکنا اور پینا وغیرہ بعد اس کے آگ روشن کرے اور چند چیزوں کو اس آگ میں جلا دے اس کو ہُوم کہتے ہیں بہ ضم مجہول ہا وسکون واو

وہیم جب ان امور سے فارغ ہو جائے اس وقت استاد کے پاس جائے اور بید کے پڑھنے اور اس کے خدمت گزاری سے سعادت حاصل کرے اور دوپہر کے وقت دوبارہ تھوڑے فرق کے ساتھ دوسرے غسل و اعمال گزشتہ میں مشغول ہو اور اس سے فارغ ہونے کے بعد گدائی کے لئے نکلے اور تین یا پانچ یا سات گھروں میں سوال کرے اور سودر کے گھر سے پرہیز کرے اور بقدر ضرورت پختہ غذا لے لے اور استاد کے سامنے لے جائے اور اس کی اجازت سے کھائے اور کھانے کے قبل افسون پڑھے اور چند اعمال کو ادا کرے اور کھانے کے وقت سکوت اختیار کرے اور کھانے کے بعد پھر پڑھنے میں مشغول ہو جائے جب ایک پہر رات گزر جائے اس وقت زمین پر سورہے اور بستر کوڑا یا نرشیر کی کھال یا ہرن کی کھال کا اپنے لئے بنالے اور گوشت و شہد اور پان اور خوشبو سے علیحدہ رہے اور ان کو استعمال نہ کرے اور سر کے بالوں کو کترواڈالے اور کاکل رکھ لے اور جسم کے اور مقامات کے بالوں کو ان کی جگہ پر چھوڑ دے اور سرمہ نہ لگائے اور تیل نہ ملے اور گانے اور ناچنے اور قمار بازی سے کنارہ کش رہے اور جاندار کو نہ مارے اور عورت سے ارتباط نہ کرے اور اپنے استاد کے سامنے کا بچا ہوا کھانا کھائے اور جھوٹ بولنے اور غصہ اور طمع اور حرص سے پرہیز کرے اور کسی کی برائی سے اگرچہ وہ سچ بھی ہو اپنی زبان آلودہ نہ کرے اور شائستہ کاری سے اپنے زمانے کو آباد کرے اور قبلہ مشرق یا شمال کو سمجھے اور طلوع و غروب کے وقت سورج کی طرف نہ دیکھے ایک جماعت اڑتالیس سال تک اسی طریق سے بسر کرتی ہے اور ہر بید کی تعلیم بارہ برس میں ہوتی ہے اور ایک گروہ پانچ سال میں بید کی تعلیم دیتا ہے اور ایک جماعت بید کی تعلیم حاصل کرنے تک ایسی حالت میں بسر کرتی ہے اور ایک جماعت ہمیشہ اسی حالت سے زندگی بسر کرتی ہے اور مکت پر پھاگی آرزو میں تمام ہو جاتی ہے دوسری قسم گارہستہ بہ کاف فارسی والف وسکون را و فتح ہا وسکون سین و فتح تائے فوقانی و ہائے خفی یہ وہ حالت ہے جس میں دنیوی کام ادا کئے جائیں اور جو صاحب حالت ہو اس کو گرہستہ کہتے ہیں بکسر کاف فارسی ورا و فتح ہا وسکون سین و فتح تائے فوقانی و ہائے خفی جس وقت واقفیت حاصل ہو جائے اور کشش غالب ہو اور دل تمام چیزوں سے سرد ہو جائے تو اس سے کیا بہتر ہو سکتا ہے کہ سعادت جاوید حاصل کرے ورنہ استاد

سے التجا کرے اور اس سے اجازت لے کر اپنے باپ کے گھر میں آئے اور سوا زنار کے تمام چیزوں کو علٰحدہ کر دے لیکن غسل اور بعض اعمال میں مشغول رہے اور مراتب سابق کے لحاظ سے اب تک خرد سال برہم چاری ہے اگر برہمن ہے تو پگڑی سر پر باندھے اور ایک چادر جو آٹھ ہاتھ لمبی ہو اور دو ہاتھ چوڑی ہو مثل لنگی کے باندھے اور ایک جانب دونوں پاؤں سے نکال کر پیٹھ کے جانب ایسی لنگی میں کھونس لے اور دوسرے جانب سے سامنے سے اٹھا کر اس کو بند کر دے اور ایک دوسری چادر جس کی لمبائی پانچ ہاتھ ہو اور چوڑائی دو ہاتھ اس کو اپنے کاندھے پر رکھے اور اس جگہ سلا ہوا کپڑا بھی جائز ہے اور دیگر اشخاص رنگ برنگ کے لباس پہنیں اور اسی قاعدہ سے جو آئندہ بیان کیا جائے گا اپنی شادی کرے اور افسون اور ہوم بجا لائے اور ایک بالشت کی لکڑی پیپل یا پلاس کی دستیاب کرے اور اس کو ہوم کی آگ میں جلادیں اور اس پہلی لکڑی کے مانند دوسری لکڑی بھی لے کر اسی آگ تک لیجا کر اس کو اپنے پاس رکھ لیں اور دوسرے ہوم کے وقت اس لکڑی کو آگ میں جلادیں اور از سر نو دوسری لکڑی کو آگ دکھلا کر اپنے پاس رہنے دیں اور اگنِ ہوتر کے زمانے تک یونہی کرتے رہیں بہ فتح ہمزہ وسکون کاف فارسی وکسر نون وضم مجہول ہا وسکون واو وتائے فوقانی وفتح را اور یہ ایک خاص ہوم ہے جس کا یہ طریقہ ہے کہ پیپل کی لکڑی کو ہاتھ میں لٹکالے اور دوسری لکڑی اور اسی سے اپنے ہاتھوں کی قوت سے آگ نکالیں اور تین مٹی کے برتن میں جو اس آگ کے ہوں ڈالدے اور سوا سیر آٹا اور چاول سے سنگ پشت کی صورت بنائیں اور ان تینوں کو ایک حصہ پچے ہوئے گھی سے قدرے تر کر دیں اور پہلے تھوڑا حصہ اس کا اپنے دیوتاؤں کی یاد میں آگ میں ڈالدیں اور باقی ماندہ برہمن کو کھلادیں اور ایک حصہ آتش کی حفاظت کریں اور اپنی تمام عمر اسی آگ سے ہوم کیا کریں اور جُو اور دھان اور گھی دودھ اور گیہوں جو دستیاب ہو سکے دیوتاؤں کے نام سے آگ میں ڈالے اور ہر پندرہ روز میں پروا میں مثل اول کے عمل کرے اور شادی کے بعد جب چار دن گزر جائیں تو اس وقت تک جب تک کہ اس کا باپ اس کو علٰحدہ کرے اور اگن ہوتر کا زمانہ آجائے اسی صورت سے عمل کرتا رہے اور تمام الشانوں پر بجز سودر اور ملیچھ کے دوسری حالت یعنی گرہستہ میں لازم ہے کہ جب چار گھڑی رات باقی رہ جائے

اس وقت جاگ اٹھے اور بستر پر خدا کی یاد میں وہ وقت تمام کرے اور دن کو آٹھ حصوں پر برابر تقسیم کر کے اپنے زندگی کو عمدہ طریق پر بسر کرے پہلے جس وقت سورج نکلے اور اس کی ضیاء سے اپنی آنکھوں کو روشن کرے بعد اس کے آگ یا سونے کے پانی یا با انصاف فرماں روا یا برہمن یا گائے یا روغن پر نگاہ ڈالے اور اگر یہ آٹھوں چیزیں موجود نہ ہوں تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کو دیکھے اور نہانے میں مشغول ہو اور سندھیا بجا لائے اور دوسرے حصہ میں علم حاصل کرنے کے لئے بیٹھ جائے اور بید اور دیگر علمی کتابوں کے مطالب و معانی کی جستجو میں کوشش کرے اور تیسرے حصے میں حاکم کے پاس جائے اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے چوتھے حصے میں اپنے خانگی معاملات کو انجام دے اور پانچویں حصے میں کہ ابتدا نصف دن کی ہے نہائے اور سندھیا ادا کرے اور دونوں ہاتھوں میں پانی لیکر اپنے دیوتاؤں رہگیروں اور بزرگوں پر نثار کرے اور چھٹے حصے میں بشن مہادیو اور سورج اور درگا اور گنیش جی کی تعظیم کر کے ان کی عبادت بجا لائے اس کو دیو پوجا کہتے ہیں بکسر مجہول دال وسکون یائے تحتانی دواو وضم بائے فارسی وسکون واو وجیم والف اور اس کو خدا کی پرستش کہتے ہیں جیسا کہ وضاحت کے ساتھ معرض بیان میں آچکی ہے ساتویں حصے میں تھوڑا حصہ اپنی غذا کا لیکر اپنے دیوتاؤں کے نام سے آگ میں ڈالے اور ہوم کرے بعد اس کے انت یوجا بہ فتح ہمزہ و دو تائے فوقانی اول مکسور دوم ساکن اپنی آنکھوں سے بھوکے آدمی کو دیکھتا رہے اور اس کے آنے کا انتظار کرے جس وقت وہ آجائے اس کی تعظیم کر کے اس کو شکم سیر کرے بعد اس کے خود کھانے میں مشغول ہو اس کو بیسودیو پوجا کہتے ہیں بہ فتح با وسکون یائے تحتانی وسین وفتح واو وکسر مجہول دال وسکون یائے تحتانی وواو(؟) دوا اور غذا برہمن کی اس طریقے سے انجام پاتی ہے یہ مثل کسان کے اپنی کھیتی اور کاروبار کو انجام دیں اور فقیر ان کی خوشہ چینی کر کے اپنا دلی مقصد حاصل کریں بعد اس کے برہمن رزق کی جستجو کرے اور جو کچھ اس کو مل سکے لے لے اور اگر اس کی طبیعت اس کو قبول پسند نہیں کرتی اپنی قوم سے لے اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو دوسرے فرقے کے برہمن یا کھتری یا بیس سے جو بلا اس کی خواہش کے اس کو دیں لے لے اگر اس حالت کو بھی اس کا دل گوارا

نہ کرے تو ان لوگوں سے گدائی کرکے لے اگر یہ امر بھی ناگوار خاطر ہے تو کھیتی یا اور کوئی کام کرے اور سب سے زیادہ بدترین پیشہ اس کے لئے تجارت ہے اور برہمن کے لئے بارہ دن سے زیادہ اپنے رزق کو فراہم کرلینا ناجائز ہے اور دیگر قومیں بیشمار دولت فراہم کرسکتے ہیں جیساکہ معرض بیان میں آچکا ہے اٹھویں حصے دن میں بزرگان سلف کی داستانیں سنے اور سندھیا اور ہوم بجالائے اگر بھوکا ہو تو کھانا کھالے بعد اس کے پھر علمی کتابوں کے دیکھنے میں مشغول ہو اور ان کے یعنی گزشتہ افراد کے کارناموں کو پڑھے اور ایک پہر سے زیادہ اس حالت میں مشغول نہ ہو بعد اس کے سورہے یہی رات دن کے بسر کرنے کا بہترین طریقہ سورج گرہن اور چاند گرہن اور دیگر مبارک ایام میں جو مراسم ادا کئے جاتے ہیں بیشمار ہیں کھتری ویس ایک حصہ اعمال کو کم کرسکتے ہیں اور اپنی ذاتی ضروریات میں جوکہ بیان کی گئی ہیں مشغول ہوسکتے ہیں تیسری حالت بان پرستہ بباوالف وفتح نون ویائے فارسی وراوسکون سین وفتح تائے فوقانی وہائے خفی اور صاحب حالت کو بھی یہی کہتے ہیں اور سودر اس حالت کا مستحق نہیں ہے جس وقت انسان بوڑھا ہوجائے یہاں تک کہ اس کا فرزند بھی صاحب اولاد ہو تو جس وقت اس کو واقفیت پیدا ہو اپنے مکان کو اپنے فرزند یا اپنے کسی عزیز کے سپرد کرکے تمام اشیا سے دست بردار ہوجائے اور شہر سے باہر نکلکر جنگل کا راستہ اور جنگل میں گوشہ نشینی اختیار کرلے اور دل کو دنیاوی لذتوں سے اٹھاکر اپنے نفس کو تمام کرنے اور آخری سفر کی زادراہ کے انجام دہی میں سخت کوشش کرے عورت اگر اس کی محبت وہمراہی کو پسند کرے تو قبول کرلے اور اس امر سے انکار نہ کرے لیکن اپنی ذات کو زناشوئی کے ارتباط سے محفوظ رکھے اور اس زمانے میں بھی وہ آگ کہ جس سے یہ روزانہ پرستش کیا کرتا تھا اپنے ہمراہ رکھے اور اپنا لباس درخت کے پتوں اور اس کی چھال سے بنالے اور لنگوٹی اکہرے کپڑے کی بھی جائز ہے اور بال وناخن کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے صبح دوپہر اور شام کو نہائے اور سندھیا بجالائے اور صبح وشام کو مثل گرہستہ کے ہوم کرے لیکن دھولنے اور نہانے کی حالت تین گنا شمار کا لحاظ رکھے چنانچہ گرہستہ اگر کسی عضو کو دس بار دھوتا ہے تو یہ تیس بار دھوئے اور ہمیشہ اپنے سر کو گریبان میں ڈالے رہے اور جو کچھ کہ پاتجل میں لکھا گیا ہے اس پر عمل کرتا رہے اور نفس ناطقہ کی نیرنگیوں کو گہری نگاہ

سے دیکھتا رہے اور اپنے وقت کو بید خوانی میں صرف کرے اور بجز رات کے کسی وقت نہ سوئے اور بلا فرش کی زمین پر آرام کرے اور چار ماہ گرمی میں پانچ آگ کے درمیان میں بسر کرے جس کی صورت یہ ہے کہ اس کے ہر چہار جانب آگ ہو اور اوپر کی جانب آفتاب اپنی پوری حدت اور روشنی کے ساتھ چمک رہا ہو اور چار ماہ برسات میں چار لکڑیوں سے ایک نشیمن بنا لے تاکہ سیلاب سے اس کو نقصان نہ پہنچ سکے اور اس نشیمن کی جنبش سے چھوٹے جانوروں کو تکلیف نہ پہنچے اور کسی قسم کی پناہ برسات کے پانی سے جو اوپر گرتا ہے نہ کرے اور چار ماہ جاڑے میں تمام رات ٹھنڈے پانی میں بسر کرے اور ہمیشہ چاندراین کا روزہ رکھے اور بجز رات کے دن میں کچھ نہ کھائے ایسے شخص کو ایک سال کے آذوقہ کا ذخیرہ تک کرنا بھی جائز ہے اور کسی شخص سے کوئی چیز نہ لے اور غلہ اور جنگلی میوہ جو پڑا ہو اس کو اٹھائے اور کھائے اور پختہ غلہ نہ کھائے اگر نرم کرے تو جائز ہے جب غذا بنا سکے تو دوسرے بان پرستہ سے گدائی کرے ورنہ شہر میں آئے اور مجبوراً غذا کی تلاش کرے لیکن اس جگہ نہ ٹھیرے اگر یوں بھی زندگی نہ بسر کر سکے تو غذا سے دست بردار ہو کر مشرق یا شمال کی جانب اس قدر چلے کہ پیمانہ عمر لبریز ہو جائے یا آگ یا پانی میں گر جائے اور عدم کی راہ لے یا پہاڑ سے نیچے اپنے کو گرا کر نقد زندگی سپرد کر دے اور معاوضہ اس کا بہشت سمجھے جب تک کہ سنیاس نہ ہو جائے نجات نہیں ہو سکتی اور ایک جماعت کو جو مکت حاصل ہوتی ہے جو بیان کی جاتی ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ سابق ولادت میں وہ سنیاس تک پہنچا تھا۔

چوتھی حالت سنیاس ہے بہ فتح سین وکسر نون مشدد و یائے تحتانی والف و فتح سین یہ ایک عجیب حالت ہے کسی قسم کی ریاضت و عبادت ان سے نہیں چھوٹتی جب ان میں معرفت پیدا ہو جاتی ہے اس وقت مکت نمودار ہوتی ہے اور صاحب حالت کو سنیاسی کہتے ہیں تیسرے حالت کے انجام پا لنے اور دنیاوی لذات کی پژمردگی کے بعد پہلے استاد سے اجازت لے اور بیوی سے علیحدگی اختیار کرے اور سر کے بال اور داڑھی اور مونچھ مونڈوا ڈالے لیکن اس حالت میں لنگوٹی یا کچھ کپڑا لے لے اور کچھ چیزیں نہ لے پڑھنے میں نہ مشغول ہو اور پوری ہمت کے ساتھ معنوی پرستش کے لئے کمربستہ ہو جائے اور تنہا ایک انتہائی مقام پر بسر کرے اور ہر صبح اور

دوپہر اور شام نہانے اور پاکیزگی حاصل کرنے میں زیادہ تر کوشش کرے اور وہ اعمال جو پاتنجل میں بیان ہو چکے ہیں ادا کرے اور اس طریقے پر جو اس کے لئے مخصوص ہے سندھیا کرے بعد اس کے ایک سے لیکر بارہ ہزار بار لفظ ادم جو بید کی ابتدا میں ہے اپنی زبان سے ادا کرے جب چار گھڑی دن باقی رہ جائے اس وقت شہر میں جائے اور تین یا پانچ یا سات برہمنوں کے مکان پر جا کر خدا کا نام زبان پر لائے اور ہر گھر سے ایک مٹھی سے زیادہ نہ لے اور جو کچھ کہ وہ ایک مٹھی دے کھالے یا زمین پر ڈال دے تو منہ سے اٹھالے یا ایک کپڑے میں یکجا کر کے دریا میں دھوے اور غذا تیار کرے اور ایسی جگہ پر جائے کہ غذا کے پکانے اور آگ کے جلنے کا کوئی نشان بنایا جائے اور سودر اور ملیچھ سے پرہیز کرے اگر کوئی شخص جلد نہ دے تو اس وقت انتظار نہ کرے اور کھانے کے بعد اپنی آنکھوں کو ناک کے سرے یا پیشانی کی طرف مائل کر کے تھوڑی دیر مراقبہ کرے اور اس کے بعد ننگے پاؤں اور ننگے سر چلے اور ایک جگہ پر نہ کھڑا ہو اگر مجبوراً اس کا کسی شہر یا دیہات کی طرف گزر ہو جائے تو اول مقام میں تین روز سے اور دوسرے میں ایک روز سے زیادہ نہ ٹھہرے اور برسات کے زمانے میں ایک جگہ پر قیام اختیار کرلے اور اسی قاعدہ سے اپنی زندگی بسر کرے اور ایک جماعت کو پہلی اور دوسری صورت میں بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے ایک گروہ کا خیال ہے کہ پہلی حالت میں پچیس سال سے زیادہ نہ گزرنے پائے اور اسی شمار کے لحاظ سے تینوں حالتوں کو بھی قیاس کرلینا چاہئے دوسری حالت پر چہار قوم کے لئے ہوسکتی ہے اور اولیں وسومین علاوہ سودر کے ان ہر سہ قوم کے لئے ہیں اور چوتھی حالت خاص برہمن کے لئے ہے۔

الٰہی پرستش

حکیم ہندی کی اس بارے میں یہ رائے ہے کہ طالب رضائے الٰہی پر لازم ہے کہ خدا کی خوشنودی اور فرمانبرداری کے لئے اپنی خواہش وطبیعت سے ایک چیز کو منتخب کرلے اور اس کی چھ قسمیں ہیں منجملہ ان کے تین بہترین اقسام ہیں لیکن چوتھی قسم کو بھی ان ہر سہ

بہترین اقسام سے علیحدہ خیال نہیں کرتے۔ اول ائیشر پوجا بکسر ہمزہ وسکون یائے تحتانی وضم سین وفتح را وضم بائے فارسی وسکون واو وجیم والف اہل ہند کے نزدیک خدائے بزرگ کو عنصری پیکر سے تعلق ہوسکتا ہے اور اس خاص تعلق کی وجہ سے کسی قسم کا فرق اس کی عظمت میں پیدا نہیں ہوسکتا اس حالت کے آغاز میں سونا اور اس کے علاوہ دیگر چیزوں سے رنگ برنگ کی صورتیں بناتے ہیں اور درجہ بدرجہ اپنی طبیعت کو مثال پرستی سے باہر و محفوظ کرکے نیرنگی کے دریا میں ڈوب جاتے ہیں اور یہ حالت سولہ چیزوں سے انجام پاتی ہے غسل وسندیا اور ہوم کے بعد پورب یا اتر کی طرف منہ کرکے چار زانو بیٹھ جانا اور پانی اور تھوڑے چاول لے لے اور اس خیال سے انکو چھڑکنا شروع کرکے اب وہ خدا کے پرستش کی ابتدا کرتا ہے بعد اس کے کلش پوجا کرے بہ فتح کاف ولام وسین منقوط یعنی کوزہ کا پانی جو اس عبادت میں کام میں لائیگا اس کی خاص طریقے سے تعظیم کرے بعد اس کے شنکھ پوجا کرے (بہ فتح شین منقوط ونون خفی وفتح کاف وہائے خفی) سفید مہرے کو جس میں پرستش کے وقت پانی ڈال کر بت کے اوپر ڈالتے ہیں اس کی بھی تعظیم کرے اس مرحلے کے گزرنے کے بعد گھنٹا پوجا (بہ فتح کاف فارسی وہائے خفی ونون پنہاں وتائے فوقانی ہندی والف یعنی شنکھ میں صندل لگا کر تعظیم کرے جب یہ امور ادا کرے اس وقت قدرے چاول چھڑکے اور یہ خیال کرے کہ میں اس قدسی پیکر کے آنے کی خواہش کرتا ہوں اور پہلی چیز ان سولہ چیزوں میں سے ہے دوسرے اپنی تمنا کی مقبولیت کے خیال سے ایک لوح دھاتوں کی اور اس کے علاوہ دیگر چیزیں اپنے پاس رکھ لے اور اس کو پیکر قدسی کی جائے نشست خیال کرے تیسرے کسی ایک ظرف میں پانی ڈالنا اس خیال سے کہ مطلوب یہاں قدم رنجہ فرما چکے ہیں اور ان کے پاؤں دھورہا ہے کیونکہ اس ملک کی یہ رسم ہے کہ بڑے آدمیوں کے جس وقت کہ وہ آئیں پاؤں دھوتے ہیں چوتھے تین بار پانی ڈالنا یعنی مطلوب حقیقی کی غرض سے محض نیت غرارہ کرنے کی غرض سے اور یہ بھی اس مملکت کے بزرگ منش افراد کی رسم ہے کہ کھانے سے پہلے اپنے واجب التعظیم مہمان کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں پانچویں یہ کہ صندل اور پھول اور سپاری اور چاول پانی میں تر کرکے اس صورت پر نثار کریں چھٹے اس جسم کو جس ظرف میں وہ ہو لیکر دوسری جگہ پر رکھ دیں

اور داہنے ہاتھ میں سفید مہرہ لے اور بائیں ہاتھ میں شنکھ لیکر بجائے اور پانی کو اس جسم پر ڈالے اور دھوے ساتویں یہ کہ اس پیکر کو کپڑے سے خشک کرے اس لوحہ پر بٹھلا دیں اور لباس فاخرہ اپنی طاقت کے مطابق پہنا دیں آٹھویں یہ کہ زنار پہنا دیں نویں یہ کہ صندل سے بارہ جگہ قشقہ کھینچ دیں دسویں یہ کہ پھول مع ہری پتیوں کے اس پر ڈالدیں گیارھویں خوشبو جلائیں بارھویں گائے کے گھی سے چراغ جلائیں تیرھویں اپنی حیثیت کے مطابق کھانے کی چیزوں کو اس تمثال کے سامنے دسترخوان پر رکھیں بعد اس کے مختلف اقسام کے الوش کو دیگر افراد پر تقسیم کرے چودھویں نَمَسکار بہ فتح میم و نون وہیم وسکون سین و کاف والف وفتح را اور یہ ثنا خوانی کا ایک طریقہ ہے اپنے دل و زبان سے تعریف کرے اور اپنے تمام جسم سے مثل عصا کے زمین پر گرے اور اس گرنے کو ڈنڈوت کہتے ہیں بہ فتح دال ہندی و نون خفی وفتح دال ہندی وسکون واو وفتح تائے فوقانی اور یہاں تک اپنے کو زمین پر ڈال دے کہ آٹھ عضو اس کے خاک تک پہنچائیں یعنی دونوں زانو اور دونوں ہاتھ اور پیشانی اور رخسارۂ راست وچپ اور اس کو شاشٹانگ کہتے ہیں بہ سین منقوط والف وسین منقوط وتائے فوقانی ہندی والف وفتح ہمزہ و نون خفی وکاف فارسی اور گروہ گروہ انسان اس ملک کے بڑے آدمیوں کی تعظیم میں ان دو کاموں میں سے ایک کام کرتے ہیں پندرھویں کچھ عرصے تک اس صورت کے گرد پھرنا سولھویں کھڑے ہوکر مثل بندوں کے رخصت کرنا ہر طریق عبادت میں افسوں پڑھا جاتا ہے اور خصوصیات سے کام لیا جاتا ہے اور ایک جماعت پانچ چیزوں کو جو نو سے لیکر تیرہ تک معرض بیان میں آچکی ہیں پرستش کے لئے نہایت ضروری خیال کرتی ہے اور بعض افراد سولہ چیزوں سے کام لیتے ہیں اور تمام افراد بجز سنیاسی اور شودر کے تین وقت میں اس عبادت کو بجا لائیں۔

پرستش کی چھ قسمیں ہیں ایک دل میں دوسری آفتاب کو خدا کی عبادت و پرستش کے لئے دست آویز بنائے تیسری قسم آگ کو خدا کی توجہ کا ذریعہ بنالے چوتھی حالت میں پانی کو محراب عبادت تسلیم کرلے پانچویں صورت میں ایک قطعہ زمین کو پاک کرکے پرستش میں مشغول ہوجائے چھٹویں میں بت کے جسم کو اپنی عبادت کا سرمایہ بنالے یہ گروہ برگزیدگان الٰہی کے مجسمے کو تیار کرلیتے ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر کو اپنا سرمایۂ کارسازی خیال

کرتے ہیں۔

دوسری قسم جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے وہ جگن ہے بہ فتح جیم وسکون کاف فارسی ونون اس عمل سے دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کی جاتی اور دیوتاؤں کی خوشنودی خدا کی رضامندی کا سرمایہ بنجاتی ہے اور اس کو جاگ بھی کہتے ہیں بہ جیم و والف وسکون کاف فارسی اور یہ تین قسموں سے زاید نہیں ہے اول پاک جگن بہائے فارسی والف وکاف دیوتاؤں کے نام سے ہوم کرنا اور اپنی خورش سے پہلے کسی چیز کو ان کے نام پر دنیا اور اس کی بھی متعدد قسمیں ہیں دوم جپ جگن (بہ فتح جیم وسکون بائے فارسی) اور یہ افسوں اور خدا کے ناموں کو پڑھنا اور یہ ہر دو چیزیں بھی مثل سابق اشیا کے ہر بعد از اوا کیجائیں سوم بدہ جگن بکسر با و دال وہائے خفی اور یہ قسم بھی بیشمار اقسام پر منقسم ہے اور ہر ایک قسم میں عجیب وغریب شرائط اور خزانے مصرف میں لائے جاتے ہیں اور اکثر جاندار ہلاک کئے جاتے ہیں منجملہ ان بیشمار اقسام کے ایک اشومیدہ جگن ہے بہ فتح ہمزہ وسکون سین منقوط وفتح واو وکسر مجہول میم وسکون یائے تحتانی وفتح دال وہائے خفی فرمانروایان بلند اقبال اس امر کو بجالاتے ہیں جس وقت کہ اس کے اسباب وضروریات فراہم ہوجاتے ہیں اس وقت ایک سفید رنگ کے گھوڑے کو جس کا داہنا کان کالا ہو افسوں پڑھ کر سب کے آگے رکھتے ہیں اور تمام عالم کی فتح کے لئے گردش کی جاتی ہے اور تھوڑی مدت میں تمام عالم پر کامیابی ہوجاتی ہے اور تمام مملکت کے فرمانروا اس کے مطیع ہوجاتے ہیں اور سپاہ کی کامیابی وفتح کے بعد واپسی عمل میں آتی ہے واقف کار افراد کا قول ہے جو شخص اس امر کو سو مرتبہ بجالائے وہ عالم علوی کا فرمانروا بھی ہوسکتا ہے اکثر افراد کے بارے میں یہ حالات مرقوم نظر آتے ہیں اور ان لوگوں کے متعلق عجیب وغریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں اگر کوئی شخص اس امر خاص کے شمار وتعداد سے واقف ہوجائے تو عالم علوی میں اس کو بہتر وپسندیدہ مکان دستیاب ہوسکتا ہے دوسری قسم اس کی راجسوی جگن ہے برا والف وفتح جیم وضم سین وسکون واو وفتح یائے تحتانی اس بزم عالی کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ تمام فرمانروایان عالم اس جشن میں یکجا ہوں اور ہر ایک خاص خدمت پر مامور کیا جائے اور اس جشن کی خدمت گزاری اور انتظام بجز فرمانروا کے کسی دوسرے شخص سے متعلق نہیں ہوسکتا

جو شخص کہ دو مرتبہ اس مجمع کو فراہم کرے وہ عالم بالا کا بھی فرمانروا ہو جائے گا اور اس سرمایۂ سعادت کو اکثر لوگوں نے حاصل کیا اور اس عظیم الشان جشن کی بیشمار قسمیں ہیں لیکن اس شنگرف نامہ میں مصنف نے انھیں دو قسموں کے بیان پر اکتفا کی ہے۔

تیسری قسم جس سے خدا کی رضامندی حاصل ہو سکتی ہے وہ دان ہے بدال والف ونون جس کے معنی بیشمار نقد وجنس محتاجوں کو دیدینا بیشمار طریقوں سے اس امر کے بجا آوری سے سعادت حاصل کی جاتی ہے اور مختلف طرح سے سفر آخرت کی زاد راہ فراہم کی جاتی ہے لیکن ان بیشمار قسموں میں سولہ اقسام بہترین خیال کیجاتی ہیں اول تُلا دان بضم تائے فوقانی ولام والف اپنے جسم کو سولے اور چاندی سے وزن کرا کے اس کو خیرات کر دینا دوسرا ہرنگربہ دان بکسر ہا وفتح را ونون مشدد و فتح کاف فارسی وسکون را وفتح با وہائے خفی اس کا یہ طریقہ ہے کہ سولنے سے برہما کا جسم تیار کیا جاتا ہے اس صورت سے کہ ہر چہار منہ نمودار ہوں اور ہر ایک منہ میں دو آنکھیں دو کان اور منہ اور ناک نمودار ہوں اور چار ہاتھ بھی اس پیکر میں موجود ہوں اور باقی جسم مثل انسانی بدن کے ہو اس پیکر کی درازی بہتر انگل اور عرض اڑتالیس انگل ہونا لازم ہے اور کم از کم یہ پیکر تینتیس تولہ اور چار ماشہ سولنے سے تیار کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ اس پیکر کی تکمیل میں تین ہزار چار سو دس تولہ سونا مصرف میں آسکتا ہے تیسرا برہما انڈ دان ہے بفتح با وسکون را وہائے خفی ومیم والف وفتح ہمزہ ونون خفی وفتح دال ہندی اس قسم میں انڈے کی شکل کی ایک چیز تیار کی جاتی ہے لیکن یہ دو ٹکڑوں میں ہوتی ہے اگر یہ دونوں ٹکڑے ملا دئے جائیں تو اس وقت وہی شکل پیدا ہو جاتی ہے یہ شکل بھی سولنے سے بنائی جاتی ہے جس کا وزن چھیاسٹھ تولہ اور سات ماشے سے کم نہیں ہو سکتا اور زیادہ سے زیادہ یہ شکل تین ہزار تین سو تینتیس تولہ چار ماشہ سولنے سے بنائی جاتی ہے طول وعرض بارہ انگشت سے کم اور سو انگل سے زیادہ نہیں ہوتا کلپ ترُ دان بفتح کاف وسکون لام وفتح بائے فارسی وتائے فوقانی وضم را ایک درخت کا نام جس کے متعلق منقول ہے کہ دوسری چودہ چیزوں کے ساتھ دریا سے نکلا تھا اس درخت کی شکل سولنے سے تیار کی جائے جس سے لازم ہے کہ مرغ درخت پر بیٹھے ہوئے ہوں اور اس کا وزن دس تولہ سولنے سے کم نہ ہو اور

زائد اسی قدر جیسا کہ سابق دان میں بیان کیا گیا ہے پانچویں گونتھسر دان بضم مجہول کاف فارسی وسکون واو وفتح سین وہا وسکون سین وفتح را ہزار مادہ گاؤ اور ایک ہزار سر شاخ اپنے اندازۂ حیثیت کے مطابق سونے سے اور کھر چاندی سے اور کوھان تانبے سے بنائیں اور زنگولہ اور چنوری ان کی گردنوں میں باندھ دیں اور موتی دم میں جڑ دیں چھٹیں ہرنیہ کام دہینو دان بکسر ہا وفتح را ونون مشدد و یائے تحتانی وہائے خفی وکاف والف و میم وکسر مجہول دال وہائے خفی وسکون یائے تحتانی وضم نون اس کا طریق یہ ہے کہ سونے کی گائے اور اس کے بچہ کی شکل بنائیں اور اسکی تین قسمیں ہیں اول تین ہزار چار سو دس تولہ سونے سے تیار ہوتی ہے اور دوسری اس کے نصف وزن سونے سے اور تیسرے وزن اول کے چوتھائی وزن سے ساتویں ہرنیاشو دان بکسر ہا و را و نون مشدد و یائے تحتانی والف وکسر سین منقوط وفتح واو ایک گھوڑا سونے کا بنائیں جو دس تولہ سے کم نہ ہو اور تین ہزار تین سو تینتیس تولہ چار ماشے سے زاید نہ ہو آٹھویں ہرنیاشو رتھ دان بکسر ہا وفتح را وکسر نون مشدد و یائے تحتانی والف وکسر سین منقوط وفتح واو و را و تائے فوقانی وہائے خفی ایک عرابہ سونے سے وزن ماسبق کے مطابق تیار کریں چار یا آٹھ گھوڑے اس کے ساتھ ہوں نویں ہیم ہستی رتھ دان بکسر مجہول ہا وسکون یائے تحتانی وفتح میم وہا وسکون سین وکسر تائے فوقانی وفتح را و تا وہائے خفی ایک رتھ جس کو چار ہاتھی کھینچ رہے ہوں سولہ تولہ آٹھ ماشہ سونے سے کم میں تیار نہ کیا جائے اور افزونی میں مثل سابق وزن کے دسویں پنچ لانگل دان بفتح بائے فارسی ونون خفی وفتح جیم فارسی ولام والف ونون خفی وفتح کاف فارسی ولام پانچ جوئے کی لکڑی سونے سے بنائیں اس کا وزن بھی مثل وزن سابق کے ہے گیارھویں دھرادان بفتح دال وہائے خفی ورا و الف مثل زمین کے ایک پتر سونے سے بنایا جائے اور اس میں پہاڑ اور دریا اور جنگل کی تصویریں بھی ہوں یہ شکل بھی سونے سے بنائی جائے اس کا وزن سولہ تولہ آٹھ ماشہ سے کم نہ ہو اور تین ہزار تین سو تینتیس تولہ سے زیادہ نہ ہو بارھویں وشوچکر دان بکسر واؤ وسکون شین منقوط وفتح واؤ وجیم فارسی وسکون کاف وفتح را رتھ کے چھت کی شکل کا ایک پھول جس میں آٹھ پتیاں ہوں سونے سے بنایا جائے اور اس کے چار وزن ہیں اول تین ہزار تین سو تینتیس تولہ چار ماشہ دوسرا اس کا نصف تیسرا چوتھائی چوتھا

چھپیا سٹھ تولہ آٹھ ماشہ تیرھویں کَلپ لَتا دان بہ فتح کاف وسکون لام وفتح بائے فارسی و لام وتائے فوقانی والف اس کی شکل مثل انگور کے ہوتی ہے اور سونے کی دس تہ سے تیار کیا جاتا ہے وزن اس کا سولہ تولہ سے کم اور تین ہزار تین سو تیس تولہ چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو چودھویں سَپت سَاگَر دان بفتح سین وسکون بائے فارسی وفتح تائے فوقانی و سین والف وفتح کاف فارسی وراء ہر ساتوں دریا کی صورت سونے سے بنائی جاتی ہے جس کا وزن تینتیس تولہ چار ماشہ سے کم نہیں ہوتا اور افزونی میں مثل سابق کے اور طول وعرض اس کا اکیس انگل ہوتا ہے یا اس کا نصف پہلے دریا کو نمک سے بھرتے ہیں دوسرے کو دودھ سے تیسرے کو گھی سے چوتھے کو گڑ سے پانچویں کو دہی سے چھٹویں کو شکر سے اور ساتویں کو گنگا کے پانی سے پندرھویں رَتَن دِھینُ دان بہ فتح را وسکون تائے فوقانی وفتح نون وکسر مجہول دال وہائے خفی وسکون یائے تحتانی وضم نون جواہر سے گائے کی شکل اور اس کے بچہ کا جسم تیار کیا جاتا ہے سولھویں مَہا بھُوت گَھٹ دان بفتح میم وہا والف وضم با وہائے خفی وسکون واؤ وفتح تائے فوقانی وکاف فارسی وہائے خفی وفتح تائے فوقانی ہندی یہ شکل بھی سونے سے تیار کی جاتی ہے سر اس کا مثل ہاتھی کے ہوتا ہے اور باقی جسم مثل آدمیوں کے اور اس تمثال کو گنیش کہتے ہیں وزن اس سونے کا جس سے یہ بنائی جائے سولہ تولہ آٹھ ماشہ سے کم اور تین سو تینتیس تولہ اور چار ماشہ سے زیادہ نہو اور بعض کتابوں میں ایک سو اڑسٹھ تولہ آٹھ ماشہ کم اور اٹھ سو تینتیس تولہ چار ماشہ سے زیادہ نہو اس کے علاوہ اور دیگر طریقوں سے بھی اس کی تکمیل کے قواعد بیان کئے گئے ہیں اور دان کے مصارف میں بھی اختلاف ہے ایک جماعت کے نزدیک بجز اَچَاریا اور کسی کو دینا جائز نہیں بہ فتح ہمزہ و جیم فارسی والف وکسر را ویائے تحتانی والف اور اچاریا دیگر افراد پر تقسیم کر سکتے ہیں اور بید کی تعلیم اور دیگر امور انھیں لوگوں سے متعلق ہیں اور ایک گروہ برہمن اور دیگر اشخاص کو بھی دیتے ہیں اور جملہ اقسام خیرات میں ہر ایک کے لئے جداگانہ ہر اسم ادا کئے جاتے ہیں اگرچہ جملہ اقسام خیرات کے لئے کوئی وقت معین نہیں ہے لیکن سورج گرہن اور چاند گرہن اور جس وقت کہ آفتاب برج جدی میں داخل ہوتا ہے اور دیگر اوقات میں بہتر جانتے ہیں اور ہر ایک زمانہ خیرات کے لئے عجیب وغریب داستانیں اور فوائد چنانچہ اگر سورج گرہن میں کوئی شخص اپنے جسم کو تول کر اس کے برابر سونا خیرات کرے تو اس خیرات کی وجہ سے

سو کروڑ کلپ بہشت میں اس کا قیام رہ سکتا ہے کَلَپ بہ فتح کاف وسکون لام دفتح بائے فارسی چار جگ سے اس کی تعبیر کی جاتی ہے اور مرتبہ بمرتبہ وہ اس قدسی عالم میں ترقی حاصل کرتا رہیگا جس وقت وہ دوبارہ پیکر انسانی کو اختیار کرے گا اس وقت وہ عظیم الشان فرمانروا ہوگا۔

چوتھی عبادت جس سے خدا کی رضامندی حاصل ہوسکتی ہے شرادہ ہے بفتح سین منقوط ورا والف وسکون دال وہائے خفی اپنے سابق بزرگوں کے نام پر خیرات کرنا اور اس کی بےحد قسمیں ہیں منجملہ ان کے چار اقسام پسندیدہ ومقبول ہیں پہلی قسم وہ کہ جس دن وہ شخص فوت ہوا ہو اور یہ دن سال میں ایک بار آتا ہے دوسری تتہ اماوس کو ہر ماہ تیسری سولھویں تتہ کو کنوار کے مہینہ میں اور فوت ہونے کی تتہ سے اس کی ابتدا کرے چوتھی قسم پرستش گاہوں میں اپنے فوت شدہ بزرگوں کے نام پر خیرات کرنا اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اپنے تین باپ یا ان کی بیویوں کے نام سے اور اسی صورت سے اپنے تین پدر مادر اور ان کی بیویوں کے نام سے نقد وجنس پختہ وخام برہمنوں کو دیتے ہیں اور ہر چہار گروہ اس قاعدہ پر عمل کرتا ہے اگر ان ہر چہار قواعد سے جو قدرے معرض بیان میں آچکے ہیں یعنی پوجا اور جاگ اور دان اور شرادہ سے کام لے تو خدا کی پرستش کا حق ادا ہو اور خدا کی پرستش بلا ان کے انجام تک نہیں پہنچ سکتی۔

تذکرۂ اوتاراں

کہتے ہیں کہ پروردگار عالم محض مخلوقات کی تہدید اور تنبیہ کی وجہ سے کہ مخلوق کو فائدہ ہو ایک خاص تعلق عنصری پیکر کے ساتھ اختیار فرماتا ہے اور اکثر ذی علم وعاقل ہندی افراد اس کے فریفتہ اور اس پر مائل ہیں اس امر خاص کو ہندی اصطلاح میں پُورَنْ اوتار کہتے ہیں بہ ضمہ مجہول بائے فارسی وسکون واو وفتح را ونون اور دوسری قسم وہ ہے جس کی یوں تعریف کی گئی ہے کہ خلاق عالم ایک حصۂ موجودات پر اپنے تجلی قدرت سے سایہ فگن ہوتا ہے اور ان کو عجیب وغریب قوت عطا فرماتا ہے ان کو اَنش اوتار کہتے ہیں بفتح ہمزہ ونون خفی وفتح سین منقوط اور یہ قسم دوم اعداد وشمار سے افزون ہے

پہلی قسم کے متعلق یہ خیال ہے کہ تمامی چہار جگ میں اس خاص طریق سے خلاق عالم انسانی جامہ میں دس مرتبہ جلوہ گری فرمائے گا اور موجودہ زمانے تک تو مرتبا اس خاص طریق سے جلوہ گری ہو چکی ہے جس کی تشریح یوں ہے اول مچھ اوتار بہ فتح میم وجیم فارسی مشدد و ہائے وخفی وفتح ہمزہ وسکون واو وتائے فوقانی والف ورا ایزد بیچون مچھلی کے جسم میں نمودار ہوا کہتے ہیں کہ ملک درا اور تتہائے دکن شہر بہدراونی میں بزمانہ ست جگ ماہ پھاگن ننتہ اکادسی راجہ من جو دس لاکھ سال کی مدت سے تمام اشیا سے دست بردار ہو کر ریاضت وعبادت میں مشغول تھا ہر جہ دریائے کرت بالا کے کنارے نہارہا تھا کہ دفعتاً ایک مچھلی اس کے ہاتھ میں آگئی اور راجہ سے کہنے لگی کہ تو مجھ کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھ ایک شبانہ روز یہ مچھلی راجہ کے ہاتھ میں رہی جب یہ مچھلی کچھ بڑی ہو گئی راجہ نے اس کو صراحی میں رکھ دیا بعد اس کے اس مچھلی کے جسم کی بالیدگی کی وجہ سے راجہ نے اس کو خم میں ڈال دیا جب اس مچھلی کی گنجائش اس خم میں بھی نہ ہو سکی اس وقت راجہ نے اس کو کنوئیں میں ڈالدیا اور بعد اس کے بڑے تالاب اور وہاں سے دریائے گنگا میں جب اس مچھلی نے گنگا کو گھیر لیا اسوقت یہ دریائے شور میں ڈال دی گئی جسوقت سمندر بھی اسکے جسم سے پر ہو گیا راجہ نے دریافت کیا کہ آخر یہ کیا نیرنگیاں ہیں اور عبادت میں مشغول ہو گیا اور اس واقعہ سے واقفیت کا طالب ہوا راجہ نے جواب میں یہ سنا کہ میں خدائے دو عالم ہوں اور محض تیری اور چند برگزیدہ افراد کی نجات دہی کی غرض سے اس قالب میں ظاہر ہوا ہوں سات روز کے بعد یہ واقعہ تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور تمام عالم کو پانی گھیر لیگا تو فلاں کشتی میں معہ ایک شائستہ جماعت انسانی اور قابل قدر کتب الہی اور بہترین ادویہ کے بیٹھ جا اور اس کشتی کو میری اس شاخ سے جو نمودار ہے باندھ دے سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال پانی میں طوفان برپا رہا بعد اس کے یہ مخفی ہو گیا کور م اوتار بہ ضم مجہول کاف وسکون واو ورا وميم ست جگ ماہ کاتک شکل پچھ تتہ دوادسی میں جہان آفریں سنگ پشت کے جسم میں نمودار ہوا کہتے ہیں کہ دیوتاؤں نے اس امر کا ارادہ کر لیا تھا کہ دودھ کے دریا سے شل کھی کے آب حیات کو نکال لیں لیکن بجائے اس لکڑی کے جس سے کہ مسکہ نکالا جاتا ہے سمندر سے جو ایک عظیم الشان پہاڑ ہے کام لے رہے تھے پہاڑ بھاری ہونے کی وجہ سے دریا میں ڈوب جاتا تھا اور بجد مشقت ورنج اٹھانا پڑتا تھا خلاق عالم سنگ پشت

کے جامہ میں ظاہر ہوگیا اور اس پہاڑ کو اپنے کاندھے پر رکھ لیا دیوتاؤں نے آسانی سے اپنا مقصد حاصل کرلیا اور اس عجیب کارروائی کے ضمن میں چودہ چیزیں قابل قدر دریا سے نکلیں اول لچھمین بہ فتح لام وسکون جیم فارسی و ہائے خفی وکسر میم وسکون یائے تحتانی ونون خفی دنیا عروس کی شکل میں ظاہر ہوئی اور تمام عالم کے لئے سرمایۂ عشرت مہیا ہوگیا دوسری کوستبھ متن بہ فتح کاف وضم ہمزہ وسکون سین وضم تائے فوقانی وفتح با د ہائے خفی وفتح میم وکسر نون ایک عجیب وغریب موتی جو بہت روشن تھا اور اس کی قیمت اندازہ سے باہر تھی تیسری پارجاتک برچہ بہ بائے فارسی والف ورا وجیم والف وفتح تائے فوقانی وکاف وکسر با وسکون را وفتح جیم وہائے خفی ایک عجیب وغریب درخت جس کے پھول کبھی نہ مرجھاتے تھے اور اس کی بو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی ایک جماعت کا قول ہے کہ انسان جو چاہے اس سے حاصل کرے اور اس درخت کو اور اس کو کلپ برکہ بھی کہتے ہیں بہ فتح کاف وسکون لام وفتح بائے فارسی وکسر با وسکون را وفتح کاف فارسی وہائے خفی چوتھی سُرا بہ ضم سین ورا والف شراب پانچویں دہنتر بہ فتح دال وہائے خفی وفتح نون ونون خفی وفتح تائے فوقانی وکسر را طبیب جو بیمار کو تندرست اور مردہ کو زندہ کردیتا تھا اس طبیب کے داہنے ہاتھ میں جونک اور بائیں ہاتھ میں ہلیلہ تھا گیتی خداوند نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اشیا کو بھی ان چودہ چیزوں میں شامل کرکے ان کی تعداد سولہ قرار دینا چاہیے چھٹی چندرماں ماہ عالم افروز ساتویں کامَ دہین بہ کاف والف وسیم و فتح دال وہائے خفی وسکون یائے تحتانی ونون ایک نادر روزگار گائے جو کچھ طلب کیا جاتا تھا وہ اس کی پستان سے نکل آتا ہے آٹھویں ایراپت بہ فتح ہمزہ وسکون یائے تحتانی ورا والف وفتح بائے فارسی وکسر تائے فوقانی سفید ہاتھی جس کے چار دانت تھے نویں سنگھ بفتح سین ونون خفی وکاف وہائے خفی سفید مہرہ جس کی آواز عجیب وغریب تھی جس شخص کے ہمراہ ہوتا وہ کامیاب ہوتا دسویں بکھ بکسر با وسکون کاف وہائے خفی زہر جان گزا گیارھویں امرت بہ فتح ہمزہ وسکون میم وکسر را وسکون تائے فوقانی آبحیات بارھویں رنبھا بہ فتح را ونون خفی وفتح با وہائے خفی والف حسین وخوش عادات عورت اَسُّ بہ فتح ہمزہ وضم سین مشددہ گھوڑا جس کے سات سر تھے سارنگ دہنک بہ سین والف وفتح را ونون خفی وکاف فارسی وفتح دال وہائے خفی وضم نون وکاف ایک کمان

جس کا نیز جس قدر بھی دور جاتا خطا نہ کرتا تھا پس ان گران بہا جواہر کی پیدائش کے بعد کورم زمین میں داخل ہو گئے اور ہنوز ان کو زندہ خیال کیا جاتا ہے۔

بَارَاہ اوتار بہا والف ورا والف وہا سورست جگ ماہ کاتک تتہ پورنماشی شہر برمہاورت میں نیم کہار اور اودہ کے قریب بہ خاص جلوہ گری ہوئی ایک شخص نے گروہ دیت سے جس کا ہرناکس نام تھا بہ فتح ہا وکسرہ را ونون والف وسکون کاف وسین ایک عرصۂ دراز تک ریاضت اور خدا کی پرستش میں اپنی عمر بسر کی تھی ایک دن وہ مقدس ذات ایک جسم کی شکل میں نمودار ہو کر اس کے پاس آئی اور اس سے اس کی دلی خواہش کے متعلق سوال کیا ہرناکس اس دلاویز گفتار پر بہت رویا اور اکثر جان رہا جیوان کے نام اس نے بتلائے اور ان کی نقصان واذیت رسانی سے نجات طلب کی اور تمام عالم کی حکومت کا خواستگار ہوا تھوڑے عرصے میں اس کو کامیابی حاصل ہو گئی اور اس نے عالم علوی کی حکومت اندر سے لیکر اپنے ایک عزیز کے سپرد کر دی تمام دیوتا برہما کے ہمراہ بشن کے پاس گئے اور چارہ کار طلب کیا چونکہ اس بہترین خواہش کے حصول میں اس نے سور کو فراموش کر دیا تھا بشن نے دیوتاؤں کو جواب دیا کہ میں اسی شکل میں ظاہر ہو کر اس کے نقش ہستی کو مٹا ڈالوں گا اور تھوڑے عرصے کے بعد اسی جامہ میں جلوہ گر ہوئے اور زمین کے اندر داخل ہو کر اس کے تخت گاہ میں آئے اور اس کو ملک عدم کی جانب روانہ کر دیا اور اس واقعہ خاص کی سور دن کے قریب نشان دہی کی جاتی ہے اسکے بعد تمام عالم بدستور قدیم نیک افراد سے بھر گیا اور اندر کو عالم بالا کی فرمانروائی میں کامیابی حاصل ہوئی مدت ظہور اس واقعہ خاص کی ہزار سال ہے نرسنگھ اوتار بہ فتح نون وسکون را و کسر سین ونون خفی وکاف فارسی وہائے خفی بہ ایک جسم تھا جس کی یہ صورت تھی کہ بالائی حصہ جسم کا سر سے تا کمر شکل شیر کے تھا اور پائین حصے شکل آدمی کے ست جگ ماہ بیساکھ شکل بچہ اتتہ چتر دسی شہر ہرن پور میں جو اس وقت ہندون کے نام سے مشہور ہے اور دارالخلافتہ آگرہ کے قریب ہے اس پیکر خاص نے جلوہ نمائی کی اس واقعہ کی یوں تصریح کی گئی ہے کہ ہرنکشپ بکسر ہا وفتح را ونون مشدد وکاف وکسر شین منقوط وبائے فارسی گروہ دیت سے تھا اور سالہائے دراز تک اس نے ریاضت وعبادت ومجاہدہ نفسانی میں اپنی زندگی بسر کی تھی یہاں تک کہ خلاق عالم ایک صورت میں نمودار ہوا اور اسکی

دلی آرزو کے متعلق سوال کیا اُس نے جواب دیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میری موت نہ دن میں ہو نہ رات میں اور تمامی جان شکن اشیا سے نجات طلب کی بعد اس کے اس نے عالم بالا کی حکومت کی خواستگاری کی اور اس کی التجا قبول کی گئی اور دیوتاؤں نے اُس کی اطاعت اختیار کی اور تمام عالم قابل ملامت مخلوق سے بھر گیا بڑے بڑے دیوتاؤں نے برہما کی ایلچی گری سے اس کے چارہ کار مدافعت کے لئے بشن سے استدعا کی اور اس گروہ کی خواہش بھی قبول کی گئی کہتے ہیں کہ ہرنکشب کا ایک فرزند جس کا پرلادہ نام تھا بہ فتح بائے فارسی وسکون را ولام والف وسکون دال وہائے مخفی دیوتاؤں کے آئین کے مطابق خدا کی پرستش کیا کرتا تھا اور اپنے باپ کے برخلاف راہ حق پر چلتا تھا اس کے باپ نے ہر چند اس کو اقسام اقسام کی تکلیفیں پہنچائیں لیکن اس کو اُس کی روش سے باز نہ رکھ سکا ایک روز شام کے وقت اس کے باپ نے پرلادہ سے خدا کے مقام کو دریافت کیا اس نے خدا کا نشان ہر جگہ پر بتلا دیا اور اپنے باپ کو سمجھانے کی غرض سے ایک ستون کی طرف اشارہ کیا کہ اس جگہ بھی اسی کا ظہور ہے ہرنکشب نے اپنی بےعقلی کی وجہ سے شمشیر اس ستون پر لگائی قضائے الٰہی سے اس ستون سے وہ جسم مذکور پیدا ہوا اور ہرنکشب کو پھاڑ ڈالا اور وہ وقت برزخ تھا رات اور دن کے درمیان میں اور اس پیکر کے ظہور کی وجہ سے اس کا کام تمام ہو گیا کہتے ہیں کہ اس ایزدی پیکر نے پرلادہ سے اس کی خواہش کے لئے استدعا کی اس عالی فطرت نے کسی چیز کے سامنے اپنے سر کو نہ جھکایا لیکن جیون مُکت کی التجا کی بکسر مجہول جیم وسکون یائے تحتانی وفتح واؤ و سکون نون وضم میم وکاف وتائے فوقانی یہ حیات ابدی ہے جس میں انسان تعلقات دنیاوی سے دامن آلودہ اور شادی وغم کا پابند نہیں ہوتا مدت ظہور اُس واقعہ کی سو سال ہیں۔

باشن اوتار ببا والف وفتح میم وسکون نون انسان پست قامت جگ ترتیا ماہ بہادوں شکل بچہ دوادسی میں شہر سون بھدرا ساحل نربدا کشب بن مریخ برہما کے مشہور کے گھر میں شکم ادت سے یہ جدید پیکر خلق پیدا ہوا اور ہزار سال اس نے فرمانروائی کی گروہ دیت سے بل نام ایک شخص نے سہ لوگ کی سلطنت کے لئے ریاضت کی اور خلاق عالم نے ایک جسم میں نمودار ہو کر اس کی خواہش قبول کی اور اس نے عظیم الشان

سلطنت حاصل کرلی اور تخت نشیں دیوتاؤں کو اسی صورت مطلق العنان کر کے ان کو ان کی حکومتوں پر قائم وبحال رکھا اور بل گوناگون جگین بجالایا لیکن دیوتاوں کے لئے جو سازش کی جاتی ہے وہ بھی عمل میں لایا دیوتاؤں نے برہما کے وسیلہ سے اس کے الٹ دینے کے لئے بشن سے التجا کی بشن نے اس کے انجام کار سے دیوتاؤں کو مطلع کرکے ان کی تسلی کردی اور ان کو آرام حاصل ہوگیا اور اسی سال مقصود اصلی معرض ظہور و وجود میں آیا جس وقت یہ بچہ قدرے ہوشیار ہوا تو حسب رسم وعادت اس کو تعلیم بہر رواج کے مکتب میں بٹھلایا گیا اور یہ لڑکا اپنے استاد کے ہمراہ جگین میں جو کرکیت کے قریب راجہ نے شروع کیا تھا حاضر ہوا بل نے آئین فرمانروائی کے مطابق اس لڑکے سے اس کی خواہش کے متعلق سوال کیا لڑکے نے جواب دیا کہ میں اپنے تین قدم کے برابر تجھ سے جگہ طلب کرتا ہوں راجہ بحد غصہ ہوا کہ اس نے مجھ ایسے عظیم الشان وبا اقتدار شخص سے ایسی ذلیل چیز کی خواہش کی لیکن بعد بحث ومباحثہ کے بعد جس وقت راجہ نے اس کو قبول کرلیا لڑکے نے اپنا پہلا قدم اس قدر وسیع کر دیا کہ طبقہ زمین اور پاتال دونوں اس کے پاؤں کے نیچے آگئے اور دوسرا قدم اس قدر بڑا ہوگیا کہ تمام عالم بالا کو اس نے گھیر لیا آخر کار راجہ نے تیسرے قدم کے عوض میں اپنے کو باندھ کر اس کے حوالہ کردیا چونکہ بل نیک نیت آدمی تھا اس لئے اس کو اس قہر وتسلط سے نجات دیکر پاتال کی حکومت عطا ہوئی۔

پرشرام اوتار بفتح بائے فارسی وسکون را وفتح سین منقوطہ ورا والف ومیم یہ جسم انسانی میں جمدگن برہمن کے گھر میں ان کی زوجہ مسماۃ رینکا کے بطن سے جگ ترتیا ماہ بیساکھ شکل بچہ ترینا در موضع رنبحا دار الخلافت آگرہ کے قریب آپ پیدا ہوئے کارت دھرج قوم دہت کا ایک بے دست وپا شخص اور ننگ نشیں تھا لیکن اپنی بیدست وپائی کی وجہ کارت دہرج بحد عاجز تھا آخر کار کارت دہرج نے مجبور ہوکر حکومت اور تمام اشیا سے دست برداری حاصل کی اور کوہ کیلاس میں ریاضت وعبادت میں مشغول ہوگیا مہادیو نے اس کے حال پر نوازش فرمائی اور ایک ہزار ہاتھ اس کو عطا فرمائے اور کارت دہرج کی خواہش کے مطابق حکومت ہر سہ لوگ کی بھی اس کو دی گئی کارت دہرج نے دیوتاؤں کی آزار رسانی میں دراز دستی سے کام لیا دیوتاؤں نے بدستور قدیم اس کے انجام کار کی درخواست کی اور دیوتاوں کی خواہش قبول کی گئی کہتے ہیں کہ جمدگن برہمن مہادیو کے مظاہر

میں سے تھا اور اس کی زوجہ رینکا اوت دیوتاؤں کے ماں کی نوازش یافتہ تھی رینکا کے بطن سے پانچ بیٹے پیدا ہوئے پانچواں بیٹا اس کا پرشرام کوہ کیلاس میں مہادیو کے پاس ادب آموزی میں مشغول تھا اور اس کا باپ جمدگن جنگل میں پرستش کیا کرتا تھا ایک روز کارت دہرج شکار میں مشغول تھا اور اسی سیر وشکار کی حالت میں کارت دہرج کا گزر جمدگن کے مکان پر ہوا اور کارت دہرج نے اپنی بھوک اور پیاس کے رفع کرنے کی تدبیر جمدگن سے پوچھی جمدگن تمام اشیا جو بادشاہوں کے قابل تھیں خوردنی وپوشیدنی اور جملہ اقسام کے نفائس وجواہر راجہ کے حضور میں لایا راجہ اس حالت کو دیکھ کر متعجب ہوا اور کہا کہ میں اپنا ہاتھ اس وقت تک ان اشیا سے آلودہ نہ کروں گا جب تک تو مجھے اصلی حقیقت حال سے مطلع نہ کرے گا جمدگن نے جواب دیا کہ اندر عالم علوی کے فرمانروا نے کام دہین نامی ایک گائے کو مجھے عطا کر دیا ہے جو میری خواہش ہوتی ہے وہ اس گائے کی ذات سے انجام پا جاتی ہے راجہ کے دل میں حرص پیدا ہوئی اور اس گائے کو اپنی خواہش کے مطابق جمدگن سے طلب کیا جمدگن نے جواب دیا کہ میں بلاحکم اندر کے اس خواہش کو قبول نہیں کر سکتا اور تو اس کو اپنی دنیاوی عظمت کی وجہ سے اپنے قبضے میں نہیں لا سکتا راجہ کو اس جواب سے غصہ آگیا اور جنگ کے لئے آمادہ ہو کر لڑنے لگا راجہ نے بیشمار لشکر جمع کیا اور بیشمار لڑائیاں کیں لیکن اس کا مقصد نہ حاصل ہو سکا آخرکار ایک روز راجہ چھپ کر آیا اور جمدگن کا کام تمام کر دیا لیکن گائے کا نشان نہ پایا رینکا زوجہ جمدگن نے اپنے بیٹے پرشرام کو طلب کر کے تمام مراسم موت ادا کئے اور خود بھی مذہبی قاعدے کے مطابق جل گئی اور اپنے اس فرزند کو کینہ کشی پر آمادہ کر دیا پرشرام اپنی عجیب وغریب قدرت سے راجہ سے لڑنے کے لئے گیا اور اکیس بار لڑائیاں ہوئیں آخر مرتبہ راجہ کام آگیا اور سلطنت دیوتاؤں کے جانب منتقل ہو گئی پرشرام نے تمام عالم دولت یکجا کر کے جگن میں خیرات کر دی بعد اس کے پرشرام نے تمام اشیا سے دست بردار ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی تمام افراد کا یہ خیال ہے کہ پرشرام ہنوز زندہ ہیں اور آپ کے وجود کی کوہ مہندر سرزمین کوکن میں نشان دہی کی جاتی ہے۔

رام اوتار مورخین یوں لکھتے ہیں گروہ راکس میں کہ راون نامی ایک شخص کے راکس کے گروہ سے جس کا نسب دو پشت کے بعد برہا پرنہتی ہوتا ہے دس سر اور بیس ہاتھ تھے

یہ کوہ کیلاسس میں دس ہزار سال تک ریاضت وعبادت کے لئے بیٹھ گیا تھا اور اس نے اپنی تمام دولت کو یکے بعد دیگرے اس راہ میں لٹا دیا تھا اس کی آرزو یہ تھی کہ ہر سہ لوگ (عالم) کی فرمانروائی اس کو مل جائے ایزد بیچوں نے ایک جسم میں داخل ہوکر اس کی خواہش قبول کرلی دیوتا اس کی فرمانبرداری سے عاجز آگئے اور بدستور سابق تمام دیوتاؤں نے اس کے تباہ ہونے کی التجا کی دیوتاؤں کی درخواست قبول کی گئی اور انجام کار رام کے نام زد ہوا یہاں تک کہ رام جگ ترتیا ماہ چیت شکل بچہ تتہ نویں شہر اودھ میں رانی کوشلیا راجہ جسرت کی بیوی کے بطن سے پیدا ہوئے اپنے ابتدائی زمانۂ ہوش میں آپ نے علوم حاصل کئے آخر کار تمام چیزوں سے دست بردار ہوکر انھوں نے صحرانوردی اختیار کی اور پرستش گاہوں کی زیارت سے اپنی زندگی کے لئے ایک دوسرا ہی لباس اختیار کر لیا اور فرمانروائے عالم ہوکر راون کو ملک عدم کی طرف روانہ کر دیا رام نے گیارہ ہزار سال فرمانروائی کی اور بہتر و پسندیدہ آئین رائج کئے۔

کشن اوتار بکسر کاف وسکون شین منقوط ونون موجودہ زمانے کے چار ہزار سال کسری کے قبل اوکرسین جادون حکومت کر رہا تھا اور متھرا اس کا پائے تخت تھا گنیش اس کے فرزند نے اس پر کامیابی حاصل کی اپنے باپ کو سلطنت سے معزول کر کے ظلم کرنا شروع کیا اور جراسندہ اور سیس پال اور دیگر قوم دیت کے فرمانرواؤں نے بھی ظلم کو اپنا شعار بنایا دیا غم کدہ ہوگئی اور دیوتا گائے کی شکل میں برہما کے ہمراہ بشن کے پاس گئے اور ان کے پامال کرنے کی درخواست کی یہ خواہش قبول کی گئی اور ظالم راجہ کی تباہی کشن کے سپرد ہوئی کہتے ہیں کہ ستارہ شناسوں نے گنیش کو اس واقعہ سے مطلع کر دیا تھا کہ عنقریب ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو تیرا کام تمام کردے گا گنیش نے نوزائید بچوں کی جان لینا اختیار کر لیا تھا اور ہر سال اکثر بے گناہ بچوں کا خون بہاتا تھا یہاں تک کہ اس کی خواہر دیوکی کی شادی بسدیو جان کے ساتھ ہوئی اور اس وقت گنیش کے کان میں یہ آواز آئی کہ ان کا آٹھواں فرزند تیری جان لے گا گنیش نے ان ہر دو کو قید خانہ میں بھجدیا اور جو لڑکا کہ پیدا ہوتا تھا اس کو مار ڈالتا تھا آغاز کلجگ ماہ بہادوں کشن بچہ تتہ اشٹمین کو متھرا میں دارالخلافت آگرہ کے قریب کشن پیدا ہوئے اور پاسبانوں پر غفلت طاری ہوگئی اور بنجیریں اور دروازے کھل گئے اور بچے نے یہ کہا کہ دریا کے اس کنارے پر نندا ہیر کے

گھر میں ابھی لڑکی پیدا ہوئی ہے تو جا اور مجھ کو اس کے گھر میں چھوڑ دے اور اس لڑکی کو لے لے بعد جب اس کام پر آمادہ ہوا اس وقت دریا پایاب ہوگیا اور وہ اس حکم کو بجالایا یا کشن نے اپنی نو سال کی عمر میں پہلے گنیش کا کام تمام کیا اور اگر سین کو قید سے رہا رہا کر کے تخت نشین کر دیا اور دیگر ظالم افراد سے جنگ کر کے ان کو پامال کیا کشن نے ایک سو پانچ سال کی عمر پائی کشن کی سولہ ہزار ایک سو آٹھ بیویاں تھیں اور ہر ایک سے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی ہر عورت یہی جانتی تھی کہ تمام رات کشن نے اسی کے ہمراہ بسر کی۔

بودھ اوتار۔ زمانہ کلجگ ماہ بیساکھ شکل بچہ تہ ستمین شہر گیا راجہ سدھودہن کے گھر جو میں رام چند کی اولاد سے تھا بطن مایہ سے پیدا ہوئے چونکہ بیشمار لڑائیاں ہوئیں جنکی وجہ سے بیشمار انسان مارے گئے اس وقت بشن کی یہ مرضی ہوئی کہ انسانی جامہ میں میں داخل ہو کر بید کے آئین اور جگن کی خدمت کرے اس وجہ سے اس سال بودھ کا ظہور ہوا اور انھوں نے سو سال کی عمر پائی چنانچہ قدرے حال آپ کا معرض بیان میں آچکا ہے کلکی اوتار بہ فتح کاف وسکون لام وکسر کاف وسکون یائے تحتانی آخر کلجگ ماہ بیساکھ شکل بچہ تہ وسمین کو شہر سنبل میں بشن جس برہمن کے گھر میں ان کی اہلیہ جسودی کے بطن سے یہ پیدا ہونگے اور سو سال کی عمر پائینگے کہتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ عادل فرمانروا نہ رہ جائیگا بد افعالیاں بڑھ جائیں گیں غلہ گراں ہو جائیگا عمریں کم ہو جائیں گی تیس سال سے زیادہ کسی کی زندگی نہو گی اور اموات بیحد ہونگی اس وقت خدا اس جامہ میں ظاہر ہوگا اور دنیا کو اپنے عدل سے آباد کرے گا ایک گروہ چودہ اوتاروں کا اور اضافہ کر کے ان کی تعداد چوبیس بیان کرتے ہیں اور ہر ایک کے حالات میں جداگانہ کتابیں لکھی گئی ہیں اور عجیب وغریب داستانیں ان کے متعلق بیان کی جاتی ہیں مختلف قبائل کے افراد ان اوتاروں کے جسم سونے اور چاندی کے تیار کر کے ان کو معبود بناتے ہیں لیکن جین اور بودھ پورن اوتار کو تسلیم نہیں کرتے

ناپاک

شراب۔ خون۔ منی۔ پائخانہ پیشاب جو کچھ منہ اور ناک کان اور آنکھ سے نکلے۔ پسینہ۔ بال

ناخن جو ہاتھ سے نکل جائیں۔ ہڈی اُس جانور کی جس کا کھانا ناجائز ہو حیض والی عورت اور زچہ۔ مردہ جانور۔ جو شے کھانے میں نہ آتی ہو۔ بھنگی۔ گدھا۔ کتا۔ سور۔ جو گرد کہ گدھے اور بکرا بھیڑ کا اور جھاڑو سے اٹھے۔ جو خاک کے دامن سے جھاڑی جائے۔ پانچ بڑے گناہوں کا مرتکب۔ جو کہ ایک دوسرے کو چھو جائے۔ کوا۔ مرغ۔ چوہا۔ خواجہ سرا آدمی کے جلنے کا دھواں دھوبی۔ صیاد۔ ماہی گیر۔ بازیگر۔ شرابی۔ جلاد۔ دباغ۔ رنگریز۔ چرم گر روغن گر۔

پاک ساز

عقل۔ ریاضت۔ پُرانا یام۔ سندھیا۔ آفتاب اور چاند کی روشنی۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک۔ راکھ۔ سرسوں۔ خودرو غلہ۔ درخت کا سایہ۔ گائی کی پشت اور پا۔ ہل۔ جھاڑو۔ ترشی۔ کھارا پانی۔ گھوڑے اور بکرے کا منہ۔ تھوڑی چیز کا کھانا۔ زمانے کا گزر جانا۔ دودہ۔ دہی۔ گھی۔ اور گائے کا پیشاب اور گوبر۔

پاک شدن

نفس علم اور ریاضت سے پاک ہوتا ہے جب اس کا باطن ناجائز غذاؤں سے سیاہ ہو جاتا ہے تو پرانا یام اور سندھیا اور خودرو غلہ کے کھانے سے پاک ہوتا ہے۔ جب بول و براز اور خون یا اسی قسم کی کسی شے سے جسم آلودہ ہو جائے تو ناف کے نیچے کا حصہ تو پانی اور مٹی سے صاف ہو سکتا ہے اور اگر اوپر کا حصہ ہو تو دانت اور آنکھ دھو کر مٹی یا پانی سے غسل کریں ایک دن اور رات نہ کھائیں نہ پئیں اور بعد پانچ چیزیں گائی کی کھائیں۔ جو راستے اور پانی چنڈال کے سایہ سے ناپاک ہو جاتے ہیں وہ سورج اور چاند کی روشنی سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی جانور کی نجاست کنوئیں میں

گر جائے تو ساٹھ کوزے پانی کھینچیں اور تالاب میں گرے تو سو گھڑے پانی کے نکالیں اور دریا میں پانی کا بہاؤ پاک کرتا ہے روغن اگر آلودہ نجاست ہو جائے تو آگ پر گرم کرلیا جائے۔ دودھ پاک نہیں ہوتا۔ اگر چنڈال کے سائے سے دودھ ناپاک ہوگیا ہے تو آگ پر جوش دیدے لینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ روئی اور پانی اور گڑ اور غلہ میں جو نجاست ہو اس کو دور کرکے تھوڑا پانی چھڑکنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ سونا اور چاندی اور پتھر۔ اور رسی اور وہ اشیا جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور بانس کے ٹوکرے پانی سے پاک ہو جاتے ہیں اگر مذکورہ اشیا ناپاک روغن سے یا اسی طرح کسی اور شے سے نجس ہو جائیں تو گرم پانی سے پاک ہوتے ہیں کپڑا پانی اور ہوا سے پاک ہوتا ہے۔ لکڑی کے برتن چنڈال کے چھوئے ہوئے کسی چیز سے پاک نہیں ہوتے۔ شودر کے چھولنے اور ناپاک چیز کا اس تک پہنچ جانے سے بھی یہ اشیا کسی طرح پاک نہیں ہوسکتے۔ لکڑی ہڈی اور سینگ کے اشیاء کا یہی حال ہے۔ پتھر کے اشیا کو دھوکر سات روز تک مٹی میں رکھیں چھلنی اور ہرن کی کھال اور ایسے ہی دوسرے اشیا غلہ افشان (یعنے سوپ) اون وسمتہ پانی چھڑک دینے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ گارٹھی کا ناپاک حصہ کاٹ دیں اور باقی کو دھو ڈالیں۔ مٹی کے برتن آگ میں جلائیں۔ اور زمین ان میں سے کسی ایک کام کے کرنے سے پاک ہو جاتی ہے، جھاڑو دینا اور جھٹکنا۔ آگ جلانا۔ اگر کرنا۔ ایک مدت کا گزر جانا۔ گائے یا بیل کی پیٹھ یا پاؤں کا اس زمین پر پہنچنا۔ پانی چھڑکنا۔ کھودنا۔ گائے کے گوبر سے لیپنا۔

اگر کسی کھانے کی شے میں گائے کا منہ لگ جائے یا بال یا مکھی یا کوئی کیڑا اس میں پڑ جائے تو وہ راکھ یا پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔ جو چیز کہ اپنے منہ یا آنکھ یا کان سے نکلی ہوئی شے یا پسینہ سے آلودہ ہو جائے یا بال یا ناخن جدا شدہ سے چھو جائے تو پہلے اس شے کو دھوئیں اس کے بعد پاک مٹی سے ملیں اور پھر دھوئیں اسی طرح مٹی ملکر دھوتے جائیں یہاں تک کہ اس کی کھال اور بو دور ہو۔ اگر کسی اور کا آب دہن یا بینی یا گوشت یا چشم جسم کے بالائے ناف حصہ پر گر جائے اور ہاتھ پہنچ جائے تو اول طریقہ متذکرہ پر عمل کریں اور اس کے بعد غسل کریں۔ اور اگر جسم کے زیرین ناف حصے پر

گرے تو دونوں ہاتھ سے اُس جگہ دھو دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور شراب ومنی وخون اور حیض ونفاس وبول وبراز سے اگر ناف کے نیچے کا حصہ جسم آلودہ ہو جائے تو پہلے پانی سے دھوئیں پھر خاک میں اور پھر پانی سے دھوئیں۔ اگر ناف کے اوپر کا حصہ جسم سے آلودہ ہوگیا ہے تو حسب طریقہ صدر دو مرتبہ پانی سے دھونے کے بعد روغن گاؤ میں بعدہ گائے کے دودھ سے دھوئیں اس کے بعد دہی سے دھوئیں پھر گائے کا گوبر میں اور پھر گائے کے پیشاب سے دھوئیں اور تین چلّو دریا کا پانی پئیں۔ اگر دھوبی یا رنگریز یا دباغ یا جلاد یا صیاد یا ماہی گیر۔ یا روغن گر۔ یا پاتو سور سے چھو جائیں تو صرف پاک پانی سے دھو دینا کافی ہے۔ اگر حیض یا نفاس والی عورت یا خاکروب یا بڑے گناہوں کے مرتکب یا مردہ یا کتے یا گدھے یا بلی یا کوے یا مرغ یا موش یا خواجہ سرا سے چھو جائیں یا چلنے والے آدمی کا دھواں گدھے یا کتا یا بکرا یا مینڈھے کی گرد لباس پر آجائے تو لباس کے ساتھ پانی میں اتر جائیں اور شست وشو کریں اور آفتاب کے منتر اور افسون پڑھیں۔

انسان کی ہڈی کی چربی کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑے سمیت غسل کریں ورنہ دھو ڈالیں اور تین چلو پانی دریا کا پئیں اور آفتاب کو دیکھیں گائے پر ہاتھ پھیریں۔ حلال جانور کا خون لگ جائے تو پانی اور مٹی سے مذکورہ طریقے پر پاک ہو جاتا ہے اگر جانور حلال نہ ہو تو گائے کی پانچ چیزیں بھی چاہئے۔ جب آفتاب سے ان ضروریات کے پورا کرنے کے وقت نہ ہو تو آگ کو اس کا قائم مقام کریں۔

ابریشم اور پشمین اشیا کو ایسی چیزیں لگ جائیں جس میں غسل لازمی ہے تو ہوا اور شعاع سے وہ پاک ہو جاتے ہیں اگر ایسی چیزیں نہ ہوں تو دھونا چاہئے حیض والی عورت چار دن کے بعد پاک ہوتی ہے۔

اگر کسی شے کی پاکی یا ناپاکی ظاہر نہ ہو اور اسے لوگ پسند کرتے ہوں تم بھی اسے چاہو تو اس پر پانی چھڑک دو۔ بہت کچھ تفصیل اس بات میں لکھی جاچکی ہے۔

لباس ناجائز

نیلے رنگ کا لباس جو ریشم اور پشمینہ کا نہ ہو سوائے شودر کے کسی کے لئے مناسب

نہیں ہے۔ برہمن کی عورت رات کے وقت کھتری کی عورت عروسی اور جہانی سے وقت اور بیس کی عورت شہزادہ کے وقت اس رنگ کے لباس سے پرہیز کرے ان تینوں قوم کی عورتیں کھاتے اور پکاتے وقت اس سے دور رہیں۔

ناپسندیدہ خوراک

آدمی۔ گائے۔ گھوڑا مرغ۔ مرغی۔ طوطی۔ شارک۔ کبوتر۔ بوم۔ گدہ۔ گرگٹ۔ کروانک سارس۔ پپیہا۔ مرغابی۔ بنڈک۔ سانپ۔ راسو۔ اور دوسرے جانور جن کے پنجے ملے ہوئے ہوں۔ اور شہری جانور بکرا سیہ خاب اور بگلے کے علاوہ۔ گوشت سوکھایا ہوا۔ پانچ قسم کی مچھلی روہو۔ پندچنا۔ سنگارا۔ راجیو۔ باڑہی۔ گوشت خوار جانور۔ اونٹ۔ ہاتھی گینڈا۔ بندر۔ قسم قسم کے کیڑے۔ جو ستی آور ہیں۔ اونٹ کا دودہ گھوڑے کا دودہ اور دوسرے جانوروں کا دودہ جن کے سم کھلے ہوئے ہیں بکرے کا دودہ۔ بینڈے کا دودہ صحرائی جانور کا دودہ۔ آدمی کا دودہ سال کا۔ گائے کے جننے کے بعد دس دن تک کا دودہ۔ گائے کا دودہ جبکہ اس کا بچہ مرگیا ہو تو دوسری مرتبہ جننے تک۔ لہسن پیاز۔ گاجر۔ لسوڑا۔ وہ غلہ جو ناپاک زمین میں اُگا ہو۔ اور وہ غلہ جو آدمی کے پاؤں میں روندا گیا ہو۔ اور حیض والی عورت کا چھوا ہوا غلہ۔ فاحشہ یا چور یا بڑھئی یا سود خوار یا لوہار یا صیقل گر یا زرگر یا دھوبی یا جولاہہ یا دباغ یا چرم گر یا خنیاگر یا رقاص یا ہتھیار فروش یا سگ بان یا شراب فروش یا طبیب یا جراح یا صیاد یا خواجہ سرا یا خیر کے گھر کا غلہ یا پانچ بڑے گناہوں کے مرتکب کے گھر کا کھانا اور وہ کھانا جو دیوتاؤں کے لئے پکایا گیا ہو۔ کسی ماتم زدہ کا پس خوردہ جبکہ وہ سوگ میں ہو۔ اور بدچلن عورت کی خورش۔ اور پنیر اور ایسے ہی دوسرے اشیا جو دودہ سے بنائے جائیں اور جو اشیا کہ روغن اور پانی سے پکائے جائیں اور ان پر رات بسر ہو جائے۔ اور وہ اشیا جو رکھے رہنے سے ترشش ہو جائیں وہ غذا جس میں بال یا کیڑا گر جائے۔ اور وہ غذا جو پانچ کام کئے بغیر کھائی جائے۔ وہ پانچ کام جو کھانے سے پیشتر لازمی ہیں آگے لکھے جاتے ہیں۔

یہ داستان تو اور بھی بہت ہے مگر میں اسی پر ختم کرتا اور اسی کو کافی خیال کرتا ہوں۔

کھانے پکانے کے دستور

ہر مرتبہ پکانے سے بیشتر اگر مکان میں ہو تو اُس حجرہ کی ساری زمین اور کچھ دیواریں مٹی اور گوبر سے لیپی جائیں۔ اور اگر صحرا میں ہو تو اس قدر زمین جس پر مصالح اور کھانے کے برتن رکھے جائیں۔ اور کوئی دوسرا شخص اُس جگہ نہ جائے۔ کھانے والا غسل کر کے دھوتی باندھے اور سر ڈھانپ کر کھائے۔ اگر کاغذ کا ٹکڑا یا کپڑا بغیر دھویا ہوا یا کوئی دوسری چیز اس لیپی ہوئی زمین پر آجائے تو وہ سارا کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ پھر سے غسل کریں اور پہلے کی طرح از سر نو زمین کو لیپیں کھانے کا سامان تازہ مہیا کریں پکانے والی گھر کی بی بی ہونا چاہیئے یا خاص برہمن ہو یا خود یا اس کا عزیز پکائے۔ اور جو شخص اگن ہوتری ہو وہ خود ایک ہاتھ سے اپنا کھانا پکائے یا اس کی عورت پکائے۔

کھانے سے پیشتر چاہئے کہ وہ زمین جہاں یہ کہ بیٹھے ہوں لیپی ہوئی ہو۔ اور بغیر فرش کے اُس پر بیٹھیں اگر ان کے آگے چوکی یا لکڑی کا تختہ ہو تو وہ خالی ہو اُس پر کچھ نہ ہو۔

اس کے بعد پانچ کام ضروری ہیں۔ پہلے کچھ بید پڑھنا پھلوں کے لئے پانی چھڑکنا۔ کچھ کھانا بت کے آگے لانا۔ اور دیوتا کے نام کا کھانے زمین پر ڈالنا یا فقیر کو دینا۔ پہلے کم سن کھائیں اس کے بعد عزیز کھائیں اور بعد خود کھائے کسی کے برتن میں نہ کھائیں اگرچہ وہ بچہ کا برتن کیوں نہ ہو۔ سوائے پکانے والے اور دوسرے کھانے والے کے کوئی اور اس مجلس میں نہیں جاتا۔ اگر اتفاقیہ اُن میں سے کسی کا ہاتھ آپس میں ہی ایک دوسرے کو چھو جائے تو جو غذا اس کے ہاتھ میں ہو فوراً پھینک دے اور از سر نو غسل کر کے جلد کھانے کے لئے واپس آئے۔ اگر یہ عورت ہو تو اس کو بجائے غسل کے ہاتھ پاؤں

دھو ڈالنا جائز ہے۔ پکانے والا ان سب کے کھانے کے بعد کھائے۔ پانی پینے کا برتن ہر ایک کے لئے علٰحدہ رہیگا۔

پہلے یہ دستور تھا کہ برہمن کھتری اور بیس اور برہمن کے گھر کا کھانا کھاتا تھا۔ اور کھتری بھی غیر شودر کے گھر کا کھانا کھاتے تھے اور بیس کا بھی یہی حال تھا۔ مگر اس کلجگ کے دور میں اپنے غیر جنس کے گھر کا کھانا نہیں کھاتے ہیں اور اکثر کھانے کے برتن درخت کے پتوں سے بناتے ہیں اور سونے وچاندی وپیتل اور فولاد سے بھی بناتے ہیں۔ مٹی اور پتھر اور لوہے کے برتن سے پرہیز کرتے ہیں۔ اسی طرح ٹوٹے ہوے برتن میں کھانا اور درخت بڑھ اور پیپل اور آگ کے پتوں میں بھی کھانا برا سمجھتے ہیں۔ رات یا دن میں دو وقت کھانا بھی اچھا نہیں سمجھتے۔

روزہ کا طریقہ

روزہ کے طریقے بہت ہیں لیکن کچھ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ تمام دن اور رات میں نہ تو کچھ کھائیں نہ پئیں ایسے روزے سال میں انتیس دن لازمی سمجھتے ہیں۔ دو ہر مہینے کے اکادسی کو سیورات کے دن۔ چتردسی کے دن غسکل بچہ بیساکھ کو حیلہ کہ نرسنگھ پیدا ہوا تھا۔ ترتیا کے دن کہ شکل بچہ بیساکھ جو پرشرام کی پیدائش کا دن ہے۔ اور نومین شکل بچہ چیت کو یہ رام کی پیدائش کا دن ہے۔ بھادوں میں دو اشٹمیں کشن بچہ" یہ کشن کی پیدائش کے دن۔ بعض ان دنوں میں صرف غلہ سے پرہیز کرتے ہیں اور ایک جماعت پورا روزہ رکھتی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صرف رات کو کھاتے ہیں تیسرا یہ ہے کہ سوائے پانی اور میوہ اور دودھ کے کچھ نہیں کھاتے۔

چوتھا طریقہ یہ کہ دن اور رات میں ایک وقت کھانا کھائیں اور اس کھانے کے درمیان میں پانی بھی پئیں۔ پانچویں یہ کہ تمام رات اور دن میں اپنی خواہش سے نہ کھائیں ان میں ایک بار سے زاید نہ کھائیں۔ چھٹا طریقہ جیسے چاندراین (بجیم فارسی والف ونون خفی وسکون دال وراوالف وفتح یائے تحتانی ونون) کہتے ہیں پانچ طرح پر ہے۔

چاند کی پہلی تاریخ کو ایک لقمہ کھائیں اور روز صرف ایک لقمہ کا اضافہ کرتے جائیں یہانتک کہ پندرہ دن ہوں۔ اس کے بعد اسی طرح ایک ایک لقمہ روز کم کرتے جائیں۔ یا یوں کریں کہ شروع مہینے میں پہلے دن پندرہ لقمہ کھائیں اور اس کے بعد ایک ایک لقمہ کم کرتے جائیں یہاں تک کہ پندرہ لقمے سے ایک لقمے پر آجائیں پھر اس کے بعد ایک ایک اضافہ کرتے جائیں بعض اس طریقے کے بجائے یوں کہتے ہیں کہ ہر دن کے نصف پر تین لقمہ کھائیں اسکے سوائے نہ کھائیں یا ہر نصف دن کے وقت آٹھ لقمہ کھائیں یا چار لقمہ صبح کو اور چار شام کو کھائیں۔ یا دو سو چالیس لقمے جسطرح چاہیں کھالیں اور ہر لقمہ مور کے انڈے سے زیادہ بڑا نہ ہونا چاہئے۔ اور اس طریقہ کا رکا روزہ رکھنے والا صبح اور دوپہر اور شام کو اپنا جسم دھوئے۔ ساتواں طریقہ یہ ہے کہ بارہ دن تک کچھ کھائے نہ پیئے آٹھواں طریقہ یہ کہ بارہ دن میں تین روز تک مسلسل دن میں ایک بار تھوڑا کھائے اور دوسرے دن رات میں ایک بار اور تیسرے تین دن اور رات میں جب تک دوسر دں کو نہ کھلائیں خود کچھ نہ کھائیں اور چوتھے تین دن اور رات میں کچھ بھی نہ کھائیں۔ نواں طریقہ یہ ہے کہ تین شبانہ روز ایک کف دست سے زیادہ نہ کھائیں اور تین دن رات کو ایسا ہی عمل کریں اور پھر تین دن کسی کو کھلائے بغیر ایک کف دست بھی نہ کھائیں اور باقی تین شبانہ روز کچھ نہ کھائیں دسواں طریقہ یہ ہے کہ تین شبانہ روز سوائے گرم پانی کے کچھ اور جسم میں داخل نہ ہونے دیں اور پھر تین شبانہ روز صرف گرم دودھ پیا کریں اس کے بعد تین شبانہ روز گرم گھی اور آخر کے تین شبانہ روز آگ روشن کر کے جو گرم ہوا روشندان سے نکلے اس کو اپنا منہ کھولکر اندر کھینچا کریں۔ گیارھواں طریقہ یہ ہے کہ پندرہ دن میں سے پہلے کے تین دن اور رات سوائے پتوں کے کچھ نہ کھائے اس کے بعد کے تین شبانہ روز انجیر ہندی (گولر) کے سوائے کچھ نہ کھائیں۔ اس کے بعد تین شبانہ روز نیلوفر کے تخم کھائیں اس کے بعد تین شبانہ روز پیپل کے پتے اور پھر تین شبانہ روز پتوں کا رس جس کو دابہ کہتے ہیں استعمال کریں۔ بارھواں طریقہ یہ ہے کہ ایک ہفتے میں سے پہلے کے پانچ دن گائے کی پانچوں چیزیں ایک ایک استعمال کرے یعنی گائے کا پیشاب۔ گوبر۔ دودھ۔ دہی۔ گھی۔ اور چھٹے دن پانی کے سوائے کوئی اور چیز استعمال نہ کرے اور ساتویں دن ہر ایک چیز سے باز رہے۔

ان تمام اقسام کے روزوں میں گوشت۔ مسور۔ لوبیا۔ شہد۔ گڑ

نہ کھائے اور زمین پر نہ سوئے۔ سولہی اور چوپڑ اور اسی قسم کی کوئی شے نہ کھیلیں اور رات کو بھی مباشرت نہ کریں تیل نہ لگائیں داڑھی اور بال نہ ترشوائیں۔ روزانہ خیرات اور دوسرے نیک کام کریں۔

گناہوں کا شمار

اگرچہ احاطہ بیان سے باہر ہیں اور اس کی تفصیل کے لئے یہ کتاب کافی نہیں ہے لیکن سب سات درجے کے گناہ ہیں پہلے درجے کے گناہ پانچ سے زیادہ نہیں ہیں اور ان کا کفارہ نہیں ہے۔ برہمن کو مارنا۔ ماں کے ساتھ مجامعت کرنا۔ برہمن اور کھتری اور بیس کا شراب پینا لیکن شودر کو شراب پینا گناہ نہیں ہے (بعض شراب کی تین قسمیں کہتے ہیں پہلے چانول اور اسی قسم کے اشیا سے دوسرے مہوہ یا اسی قسم کی اشیا سے اور تیسرا اگڑہ یا اسی قسم کی اشیا سے تیار ہوتے ہیں برہمن کو ان تینوں قسم کی شراب منع ہے اور کھتری اور بیس کو پہلی قسم کی شراب منع ہے) دس ماشہ سونا سرقہ کرنا۔ ایک سال تک ان چاروں گناہوں میں کسی میں مبتلا رہنا۔

دوسرے درجے کے گناہ۔ نسب میں جھوٹ کہنا، بادشاہ کے آگے کسی کی شکایت لیجانا استاد پر تہمت لگانا، یہ تینوں گناہ برہمن کے قتل کرنے کے برابر ہیں بہن یا باکرہ یا حلال خور یا چرم گر یا رنگریز یا نٹوہ یا ماہی گیر یا بیل یا دوست کی بیوی یا بیٹے کی بیوی ان میں سے کسی عورت کے ساتھ زنا کرنا درجہ اول کے دوسرے گناہ کے برابر ہے۔ اور بید کا بھولنا اور اس کا کم حاصل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور اپنے عزیز کا قتل کرنا اور حرام کھانا درجہ اول کے تیسرے گناہ کے برابر ہے۔ اور امانت میں خیانت کرنا آدمی اور گھوڑا اور جواہر اور چاندی اور زمین کا سرقہ کرنا سونے کے سرقے کے مشابہ ہے۔

تیسرے درجے کے گناہ۔ گائے کا مارنا۔ دوسری عورتوں کے ساتھ زنا کرنا۔ دوسرے اشیا کا سرقہ کرنا۔ کسی کھتری یا بیس یا شودر عورت کا قتل کرنا۔ جادو کرنا۔

مردم آزاری خراج کا وصول کرنا۔ دلالی اور دیوثی کرنا مشاطہ ہونا۔ اور فاحشہ عورتوں کا طریقہ اختیار کرنا اور زنا کاری کا پیشہ اختیار کرنا۔ اور استاد اور باپ اور ماں کی خدمتگزاری سے بے فکر ہونا۔ سود زیادہ لینا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ برہمن اور کھتری کا تجارت کرنا داگر تجارت انھیں ناگزیر ہو تو۔ نمک۔ روغن۔ شیر ینی۔ کھانے پکے ہوئے۔ تل۔ پتھر۔ ذی روح۔ سرخ کپڑا۔ جو کپڑا سن سے بنایا جائے۔ کتان پشمینہ میوہ۔ دوا۔ ہتیار۔ زہر گوشت۔ خوشبو۔ دودھ۔ شہد۔ دہی۔ شراب۔ نیل۔ لاک۔ گھانس۔ پانی۔ چمڑے کے اشیا اور ان سب مذکورہ اشیا سے پرہیز کیا جائے) اور تین قسم کا قرض نہ ادا کرنا۔ دیوتاؤں کا کہ یہ جگن کرنا ہے اور پیروں سے کہ وہ بید پڑھنا ہے اور اسلاف سے کہ تو لید نسل ہے۔ اور زنار کا وقت پر نہ باندھنا۔ باوجود مقدرت کے اپنے عزیزوں کی خبر گیری نہ کرنا۔ اور اپنے بیوی بچوں اور باغ اور کنویں اور تالاب کا فروخت کرنا۔ زمین کی پیداوار کو بلا وجہ اکھاڑ دینا۔ خاص اپنے کھانے کے لئے کھانا پکانا۔ اپنی ملت کے خلاف پڑھنا۔ برہمن کا نوکری کرنا۔ بڑے بھائی کی موجودگی میں چھوٹے بھائی کا بیاہ کر دینا۔ یہ تمام گناہ گائے کو مارنے کے برابر ہیں۔

چوتھے درجے کے گناہ۔ نفاق پھیلانا اغلام کرنا برہمن کو آزردہ کرنا شراب اور بول و براز کا پینا۔

پانچویں درجے کے گناہ۔ ہاتھی۔ گھوڑا اونٹ ہرن بینڈھا بکرا بھینس نیل گائے مچھلی گدھا کتا بلی سور اسی طرح اور جانوروں کا مارنا۔ اور اس جماعت سے جس پر کچھ مقرر نہیں ہے مثلاً حلال خور اور اسی قسم کے گروہ سے روپیہ لینا۔ ان اشیا کی تجارت جن کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جھوٹ کہنا اور شودر کی ملازمت کرنا

چھٹے درجے کے گناہ۔ چھوٹے جانور جیسے چیونٹی وغیرہ کا مارنا۔ اور شراب خوار کے ہاتھ سے یا اس کے برتن میں پانی پینا۔

ساتویں درجے کے گناہ۔ میوہ اور پھول اور لکڑی کا سرقہ کرنا۔ اور بڑے کاموں میں سراسیمہ ہو جانا۔

ان تمام درجوں کے گناہوں کی پاداش مقرر کی گئی ہے تاکہ گناہ گار وبال سے رہائی پائیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ جو شخص برہمن کی جان لے تو ہرن یا کتا یا اونٹ یا سور

کے قالب میں جائیگا۔ جب انسانی قالب میں یہ روح آئے تو بیمار رہے اور سخت تکالیف سے مرے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے گوشت اور پوست کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آگ میں ڈال دے۔ اگر یہ گناہ نادانستہ ہوا ہو تو بارہ سال تک ورنہ چوبیس سال تک گھر بار چھوڑ کر آدمی کی کھوپڑی لیکر دریوزہ گری کرے اور کوچہ بکوچہ در بدر اپنی بدکاریاں بیان کرے۔

اندرونی اعمال ناپسندیدہ

اگرچہ بہت ہیں لیکن ان بارہ سے دور رہنا ضروری کہتے ہیں کُرُودہ (بہ ضم کاف ورا وسکون واو ودال و ہائے خفی) غصہ پر قابو نہ رہنا۔ لوبھہ (بہ ضم لام وسکون واو وفتح بادہائے خفی) جاہ ومال کی ناپاک خواہش۔ دُویگہ (بہ ضم دال وکسرہ مجہول واو و سکون یائے تحتانی وکاف وہائے خفی) انسانوں کی بدخواہی۔ راگ (برا والف وفتح کاف فارسی) ظاہری لذات کا گرویدہ ہونا۔ مَانَ (بہ میم والف وفتح نون) دوسروں سے خود کو بہتر سمجھنا۔ مُوہ (بہ ضم مجہول میم وسکون واو وفتح ہا) بے سمجھی۔ مَدْ (بہ فتح میم ودال) شراب یا مال یا جوانی یا سرداری یا دانائی کا نشہ۔ شُوک (بہ ضم مجہول شین وسکون واو وفتح کاف) مال اور آبرو اور عزت کے جانے اور دوستوں کے جدائی پر غمگیں ہونا۔ مَمَتْوَ (بہ فتح میم وضم تا مشدد وفتح واو) پونجی کو اپنے باعث سمجھنا۔ آہنکار (بہ فتح ہمزہ وہا ونون خفی وکاف والف وسکون را) خود نمائی۔ بھی (بہ فتح با وہائے خفی دیا) خدا کے سوا کسی اور سے ڈرنا۔ ہَرْکَہ (بہ فتح ہا وسکون را وفتح کاف وہائے خفی) اپنی بھلائی اور دشمن کی برائی پر خوش ہونا۔

خدا کے سب ڈھونڈنے والوں کو چاہئے کہ وہ سب سے پہلے مذکورہ بارہ چیزوں سے الگ رہیں تاکہ ان کو تہذیب نفس حاصل ہو اور وہ خدارسیدہ ہونے کے لائق بنیں۔ بعض کہتے ہیں ناپسندیدہ اعمال دس ہیں۔ جو اعمال دل کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ تین سے زائد نہیں ہیں۔ دوسروں کے مطلوبہ چیزوں کی فکر اور اسی قسم کے افکار بدنیتی کے

ارادے۔ خدا کے برگزیدہ لوگوں کو برا سمجھنا۔ اور اعضا کے نقصان رساں اعمال بھی بیان کیئے گئے ہیں کسی کا مال بزور لے لینا۔ بے گناہ کو آزردہ کرنا۔ غیر عورت سے ملوث ہونا۔ اور اور زبان کے چار گناہ ہیں۔ تلخ گوئی۔ ناحق گوئی۔ دوسروں کی برائیاں کرنا۔ پریشان کن باتیں کہنا۔

خدائے قادر ان دسوں چیزوں سے محفوظ رکھے اور سر رشتہ مقصد پر پہنچائے۔

بڑی پرستش گاہیں

اگرچہ نکتہ رس اشخاص نے حقیقی سعادت کے لئے اعلیٰ اخلاق کو ناگزیر بتایا ہے اور سوائے پاک دل کے دوسری جگہ خدا کی عبادت کے لئے موزوں نہیں خیال کیا لیکن روحانیت کے حکمائے انسانوں کے نبض شناسی سے چند مقامات عبادت کے لئے خاص کئے ہیں اور غافلوں کو غفلت سے نکال کر تلاش خدا میں سرگرم کرکے نیکوکاروں کی پہچان کا انتظام کیا ہے اور سفر کی تکالیف کو مقاصد کے حصول کا ذریعہ بیان کرے ان کی چار قسمیں کی ہیں۔

پہلے دیو (بہ فتح دال وسکون یائے تحتانی وفتح واو) اس کو برہما اور بشن اور مہا دیو سے منسوب کرتے ہیں۔ جس میں افضل و اعلیٰ اٹھائیس دریا ہیں جن کی ترتیب یہ ہے۔ گنگا (بہ فتح کاف فارسی ونون خفی وکاف فارسی والف) سرستی (بہ فتح سین وسکون را وضم سین وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی) جمنا (بہ فتح جیم و سکون میم ونون والف) بپاسا (بکسر باو بائے فارسی والف وسین والف) جو بیاہ کے نام سے مشہور ہے۔ بتستا (بکسر با وفتح تا وسکون سین وتا فوقانی والف) بہت کے نام سے مشہور ہے۔ کوسکی (بہ فتح کاف وسکون واو وفتح سین وکسر کاف وسکون یا) رہتاس پنجاب کے نزدیک، ایک دریا ہے اور کچھ گڈھی کے نواح میں شرقی جانب بھی گزرتی ہے۔ ننداوتی (بہ فتح نون ونون خفی ودال والف وفتح واو وکسر تا وسکون یا) چندر بھاگا۔ یہ چناب کے نام سے زبان زد خاص وعام ہے۔ سرکو (بہ فتح سین

وراو ضم یائے تحتانی وسکون واو) یہ سراُو مشہور ہے سَتیوَتی (بہ فتح سین وکسر تا مشدد وفتح یا وواو وکسر تا وسکون یا) تابی۔ جو تپتی کے نام سے مشہور ہے اور اس کے کنارے پر برُہان پور آباد ہے۔ پَارَاوَتی (بہ بائے فارسی والف ورا والف وفتح واو وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی) پَاسَاوَتی (بہ بائے فارسی والف وسین والف وفتح واو وکسر تائے فوقانی وسکون یا) گُومتی دوارکا کے نزدیک واقع ہے۔ گَنڈکی (بہ فتح کاف فارسی ونون خفی وفتح دال ہندی وکسر کاف وسکون یائے تحتانی) سلطان پور صوبۂ اودھ میں اس کے کنارے پر ہے۔ بَاہُدَا (بہ با والف وضم ہا ودال والف) دِیُوکا (بکسر مجہول دال وسکون یا وکسر واو وکاف والف) گوداوری (بہ ضم کاف فارسی وسکون واو ودال والف وفتح واو وکسر را وسکون یا) اِسے بان گنگا بھی کہتے ہیں پیٹن اس کے ساحل پر ہے۔ تَامَرپَرنی (بہ فتح تا والف وفتح میم ورا وفتح با فارسی وسکون را وکسر نون وسکون یا) یہ ملک دکن میں ہے موتی اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ چَرمنوتی (بہ فتح جیم فارسی وسکون را وفتح میم ونون وواو وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی) اُورنا (بہ ضم ہمزہ وسکون واو ورا ونون والف) بنارس کے قریب ہے۔ اِرَاوَتی (بکسر ہمزہ ورا والف وفتح واو وکسر تا وسکون یا) یہ راوی کے نام سے مشہور ہے لاہور اس کے کنارے پر واقع ہے تَنتدرُو (بہ فتح سین وتائے فوقانی وضم دال مشدد ورا وسکون واو) یہ ستلج کے نام سے مشہور ہے لودیانہ اس کے کنارے پر ہے بِہِیمرتہی (بکسر با وہائے خفی وسکون یا وفتح میم ورا وکسر تا وہا خفی وسکون یا) اس کو بہیما بھی کہتے ہیں جو دکن میں ہے۔ پُرنہ سَونا (بہ فتح بائے فارسی وسکون را وفتح نون وہائے مکتوب وضم مجہول سین وسکون واو ونون والف) وَنجرا (بہ فتح واو ونون خفی وفتح جیم ورا والف) یہ دکن میں ہے۔ آچمنا (بہ ہمزہ والف وفتح جیم فارسی وکسر میم ویائے تحتانی مشدد والف) بعض سندھ کو بھی مقدس سمجھتے ہیں مگر اسکا درجہ ان کے برابر نہیں ہے۔

ہر شخص اِن دریاؤں کو ایک ایک دیوتا سے منسوب کر کے ان کے فوائد بیان کرتا ہے۔ اور بعض اُن مقامات کو جو اِن دریاؤں کے کناروں پر ہیں مقدس سمجھتے ہیں چنانچہ قصبۂ سوروں کو جو گنگا کے کنارے پر ہے ایسا ہی مقدس تصور کرتے ہیں اور ماہ اگھن کی بارہ تاریخ کو ایک مجمع کثیر یہاں جمع ہوتا ہے۔

اور بعض شہروں کو دیوتا سمجھتے ہیں

کاسی بنارس کے نام سے مشہور عالم ہے۔ اس شہر کے اطراف پانچ کوس تک پرستشگاہ سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ یہاں ہر زمانے میں دریا کی زیارت کی جاتی ہے لیکن سیورات میں دور دراز مقامات سے بہت لوگ جمع ہوتے ہیں اس جگہ کو مرنے کے لئے مقدس تر سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ مکت (یعنی نجات) چار طرح کی ہے۔ اول۔ سالوکی (بہ سین و الف وضم لام وسکون واو وکسر کاف وفتح یائے تحتانی) آٹھ مقامات سے گزر کر مقام کیلاس میں پہنچتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب آدمی نیک اعمال کے باعث بہشت میں پہنچ جاتا ہے تو اس نے دور ختم کرکے اس مقام پر پہنچنے کے بعد اس سے نیچے نہیں آتا۔ اس مقام کو بھی مکت کہتے ہیں۔ دوسرا سارُوپی (بہ سین والف وضم را و سکون واو وکسر بائے فارسی وفتح یا) جب عالم عنصر سے نکلکر صورت ایزدی میں آجاتا ہے تو پھر واپس نہیں ہوتا۔ تیسرا ساییپی (بہ سین والف وکسر میم وسکون یائے تحتانی وکسر بائے فارسی وفتح یا) نیک اعمال کی قوت سے عالم عناصر کا تعلق قطع کرکے بندگان الٰہی میں آجاتا اور یہاں سے بھی واپس نہیں ہوتا۔ چوتھا سایجّ (بہ سین والف وضم یائے تحتانی وفتح جیم مشدد) تمام منازل کو طے کرکے ابدی سعادت ومکت حقیقی حاصل کرلیتا ہے۔

شہر بنارس کی زمین کے بھی چار حصے کئے گئے ہیں ان میں کے دو حصوں میں اگر کوئی مرجائے تو اس کو مذکورہ چوتھی قسم کی مکت حاصل ہوتی ہے اور باقی دو حصوں میں سے ایک حصہ پر مرے تو تیسرے قسم کی اور چوتھے قسم کی مکت حاصل ہوتی ہے۔

اجودھیا (بہ فتح ہمزہ وضم مجہول جیم وسکون واو وکسر دال وہائے خفی ویائے تحتانی والف) یہ شہر اودھ کے نام سے مشہور ہے اس کے مشرق کے سمت چالیس کوس تک اور شمال سے جنوب تک بیس کوس تک مفید سمجھتے ہیں۔ یہاں ماہ چیت کے نوشکل پچھ میں عبادت کا ہنگامہ رہتا ہے۔

آونتکا (بہ فتح ہمزہ وواو ونون خفی وکسر تائے فوقانی وکاف والف) اُجین

کہتے ہیں اس کے ہر طرف بتیس کوس تک پرستش گاہ سمجھتے ہیں اور سیوراتری میں یہاں بہت ہجوم ہوتا ہے۔

کانتی (بہ فتح کاف والف ونون خفی واکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی) ملک دکن میں ہے ہر منگل کے دن ہندی مہینہ کی آٹھ تاریخ کو یہاں زایرین کی کثرت رہتی ہے۔

متھرا (بہ فتح میم وسکون تا وہائے خفی ورا والف) اس کی اڑتالیس کوس تک پرستش کرتے ہیں۔ کشن کے ولادت گاہ ہونے کے قبل سے ہی اس کو مقدس مانتے ہیں۔ ماہ بہادوں کی تیئیس اور کاتک کی پندرہ تاریخ کو یہاں بہت زایر جمع ہوتے ہیں۔

دُوارکا۔ (بہ ضم دال و واو والف وفتح را وکاف والف) اس کو طول میں چالیس کوس تک اور عرض میں بیس کوس تک مقدس سمجھتے ہیں اور دیوالی کے روز سب اس کا طواف کرتے ہیں۔

مایا (بہ ہیسم والف وبائے تحتانی والف) یہ ہردوار کے نام سے مشہور اور دریائے گنگا کے کنارے پر آباد ہے۔ سولہ کوس تک پرستش گاہ ہے چیت کی دس تاریخ کو بہت لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔

اِن ساتوں شہروں کو سات پریاں کہتے ہیں۔

پیاگ (بہ فتح بائے فارسی ویائے تحتانی والف وکاف فارسی) یہ آج کل الہاباد کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو چاروں طرف سے بیس کوس تک مقدس سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ اس جگہ جس تمنا سے آدمی مقیم ہوتا ہے دوسرے جنم میں اس کی تمنا ضرور پوری ہوگی اور اس جماعت کے نزدیک جو شخص کہ خودکشی کرلے وہ بڑے عذاب سے محفوظ رہیگا اس جگہ خودکشی کرنے میں بہت ثواب ہے۔ اس شہر کی تمام سال زیارت کرتے ہیں مگر ماہ ماگھ میں زیادہ۔

نگر کوٹ (بہ فتح نون وکاف فارسی وسکون را وضم مجہول کاف وسکون واو وفتح تائے ہندی) اس کے اطراف آٹھ کوس تک مقدس سمجھتے ہیں ماہ کنوار کی آٹھ کو اور شکل پچھ کے حساب سے چیت کے مہینہ میں یہاں بہت زایر جمع ہوتے ہیں۔

کشمیر کو بھی اسی طرح سمجھتے ہیں اور مہادیو سے اس کو منسوب کرتے ہیں۔

دوسری قسم معابد ہے۔ اَسُرا (بہ ہمزہ والف وضم سین وفتح را) اوراس مقامی پرستش کو دیت (بہ فتح دال وکسر یائے تحتانی وفتح تائے) سے نسبت کرتے ہیں یہ جماعت انھیں بہت سے امور میں دیوتاؤں کے برابر کہتی ہے لیکن دیوتا پاک ہیں اور یہ تخم کا سرچشمہ ہیں۔ اِن کی دہشت ناک شکلیں بنائی جاتی ہیں اور اِن معابد کی پاتال کا پتہ دیتے ہیں۔

تیسری قسم۔ ارکہ (بہ ہمزہ والف وسکون را وفتح کاف وہائے خفی) رَکھسُران (بہ فتح را وکسر کاف وہا وسکون یا وضم سین ورا) کی عبادت گاہ ہیں یہ انسانوں کی ہی ایک جماعت تھی جو ریاضت اور نیکو کاری کی قوت سے اس قدر بلند مرتبہ پر پہنچی اور تقرب ایزدی حاصل کیا۔ اور ان کی پرستش گاہیں ہزاروں سے زیادہ ہیں۔ ان ہی معابد میں سے نیکھار (بکسر نون وسکون یا وہیم وکاف وہا والف ورا) پُھکر (بہ ضم با فارسی وسکون و فتح کاف ورا) خوشاب بدری ہیں۔

قسم چہارم۔ نانگہ (بہ میم والف وضم نون وسکون کاف وہا خفی) یہ ان انسانوں سے منسوب ہیں جو نیک اعمال کی برکت سے تیسرے درجے پر اگرچہ نہیں پہنچے ہیں لیکن دوسرے انسانوں سے افضل ہیں۔ اور یہ بھی بہت سے ہیں ان میں سے ایک کُرکھیت (بہ ضم کاف وسکون را وکاف وہائے خفی ویا وتا) ہے جس کے اطراف چالیس کوس تک اسی کو سمجھتے ہیں۔ چاندگہن اور سورج گہن کے وقت بہت لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں

ان سب کے طواف کے لئے علٰحدہ علٰحدہ طریقے مقرر کئے گئے ہیں اور اُن کے نتائج بھی مختلف انواع واقسام کے ہیں۔

اے اِس ہندی داستان کے پڑھنے والے نصیحت حاصل کر اور قدم آگے بڑھا۔ سارے عالم کا ایک ایک ذرہ پرستش گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پریشان کن کثرت کے شعور سے رہائی عطا کرے

شادی کے طریقے

آٹھ ہیں۔ بَرَاہمی (بہ فتح با وراوالف وسکون ہا وکسر مجہول میم وفتح یا) لڑکی

کا باپ خاندان کے دوسرے بزرگوں کے ساتھ جاکر داماد کو اپنے مکان پر لے آتا ہے اور مجلس ترتیب دی جاتی ہے۔ اگر باپ نہ ہو تو لڑکی کا دادا یا نانا اور وہ نہ ہو تو بھائی اگر وہ بھی نہ ہو تو کوئی عزیز قریب اگر عزیز قریب بھی نہ ہو تو لڑکی کی ماں سب کے سامنے کہتی ہے کہ فلاں لڑکی کو فلاں کو میں نے دیا ہے۔ اور وہ اُسی مجلس میں قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد منتر اور ہوم کئے جاتے ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ لڑکی کی عمر لڑکے سے بہت کم ہو۔ اور لڑکا عنین نہ ہو۔ اور دونوں طرف سے یہ اقرار ہوتا ہے کہ امراض۔ برص۔ دق۔ گولہ شکم (؟) ناسور۔ بواسیر۔ اسہال دائمی۔ جنون میں کوئی مبتلا نہیں ہے اور نہ کوئی عضو ناقص ہے۔ پھر اُسی مجلس میں لڑکی کا طرفدار دولہا اور دولہن کے پاؤں دھوتا ہے اور دونوں کو قشقہ لگاتا ہے۔ پھر تین برتنوں میں چاول اور دہی اور شہد جن پر منتر پڑھ کر پھونکا جاتا ہے اِن دونوں کو کھانے کے لئے دئے جاتے ہیں اس کے بعد خلوت گاہ میں انھیں لے جاتے ہیں یہاں دولہا اور دولہن کے درمیان میں پردہ حائل کیا جاتا ہے دولہے کا باپ دولہا کو اور دولہن کا باپ دولہن کو لے کر مشرق کے سمت رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں برہمن منتر پڑھتا ہے دولہا دولہن کے ہاتھ میں دو دو چاول اور پانچ پانچ ڈلی چھالیہ دی جاتی ہیں اس کے بعد پردہ ہٹایا جاتا ہے دولہا دولہن کے ہاتھ میں جو کچھ دیا گیا تھا وہ ایک دوسرے پر نثار کرتے ہیں پھر برہمن دولہن کے دونوں ہاتھ دولہا کے دونوں ہاتھوں میں رکھ کر منتر پڑھتا ہے اس کے بعد دولہا کے ہاتھ دولہن کے ہاتھوں میں رکھ کر پڑھتا ہے اور پھر کچے تاگے سے دونوں کو باندھتا ہے۔ لڑکی کا باپ اُس کا ہاتھ لے کر لڑکے کے ہاتھ میں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تین چیزیں تمھارے ساتھ رہیں۔ نیکوکاری۔ دنیاداری۔ آسودگی۔ اس کے بعد آگ روشن کی جاتی ہے دولہا دولہن سات مرتبہ اس کے اطراف چکر کاٹتے ہیں اب زناشوئی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ آگ کے اطراف دولہا دولہن کے چکر کاٹنے سے پیشتر تک اس رشتے کے قائم کرنے سے انکار ہو سکتا ہے مگر اس کے بعد نہیں ہو سکتا۔

دَیْو۔ (بہ فتح دال وسکون یا فتح واو) جگن کے وقت تمام نیک کام کئے جاتے ہیں اور لڑکی برہمن کو دیدیتے ہیں۔ رشتہ تو اس طرح سے قائم کر دیا جاتا ہے اور

دوسرے رسوم حسب صدر انجام دئے جاتے ہیں۔
اَرْش (بہمزہ والف وسکون را و فتح شین) ایک گائی اور ایک بیل لیکر شادی قرار دیجاتی ہے۔
رَاجاپتی (براو الف وجیم والف وفتح با فارسی وکسر تا فتح یا) عورت اور مرد کو ایکجا کرکے میاں بیوی کے رشتہ سے نامزد کردیتے ہیں۔ آسُر (بہ ہمزہ والف وضم سین وفتح را) بہت سا مال لڑکی کے بزرگوں کو دیکر دولہن لے لیجاتی ہے۔
گاندہرپ (بہ فتح کاف فارسی والف ونون خفی وفتح دال وہا خفی وفتح را وبا) بغیر کسی کو معلوم کئے عورت ومرد آپس میں محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے رشتۂ زناشوئی قائم کرتے ہیں۔
رَاکش (براو الف وکاف وفتح شین) کوئی شخص جبراً اور اپنی قوت سے دوسرے کی لڑکی کو اپنے مکان میں لاتا ہے اور اپنی بیوی بنا لیتا ہے۔
پَیشاچ (بہ فتح بائے فارسی وسکون یائے تحتانی وشین والف وفتح جیم فارسی) عورت کو خواب یا بدمستی یا بیخبری میں جبراً لے آئیں اور اسی حالت میں اس کو بیوی بنالے۔
تمام مقامات پر دوسرے طریقوں سے بھی شادی شروع ہوتی ہے مگر مذکورہ پہلے طریقہ پر ختم ہوا کرتی ہے۔ پہلے کے چار طریقوں کی شادی برہمن کے لئے جائز ہے اور دوسرے طریقے کے تمام فرقوں کے لئے جائز ہے۔ پانچواں طریقہ بیس اور شودر کے لئے جائز ہے۔ چھٹا اور ساتواں کھتری کے لئے۔ آٹھواں طریقہ چاروں فرقوں کے لئے خراب کہا گیا ہے۔
برہمن مذہب میں مہر کا رواج نہیں ہے اور طلاق تو جائز ہی نہیں ہے۔ پچھلے زمانے میں یہ دستور تھا کہ برہمن چاروں فرقے کی لڑکی سے شادی کرسکتا تھا اور برہمن کی لڑکی کو دوسرے تینوں فرقے والے اپنے لئے حرام سمجھتے تھے اور ایسا ہی اعلیٰ اور اسفل ذات والا خیال کرتا تھا۔ مگر اس کلجگ کے دور میں ہر شخص اپنے ہی فرقے کی لڑکی کو پسند کرتا ہے بلکہ یہاں تک کہ ان چاروں فرقوں میں جو طرح طرح کی شاخیں ہوگئی ہیں تو ہر شاخ والا اپنی ہی شاخ میں لڑکی تلاش کرتا ہے

برہمن اگرچہ بکثرت ہیں لیکن منجملہ سات اکہیسر کے سات عالی نسب ہیں کَسّپ (بہ فتح کاف وشین مشدد و با فارسی) آتْرِ (بہ فتح ہمزہ وسکون تا وکسر را) بَہرِدْوَاج (بفتح با وہا خفی وفتح را وکسر دال وواو والف وفتح جیم) بِشْوَامِتْرَ (بکسر با وسکون شین وواو والف وکسر میم وسکون تا فتح را) گَوتَمَ (بہ فتح کاف فارسی وسکون وفتح تا ومیم) آنگرا۔ بہ فتح ہمزہ ونون خفی وکسر کاف فارسی ورا والف) پَلَستی (بہ ضم بائے فارسی وفتح لام وسکون سین وکسر تا فوقانی وفتح با)۔ ان ساتوں کے متعدد شعبہ ہیں اگر ان میں سے کسی شخص نے ظاہری و باطنی بزرگی حاصل کرلی ہے تو اس کے نام پر اس کی اولاد کو پکارا جاتا ہے۔ ہر ایک کے نسب کو کُل (بہ ضم کاف وسکون لام) اور گوتر (بہ ضم کاف فارسی وسکون واو وفتح تائے فوقانی وسکون را) بھی کہتے ہیں۔ دستور یوں ہے کہ اگر لڑکا اور لڑکی ایک ہی گوتر کے ہوں تو اگرچہ کئی پشت درمیان میں گزر گئی ہوں مگر پھر بھی ان کے درمیان شادی حرام سمجھتے ہیں اور اگر کل دوسرا ہے تو پھر شادی جائز ہوتی ہے۔ کھتری اور بیس اور شودر کے پاس شادی کا مدار پروہت پر ہے۔ ہر گروہ کا برہمن مذکورہ سات قوم میں سے ہی کسی قوم کا ہوگا اور اگر لڑکا اور لڑکی کو ایک کل سے پروہت ہو تو ناجائز سمجھتے ہیں۔ جب شادی ہو جاتی ہے تو عورت اپنے گوتر سے خارج ہو کر شوہر کے گوتر میں شامل ہو جاتی ہے۔

نسبت کی ابتدا میں لڑکی اور لڑکے والوں کا سلسلہ نسب دیکھا جاتا ہے اگر پانچ پشت تک اوپر سلسلہ نسب مل جائے تو ہر قسم کی شادی ناجائز ہے۔ اور اگر باپ کے دو سلسلہ میں ہی سلسلہ ملجائے تو بھی شادی ناجائز ہے۔ پھر ماں کے طرف کے دو سلسلے دیکھنے کی ضرورت نہیں اور اگر باپ کے طرف دو سلسلوں میں سے کسی سلسلے میں عورت آجائے۔ تو آٹھویں پشت میں شادی جائز ہوگی۔ اور اگر باپ کے ہر دو سلسلوں میں عورت درمیان میں آجائے (؟) تو چھٹی پشت میں نیا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ماں کی طرف کے دونوں سلسلوں میں چھٹی پشت پر ملتے ہیں۔

جب تک کہ بڑے بھائی کی شادی نہ ہو چھوٹے بھائی کی شادی جائز نہیں ہے۔

بہتر یہ ہے کہ لڑکی کی عمر آٹھ سال سے کم نہ ہو اور دس سال سے زیادہ ہو تو

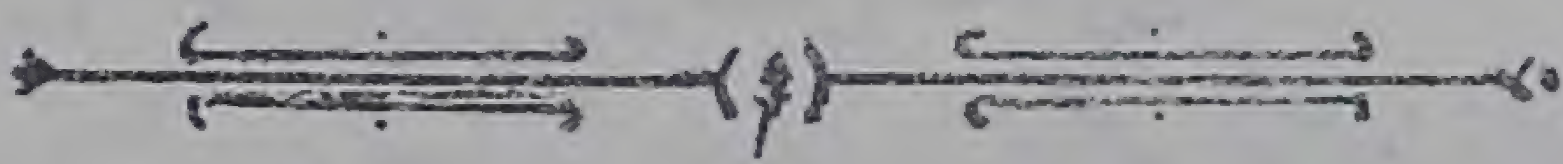
نامناسب سمجھتے ہیں۔ اور مرد کی عمر پچیس سال ہونا چاہیئے اور پچاس سال سے زاید عمر والے کے لئے شادی کو سزاوار نہیں سمجھتے ہیں۔ سوائے بادشاہ وقت کے کسی دوسرے شخص کے لئے ایک بیوی سے زاید جائز نہیں ہے۔ البتہ اس صورت میں جبکہ پہلی بیوی بیمار ہو یا بانجھ ہو یا اُس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں تو ایسی صورت میں دس عورت تک شادی کر سکتے ہیں اور اگر دسویں عورت بھی ایسی ہی نکلے تو اور شادی نہیں کر سکتے۔

اگر جیسی عورت کہ چاہئے ویسی موجود ہے مگر پھر بھی دوسری شادی کرنا چاہیں تو اپنے مال کا تیسرا حصہ پہلی بیوی کو دے دیں۔

پہلے یہ رسم تھی کہ جب راجہ چاہتے تھے کہ اپنی لڑکیوں کی شادی کریں تو ایک جشن مناتے تھے اور اپنے ہمسر راجگان کو جمع کرتے تھے اور وہ راجہ کی لڑکی اُس جشن میں آتی اور جس کو پسند کرتی موتی یا پھول کا ہار اُس کے گردن میں ڈالدیتی۔ اس رسم کو سُیَنبَر (بہ ضم سین وفتح یا و نون خفی وفتح با و را) کہتے ہیں۔

جب عورت حیض سے پاک ہو جائے جس کی مدت چار دن ہے اس کے بعد بارہ دن تک علوق کا شبہ رہتا ہے اگر اس عرصے میں مجامعت کی جائے تو مرد کو غسل کرنا لازمی ہے۔ اس کے سوائے دوسرے دنوں میں غسل کی ضرورت نہیں ہے صرف ہاتھ اور پاؤں کا دھونا کافی ہے۔ حالت حیض میں مجامعت منع ہے۔ ان دنوں میں عورت کو مکان کے گوشہ سے باہر نہیں آنا چاہیئے اور مردوں کے لباس کو نہیں چھونا چاہیئے۔ کھانے کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے اور پکانے کی جگہ بھی نہیں جاسکتی ہے کہ اُس کی ناپاکی ان میں نہ پہنچ جائے۔

سنگار کے طریقے



سِنگار (بکسر سین و نون خفی و کاف فارسی و الف و را) کے معنی سنوارنے کے ہیں مرد بارہ چیزوں سے سنورتا ہے۔ داڑھی کو درست کرتا ہے۔ بدن دھوتا ہے۔ قشقہ

لگاتا ہے۔ خوشبو اور تیل ملتا ہے سنہری بالی کان میں پہنتا ہے۔ جامہ پہنتا ہے (اس کا بند بائیں جانب باندھتا ہے) تکٹ بضم میم و کاف وفتح تاے ہندی) یہ ایک زرین چیز ہے جو دستار پر باندھی جاتی ہے) باندھتا ہے۔ تلوار ہاتھ میں رکھتا ہے۔ جمدھر یا اسی قسم کا کوئی ہتھیار کمر سے باندھتا ہے انگشتری پہنتا ہے۔ گلوری چباتا ہے۔ موزہ یا جوتا پہنتا ہے۔ عورت کے سنگار سولہ ہیں۔ غسل کرنا۔ تیل ملنا۔ چوٹی گوندھنا تالو کو زیور سے سجانا۔ چندن کا لیپ کرنا۔ لباس پہننا (اور یہ لباس طرح طرح کا ہوتا ہے بعض کی آستین انگلیوں تک اور بعض کہنیوں تک ہوتی ہیں۔ بہت لوگ ایسا لباس جو بغیر دامنی کے پیشواز کا سا ہوتا ہے اس کو انگیا کہتے ہیں۔ اور پاجامہ کے بجائے لہنگا پہنتے ہیں۔ لہنگا ایک لنگی ہوتی ہے جس کے دونوں سرے سی کر ملا دئے جاتے ہیں اور اوپر کی طرف نیفہ بھی سیا جاتا ہے اور کئی طریقوں سے بھی یہ سیا جاتا ہے۔ بعض ڈنڈیا بھی پہنتے ہیں یہ ایک لانبی چادر ہوتی ہے جو لہنگے کے اوپر باندھ کر کچھ حصہ سر پر سے لیکر کمر کے دوسرے بازو تک لاکر ملا دیتے ہیں۔ یہ تین لباس تو لازمی ہیں اور دولت منداس کے اوپر بھی اور لباس پہنتے ہیں اور بعض اوڑھنی اور پاجامہ بھی پہنتے ہیں) قشقہ لگانا اکثر موتی اور زری سے قشقہ لگاتے ہیں۔ کاجل کو سرمہ کی طرح استعمال کرنا۔ بندے پہننا۔ ناک میں سونا اور موتی پہننا۔ گلے میں زیور۔ پھول یا موتی کا مالا پہننا۔ ہاتھوں میں مہندی ملنا۔ کمر بند جس میں چھوٹے چھوٹے مرصع گھنگرو پڑے ہوں کمر کے اطراف لپیٹنا۔ پاؤں میں سونا پہننا۔ پان کھانا۔ ناز و ادا کے حرکات۔

زیور

یہ بہت ہیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ کیا جاتا ہے سس پھول گل صد برگ کی طرح ہوتا ہے اور یہ سر پر پہنا جاتا ہے۔ مانگ بالوں سے کھلی ہوئی جگہ پر پہنا جاتا ہے اس سے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ کوٹ بلادر۔ یہ پیشانی پر باندھا جاتا ہے اس کے

پانچ کنگرہ ہوتے ہیں اور درمیان کا کنگرہ بڑا ہوتا ہے۔

سہرا۔ سات لڑیا اس سے زیادہ کا ہوتا ہے۔ یہ موتی یا پھولوں کا بنایا جاتا ہے اور پیشانی پر اس طرح باندھتے ہیں کہ یہ مُنہ کو چھپا دیتا ہے۔ اکثر شادی اور لڑکے کے تولد کے جشن میں پہنا جاتا ہے۔ ٹیکا۔ محراب کے مانند ہوتا ہے اور پیشانی پر باندھا جاتا ہے۔ ہیندلی۔ اشرفی سے چھوٹا ہوتا ہے اور پیشانی پر پہنتے ہیں کھنٹلا۔ مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور کان میں پہنا جاتا ہے۔ کرن پھول مگر بیل پھول کی طرح ہوتا ہے اور کان میں پہنتے ہیں دُرجِچہ بہ ضم دال وسکون را و فتح با و جیم فارسی و ہا) کان کی بالیاں پیپل پتے محرابی شکل کے ہوتے ہیں اور سات سے نوتک کان میں پہنے جاتے ہیں۔ بالی۔ ایک حلقہ ہوتا ہے جس میں موتی ڈالے جاتے ہیں اور کان میں پہنتے ہیں چنپا کلی۔ گل سرخ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور کان کی لو میں پہنا جاتا ہے مور بھنور۔ مور کی شکل کا ہوتا ہے اور یہ بھی کان میں پہنے جاتے ہیں بیسر۔ (بکسر مجہول با وسکون یا و فتح سین وسکون را) ایک سونے کا چپٹا ٹکڑا ہوتا ہے جس کے اوپر کے طرف موتی لگا دیتے ہیں اور نیچے کی طرف ایک موتی سونے کے تار میں ڈال کر اس میں لٹکا دیتے ہیں اور اور پھر ایک سونے کے تار سے ناک میں پہنا دیتے ہیں۔ پھوکی (بہ ضم بائے فارسی و ہا سکون واو و کسر لام وسکون یائے تحتانی) کلی کی مانند ہوتا ہے اور اس کو ناک میں پہنتے ہیں لونگ۔ (بہ فتح لام وسکون واو و نون خفی و کاف فارسی) یہ لونگ کے شکل کی ہوتی ہے اس کو بھی ناک میں پہنتے ہیں۔ نتھ (بہ فتح نون و تائے فوقانی مشدد و ہا خفی) یہ ایک سونے کا حلقہ ہوتا ہے اس میں دو موتی جن کے درمیان میں یاقوت یا اسی قسم کی دوسری شے ڈالی جاتی ہے ناک کے سوراخ میں پہنتے ہیں۔ گلوبند پانچ یا سات سونے کے ٹکڑے جو پھول کی طرح بنے ہوتے ہیں ریشم سے گانٹھ کر گلے میں باندھتے ہیں ہار (بہا والف و فتح را) یہ گلے کا زیور ہے موتیوں کو سونے کے پھولوں کے ساتھ ایک تاگے میں پرو لیا جاتا ہے۔ ہانس (بہا و الف و نون خفی و سین) یہ طوق ہے کنگن (بہ فتح کاف و نون خفی و کاف فارسی وسکون نون) دستوانہ یہ ہاتھوں کا زیور ہے۔ گجرہ (بہ فتح کاف فارسی وسکون جیم و فتح را و ہائے) یہ بھی ہاتوں کا زیور دستوانہ کی طرح ہے جو موتی اور سونے سے بنایا جاتا ہے۔ جوے (بہ فتح جیم و کسر مجہول واو

وسکون یا) پانچ سونے کے تار کھینچ کر ریشم کے ساتھ دونوں ہاتھوں میں باندھے جاتے ہیں۔ چوڑ (بہ ضم جیم فارسی وسکون واو ورا) یہ کلائی میں پہنتے ہیں۔ باہو (بہ باو الف وضم (وسکون واو) یہ بھی چوڑ کی طرح ہے لیکن اُس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے۔ چوڑین (بہ ضم جیم فارسی وسکون واو وکسر را وسکون یاو نون خفی) دستوانہ سے کچھ زیادہ باریک ہوتا ہے سات سے زیادہ پہنتے ہیں۔ بازو بند۔ یہ طرح طرح کے بناتے ہیں۔ ٹاڈ (بہ تائے ہندی والف ودال ہندی) یہ ایک حلقہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی یہ بازو پر پہنتے ہیں انگوٹھی۔ انگشتری اس کو قسم قسم سے بناتے ہیں چھدر گھنٹکا۔ (بہ ضم جیم فارسی وہائے خفی وسکون دال ورا وفتح کاف وہا پنہاں ونون خفی وکسر تا فوقانی ہندی وکاف والف) سونے کے گھنگرو زریں تاروں میں گوندھ کر کمر کے اطراف لپیٹتے ہیں۔ کٹ میکھلا (بہ فتح کاف وکسر تائے فوقانی ہندی وکسر مجہول میم وسکون یائے تحتانی وفتح کاف وہائے خفی ولام والف) یہ ایک طلائی پٹکا ہے جو کمر کی زینت بڑھاتا ہے۔ جیہر (بکسر مجہول جیم وسکون یائے تحتانی وفتح ہا وسکون را) تین سنہری حلقے ہوتے ہیں جو پنڈلی کو زینت دیتے ہیں۔ پہلا چورا (بہ ضم جیم فارسی وسکون واو ورا والف) اس کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں یہ اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں جب اُن کو ملایا جاتا ہے تو حلقہ بنجاتے ہیں۔ دوسرا ڈونڈھنی یہ پہلے کے مانند ہوتے ہیں مگر ان پر کچھ نقش ہوتا ہے۔ تیسرا مسورہی یہ بھی دوسرے کے مانند ہوتا ہے مگر نقش میں مختلف ہوتا ہے۔ پایل۔ یہ پازیب یا چھاگل ہیں۔ گھونگرو۔ یہ سونے کے چھوٹے گھنگرو ہوتے ہیں انھیں ایک ایک پاؤں میں چھ سے زاید ریشم میں گانٹھ کر جیہر اور پایل کے درمیان میں باندھتے ہیں۔

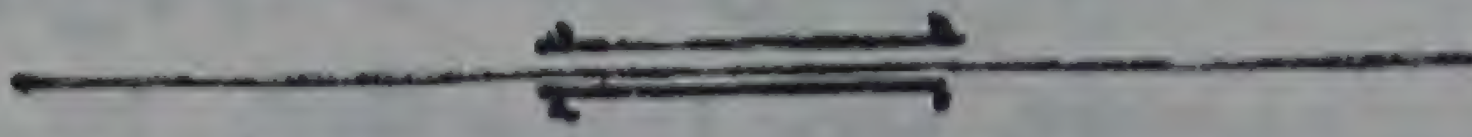
بانک۔ انھیں سہ گوشی یا چار گوشی بنا کر پشت پا پر پہنتے ہیں۔

بچھوا۔ یہ آدھے گھونگرو پاؤں کے انگلیوں میں پہنے جاتے ہیں۔ انوٹ یہ پاؤں کے انگوٹھے میں پہنتے ہیں۔

ہر شخص ان مذکورہ زیورات کو سادہ یا جڑاؤ بنواتے ہیں اور طرح طرح سے بنتے ہیں زیور سازی کے عجائب کیا بیان کروں ان کی نزاکت اور ہنرمندی یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک تولہ سونے کے زیور کی اجرت دس تولہ تک دی جاتی ہے۔ جہاں پناہ نے اور نئی نئی وضع کے زیورات ایجاد کئے ہیں ان کو پہچاننے کے لئے

کچھ حصہ کا بیان کیا گیا ہے۔

جڑاؤ بنانے والے



دوسرے ممالک میں حلقے بنا کر لاک سے کام کرتے ہیں اس ملک میں یہ کام کندن سے لیتے ہیں۔ سونے کو ایسا صاف اور نرم کرتے ہیں کہ سونے کی شناخت کی داستان صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ماشہ سونے کا تار نیم انگشت چوڑا اور آٹھ انگشت لانبا کھینچتے ہیں۔ اس کے بعد دو حصے بیل کے گوبر کی راکھ اور ایک حصہ نمک سانبھر ان دونوں کو ملا کر تاروں کو اس میں آلودہ کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد کپڑے میں جس کو مٹی میں لتھاڑ لیا جاتا ہے لپیٹتے ہیں پہلے دس تولہ سے زیادہ نہیں کیا جاتا ہے۔ اور چار سیر گائے کے گوبر کو جلا کر اس میں اس طرح رکھتے ہیں کہ صرف سونا جائے اگر گوبر کم ہو تو تین آتش پر پورا ہوگا۔ اور وہی دوائیں ملکر پھر تین آگ دئے جاتے ہیں۔ اکثر تو یوں ہوتا ہے تین مرتبہ دوا اور تین مرتبہ آگ کا دیا جانا کافی ہے۔

اس کے بعد صاف کر کے مٹی کے پیالے میں لیمو کے عرق کے ساتھ یا کسی ایسی ہی شے کے ساتھ اس کو جوش دیتے ہیں اور اس کے بعد چھانگر بانس سے ہلاتے جاتے ہیں اس کے بعد بتدریج لوہے کے قلم سے جڑاو پر کام کرتے جاتے ہیں اور اس تار کو ایسا ملاتے ہیں کہ ایک عرصہ دراز تک نہیں گرتا۔ پہلے تو سادہ زیور بناتے ہیں اور جا بجا جواہرات جڑنے کے لئے اس میں خانے بنا دیتے ہیں ان خانوں کو لاک سے بھر کر اس پر تھوڑا سا سونا ڈالکر نگینہ بٹھاتے ہیں۔ اور جو لاک ابھر آتی ہے اس کو چھیلتے ہیں اور وزن کر لیتے ہیں اس کے بعد کندن کو سلائی سے لاک پر بٹھاتے جاتے ہیں اور پھر فولاد کے قلم سے چھیلکر صاف کر دیتے ہیں

اس لاجواب کام کے کرنے والوں کی مزدوری ایک تولہ کے لئے چونسٹھ دام ہے

زر نشان

یہ اُس کام کو کہتے ہیں جو چاندی یا سنگ یشم اور بلور یا اسی قسم کے کسی شے پر کندہ کر کے سونا بھرا جائے۔ چاندی اور فولاد پر تو سونے کے تار بٹھائے جاتے ہیں اور یشم اور اسی قسم کے اشیاء کو کندہ کر کے سونا بھر کر آراستہ کرتے ہیں۔ اگر فولاد اور پتھر پر ایک تولہ سونے کا کام کیا گیا ہے تو مزدوری ڈیڑھ تولہ لی جاتی ہے۔ اور اگر ہاتھی دانت یا مچھلی یا کچکڑہ یا گینڈے کی سینگ یا چاندی پر ایک تولہ کا کام کیا جائے تو اسی قدر سونا مزدوری میں لیا جاتا ہے۔

کوفت گر

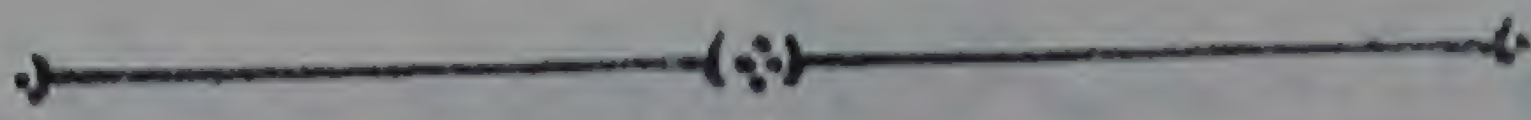
فولاد یا اسی قسم کی شے پر سوہان کے دندانوں سے باریک نشان کر کے اس میں سونے اور چاندی کے تاروں سے نقش بٹھایا جاتا ہے۔ ایک تولہ سونے کے کام کی سو دام مزدوری لیتے ہیں اور کام چاندی پر لیا جائے تو ساٹھ دام۔ اکثر یہ کام ہتھیاروں پر کیا جاتا ہے۔

مینا کار

پیالہ اور صراحی اور انگشتری اور اسی قسم کے اشیا پر جو سونے یا چاندی کے ہوں نقاشی کی جاتی ہے ان پر بہت عمدہ رنگ برنگ کا مینا الگ الگ کرتے ہیں ہر رنگ کو مناسب جگہ پر کر کے آگ پر بناتے ہیں دو تین بار ایسا ہی عمل کرتے ہیں اگر یہ کام

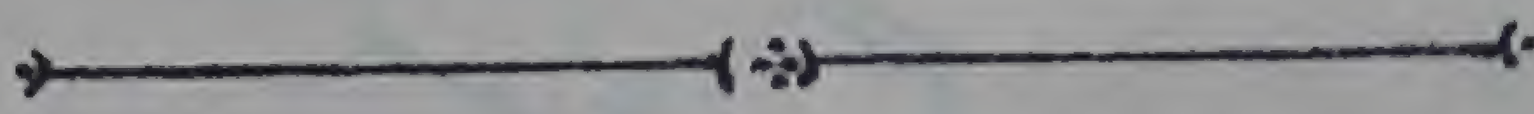
سونے پر کیا جائے تو ساٹھ دام اور اگر چاندی پر کیا جائے تو سات دام مزدوری لیتے ہیں۔

سادہ کار



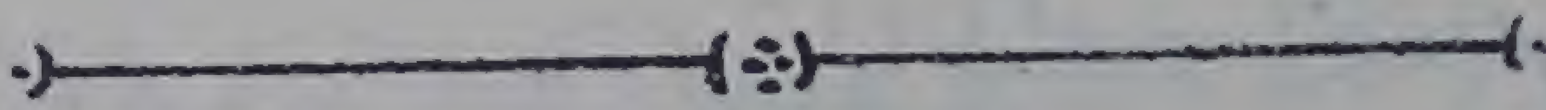
سنہرا یا ایسا ہی چاندی اور سونے پر کام کیا جاتا ہے اسکی مزدوری ایک تولہ سونے کے کام پر ساڑھے پانچ دام اور چاندی کے کام پر دو دام لیتے ہیں

جالی دار کام کرنے والے



جالی کا کام زیور اور برتنوں پر کیا جاتا ہے۔ اس کی مزدوری سادہ کاروں سے دوچند لیتے ہیں۔

منبت کار



سنہری سادہ کام میں ایسی صورت یا نقش بناتے ہیں کہ اُس کی سطح ابھر جاتی ہے اگر یہ کام سونے کا ہو تو فی تولہ دس دام اور چاندیکا ہو تو چار دام مزدوری لیتے ہیں۔

جرم کار



زیور اور برتنوں پر خشخاش کے مانند باریک دانے سونے اور چاندی کے بٹھاتے ہیں اگر ایک تولہ سونے کے دانے بٹھائیں تو ایک روپیہ اور اگر چاندی کے بٹھائیں تو

نصف روپیہ مزدوری لیتے ہیں۔

سیم باف

سونے اور چاندی کے تار کھینچکر تلوار اور چھریوں کے بند گوندھتے ہیں ایک تولہ سونے کی مزدوری چوبیس دام اور چاندی کی سولہ دام لیتے ہیں۔

سوادکار

سواد کو گھس گر سونے کے سادہ کام کے نقوش میں بھر دیتے ہیں۔ اس کے بعد سوہان سے گھسکر سطح برابر کر دیتے ہیں۔ سواد سے مراد یہ ہے کہ سونا اور چاندی اور تانبا اور سیسہ اور گندگ کو ایک خاص اندازہ سے ملاتے ہیں یہ کئی قسم کا بنتا ہے بہترین قسم کا سونے پر بٹھاتے ہیں ایک تولہ سواد اعلیٰ درجے کا اگر سونے پر بٹھاتے ہوں تو دو روپیہ اور اس سے کم درجے کا بٹھاتے ہوں تو ایک اور اگر تیسرے درجے کا بٹھاتے ہوں تو نصف مزدوری لیتے ہیں اگر چاندی پر سواد بٹھاتے ہوں تو اس کا نصف لیتے ہیں۔

زرکوب

سونے اور چاندی کے ورق بناتے ہیں۔

حکاک اور ریختہ گر اور دوسرے ماہر وہ کام کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اُنکا بیان طوالت ہے۔ ہمیشہ نئے نئے صناع اپنا عجیب کام ملاحظہ شاہی میں لاتے ہیں اور اپنی اجرت پاتے ہیں۔

ولادت کے وقت کے مراسم

جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو باپ ٹھنڈے پانی سے اپنے آپ کو دھوتا ہے اور کچھ دیوتاؤں

کی پرستش اور شرادہ کرتا ہے اور سونے کی انگوٹھی سے شہد اور تیل ملاکر نومولود کو چٹاتا ہے اس کے بعد دایہ ناف کاٹتی ہے۔ ناف کاٹتے ہی نومولود اور تمام گھر والے نجس ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں ہوم کرنے یادیو کی پرستش کرنے اور گائتری پڑھنے اور بہت سے کاموں سے باز رہتے ہیں البتہ دل ہی دل میں عبادت کرنا جائز ہے۔ اگر برہمن کے گھر میں اولاد ہو تو اس کے چار پشت تک کے عزیز تو دس روز تک اور پانچ پشت تک کے عزیز چھ روز اور چھ پشت تک کے عزیز چار دن اور سات پشت تک کے عزیز تین دن تک ناپاک رہتے ہیں اور اگر آٹھ پشت تک کے ہوں تو ایک شبانہ روز اور نو پشت کے ہوں تو چار پہر تک بس اسی طرح کم کرتے جاؤ اس غسل کے بعد پاک ہوتے ہیں۔ اکثر یوں کہتے ہیں کہ برہمن کے سات پشت تک کے عزیز دس دن تک اور کھتری کے بارہ دن تک اور بیس اور شودر میں کے خاص افراد پندرہ دن تک اور عام شودر تیس دن تک نجس رہتے ہیں دوسرے اشخاص ان دنوں میں ان سے ملنے اور کھانے پینے میں علحدہ رہتے ہیں اس حالت کو سُوتک (بہ ضم سین وسکون واو وفتح تا وسکون کاف) کہتے ہیں۔ بادشاہ اور خادم اور طبیب اور باورچی اور معمار اور وہ دوسرے اشخاص جو سلطنت کا کام کرتے ہیں اس سے آزاد ہیں چھٹے روز کچھ عبادت کرتے ہیں اور پھر خوشیاں مناتے ماں اور اُس کے بچے کو نہلاتے ہیں۔

جب سوتک کے دن ختم ہو جاتے ہیں تو دوسرے دن لڑکے کا نام رکھا جاتا ہے نام رکھنے سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ زائچہ میں قمر کس برج اور منزل میں ہے اور پھر جو حرف اس سے منسوب ہو نام میں بھی وہی سرحرف رکھتے ہیں۔ چار حرف سے زیادہ حرف کا نام بُرا سمجھتے ہیں۔ جب لڑکا چار مہینے کا ہوتا ہے اُس وقت آفتاب کے سامنے اُسے لاتے ہیں اس کے پیشتر مکان سے باہر نہیں نکالتے۔ پانچویں مہینے میں سیدھے کان کی لو میں سوراخ کرتے ہیں اور اگر لڑکا ہو تو چھٹے مہینے میں ورنہ پانچویں یا ساتویں مہینے میں اقسام کے کھانے پکا کر اس کے اطراف چن دیتے ہیں جس کھانے پر وہ جھکتا ہے اس میں سے کچھ اُس کو چکھا دیتے ہیں جب ایک سال یا تیسرے سال بھی لڑکا ہو جاتا ہے تو بال کترتے ہیں بعض پانچویں سال اور بعض ساتویں اور بعض آٹھویں سال بال کترتے ہیں اور جشن مناتے ہیں۔ پانچویں سال لڑکے کو مکتب بھیجتے ہیں اس موقع پر بھی جشن کرتے ہیں۔

تاریخ ولادت کا خیال رکھکر ہر سال اس تاریخ میں دعوت کیا کرتے ہیں اور ڈوری میں ایک گرہ دیتے ہیں۔

جب زنار بندی کا زمانہ آتا ہے تو ہر قسم کے اعمال اور عجیب مراسم انجام دیتے ہیں۔

تیوہاروں کا شمار

سال میں چند دنوں کو نیک اور عمدہ سمجھتے ہیں ان دنوں میں جشن مناتے ہیں اور انھیں تیوہار (بہ فتح تا و یا خفی و وا و و ہا و الف و را) کہتے ہیں۔ اُن میں سے بعض کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

چیت کے مہینے میں آٹھ تیوہار ہیں۔ سرشتہادِ (بکسر سین و را و سکون شین منقوط و کسر تاے ہندی مشدد و ہا خفی و الف و کسر دال) یہ شکل پچھ کا دن ہے نوراتت (بہ فتح نون و سکون وا و و را و الف و فتح تاے فوقانی) شروع سال کی نوراتیں عبادت اور پوجے میں مشغول رہتے ہیں دور دراز مقامات سے درگا کی پوجا کے لئے نگر کوٹ اور ان مقامات پر جو اُس سے منسوب ہیں جاتے ہیں سری پنچمیں (بکسر سین و را و سکون یائے و فتح با فارسی و نون خفی و فتح جیم فارسی و کسر میم و سکون یا و نون خفی) پانچویں تتھہ آشٹو کا اشٹمین (بہ فتح ہمزہ و ضم سین و سکون واو و کاف فارسی و الف و فتح ہمزہ و سکون شین و فتح تا ہندی و کسر میم و سکون یا و نون خفی) ابتدائی شکل پچھ سے آٹھویں تتھہ۔ رام نویں (بہ را و الف و سکون میم و فتح نون و واو و کسر میم و سکون یا و نون خفی) رام کے تولد کی نویں تتھہ چودس (بہ فتح جیم فارسی و سکون واو و فتح دال و سکون سین) چودھویں تتھہ پورن ماسی (بہ ضم با فارسی و سکون واو و فتح را و سکون نون و میم و الف کسر سین و سکون یا) پندرھویں تتھہ۔ پروا (بہ فتح با فارسی و سکون را و واو و الف) یہ شکل پچھ کے حساب سے سولھویں تتھہ اور کرشن پچھ کے حساب سے پہلی تتھہ ہے۔ اُس صورت میں کہ کرشن پچھ سے مہینے کی ابتدا کریں تو اس دن کو ماہ دوم یعنی ماہ بیساکھ کی ابتدا سمجھتے ہیں پس اس جماعت کے اس حساب سے کرشن پچھ کی پہلی تتھہ میں یہ عید آتی ہے جو شکل پچھ سے پہلے ہو جاتی ہے اس حساب سے اِن دونوں گروہ میں تمام تیوہاروں میں جو کرشن پچھ کے حساب آتی ہیں ایک مہینہ کا فرق پڑتا ہے۔

ماہ بیساکھ میں چار عیدیں آتی ہیں۔ تیج (بکسر تا و سکون یا و فتح جیم) شکل پچھ کے حساب سے تیسری تتھہ اور پرشرام کے تولد کا دن۔ سپتمی (بہ فتح سین و سکون با فارسی و فتح تا و کسر میم و سکون یا) ساتویں تتھہ۔ چتر دسی (بہ فتح جیم فارسی و ضم تا و سکون را و فتح دال و کسر سین و سکون یا) چودھویں تتھہ اور نرسنگھ کے تولد کا دن۔ اماوس (بہ فتح ہمزہ و میم و الف و فتح واو و سین) تیسویں تتھہ۔

ماہ جیٹھ میں تین عیدیں ہیں۔ چتر تھی (بہ فتح جیم فارسی وسکون تا و راو کسرتا و ہا خفی وسکون یا) چوتھی تتھہ۔ نومین (بہ فتح نون وسکون واو وکسر میم وسکون یا و نون خفی) نویں تتھہ دسمیں (بہ فتح دال وسکون سین وکسر میم وسکون یا و نون خفی) دسویں تتھہ اور اس دن کو دسہرہ (بفتح دال و سین وسکون ہا و را و ہا مکتوب) کہتے ہیں۔

ماہ اساڑھ میں بھی اتنی ہی عیدیں ہیں۔ ساتویں آٹھویں اور گیارھویں تتھہ۔ اور بعض پندرہ کو بھی سمجھتے ہیں۔

ماہ ساون میں بھی تین ہیں۔ پورن ماسی پندرھویں شکل پچھ کو برہمن کے لئے تمام سال میں یہ سب سے بڑی عید ہے اور وہ اس دن سیدھے ہاتھ میں رکھی (بہ فتح را و کسر کاف و ہا خفی و سکون یا) باندھتے ہیں۔ یہ ایک ریشم یا اسی قسم کی کسی شے کی ڈوری ہوتی ہے اور بعض اس میں موتی اور جواہر بھی باندھتے ہیں اور شکل پچھ سے پانچویں تتھہ آتی ہے۔

بھادوں کے مہینے میں پانچ ہیں۔ چوتھی۔ پانچویں چھٹی بارھویں۔ اور تئیس۔ کو بعض آخری تتھہ کو کرشن کی ولادت کا دن سمجھتے ہیں اور بعض آٹھویں کو۔

آسون کے مہینے میں دو ہیں شروع کی نو راتوں کو مبارک سمجھتے ہیں اور اسکی دسویں تتھہ کو بھی دسہرہ کہتے ہیں۔ مگر ان کی کتابوں میں وہی دسہرہ لکھا گیا ہے جو پہلے ہم نے بیان کیا ہے اور اسکو بجی اور دسمیں (بکسر با و فتح جیم و یا تحتانی و فتح دال و سین وکسر میم وسکون یا و نون خفی) کہتے ہیں اور اس دن گھوڑوں کو رنگ اور زیور سے آراستہ کرتے ہیں جو کو سبز کرکے سروں پر رکھتے ہیں اور تمام پیشہ ور اشخاص اپنے آلات حرفہ کی پوجا کرتے ہیں اور بہت محترم دن سمجھتے ہیں۔ کھتریوں کے لئے خصوصاً یہ بہترین عید ہے۔ اس کو شرادہ کناگت بھی کہتے ہیں ماہ آسون سے کشن پچھ کے پندرھویں دن پر تو سب کو اتفاق ہے لیکن ایک جماعت کے نزدیک شروع مہینہ کو ہی کشن پچھ سمجھتے ہیں جو اس سے ایک ماہ قبل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس پندرہ تتھہ میں بزرگوں وغیرہ کی ارواح کیلئے خیرات کرتے ہیں نقد اور جنس جو ممکن ہو دیتے ہیں۔

ماہ کاتک میں چھ تیوہار ہیں۔ پروا اسکو بہت بڑا تیوہار سمجھتے ہیں بلا آج اس دن خود کو اور گائے بھینس کو آراستہ کرتے ہیں۔ اور دوسری نویں گیارھویں بارھویں کو بھی متبرک سمجھتے ہیں اس مہینے کے تیسویں دن دیوالی ہوتی ہے اس میں بھی اختلاف ہے شکل پچھ کے حساب سے وہ دن دیوالی کا ہے جو کہا گیا لیکن کشن پچھ کے حساب سے کاتک کے مہینے کی پندرہ کو دیوالی ہوتی ہے۔ اس راتمیں شب برات کی طرح چراغ روشن کرتے ہیں اس کا آغاز انتیس سے ہوتا ہے اس رات میں جوے بازی کو بہت سمجھتے ہیں

اور بہت سے عجیب آثار اِس سے منسوب کرتے ہیں۔ میس قوم کے لیے یہ بہترین عید ہے۔

مارگسر کے مہینے میں تین ہیں شکل پچھ کے حساب سے ساتویں اور کشن پچھ کے حساب سے آٹھویں اور نویں ان دونوں میں بھی پہلی کی طرح اختلاف آتا ہے شکل پچھ کے حساب سے ماہ پوس کی آٹھویں کو بھی محترم سمجھتے ہیں۔

ماگھ کے مہینے میں چار تیوہار ہیں۔ تیسری چوتھی پانچویں اور ساتویں لیکن پانچویں کو بہت بڑا جشن مناتے ہیں اور اس کو بسنت (بہ فتح باوسین ونون خفی و فتح تائے فوقانی) کہتے ہیں رنگ و عبیر ایک دوسرے پر چھڑکتے اور گاتے ہیں۔ یہ ہندوستان میں موسم بہار کی ابتدا ہے۔ اگرچہ آجکل کے لوگ پانچویں کو تیوہار مناتے ہیں مگر پہلے زمانے میں ساتویں کو یہ تیوہار منایا جاتا تھا ایسا ہی قدیم کتابوں میں مندرج ہے۔

پھاگن کے مہینے میں دو تیوہار ہیں۔ شکل پچھ کی پندرہ کو کہ اس کو ہولی کہتے ہیں۔ یہ تیوہار تیرہ سے سترہ تک منایا جاتا ہے۔ آگ روشن کرتے ہیں قسم قسم کا سامان آگ میں جھونکتے ہیں عبیر اور رنگ ایک دوسرے پر چھڑکتے ہیں طرح طرح کی خوشیاں مناتے ہیں۔ شودر قوم والے اس تیوہار کو بڑا تیوہار کہتے ہیں۔ اسی مہینے کی انتیس تاریخ کے دن اور رات کو متبرک سمجھتے ہیں اور اس رات کو سیورات کہتے ہیں۔ بعض کشن پچھ کی چودہ کہتے ہیں اس حساب سے ایک ماہ قبل ماہ پھاگن کی چودہ کو سیورات ہوگی اِس رات میں تمام رات لوگ جاگتے ہیں اور عجیب اثرات بیان کرتے ہیں۔

ہندوستان کے عقلا ہر مہینہ میں پانچ دن کو بھی متبرک سمجھتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اسٹمیں۔ چودس۔ پورن ماسی۔ اماوس۔ سنکرانت یہ وہ دن ہے جس دن آفتاب ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہوتا ہے۔

ان تمام تیوہاروں کے متعلق عجیب داستان اور دلفریب قصے بیان کیے جاتے ہیں۔

موت کے وقت کے مراسم

جب وقت آخر قریب آجاتا ہے تو چارپائی سے اتار کر زمین پر لٹا دیتے ہیں

شوہر والی عورت کے سوائے سب کے سر کے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں اور جسم دھو دیتے ہیں برہمن اس پر منتر پڑھتے ہیں اور خیرات کی جاتی ہے۔ اس کے بعد زمین کو گائے کے گوبر سے لیپ کر اس پر سبز گھانس بچھا دیتے ہیں اور اُس کو لا کر سر شمال کی طرف پاؤں جنوب کے طرف اور منہ آسمان کی طرف کرکے اِس پر لٹا دیتے ہیں اگر دریا یا تالاب قریب ہو تو ناف تک پانی میں بٹھا دیتے ہیں۔ جب وقت بالکل قریب آجاتا ہے تو اِس کے منہ میں گنگا کا پانی اور سونا اور یاقوت اور الماس اور موتی رکھتے ہیں۔ گائے خیرات کرتے ہیں اور نازبو کے پتے جس کو بہت مقدس سمجھتے ہیں چھاتی پر رکھتے ہیں اور خالص مٹی کا قشقہ لگاتے ہیں۔

جب روح نکل جاتی ہے تو چھوٹا بیٹا۔ بھائی۔ شاگرد۔ اور دوست سر اور داڑھی۔ منڈوا دیتے ہیں۔ بعض دسویں روز یہ کرتے ہیں۔ مرد کو دھوتی باندھ کر چادر میں لپیٹتے ہیں اور عورت شوہر جو لباس زندگی میں پہنتی تھی ویسا ہی لباس پہناتے ہیں۔ اور پانی کے کنارے لیجا کر پلاس کی لکڑیوں کا انبار لگا کر اس میں بٹھا دیتے ہیں۔ اور گھی جس پر منتر پڑھا جاتا ہے اس کے منہ میں اور آنکھ اور ناک کان وغیرہ میں ڈالتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا سونا بھی ان میں رکھتے ہیں۔ اس کے بعد آگ مشتعل کیجاتی ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ بیٹا آگ دے اگر وہ نہ ہو تو چھوٹا بھائی اگر وہ نہ ہو تو بڑا بھائی اور جس قدر عورتیں ہوں وہ سب بن سنور کر کشادہ پیشانی سے اس مُردہ کے ساتھ جل جاتی ہیں۔ دوسرے لوگ عود اور صندل سے آگ مشتعل کرتے ہیں۔

عورتوں کو اول نصیحت کی جاتی ہے کہ خود کو نہ جلائیں۔ اور ہندی عورتیں سوگواری پانچ وجہ سے کرتے ہیں۔ پہلی وجہ یہ معلوم کرکے کہ جان جائیگی اُس کے ہوا خواہ اُسے آگ میں جھونک دیں گے۔ دوسرے دوستی کے خیال سے شگفتہ دل آگ میں کود پڑتے ہیں۔ تیسرے اپنی نحوست کے شرم سے اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیتے ہیں۔ چوتھے رسم اور عادت سمجھکر جلتے ہیں پانچویں۔ اعزا بغیر اس کی خواہش کے آگ میں ڈالدیتے ہیں۔

اگر کوئی سنیاسی یا چھوٹا بچہ جس کے ابھی دانت نہیں نکلے تھے مر جائے تو دفن کر دیتے ہیں یا پانی میں بہا دیتے ہیں۔ اگر اِن چاروں گروہوں میں سے کوئی شخص جو بید کا معتقد نہیں تھا اور بیدھڑک گناہ کیا کرتا تھا یا عادتی چور یا شوہر کُش یا بدکارہ یا

آوارہ گرد تھا تو اس کو بھی نہیں جلاتے ہیں اگر کوئی مردہ ہمدست نہ ہوا ہو تو ہرن کی کھال اور بانس اور آٹے اور پلاس کے پتے سے اس کا جسم بناتے ہیں اور نارجیل سے سر بنا کر اس پر منتر پڑھ کر جلا دیتے ہیں۔

حاملہ عورت کو جب تک کہ بچہ نہ نکالا جائے نہیں جلاتے۔ اگر سفر میں کوئی مر جائے تو اس کے ساتھ کی عورتیں جو کپڑے یا جو کچھ اُس کے ساتھ تھا ان سب کے ساتھ خود بھی جل جاتی ہیں۔ جو عورتیں کہ خود نہیں جل مرتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ جلنا دکھاوے کا غم ہے تو اُن کی زندگی بعد کو ایسی غمناک ہوتی ہے کہ اُن تکالیف کے مقابلے میں مرنا بہت آسان تھا۔

اُسی روز جس روز کے پانی کے کنارے مردہ جلایا جاتا ہے سب سر دل کے بال کھول کر اور زنار کو اُلٹا باندھ کر اُس کی ذات والے اور جو بلحاظ دوستی شریک ہوتے ہوں وہ پانی نہا کر دو مٹھی تل دریا کے کنارے ڈالتے ہیں۔ ملاقاتی ماتم کرنے والوں کو دلاسا دیکر گھروں کو واپس ہوتے ہیں کم عمر والے آگے آگے اور اُن کے پیچھے بڑی عمر والے چلتے ہیں جب مکان پر پہنچتے ہیں نیم کا پتہ تھوڑا سا کھا کر مکان میں داخل ہوتے ہیں۔

جلانے کے مقام پر برہمن ہوں تو چوتھے روز کھتری پانچویں روز بیس نویں روز اور شودر دسویں روز جاتے ہیں کچھ مراسم انجام دیکر راکھ اور باقی ماندہ ہڈیوں کے ٹکڑے لیکر گنگا میں بہا دیتے ہیں۔ اگر گنگا سے دور مقام پر ہوں تو اس کو ایک برتن میں رکھ کر جنگل میں دفن کر دیتے ہیں اور کسی وقت پر نکال کر چمڑے کی تھیلی میں بھر کر گنگا کو لاتے ہیں اور بعض نیک کام کر دیتے ہیں۔

اور برہمن کے تمام خاندانوں میں دس روز تک زمین پر گھانس بچھا کر سویا کرتے ہیں اور بازار کا خریدا ہوا یا کسی کے بھیجے ہوئے کھانے کے سوا دوسرا کھانا نہیں کھاتے جس شخص نے کہ چتا میں آگ دی ہے وہ تھوڑی شیر برنج پکا کر دس دن تک اِس نیت سے دیا کرتا ہے کہ دوسرے جنم کا جسم تنومند ہو، کہتے ہیں کہ جب یہ جاندار جسم خاک ہو جاتا ہے تو نفس ناطقہ دوسرے لطیف بدن میں چلا جاتا ہے جس کو پریت (بکسر با فارسی و کسر مجہول را و سکون یا و فتح تا) کہتے ہیں

اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب تک کہ یہ بدن اس کے ساتھ رہتا ہے وہ بہشت میں نہیں جاتا اور دس دن میں یہ بدن مکمل ہوتا ہے اس کے بعد کچھ اعمال اس سے ہوتے ہیں اور پھر وہ بدن بھی اس سے چھوٹتا ہے اور ایک دوسرا بدن جو بہشت کے لائق ہے ملتا ہے اور بہت سے اعمال اس سے سرزد ہوتے ہیں اور بدن بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ دوسری گروہ کے نزدیک یہ سب مراتب سوتک کی مدت کے اندر طے ہو جاتے ہیں۔

برہمن اور دوسرے فرقے والے کچھ مراسم گیارھویں اور بارھویں دن بھی کرتے ہیں اگر کوئی شخص مکان میں نہ مرے اور دس دن کے اندر خبر آجائے تو دس دن کے نکلنے کو جتنے باقی ہیں اتنے دن تک سب نجس رہتے ہیں اگر دس دن کے بعد اطلاع آئے تو تین دن تک گھر والے نجس رہینگے۔ بیٹا تو جس وقت سنے اس وقت سے دس روز تک نجس رہتا ہے اگر میت زنار بندی سے یا دانت نکلنے یا سات مہینہ سے قبل کی ہو تو اعزہ ایک روز کے بعد غسل کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں اور اگر اس سے بڑا اور دو برس کی عمر کا ہو تو ایک شبانہ روز کے بعد سر منڈانے کے بعد سے زنار بندی تک کی عمر کا ہو تو تین شبانہ روز نجس۔ اور بیٹی اگر دس سال سے کم عمر کی ہے تو صرف غسل سے پاکی ہوتی ہے اور اس کے بعد منگنی کی عمر تک ایک روز میں اگر منگنی ہو چکی ہو تو تین روز تک باپ اور شوہر کی طرف کے تمام نجس ہوتے ہیں۔

عمدہ موت

پانچ طرح کی موت کو عمدہ سمجھا گیا ہے۔ کھانے پینے سے ہاتھ کھینچ لے یہاں تک کہ مر جائے۔ گائے کے گوبر کو پیسکر اس کا لحاف اور بستر بنائیں (یعنی گوبر کو اوپر اور نیچے بدن کے کرکے لیٹ جائیں) اور پائین سے آگ دیں یہاں تک کہ آہستہ آہستہ پاؤں کے ناخن سے سر کے بال تک آگ پہنچ جائے۔ اور وہ اپنا دل بارگاہ الہٰی کے طرف متوجہ کرکے مر جائے بخوشی اپنے آپ کو برف میں ڈال دے یہاں تک کہ مر جائے۔ ملک بنگالہ میں اس جگہ

جہاں دریائے گنگا شاخ در شاخ ہو کر سمندر میں گرتی ہے نفس امارہ کے دشمن اس دریا میں غوطہ لگاتے ہیں اور اپنے گناہوں کا شمار کرکے اللہ کی یاد یہاں تک کرتے ہیں کہ مگر مچھ اگر انھیں اندر کھینچ لیتے ہیں۔ الہا باس میں اُس جگہ جہاں گنگ اور جون۔ (گنگا اور جمنا ملتے ہیں۔ خنجر سے اپنا سر آپ جدا کر دیتے ہیں۔ اِن سب کے خاصیتیں الگ الگ یہ لوگ کہتے ہیں۔

ہندوستان کو آنے والے

چونکہ قصوں کے شہر ویران اور کہانیوں کے جنگل سنگلاخ تھے حقیقت پسند عقل نے ان سے علیحدگی پسند کی۔ دفعتہً خلوت کدہ خموشی سے سرنوشت آسمانی نے ہنگامۂ گفتار برپا کیا۔ ہندوستان کے آنے والوں کا حال لکھنے کا ارادہ ہیں لئے اس لئے کیا ہے کہ نیک افراد کی یاد کے باعث اس عجیب کتاب کو نوید جواز ملجائے۔

آدم

کہتے ہیں عالم علوی سے ایک لغزش کی بنا پر یہ سراندیپ میں اور ان کی بیوی جدہ میں اور شیطان سیستان میں سانپ اصفہان میں اور مور ہندوستان میں پھینکے گئے۔ ان قصوں کے بیان کرنے والوں نے تفصیل سے بیان کیا ہے مگر ہندی کتابوں میں جو لاکھوں برس کی ہیں اس کا کچھ تذکرہ نہیں ہے۔

ہوشنگ

کیومرث کا پوتا سیامک کا بیٹا ہے۔ یہ اپنے اسلاف کا قابل عزت جانشیں ہوا

اور داد و دہش کے ساتھ حکمرانی کی۔ شاہی کے لقب سے بھی پہلے مشہور ہوا یہ ہند میں آیا اور نیکی کے جواہر بکھیر گیا کہتے ہیں کہ کتاب موسومہ جاوداں خرد اسی کی یادگار ہے۔

حافظ استطالہ میں لکھتے ہیں کہ جب مامون خراسان پر غالب آگیا تو ہر سمت کے سرداروں نے اس کی بارگاہ میں تحائف بھیجے۔ کابل کے حاکم نے ایک آدمی دوبان نامی کو بھیجا اور اپنی عرضی میں لکھا کہ ایک عجیب و نادر تحفہ کہ جسکو بارگاہ عالی میں روانہ کرتا ہوں خلیفہ نے خط پڑھ کر اپنے وزیر فضل کو تحفہ وصول کرنے کا حکم دیا۔ اس نے جواب دیا کہ جس کی تعریف لکھی گئی ہے وہ میں ہی ہوں تو پوچھا گیا کہ تجھ میں وہ کون خوبی ہے اور اتنا بلند مرتبہ تجھے کس شئے نے بنایا ہے۔ جواب دیا کہ۔ روشن عقل درست تدبیر۔ سیدھے راستہ کی ہدایت۔ اور چند باتیں ایسی کیں کہ سب خوش ہو گئے۔ جب خلیفہ اپنے بھائی محمد امین سے جنگ کے خیال میں تھا۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا اس کو اس سے منع کر رہا تھا تو اس نے دوبان کو اپنا رازدار بنایا اور اس نے عراق پر جانے اور بساط جنگ بچھانے کی رائے دی۔ اس کی یہ رائے پسند آگئی۔ مامون نے بڑی نوازشیں کیں اور بہت سا مال اس کو دینے کا ارادہ کیا۔ اس نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں کا یہ دستور نہیں ہے کہ ایلچی کوئی چیز لے لیکن ایک کتاب جاوداں خرد نامی جو ہوشنگ کی تصنیف ہے اور مداین میں اس کا پتہ ملتا ہے جب مداین فتح فرمالیں تو یہ کتاب تلاش کر کے مجھے مرحمت ہو۔ اس کو خلیفہ نے قبول کیا۔ جب مداین پر قبضہ ہو گیا تو اس نے پتہ دیا کہ شہر کی فلاں سمت اس درخت کے نزدیک ایک بہت بڑا پتھر ہے اس پتھر کو اٹھائیں اور اتنا کھودیں کہ مکان برآمد ہو اس مکان میں انواع و اقسام کے صندوق اور بےحد سامان ہوگا مگر اس کو نہ چھوئیں کہ ابھی اس کے لینے کا زمانہ نہیں آیا ہے اور فلاں گوشہ میں ایک صندوق اس طرح کا ہے اس کو اٹھا لائیں اسی میں وہ کتاب ہے۔ اور معتبر افراد کو بھیجا گیا بےکم و کاست اس کے کہنے کے موافق ہر شے برآمد ہوئی۔ اس کتاب کا کچھ حصہ فضل کی کوشش سے عربی زبان میں ترجمہ ہوا چونکہ یہ کتاب دوبان کے پاس قابل احترام تھی اسی لئے اس نے نہ چاہا کہ ترجمہ پورا ہو۔

حام

نوحؑ کا بیٹا۔ طوفان کے فرو ہونے کے بعد ہندوستان آیا۔ دوسرے ممالک کے مورخین ہندوستانیوں کو اسی کی اولاد لکھتے ہیں

جمشید



طہمورث کا بیٹا ہے۔ گردش زمانے سے ناکام ہوکر مارے مارے پھر رہا تھا اس کا گزر زابلستان میں ہوا۔ سولہ سال تک کابل میں بسر کیا۔ حاکم کابل نے اس کو اپنا داماد بنایا اور اس کو چھپا کر رکھا۔ جب یہ بات مشہور ہوگئی تو رات کے وقت اسکو ہندوستان کی سمت روانہ کردیا۔ اسدی اس رات کے متعلق یوں کہتا ہے۔

شب تیرہ چوں روے زنگی سیاہ ٭ فشاندہ دم دود برروے ماہ
چناں تیرہ گشتی کہ ازلب خروش ٭ زبس تیرگی رہ نبردے بگوش

کچھ عرصے تک سپاہ گیری میں بسر کی۔ جب راز فاش ہونے کے قریب آگیا تو بنگالہ کی راہ سے چین جانے کا ارادہ کیا راستہ میں اس کو ضحاک کے ملازمین نے گرفتار کیا۔

ضحاک

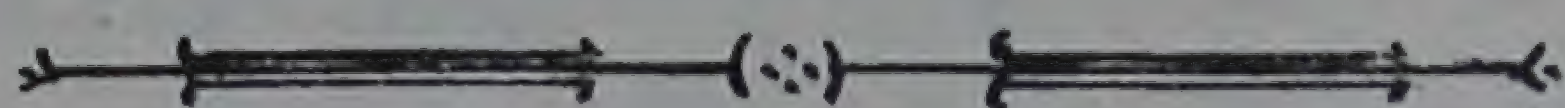


مرداس کا بیٹا ہے۔ چند مرتبہ ہندوستان آیا چنانچہ اسدی کہتا ہے۔

نظم

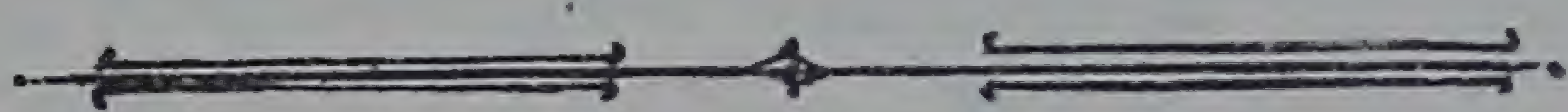
ہماں سال ضحاک کشورستاں ✤ ز بابل بیامد بکابلستان
بہ ہندوستان خواست برون سپاہ ✤ کہ رفتی بدان بوم ہرچند گاہ

گرشاسپ



انزط کا بیٹا۔ اس کا ہندوستان آنا اور اس کے عجیب قصے گرشاسپ نامہ میں مذکور ہیں۔

اسفندیار روئین تن



گشتاسب بن لہراسب کا یہ بیٹا ہے۔ باپ کا حکم قبول کرکے دین زردشت میں داخل ہوا۔ اس کی کوشش سے بیشمار اشخاص اس مذہب پر مائل ہوئے۔ فریدوں کے نصیحت نامہ کا لحاظ کرکے اپنی روش چھوڑ دیا۔ فردوسی یوں کہتا ہے

نظم

بہ شد گرد ش تیغ زن پور شاہ ✤ بگرد ہمہ کشوراں با سپاہ
بہ روم و بہ ہندوستان درگذشت ✤ ز دریا و تاریکی اندر گذشت

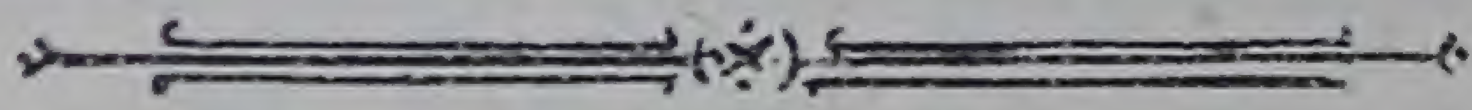
نریمان بن گرشاسپ انزط۔ سام پسر نریمان۔ زال پسر سام۔ فرامرز پسر رستم۔ بہمن بن اسفندیار۔

جب گرشاسپ کو بہمن کی بادشاہت اور اپنی خاندانی بربادی زابلستان کی تباہی اور رستم کی اولاد کا قتل ہونا اور گرشاسپ اور اس کی اولاد کی لاشوں کو دخمہ سے نکال کر جلانے کی پیشین گوئیاں نجمین سے معلوم ہوئیں تو اس نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی کہ اس کے اور اسکی اولاد کے لئے ہندوستان کے شہر قنوج میں بنایا جائے

جب گرشاسپ فوت ہوگیا تو اُس کی نعش کو زیمان اس جگہ لے گیا اور جب زیمان فوت ہوا تو اس کی نعش کو سام بھی وہیں لایا۔ اور جب سام کی زندگی ختم ہوئی تو زال اس کو اُسی شہر میں لایا اور جب رستم نے وفات پائی تو فرامرز اس کو قنوج لے آیا۔ اور جب بہمن زال اور فرامرز پر حملہ آور ہوا تو فرامرز اس لڑائی میں فوت ہوا زابلستان کو خراب کر کے اور قنوج کو آیا اور اِس دخمہ کو ویران کرنے کا ارادہ کیا، لیکن خوف سے اندر نہ آسکا۔ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں سے ہر ایک نے عاقبت اندیشی سے اس کے لئے ایک ایک تحفہ اُس جگہ رکھا از انجملہ جام جہاں نمائے کیخسرو جسے مرتے وقت رستم کو دیا تھا اور نودمن الماس گرشاسپ نے رکھے تھے۔ اور ان میں کا ہر ایک نے اپنے کچھ اعمال نیک ایک لوح پر لکھ کر یہ خواہش کی تھی کہ ان کے دخمہ کو کوئی گزند نہ پہنچایا جائے۔ بہمن اس پیش بینی اور اس پیشکش کو دیکھ کر متاسف ہوا اور اس ارادہ سے باز آیا۔

فرامرز دو مرتبہ اس ملک میں آیا جبکہ رستم برزو کے ساتھ جنگ میں مشغول تھا اور اُس کے بازو کو گرز سے گزند پہنچا تو اس نے کیخسرو سے کہا تھا کہ اگر آج کی رات میرا فرزند فرامرز ہند سے آجائے تو برزو کا مقابلہ اکی یکا یک آمد اور خوش تدبیری سے ہو جائے گا۔

اسکندر رومی



جب ایران اور توران سے فرصت پا چکا اور مرو اور ہرات وسمرقند آباد ہو چکے تو غزنین کے راستے سے ہندوستان آیا پنجاب کے قرب اُس ہندوستانی فوج سے جو قنوج سے اس کے مقابلے پر آئی تھی لڑائی ہوئی اور یہ غالب آیا۔ یہاں سے جزیرہ براہمہ کا اس نے ارادہ کیا۔ اُس علاقے کے سرداروں نے عرض کیا کہ اگر شاہ کا ارادہ مال ومتاع کے حاصل کرنے کا ہے تو ہم مفلس ہیں۔

ابیات

بر ما شناسائی و دانش است ٭ ز دانش دل ما پر از رامش است
زمین فرش پوشیدنی آسمان ٭ دو دیده بره تا کے آید زماں

اگر دانشمندی اور حق پژوہی کی تلاش ہے تو اُس کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ سکندر اپنے سپاہ کو وہیں چھوڑ کر چند افراد کے ساتھ اِن کے پاس گیا انصاف اور راز کی باتیں شروع ہوئیں۔ سکندر کو ان کا کردار و گفتار پسند آیا کہا کہ جو چاہتے ہو طلب کرو انھوں نے جواب دیا کہ سوائے ابدی حیات کے کسی اور شے کی خواہش نہیں ہے۔ سکندر نے کہا کہ یہ آرزو تو کسی مخلوق کی پوری نہیں ہوگی۔ تو انھوں نے کہا کہ جہاں پناہ جب دنیا کی ناپائیداری اس طرح ظاہر ہے تو پھر کیوں یہ تگ و دو اور تکالیف شاہ عالم نے پسند فرمائی ہیں۔ سکندر تھوڑی دیر تک شرمندہ ہو کر سر بگریبان رہا پھر جواب دیا کہ یہ تقدیر کی نیرنگیاں ہیں

بعض آتش پرستوں کی کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ جب اسکندر رومی کا پرچم دریائے ہند کے ساحل پر لہرانے لگا اور جزیرہ برہماں سے واقف ہو کر اس کے فتح کا ارادہ کر کے تدابیر سوچے جانے لگے تو وہاں کے سرداروں نے یہ پیام بھیجا کہ اے منصف فراج شہنشاہ عالم آپ کی فتحمندی اور لشکر آرائیوں کے افسانے ہمارے کانوں تک پہنچ گئے ہیں لیکن اس مرد کو کیا خوش کر سکتے ہیں جس کے نظروں میں ساری دنیا ہیچ ہے۔ ہم میں نہ ظاہری شان و شوکت ہے اور نہ ایسے طاقت ور و تنومند ہیں کہ آپ نے ہم سے مقابلے کا ارادہ فرمایا ہم نے جو اشیا اپنے پاس جمع کر رکھے ہیں وہ صرف اپنی فاقہ شکنی کی حد تک ہے یہ ہماری تونگری ہے۔ پھٹے پرانے چیتھڑے ہمارے قیمتی خلعت ہیں ہماری عورتیں دلوں کو لبھانے کیلئے نہیں سنورتی ہیں سوائے ماں بننے کے اُن میں کوئی خوبی یا دلربائی نہیں ہے۔ ہم اپنی جھونپڑی سے سوائے ان دو چیزوں کے کچھ اور نہیں چاہتے زندگی ہیں پناہ اور مرنے کے بعد قبر۔ ہم جو بادشاہ اپنے پاس مقرر کرتے ہیں وہ عدل و انصاف کے لئے نہیں کسی کو سزا دینے کے لئے نہیں اس لئے کہ اس سرزمین پر بدکاری اور جرائم کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ اس لئے ایک احترام کے لئے ہم بادشاہ رکھتے ہیں بیدار مغز بادشاہ نے اس پیغام کو قبول کر لیا اور اس جماعت کو معاف کر کے اپنے ارادہ سے باز آگیا۔

سکندر نے ایک خط برہمنوں کے سرگروہ دیدیمؔ کے نام روانہ کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ تم اہل دنیا کے دستور کے موافق زندگی نہیں بسر کرتے۔ خوشی کے زمانے میں پھولے نہیں سماتے اور زندگی کے تکالیف سے عاجز نہیں آتے دیدیمؔ اس مضمون پر جو کچھ تیرے معلومات ہیں میں اس کو معلوم کرنا چاہتا ہوں اور جو کچھ تو کہیگا اگر وہ صداقت اور دانشمندی سے مملو ہوگا تو معلوم ہونے کے بعد ہی اگر موقع ملے گا تو ازروے انصاف میں بھی تیرا پیرو بنجاؤنگا۔ دیدیم نے عرض کیا کہ میری گزارش عقل و علم پر مبنی تھی لیکن آپ نے باور نہ فرمایا۔ اور ناپسند فرما کر نظر انداز فرما دیا۔ بہت سے خراب اعمال تذکرہ کے وقت عمدہ پیرایہ میں بیان ہوئے لیکن اب میری تقریر توجہ سے سنئے۔ ہیر بد برہمن اپنے خواہشات کی کشاکش میں خود کو ششیں نہیں کرتا۔ آرزو اور تمنا کا دروازہ اپنے اوپر بند کر کے نیازمندی میں خوش ہے۔ ہماری غذا ایسی نہیں ہے کہ چاروں عناصر کی مدد سے بمشکل تیار ہوتی ہو بلکہ زمین خود دیتی ہے۔ ہمارے دسترخوان پر تندرستی کے دشمن کے لئے جگہ نہیں ہے اس لئے نہ بیماری آتی ہے اور نہ اطبا کی تلاش کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے ہمیشہ صحت ہماری خوشیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کی امداد کے طالب نہیں ہیں۔ ہم برہمنوں کو تمام چیزوں میں مساوات ہے پھر زبردستی کا کیا ذکر ہے۔ جس سرزمین میں خود آرائی اور تمول کا تخم ہی نہ بویا گیا ہو وہاں مفلسی ہی بہت بڑی دولت ہے۔ ہم کوئی فریادرس نہیں رکھتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہی لائق بازپرسی نہیں ہیں۔ انواع واقسام کے مراسم ہم پسند نہیں کرتے ہیں کہ یہ بدکرداری اور گناہوں کی افزونی کا نتیجہ ہیں، سوائے دین کی خدمت کے ہمیں کچھ اور خیال نہیں ہے جس چیز کو ہماری طبیعت پسند نہیں کرتی اس سے ہم اپنے دل کو دور رکھتے ہیں۔ دنیاداری کی تکلیف ہم اپنے لئے پسند نہیں کرتے ہیں اس لئے کہ امیدواری کے پیچھے ہی ناکامی کا برا دن بھی ہے۔ بیکاری کو ہم ناپسندیدہ اور برا سمجھتے ہیں۔ ہم خود کو تعلقات زناشوئی کے عیش میں مبتلا نہیں کرتے تمام چیزیں ہمارے قبضے میں ہیں جبکہ ہم نے انھیں چھوڑ دیا ہے۔ خورشید سے ہم گرمی حاصل کرتے ہیں تو شبنم سے تری۔ دریا سے ہم اپنی پیاس بجھاتے ہیں زمین کے سوائے ہم دوسری شئے پر نہیں سوتے۔ آرزو ہماری نیند کو برباد نہیں کرتی کوئی فکر ہم پر غلبہ حاصل نہیں کرتی۔ ہم اپنے ہمسروں سے غرور سے تحکم نہیں کرتے۔ کسی سے خدمت کی توقع نہیں رکھتے مگر اپنے ہی جسم سے اسلئے کہ

ہم اس جسم کو روح کا خادم جانتے ہیں۔ مکانات بنانے کے لئے ہم پتھروں کو آگ سے نہیں توڑتے بلکہ زمین کے غاروں میں گنجایش کے لحاظ سے بسر کر لیتے ہیں ہوا اور گرد کی تکالیف سے ہم نہیں ڈرتے کہ اس سے امان ہم کو ہمارے گھانس پھوس کے مکانوں میں ملجاتی ہے۔ بیش قیمت لباس ہم نہیں پہنتے اپنی شرمگاہوں کو پتوں سے چھپا لیتے ہیں۔

ہماری عورتیں آرایش کے شیفتی نہیں ہیں کہ خدا نے جس کو جیسا چاہا بنایا ہے پس بناؤ سنگار سے کوئی فائدہ نہیں۔ عورتوں سے ہم خواہشات نفسانی کی وجہ سے نہیں ملتے بلکہ بقائے نسل انسانی مقصود ہے لڑائی ہم نہیں چھیڑتے بلکہ اپنے شایستہ اعمال سے شورشس کا غبار دور کرتے ہیں۔ یاوری طالع کی تمنا میں ہم اپنے اعمال بدنی کو کمزور نہیں کرتے۔ ہم اپنی قبروں پر عبادت خانوں کے جیسے مکانات نہیں بناتے آپ اُن اشخاص پر حکمراں ہیں جنھوں نے خواہشات کے دروازے اپنے اوپر کھول رکھے ہیں اور کسی صورت سے ہو ثروت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تک وبا کی تکلیف نہیں آتی کہ آسماں کا دامن ہم نے گناہوں سے گندہ نہیں کیا ہے۔ اور اسی طرح زمانے کی تبدیلیوں سے مقابلے کے لئے تیار رہتے ہیں گرمی اور سردی ہمیں نہیں ستاتی اِن دونوں موسموں کے باعث ہم آزاد زندگی بسر کرتے ہیں کسی کھیل یا تماشہ سے ہاتھی۔ گھوڑے اور رقاصی سے ہم اپنا دل سیاہ نہیں کرتے اگر کبھی دنیا کی رنگ آرائیوں سے ہمارے دل میں بھی خواہش پیدا ہوتی ہے تو آپ صاحبوں کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور آپ لوگوں کے اعمال جو ہنسنے کے قابل ہیں یاد کر کے ہم روتے ہیں دنیا کی آراستگی ہم کو ان مناظر میں خوش کرتی ہے کہ اس رنگین آسمان پر طرح طرح کے روشن ستارے اپنا جلوہ دکھا رہے ہیں۔ آسمانی رنگ کی دریائیں جو نہایت خوبی سے زمین کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہیں مچھلیوں کا رقص جو ہر ایک موج دریا بار کے ساتھ ہوتا ہے ہمیں خوش کرتا ہے جنگل کی چہل قدمی۔ رنگ برنگ پھولوں کی خوشبو درختوں کا سایہ پانی کے چشمے یہ سب سیکڑوں طریقے سے ہمیں خوش کرتے ہیں جانوروں کی بولیاں اپنے دلکش آوازوں سے ہمیں دولتمندوں کی مجالس کے دلکش باجوں سے بے نیاز کرتے ہیں یہ ہے ہماری تماشاگاہ جس سے فائدہ اٹھانا مشکل اور جس کو دل سے محو کرنا بھی گناہ ہے ہم تجارت کی خاطر جہاز اور کشتی سے دریاؤں کو نہیں پھاڑتے۔ دوسروں کے حسن کی

گرمیاں دیکھکر ہمارا دل نہیں جلتا۔ ہم چرب زبانی یا عبارت آرائی نہیں کرتے۔ تعریف کرنے والوں کا تمول اس نواح میں کچھ اعتبار کے قابل نہیں ہے کہ اس کم ہمت گروہ کا شیوہ مخلوق کو خالق کا مرتبہ دینا۔ اور پاک اعتقاد کو گناہ سے آلودہ کرنا اور خدا کی دی ہوئی روشنی کو مصنوعہ اعمال سے تاریک کر دینا ہے۔ ہاں تم لوگ سب سے بڑے بدنصیب ہو کہ تمہاری عبادت گناہ اور تمہاری زندگی وبال ہے۔

بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر تمہارا کہنا صداقت رکھتا ہے تو گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف برہمن ہی انسانیت کے خلعت سے سرفراز ہیں اور اسی جماعت کو جواہر کے جسم (مظہر الوہیت) سمجھنا چاہئے۔ یکبارگی طبیعت کو خواہشات سے بازرکھنا کہ یا تو خدا ہو جانا ہے یا خدائے بیمثال پر حسد کرنا۔ فی الجملہ اس چیز کو میں اپنی سمجھ میں دیوانگی خیال کرتا ہوں نہ کہ عقلمندی اے دیدیم۔ ہم اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے نہیں آئے ہیں۔ اس سرائے فانی میں ہمارا قیام دائمی نہیں ہے۔ اور دوری راہ کے باوجود بے گناہ اپنے وطن میں سرعت کے ساتھ جارہے ہیں یہ میرا کہنا خود کو خدائی میں ظاہر کرنے کے لئے نہیں ہے لیکن بدنصیب سعادت کے دشمن کی طرح ہم اوصاف خداوندی کو اپنی نجات کا باعث نہیں سمجھتے اور وہ لوگ جو خوبی قسمت سے بُرے اعمال کو چھوڑ کر نیکیوں کے درپے ہیں ہرچند کہ وہ خدا نہیں ہیں لیکن اس یکتائے بیمثال کی دوستی کے باعث تمام اشخاص میں سربلندی رکھتے ہیں۔ اسکے بعد بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ تم اپنے آپکو سعادتمند اس لئے کہتے ہو کہ دنیا کے ایک ایسے گوشے میں بیٹھے ہوئے ہو کہ جہاں باہر والوں کی آمد و رفت نہیں ہے اور دوسرے ابنائے وطن کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اور اپنے قیام گاہوں کی محبت اور وطن پرستی سے اس کو ایک نیک عمل سمجھتے ہو۔ لیکن یہ مفلسی اور درماندگی لائق تحسین نہیں ہے بلکہ یہ خدائے قادر نے تمہارے ناپسندیدہ اعمال کی تمھیں سزا دی ہے۔ کام تو یہ ہے کہ دولت و ثروت کے باوجود زندگی پرہیزگاری کے ساتھ بسر کی جائے ورنہ مفلسی اور جہالت تو نیکیوں کے حسن میں اضافہ کرنے والی چیزیں نہیں ہیں اس لئے کہ جہالت خیر و شر میں تمیز نہیں کرتی اور مفلسی کسی عمل کے کرنے پر قادر نہیں ہے۔ ہم کہ اتنا سامان عیش و عشرت رکھتے ہیں اگر ان سے ہاتھ اٹھائیں اور ریاضت کریں تو البتہ بہت بڑی نیکی ہے اور اِس کا معاوضہ اعلیٰ ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب (سکندر نے) فور (بادشاہ قنوج) پر غلبہ حاصل کیا تو یہ سنا کہ پایان ہند میں ایک بادشاہ کید نامی ہے اور بہت سی بھلائیاں اس میں ہیں۔ تین سو سال ہو گئے ہیں کہ عمدگی سے بسر کر رہا ہے۔ بیم و امید کے ساتھ اُس کو خط بھیجا جائے۔ اُس نے خط پڑھ کر جواب دیا کہ اقبال خداوندی سے میں واقف ہوں اور اپنی حضوریٔ بارگاہ کو خوش نصیبی سمجھتا ہوں لیکن کبر سنی کے باعث حاضری کی طاقت نہیں ہے۔ اگر معذرت قبول ہو تو چہار لاقیمت موتی جو میرے حاصل زندگی ہیں بطور تحفہ بھیجتا ہوں ایک لڑکی جو صاحب سمجھ اور باعصمت ہے جس کی خوبصورتی بیمثال ہے۔ ایک حکیم جو ضمیر شناسی میں لاجواب ہے۔ ایک طبیب مسیحا دم۔ ایک عجیب ساغر جو خالی نہیں ہوتا۔ سکندر نے اس کو قبول کر کے بلیناس کے ساتھ چند سرداروں کو ان تحائف کے لانے کے لئے روانہ کیا۔ مذکورہ جواہر کے ساتھ چالیس ہاتھی جن میں تین سفید تھے اور بہت سے دوسرے نادر اشیا بھی بارگاہ سلطانی میں یہ معزز سرداروں نے لے آیا پہلے ہندی حکیم کے امتحان کا ارادہ فرمایا اور ایک پیالہ تیل سے بھر کر اُس کے پاس بھیجا گیا اِس حکیم نے اس تیل میں چند سوئیاں (سوزن) ڈال کر واپس کیا۔ پھر اِن سوئیوں کو گداز کر کے ایک کرہ بنا کر حکیم کے پاس بھیجا گیا تو اس واقف کار نے اس کا آئینہ بنا کر واپس کیا۔ اس کو ایک پانی کے طشت میں ڈال کر شاہ نے بھیجا تو اس حکیم نے آئینہ کو پینے کا پیالہ بنا کر اُس پر پانی سے بھرے ہوئے طشت پر رکھ کر واپس کیا۔ شاہ نے اس کو مٹی سے بھر کر واپس کیا۔ حکیم اس کو دیکھ کر غمگین ہو گیا اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔ اور اس کو واپس کر دیا۔ بادشاہ خوش ہو گیا۔ دوسرے دن عقلا کی مجلس آراستہ کی گئی اور اس راز کے افشا کے لئے آمادہ ہوئے۔ اس کے بعد اس حکیم کو طلب کیا گیا اور نوازشات اس کے حال پر مبذول کئے گئے۔ یہ خوش ہنسکھ بلند بالا توانا تن تھا۔ بادشاہ نے خیال کیا کہ ایسی شکل و صورت والے کو اگر بہترین علم اور زود فہمی اور قوت قلب حاصل ہو جائے تو یگانۂ روزگار ہو۔ اس حکیم نے بادشاہ کے چہرہ سے ان خیالات کا اندازہ کیا اور اپنے (انگوٹھے کے بعد کی) انگلی کو سارے چہرے پر پھیر کر ناک پر رکھا۔ جب اس حرکت کا مطلب دریافت کیا گیا تو عرض کیا کہ میں نے بادشاہ کے خیال سے واقف ہو کر اس طرح جواب عرض کیا کہ جس طرح

تمام چہرہ پر صرف ایک ناک ہے ویساہی میں بھی یگانہ روزگار ہوں۔ اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ روزگزشتہ کے رموز ایک ایک بیان کئے جائیں۔ حکیم نے جواب دیا کہ جہاں پناہ نے اپنے معلومات شاہی کا اظہار فرمایا تھا کہ جس طرح پیالہ لبریز ہے ویساہی قلب شاہ انواع و اقسام کے علوم سے مالامال ہے اور اس میں کسی دوسری شے کی گنجایش باقی نہیں ہے۔ اس پر میں نے یہ عرض کیا کہ جس طرح اس میں ان سوئیوں نے اپنی جگہ نکال لی ہے ممکن ہے کہ دوسرے علوم کی گنجائش باقی رہ سکتی ہے اور فولادی گرہ کے بنانے سے بادشاہ کا یہ خیال تھا کہ صاف دل مثل اس تیل کے پیالے کے نہیں ہے کہ دوسری چیزیں اس میں سماسکیں بلکہ مثل لوہے کے گیند کے ہے میں نے آئینہ بناکر اس سوال کا یہ جواب دیا کہ ہر چند لوہا سخت ہوتا ہے لیکن روشنی قبول کرسکتا ہے اور اجسام اس میں نمودار ہوسکتے ہیں بعد اس سوال کے اس آئینہ کو طشت میں ڈبا دینے سے میں نے عمر کی کمی اور عقل کی کثرت مراد لی اور پیالہ بناکر اس کا یہ جواب دیا کہ جو چیز پانی میں ڈوب جاتی ہے وہ تدابیر کے ذریعے سے اوپر آسکتی ہے یعنی بیشمار علوم سخت جستجو سے دستیاب ہوسکتے ہیں اور تھوڑی زندگی میں بھی اضافہ ممکن ہے پیالہ کو مٹی سے بھر دینا اس سے یہ مراد لیجاسکتی ہے کہ انجام کار سب کو فوت ہونا اور مٹی میں ملجانا ہے اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا میں نے سکوت اختیار کیا اسکندر نے اس کی اس دوربینی وعقل و دانش پر بیحد آفریں کی اور کہا کہ جو منفعت میں نے ہندوستان سے حاصل کی وہ صرف تیری ملاقات سے اور اس ہندی حکیم کو اپنا ہم نشین و جلیس بنالیا ہندوستان سے باہر جانے کے وقت اسکندر نے اس کو اس کے وطن جانے کی اجازت دی اس کے بعد بقیہ تحائف ہر سہ گوہر کی آزمائش کی گئی اور وہ بھی بے عیب پائے گئے بعض مورخیں کا خیال ہے کہ کید کی سرگذشت کے بعد فور ہندی کے واقعات پیش آئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ فور بلا اس کے کہ لڑائی ہو اپنی مملکت سے نکلکر ایک دور ودراز مقام پر چلاگیا اور اس کی سلطنت اسکندر نے ایک دوسرے شخص کے سپرد کردی۔

مانی پیکرنگار۔ اپنے اپنے کمال ہنر کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک کتاب بھی تیار کی کہ یہ کتاب آسمان سے مجھ پر اتری ہے اور عیسیٰ نے جس فارقلیطا کی بابتہ خبر دی تھی وہ میں ہوں شاپور بن اردشیر بابکاں نے اس کے دعوے کو قبول کرلیا

لیکن چند دنوں میں اس کا جھوٹا دعوی ظاہر ہوگیا شاپور نے ارادہ کرلیا کہ مانی کو نیست و نابود کر ڈالے لیکن مانی حیلہ سازی و مکاری کر کے فارس سے فرار ہوگیا چند روز اس نے کشمیر میں بسر کئے اور کشمیر سے ہند میں آیا اور قدرے اس کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوگئی اور ختا وختن تک گیا اور اس کے اثرات پھیل گئے اس نے اپنا زیادہ حصہ عمر کا اسی شرقی سرزمین میں بسر کیا یہاں تک کہ اسی دوڑ دھوپ اور کوشش کی حالت میں اس کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا اور اس پہاڑ میں مانی پیکر نگار نے اس خفیہ طریقے سے کہ کوئی شخص واقف نہ ہوسکے ایک سال کا اذوقہ اس غار میں رکھ دیا اور ایک دن اپنے دوستوں اور بہی خواہوں سے کہنے لگا کہ مجکو آسمان پر طلب کیا گیا ہے اور یقین کامل ہے کہ ایک سال تک میں آسمان پر رہوں گا میرے اس گم ہوجانے سے تم لوگ کسی قسم کا رنج اپنے دل میں نہ کرنا اور خدا کی پرستش و نکوکاری پر عمل کرتے رہنا جس وقت ایک سال کا زمانہ گزر جائے اسوقت فلاں پہاڑ پر دو ایک شخص آکر میری آمد کا انتظار کریں مانی نے اس واقعہ سے بہت پہلے ارژنگ میں بیحد مشاق حاصل کر لی تھی اور بے مثل زمانہ ہوگیا تھا جس وقت اس پہاڑ میں داخل ہوا تو اس نے عجیب و غریب تصویریں بنائیں جو ارژنگ و نیز اژرنگ کے نام سے بھی موسوم ہے چونکہ تمام وقت اپنا اس نے اسی کوشش میں بسر کیا تھا لہذا اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر باہر آیا دیکھنے والے حیرت میں مبتلا ہوگئے اس نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے کہ جس پر تم تعجب کرتے ہو میں اس کو آسمان سے لے کر آیا ہوں اور یہ آسمانی نوشتہ ہے مانی نے اس کو اپنی پیمبری کے لئے دلیل بنا لیا اور سادہ لوح افراد کو اس پر فریفتہ کرلیا اور مانی نے اس امر کا ارادہ کیا کہ بہرام گور بن ہرمز اور اردشیر بابکاں کو بھی دھوکا دے لیکن اس معاملے میں اس کو کامیابی نہ ہوسکی اور اپنی گرامی زندگی اس نے اس بیجا کوشش میں تباہ و برباد کردی۔

بہرام گور۔ بہرام گور پسر یزدجرد کے کارنامے ساسانیوں میں قابل تحسین وآفرین ہیں چونکہ ثروت دنیا کا غرور انسان کے دماغ میں عجیب و غریب خیالات پیدا کردیتا ہے اسی بنا پر حالت کامیابی وحکومت میں جہاں گردی کے خیال نے اس بہرام کو بھی نادان بنا دیا بہرام نے ایک ذی اخلاق وعالی خیال شخص کو جو بہمن بن اسفندیار کی اولاد سے

تھا اپنا جانشیں بنایا اور اس طریق سے کہ کوئی شخص اس کو پہچان نہ سکے ہندوستان میں آیا اس نواح میں ایک مہیب ہاتھی تھا جس سے تمام عالم عاجز تھا ہر چند جنگجو اور تجربہ کار سپاہی اس کے مارنے کی ہمت کرتے تھے مگر بجز اپنی جان دینے کے ان کو کچھ حاصل نہ ہوتا تھا بہرام گور اس واقعہ سے واقف ہوا اور اس مقام پر جہاں کہ وہ ہاتھی تھا آیا اور اپنے زور بازو سے اس ہاتھی کو مارا فرمانروائے ہندوستان نے اس پر بیحد نوازش فرمائی تقریباً اسی زمانے میں ایک قوی دشمن اس فرمانروا سے لڑنے کیلئے آمادہ ہوا اس فرمانروا نے بجز اس کے کہ اس کی باجگذاری قبول کرلے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا بہرام گور نے اس فرمانروا کو اس کارروائی سے روک کر اس دشمن سے جنگ کی اور فتح پاکر کامیابی حاصل کی اس فرمانروا نے بہرام گور کو اپنی دامادی میں قبول کرلیا جب یہ فرمانروا بہرام گور اور اس کے عالی منزلت بزرگوں کے حالات سے واقف ہوا اس وقت اس پر خوف غالب آیا اور بہرام گور کو بیحد مال واسباب کے ساتھ اس کے وطن کی جانب روانہ کردیا۔ کہتے ہیں کہ بہرام گور بارہ ہزار گانے والوں کو جو خاص ہندی تھے اپنے ہمراہ لے گیا اور ان گانیوالوں کے متعلق عجیب وغریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔

حکیم برزویہ۔ نوشیرواں اپنے عہد حکومت میں ہمیشہ علوم کا شائق تھا اور سخن دل پذیر اور سخن پذیر دل کی جستجو میں اپنی زندگی بسر کرتا تھا اسی زمانے میں ایک ذی علم برہمن نوشیرواں کے پاس پہنچ گیا اور بادشاہ نے مجلس راز قائم کی اس برہمن سے سوال کیا گیا کہ یہ بات بیحد مشہور ہے کہ ہند کے کوہستانوں میں ایک دوا پیدا ہوتی ہے جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے برہمن نے جواب دیا کہ یہ قول بالکل صحیح ہے لیکن پہاڑ سے عقلمند اور دوا سے عقل اور مردہ سے جاہل مراد ہے اور ہندوستان کی گوناگوں دانائی اور ان کے فوائد بیان کئے منجملہ ان کے اس نے کلیلہ ودمنہ کا حال بھی بیان کیا اور اس کی قدر سے تعریف بھی کی اس برہمن نے یہ بھی بیان کیا کہ فرمانروایاں ہندوستان اس دستورالعمل جہاں بانی کو مخفی رکھتے ہیں اور ہر ایک شخص کو نہیں دکھلاتے عاقل بادشاہ کو اس کی خواہش نے بے صبر بنا دیا بادشاہ نے کارپردازوں کو حکم دیا کہ میں ایک صاحب بصیرت اور گہری نظر کے آدمی کا خواہاں ہوں جو اپنی جسمانی طاقت کے ساتھ قوت قلبی بھی رکھتا ہو اور فنون علمی کے ساتھ زبان شناسی بھی اس کو حاصل ہو یہ اوصاف برزویہ کی ذات میں پائے گئے اور اس کا

امتحان لیکر بیشمار روپیہ اس کے حوالے کیا گیا تاکہ بروش تجارت ہندوستان میں جاکر پختہ کار آدمیوں کی جستجو اور اپنی خواہش کے حصول وکامیابی میں رقم صرف کرے اور اس مقصد اصلی کو مع دیگر کتب حکمت کے شاہی بارگاہ میں لیکر اسے برزویہ ہندوستان آیا اور مسودات حاصل کرنے کی کوشش شروع کی اور خود ایک نافہم وجاہل بنکر علوم کا خواستگار ہوا اس طریقے سے اپنے فرمانروائے ہند کے رازداروں سے ارتباط واتحاد حاصل کیا اور اس سرمائے سے اس مجموعہ ہوش ہندی کو مع دیگر نفائس کے حاصل کرے بارگاہ شاہی میں لے آیا گیتی خداوند نے اسکے حال پر بیحد نوازش فرمائی اور برزویہ اپنے دلی مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو محمد قاسم۔ یہ امیر حجاج مشہور کا برادرزادہ ہے اس نے عبدالملک کے عہد سلطنت میں سندھ پر قبضہ کرلیا چنانچہ یہ حالات قدرے معرض بیان میں آچکے ہیں۔

امیر ناصرالدین سبکتگین۔ یہ فرمانروا سلطان محمود غزنوی کا والد ہے امیر سبکتگین نے ۳۶۷ھ میں ہندوستان پر لشکرکشی کی بہرام گور کے بعد کسی فرمانروا نے بجز امیر ناصرالدین سبکتگین کے ہندوستان پر حملہ نہیں کیا امیر ناصرالدین سبکتگین ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور متعدد لڑائیوں کے بعد غزنی واپس گیا۔

امیر سلطان محمود غزنوی۔ سلطان محمود غزنوی بارہ مرتبہ ہندوستان آیا اول مرتبہ سلطان محمود غزنوی ۳۹۰ھ میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور آخری حملہ اس نے ہندوستان پر ۴۱۸ھ میں کیا تعصب پیشہ افراد نے ہند کو دارالحرب قرار دیکر اس سادہ لوح کو عزت اور خوں ریزی اور نیک آدمیوں کے مال واسباب پر قبضہ کرلینے پر آمادہ کردیا۔

سلطان مسعود۔ سلطان مسعود سلطان محمود غزنوی کا فرزند ۴۲۶ھ میں ہندوستان آیا سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود۔ اگرچہ بیشتر حصہ ہندوستان کا سلطان محمود غزنوی کی اولاد کے قبضے میں تھا لیکن مندرجۂ ذیل بادشاہوں میں سے کوئی شخص ہندوستان نہیں آیا محمد مکحول بن سلطان محمود۔ مودود بن مسعود بن مودود۔ وسلطان علی بن مسعود وسلطان عبدالرشید بن محمود وفرخ زاد بن مسعود جس وقت زمانے نے تاج فرمانروائی سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود کے سر پر رکھا اس نے سلجوقیوں کے ساتھ صلح کرلی اور ہندوستان کا قصد کیا اور چند بار اس ملک میں آیا۔

سلطان مسعود بن سلطان ابراہیم بن سلطان محمود۔ یہ بھی چند مرتبہ ہندوستان آیا

اور قدر سے دلی مقصد حاصل کیا۔
بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم۔ حدیقۂ حکیم سنائی اور کلیلہ ودمنہ نصر اللہ مستوفی اسی کے نام سے معنون ہیں یہ فرمانروا بھی ہندوستان آیا۔
خسرو شاہ بن بہرام شاہ۔ جب اس کے باپ کا زمانۂ حیات ختم ہوا تو خسرو شاہ نے تخت فرمانروائی پر جلوس کیا اسی زمانے میں علاء الدین حسین نے جو اپنی جہاں سوزی کی وجہ سے مشہور ہے غزنین کو خراب کر کے ہندوستان کا رخ کیا سلطان غیاث الدین بن سام وسلطان شہاب الدین ہر دو برادر حقیقی علاء الدین حسین کے بھتیجے تھے علاء الدین حسین نے غزنین اور ان حدود کی حکومت ان ہر دو برادر کو عطا کی تھی ان دونوں بھائیوں نے اپنی سیاست و تدبر سے خسرو شاہ کو ہندوستان سے اپنے قبضے میں لیکر اس کو زندان میں مقید کر دیا اور اسی قید خانہ میں خسرو کی زندگی تمام ہو گئی اور اس طرح دولت محمودی ختم ہوئی لیکن بعض مورخین نے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے کہ خسرو شاہ نے دار السلطنت لاہور میں تخت حکومت پر جلوس کیا اور یہیں وفات پائی خسرو شاہ کا فرزند خسرو ملک اپنے باپ کا جانشین ہوا غوریوں نے خسرو ملک کو اپنے قبضے میں لیکر اس کو مقید کر دیا یہاں تک کہ اس نے وفات پائی سلطان معز الدین محمد بن سام۔ سلطان شہاب الدین سام بھی اس کو کہتے ہیں علاء الدین غوری نے غزنین پر قبضہ کرنے کے بعد دونوں بھائیوں کو مقید کر دیا جس وقت علاء الدین حسین غوری نے وفات پائی اور اس کا فرزند سیف الدین تخت حکومت پر بیٹھا تو سیف الدین نے ان ہر دو کو رہا کر کے اپنے پاس رکھا غزنین کی جنگ میں سیف الدین کام آیا اور سلطان غیاث الدین نے تخت حکومت پر جلوس کیا اسی زمانے میں شہاب الدین ہندوستان آیا اور رائے پتھورا کو قتل کر کے ہندوستان فتح کر لیا اور قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی کی حکومت پر نامزد کیا جس وقت سلطان غیاث الدین فوت ہو گیا سلطان شہاب الدین نے تخت حکومت پر جلوس کیا اور اپنے تمام غلامان ترک کی بے انتہا مرتبہ افزائی کی منجملہ ان کے اپنے ایک غلام کو جس کا تاج الدین یلدوز نام تھا حکومت کرمان وسواران کی جو دار السلطنت کا ماتحت صوبہ تھا عطا فرمائی۔
سلطان قطب الدین ایبک۔ قطب الدین ایبک بھی سلطان معز الدین سام کا غلام ہے یہ فرمانروا اپنی جوانمردی و آزادانہ شجاعت کی وجہ سے مشہور زمانہ تھا

سلطان معزالدین سام نے دہلی کی حکومت اس کے سپرد کردی اور اس نے سرزمین ہند میں فتوحات حاصل کیں اور عجیب وغریب کارنامے اس کی ذات سے ظہور میں آئے۔

ملک ناصرالدین قباچہ۔ یہ بھی سلطان معزالدین سام کا غلام ہے جس وقت اس کا مالک فوت ہوگیا اُس نے اُچہ وملتان وسندھ پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کرلی۔

سلطان شمس الدین التمش۔ بعض مورخین اس کو سلطان معزالدین سام اور بعض سلطان قطب الدین ایبک کا غلام خیال کرتے ہیں سلطان قطب الدین ایبک کے فوت ہونے بعد چونکہ اس کے فرزند آرام شاہ کو غلبہ وکامیابی نہ میسر ہوسکی حکومت و سلطنت سلطان شمس الدین التمش کے جانب منتقل ہوگئی۔

سلطان غیاث الدین بلبن۔ یہ فرمانروا سلطان شمس الدین التمش کا غلام ہے اس کو توران سے ہندوستان میں لے آئے تھے یہ فرمانروا اپنی اوائل عمر میں خطاب الغ خانی سے ممتاز رہا بعداس کے یہ خود تخت حکومت پر بیٹھا۔

سلطان محمد بن سلطان ملک شاہ سلجوقی۔ سلطان محمد بعض افراد کے معروضات کی وجہ سے اپنے آخر حصہ عمر میں جبکہ اپنے بھائیوں کی جنگ سے فارغ ہوگیا ہندوستان میں آیا اور ایک کثیر جماعت کو قتل کر کے ایک پتھر کے بت پر جس کا وزن دس ہزار من تھا قبضہ کیا ہندیوں نے سلطان کو یہ پیام دیا کہ اگر آپ اس بت کو واپس کردیں تو ہم اس کے ہم وزن موتی آپ کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن سلطان نے اس امر کو قبول نہ کیا۔

سلطان جلال الدین منکبرنی۔ سلطان محمود خوارزم شاہ نے قاآن بزرگ چنگیز خاں کی سپاہ سے شکست کھائی اور فرار ہوکر جزیرہ اسکون میں پناہ گزیں ہوا جلال الدین اس کا فرزند بھی اس کے ہمراہ تھا سلطان خوارزم شاہ فوت ہوا اور سلطان جلال الدین خوارزم شاہ خراسان آیا اور خراسان سے غزنی میں داخل ہوا اور چنگیز خانی لشکر سے شدید معرکہ آرائی کر کے کامیاب ہوا چنگیز خود اس کی سرکوبی پر آمادہ ہوا سلطان جلال الدین حریف کے مقابلے کی تاب نہ لاسکا اور ہندوستان آیا اس باشکوہ فرمانروا نے دریائے سندھ تک اس کا تعاقب کیا اور دوبارہ فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں لڑائی ختم ہوئی اور سلطان جلال الدین گھوڑے پر سوار اپنا چتر ہاتھ میں لئے ہوئے دریائے سندھ میں کود پڑا اور اس طوفان خیز دریا کو طے کرکے دشمن کے مقابلے میں آکر ٹھہرا اور گھوڑے کی

زین اور اپنا لباس دھوپ میں ڈال دیا اور اپنا چتر زمین میں گاڑ کے اس کے سایہ میں بیٹھ گیا چنگیز خاں اس واقعہ کو دیکھ کر متعجب و متحیر ہوا اور اس کی اس شجاعت پر بیحد آفریں کی سلطان جلال الدین نے دو شبانہ روز اس مقام پر بسر کئے اس کے لشکریوں میں سے صرف پچاس آدمی آکر اس سے ملے خوارزم شاہ نے لاٹھیاں درخت سے کاٹیں اور اہل ہند کے ایک گروہ پر شبخون مارا اور بیشمار غنیمت اس کے ہاتھ آئی تھوڑی مدت میں دس ہزار سوار اس کے گرد جمع ہو گئے سلطان شمس الدین التمش اس واقعے سے اندیشہ میں مبتلا ہوا اور لڑائی پر اس کا دل قائم نہ ہوا سلطان جلال الدین دو سال تک ہندوستان میں جنگ کرتا رہا اور اکثر آباد مقامات پر قابض ہوگیا ان واقعات کے بعد سلطان جلال الدین عراق فتح کرنے کے لئے کیچ و مکران کی راہ سے واپس گیا۔ بعض مورخین نے یوں لکھا ہے کہ جس وقت سلطان جلال الدین خوارزم شاہ کے گرد ایک ہزار فوج جمع ہوگئی اور وہ دہلی کی طرف متوجہ ہوا تو اور ایک پختہ کار شخص کو سلطان شمس الدین التمش کی خدمت میں روانہ کرکے کسی مقام پر سکونت پذیر ہونے کی خواہش ظاہر کی سلطان شمس الدین التمش نے اپنی اپنی دور اندیشی سے اس امر کو قبول نہ کیا اور ایلچی کا پختہ کار افراد کے قاعدہ کے مطابق زہر دیکر کام تمام کیا اور سلطان جلال الدین کے پاس نایاب تحفہ جات بھیجکر اس کو ایران روانہ کردیا۔

ترمنی نوئیں۔ یہ چنگیز خاں معتمد امیر ہے سلطان جلال الدین کی سرگزشت کے پیش آنے کے بعد یہ ہندوستان آیا اور ملتان پر قابض ہوگیا ناصر الدین قباچہ اس ملک کا حاکم تھا اس لئے خزانہ کا دروازہ کھول دیا اور سپاہ کے دل کو اپنے ہاتھ میں لیکر ہمت و مردانگی سے اس کا مقابلہ و مدافعت کی۔

ملک خان خلج۔ یہ خوارزم شاہی امیر ہے ملک خاں سندھ آیا ناصر الدین قباچہ نے اس سے جنگ کی اور اپنی شجاعت اور جوانمردی سے حریف پر غالب آیا اور خلجی مارا گیا۔

طاہر۔ یہ چنگیز خانی امیر ہے سلطان معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش کے عہد حکومت میں فتح ہندوستان کا خیال خام اس کے دل میں آیا اور یہ ہند پر حملہ آور ہوا اس وقت ملک قراقش سلطان کی جانب سے لاہور کی حکومت پر مامور تھا ایک شب اپنی کم ہمتی و نا اتفاقی کے سبب سے یہ دہلی کی طرف روانہ ہوگیا اور شہر تاراج کیا گیا۔

منکویہ۔ یہ ہلاکو خانی امیر ہے سلطان علاء الدین مسعود شاہ کے عہد فرمانروائی میں یہ اوچھ آیا اور سلطان اس سے جنگ کے لئے روانہ ہوا بادشاہ اب بیاہ کے کنارے پہنچا اور دشمن خراسان کی جانب واپس گیا منکویہ کے ہندوستان آنے کے ایک سال قبل کچھ حصہ چنگیز خانی سپاہ کا بنگالہ میں آیا طغان خاں سلطان علاء الدین مسعود شاہ کی جانب یہاں کا حاکم تھا اس میں اور چنگیز خانی سپاہ میں لڑائی ہوئی جنگ کے بعد فریقین میں صلح ہوگئی سلطان ناصر الدین محمود شاہ کے زمانے میں چنگیز خانی سپاہ پنجاب میں داخل ہوئی اور واپس گئی ساری نوئین۔ ساری نوئین معہ جرار لشکر کے سندھ آیا سلطان ناصر الدین نے الغ خاں کو اس جانب نامزد فرمایا اور عقب میں خود بھی روانہ ہوا لیکن حریف واپس گیا۔

تیمور نوئین۔ ہلاکو خاں کے عہد میں یہ امیر بیشمار لشکر کے ہمراہ ہندوستان آیا اور سلطان غیاث الدین کے فرزند قدر خاں سے لاہور و دیپالپور کے درمیان میں سخت جنگ ہوئی اس جنگ میں قدر خاں شہید ہوا قدر خاں شجاع مدبر و عاقل و علم دوست تھا دوبار اس نے تحائف وہدایا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کی خدمت میں روانہ کئے شیخ سے ہند آنے کی استدعا کی شیخ نے جواب میں لکھا کہ میرا آنا ممکن نہیں ہے لیکن سفینہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اس کے لئے بھیجدیا اسی سانحہ کے دوران میں امیر خسرو ہندوستان وارد ہوئے امیر خسرو نے قدرے حالات اپنے قصیدہ میں بھی تحریر کئے ہیں اس واقعہ کے بعد سات سال تک پھر کوئی بیگانہ لشکر ہندوستان نہیں آیا۔ عبداللہ خاں۔ ہلاکو خاں کے نواسہ عبداللہ خاں نے کابل کی راہ سے ہندوستان کا رخ کیا سلطان جلال الدین اس کی مدافعت کے لئے کھڑا ہوا اور بگرام میں فریقین میں سخت معرکہ آرائی ہوئی لیکن حریف مخالف صلح کے ساتھ واپس گیا۔

الغور۔ چنگیز خاں کا نواسہ معہ اکثر سرداران فوج کے سلطان جلال الدین خلجی کی خدمت میں حاضر ہوا سلطان نے اس کو اپنی دامادی میں قبول کیا سلطان علاء الدین خلجی کی تخت نشینی کے ابتدائی زمانے میں الغور قلیل تورانی سپاہ کے ہمراہ دریائے سندھ سے پار گذر گیا سلطان علاء الدین نے ظفر خاں اور الغ خاں کو معہ دیگر امیروں کے الغور سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور مغلوں کو شکست ہوئی اور ایک حصہ مغل سپاہ کا گرفتار ہوا اور بیشتر حصہ فوج کام آیا۔

صلدی۔ یہ بھی مغل امیر ہے تقریباً اسی زمانے میں یہ بھی سندھ آیا اور سیوستان پر

قابض ہوگیا سلطان نے ظفر خاں کو معہ اکثر امیروں کے اس مہم پر نامزد فرمایا ظفر خاں قلیل مدت میں ان پر غالب آگیا اور صلدی کو مقید کر کے سلطانی بارگاہ میں روانہ کر دیا۔

قتلغ خواجہ۔ قتلغ خواجہ نے بھی اسی سال معہ بیشمار لشکر کے دریائے سندھ کو عبور کیا اور متواتر کوچ کر کے دہلی کے قریب پہنچا چونکہ قتلغ خواجہ کے دماغ میں دیگر خیالات جاگزیں تھے لہذا اس نے کسی شہر کو لوٹ کر تباہ نہیں کیا سلطان علاءالدین اس سے جنگ کرنے کے لئے باہر نکلا ظفر خاں نے دشمن کو شکست دی اور اٹھارہ کوس تک اس کے تعاقب میں چلا گیا امرا نے اپنے حسد کی وجہ سے اس کا ساتھ نہ دیا دشمن نے لوٹ کر ظفر خاں کو گھیر لیا ہر چند حریف نے اس سے مستحکم وعدے کئے مگر ظفر خاں نے قبول نہ کیا اور مردانہ وار میدان جنگ میں اپنی جان دی۔

طرغی نوبان۔ جس زمانے میں کہ سلطان علاءالدین نے چتور کا محاصرہ کر رکھا تھا اس نے قابو پایا اور جرار لشکر کے ہمراہ ہندوستان آیا سلطان نے چتور کو فتح کر کے اس سے جنگ کے لئے تعجیل کی طرغی نے دہلی سے پانچ کوس کی مسافت پر دریائے جون کی تمام راہوں کو مسدود کر دیا سلطان علاءالدین شہر سے باہر نکلا اور اسی زمانے میں اس نے ایک حصار تیار کیا لڑائی کے بعد طرغی ناکام واپس گیا۔

علی بیگ وترتاک۔ یہ ہر دو فرزندان چنگیز خاں معہ تیس ہزار سواروں کے دامن کوہ امروہہ میں داخل ہوئے سلطان علاءالدین نے ایک لشکر کو ان کی جنگ کے لئے مقرر کیا خونریز جنگ کے بعد ہر دو حریف گرفتار کر لئے گئے اور دیگر اشخاص کو سزا دیکر پامال کیا گیا۔

کبک مغل۔ یہ امیر دوسرے سال معہ جرار لشکر کے پہنچا اور لڑائی کے میدان میں مقید ہوگیا دوسرے سال تیس ہزار مغل کوہ سوالک کی راہ سے ہندوستان میں داخل ہوئے سلطان علاءالدین نے ایک منتخب لشکر ان کی سرکوبی کے لئے نامزد فرمایا سلطانی لشکر نے گذرگاہوں کو مسدود کر دیا اور نہایت ہوشیاری و خبرداری کے ساتھ مقامات مناسب میں قیام پذیر ہوگئے واپسی کی حالت میں بیشمار مغل مارے گئے اور کچھ حصہ ان کی فوج کا گرفتار ہوا۔

اقبال ہند۔ یہ امیر بھی سلطان علاءالدین کے عہد حکومت میں معہ سپاہ مغل کے

ہندوستان میں آیا اور میدان جنگ میں اس نے اپنی جان دی اس واقعہ کے بعد پھر کسی مخالف نے ہندوستان کا رخ نہ کیا اور نہ حملہ آور ہوا اور نہ جنگ کی نوبت آئی۔

خواجہ رشید جامع رشیدی۔ خواجہ رشید کو سلطان محمد خدا بندہ نے سلطان علاؤالدین کے فرزند سلطان قطب الدین کی بارگاہ میں پیام گزاری کے لئے روانہ کرکے دوستی وانبساط کو مستحکم کیا۔

صاحبقرانی۔ جس وقت دہلی کی فرمانروائی سلطان محمود نبیرۂ سلطان فیروز تک پہنچی اور وزارت ملوخاں کے قبضۂ اقتدار میں آئی تو خدام سلطنت کی قدردانی اور کارشناسی میں فرق آگیا اور جہانبانی مرتبہ رونق سے گر گئی اسی زمانے میں صاحبقراں ہندوستان میں رونق افروز ہوئے چنانچہ قدرے معرض بیان میں آچکا ہے باوجود اس کے کہ آباد ملک آپ کے قبضے میں آچکا تھا ایسی قابل قدر غنیمت کو آپ نے قبول نہ فرمایا اور اپنی وطن دوستی کی وجہ سے واپس تشریف لے گئے۔

فردوس مکانی۔ آپ کے حالات اول دفتر میں نہایت وضاحت وسیرابی کے ساتھ معرض بیان میں آچکے ہیں۔

جہانبانی۔ جس وقت گوہر شہنشاہی کی تابش کا زمانہ قریب پہنچا جنت آشیانی چند ناکامیوں کے بعد ہندوستان میں رونق افروز ہوئے چنانچہ قدرے حالات حوالۂ قلم ہو چکے ہیں خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ قبلۂ عالم کی معدلت نوازی اور مرتبہ شناسی سے ہندوستان ہفت اقلیم کے بہترین افراد کا مخزن بن گیا ہے اور ہر شخص مختلف طریق سے اپنے دلی مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔

لیکن یہ طویل وعظیم الشان داستان کبھی ختم نہ ہوگی اس لئے کہ بیشمار تارکان دنیا و نیز دنیا طلب افراد کا گزر اس دیار میں ہوا مثلاً حسین بن منصور حلاج۔ ابو معشر بلخی منجم خواجہ معین الدین حسن سنجری۔ خواجہ قطب الدین اوشی۔ شیخ عراقی۔ شیخ سعدی۔ میر حسینی۔ سید علی ہمدانی اور مثل ایسے دیگر افراد۔

اولیائے ہند

چونکہ مصنف ان برگزیدگان بارگاہ الٰہی کی درگاہ کا دریوزہ گر ہے اور اس گروہ مبارک کی محبت میری فطرت میں شامل ہے لہذا چند مقدس افراد کے حالات جن کا وطن یا خوابگاہ یعنی مزار اس وسیع مملکت یعنی ہندوستان میں واقع ہے معرض بیان میں لاکر اس گرامی نامے کی تکمیل کرتا ہوں تاکہ اس کتاب کی مقبولیت کا عظیم الشان سلسلہ انسانی قلوب میں پیدا ہو اور مجھ کو سعادت دائمی کا وسیلہ حاصل ہو اور اس طرح باغ حقیقت کی خوشبو سے اپنے دل و دماغ کو شاداب و معطر کر کے اپنے رنج و کوشش و محنت کا صلہ حاصل کروں

اولیا، ولی کی جمع ہے اور یہ لفظ ولی سے جس کے معنی قرب کے ہیں ماخوذ ہے اس لیے کہ اولیا قرب الٰہی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ولایت بکسر واؤ مرتبۂ تلوین کے لیے مخصوص ہے اور ولایت بفتح واؤ مرتبۂ تمکین کے لئے۔ اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ تلوین سے مراد مرتبۂ عاشقی ہے اور تمکین سے مرتبۂ معشوقی۔ اور جو شخص صفت اولیں یعنی مرتبۂ تلوین پر فائز ہے اس کو ولی اور جس کو مرتبۂ تمکین حاصل ہے اس کو والی کہتے ہیں۔ محققین نے لفظ ولایت کی ایک دوسری تشریح بھی کی ہے یعنی ولایت بفتح واؤ سے قُرب انبیا مراد ہے اور بکسر واؤ سے قرب اولیا۔ کتب اسلاف میں بیشمار تصریح لفظ ولایت کی مرقوم ہیں لیکن مقبول ترین تشریح یہ ہے کہ ولی خدائے بیمثال کا عارف اور بزرگ ہمت ہو اور بجز خدا کے اور کسی جانب

مائل نہ ہو۔ مجھ کو سخت حیرت ہے کہ ذرّہ امکان کو آفتاب وجوب سے کیا نسبت اور منتہی کو غیر منتہی سے کیا ارتباط ہو۔ ولی میرے نزدیک وہ ہے جو چار عمدہ و بہترین عادات رکھتا ہو اور آٹھ بدعات سے کنارہ کش رہے اور اپنے عرفان سے نفس ہزار فتنہ کے ساتھ جنگ کرکے کامیابی حاصل کر چکا ہو اور اب ایک لحظہ بھی نفس کی مکاریوں سے غافل نہ ہو۔ یہ مرتبۂ بزرگ بجز خدا کی مدد یا قسمت کی رہنمائی کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

اگرچہ بیشتر یہ مرتبہ بالواسطہ یعنی مرشد کی امداد سے حاصل ہوتا ہے لیکن بعض حضرات بلا واسطہ بھی اس مرتبے تک پہنچتے ہیں۔ قسم ثانی کے اولیا کو اویسی کہتے ہیں۔ ان وجوہ سے حالات حضرت خواجہ اویس قرنی اور چند دیگر اولیا کے معرض بیان میں لاتا ہوں۔ اول گروہ کو صاحب کشف المحجوب نے بارہ سلسلوں پر منقسم کیا ہے لیکن ان بارہ سلاسل میں سے دو آخری سلسلوں کو غیر معتبر خیال کیا گیا ہے۔ سلاسل کے اسمائی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ محاسبیاں، قصاریاں، طیفوریاں، جنیدیاں، نوریاں، سہیلیاں، حکیمیاں، خرازیاں، خفیفیاں، شطاریاں، حلولیاں، غلطیالیاں، حلاجیاں۔ پہلے گروہ کی سرچشمہ فیض ابی عبداللہ حارث بن محاسبی کی ذات ہے۔ آپ علوم ظاہر و باطن کے جامع تھے اور نشیب و فراز دینی و دنیاوی اور راہ تصوف سے بخوبی واقف اور استاد زمانہ تھے۔ آپ صاحب تصانیف بھی ہیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ اپنے نفس و حالت کی درستی میں کوشش بلیغ فرماتے تھے لہٰذا آپ کا لقب محاسب قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا گروہ حمدون پسر احمد بن عمار قصار کا مقلد ہے۔ آپ کی کنیت ابو صالح ہے، بیشتر آپ نے علوم ظاہر کو حاصل کیا اور سلیم بن حسین باروسی اور ابو تراب نخشبی اور علی نصیر آبادی سے فیوض حاصل کئے اور ابو حفص حداد کے ہمراہ رہتے تھے۔ آپ پایۂ کمال پر پہنچے تمام مخلوق آپ پر لعن و طعن کرتی تھی۔ ۲۷۱ھ ہجری نیشاپور میں آپ نے رحلت فرمائی۔

تیسرے گروہ نے طیفور بن عیسیٰ بسطامی سے راہ ہدایت حاصل کی آپ کی کنیت بایزید ہے۔ آپ کے جدّ اعلیٰ سروش نام مجوسی مذہب اور بسطام کے ذی عزت افراد میں تھے آپ نے عنفوان جوانی میں علوم ظاہر حاصل کئے

اور مرتبۂ اجتہاد پر پہنچے۔ بعد اس کے آپ علوم رسمی سے دست بردار ہو گئے اور علم حقیقی کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ احمد خضرو ابو حفص و یحییٰ معاذ کے ہمسر تھے۔ شفیق بلخی کو بھی آپ نے دیکھا تھا۔ ۲۶۱ھ یا بروایت دیگر ۲۳۴ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

چوتھے گروہ نے سید الطائفہ شیخ الطریقت جنید بغدادی سے ارادت حاصل کی سید الطائفہ کی کنیت ابو القاسم اور لقب قواریزی زجاج و خزار ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار شیشے کی تجارت کرتے تھے اور آپ ریشمی خز بنتے تھے اگرچہ آپ کے بزرگوں کا وطن نہاوند ہے لیکن سید الطائفہ کا مولد بغداد ہے۔ آپ نے سری سقطی و حارث محاسبی و محمد قصاب سے علم حقیقت کی تعلیم پائی اور خزاز و رویم و شبلی و نوری نے آپ سے علوم حقیقت کو حاصل کیا شیخ ابو جعفر حداد کہتے ہیں کہ اگر عقل مرد ہوتی تو جنید کی صورت میں ظاہر ہوتی۔ ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ یا ۲۹۹ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

پانچواں گروہ نوری سیراب دل کا، جن کا اصل نام احمد بن محمد اور بعض کے نزدیک محمد بن محمد مشہور بہ ابن بغوی ہے۔ پیرو ہے آپ کے والد خراسانی تھے اور آپ کا مولد و منشا بغداد ہے آپ عارف کامل اور خوش افعال تھے آپ سری سقطی اور محمد قصاب اور احمد ابی الجوازی کی صحبت میں رہے۔ ذوالنون مصری کو بھی آپ نے دیکھا تھا جملہ افراد آپ کو شیخ جنید کا ہمسر بلکہ اُن سے کچھ بیشتر خیال کرتے ہیں۔ ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ یا ۲۹۹ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

چھٹویں گروہ کو سہیل بن عبداللہ تستری سے عقیدت و نیازمندی حاصل ہے آپ علوم حقیقت میں ذوالنون مصری کے شاگرد ہیں اور اسی مبارک راہ کے عالی مرتبہ افراد میں سے ہیں۔ آپ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کے ہمعصر ہیں۔ اسی سال کی عمر آپ نے پائی۔ ماہ محرم ۲۸۶ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔

ساتواں گروہ محمد بن علی حکیم ترمذی کے دامن سے وابستہ ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ابو تراب نخشبی، احمد خضرویہ و ابن جلا آپ کے ہمنشیں تھے۔ آپ کو علوم ظاہر و باطن پر غلبہ حاصل تھا آپ کی تصانیف بیشمار ہیں اور آپ کے خرق عادات و کرامات

بیحد مشہور ہیں۔
آٹھواں گروہ ابو سعید خزار کی عقیدت دنیاز مندی کے زیر اثر ہے۔ آپ کا نام احمد بن عیسیٰ بغدادی ہے۔ آپ حضرات صوفیہ کی عقیدت و محبت کی وجہ سے مصر میں آئے اور مکۂ معظمہ میں مجاور رہے آپ موزہ دوزی کرتے تھے۔ علوم حقیقت میں آپ محمد بن منصور طوسی کے شاگرد ہیں۔ آپ ذوالنون مصری، ابو عبید بسیری، سری سقطی و بشر حافی کے ہمنشیں ہیں اور ان حضرات سے فیوض اور اُن کی صحبت سے سعادت حاصل کی۔ چار سو تصانیف آپ نے لکھیں۔ جاہل و ناواقف افراد آپ کو کافر جانتے تھے ۲۸۶ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ خواجہ عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ مشائخ میں سے کسی شیخ کو میں نے علم توحید میں آپ سے بہتر نہیں پایا۔
نواں گروہ ابو عبد اللہ محمد بن خفیف کے آستانے کا دریوزہ گر ہے آپ کے والد بزرگوار کا وطن شیراز ہے آپ علم حقیقت میں شیخ ابو طالب کے شاگرد ہیں۔ آپ خداوند علم صورت و معنی ہیں آپ نے خزرج بغدادی و رویم کو دیکھا ہے اور کتانی و یوسف بن حسین رازی و ابو حسین مالکی و ابو حسین مزین و ابو حسین دراج اور اکثر بزرگان دین سے آپ نے ملاقات کی۔ آپ کی تصانیف بیشمار ہیں۔ ۳۳۱ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔
دسویں جماعت ابو العباس شتاری کی تعلیم یافتہ و فیض یافتہ ہے آپ کا نام قاسم ہے۔ آپ احمد بن سیار مروزی کے نواسے اور ابو بکر واسطی کے شاگرد ہیں آپ نے علوم ظاہر و باطن حاصل کئے اور اپنی خوش اعمالی سے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے ۳۴۲ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔
گیارھویں جماعت کے پیشرو ابو حلمان دمشقی ہیں۔
بارھویں جماعت کا سرچشمۂ فیض فارس ہے اور یہ جملہ افراد منصور بن حسین حلاج بغدادی کے اصحاب ہیں آپ بجائے حسین کے منصور کے نام سے مشہور رہیں۔ ارباب تصوف ان ہر دو آخری یعنی گیارھویں اور بارھویں گروہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں ہندوستان میں چودہ سلسلے بہ تفصیل ذیل بیان کئے جاتے ہیں:۔ حبیبیاں[۱]، طیفوریاں[۲]، کرخیاں[۳]، سقطیاں[۴]، جنیدیاں[۵]، کازرونیاں[۶]، طوسیاں[۷]، فردوسیاں[۸]، سہروردیاں[۹]، زیدیاں[۱۰]، عباسیاں[۱۱]

ادہمیاں، ہبیریاں، چشتیاں۔ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیؑ کے چار خلیفہ تھے۔ حسنؑ، حسینؑ، کمیل بن زیاد، حسن بصری۔ ارباب تصوف سرچشمۂ سلاسل حسن بصری کو جانتے ہیں۔ حسن بصری کے دو خلیفہ ہیں، حبیب عجمی۔ اول نو سلسلوں پر دروازہ معرفت کا آپ کے وجود سے کھلا۔ وعبدالواحد بن زید۔ اور پانچ آخری سلسلے آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے اور اس کو چودہ خانوادے کہتے ہیں۔ لیکن ان بارہ مقدم سلاسل میں طیفوریوں اور جنیدیوں کا ذکر نہیں آتا۔ حسن بصری کی والدہ ام المومنین امّ سلمہ کی کنیز ہیں۔ ولادت کے بعد آپ کا نام امیر المومنین عمر فاروق نے رکھا۔ آپ یتیم تھے اور اپنے شباب کے زمانے میں آپ موتیوں کی تجارت کرتے تھے آپ نے اپنی قسمت کے ستارۂ روشن کے سبب سے راہ تجرید اختیار کی اور اپنے جسم کو ریاضت میں گھلا دیا اور معنوی طاقت حاصل کی۔ آپ ہر ہفتے وعظ کہتے اور مجلس پند آراستہ کرتے تھے جس دن رابعۂ بصری حاضر نہ ہوتیں، آپ وعظ و مجلس کو ملتوی فرمادیتے تھے بعض اشخاص نے آپ سے عرض کیا کہ ایک بوڑھی عورت کے نہ آنے سے آپ مجلس وعظ کیوں ملتوی فرماتے ہیں۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو غذا ہاتھیوں کے لئے تیار کی جاتی ہے وہ چیونٹیوں کے کام نہیں آتی۔

اول گروہ حبیب عجمی سے اپنی نسبت درست کرتا ہے۔ آپ مالدار تھے اور اپنی زندگی منافقت کے ساتھ بسر کرتے تھے۔ سہروردی کی صحبت سے قدرے آپکی چشم بصیرت وا ہوئی اور بعد ازاں آپ نے حسن بصری کی خدمت میں ہدایت پائی اور تکمیل حاصل کی ایک کثیر جماعت نے آپ سے عرفاں کی دولت حاصل کی۔ ایک دن خواجہ حسن بصری حجاج کے چاؤشوں سے بھاگ کر حبیب عجمی کے عبادتخانے میں داخل ہوگئے۔ سرہنگوں نے حبیب عجمی سے پوچھا کہ حسن کہاں ہے آپ نے جواب دیا کہ عبادت خانے میں ہیں، پیادوں نے خواجہ حسن بصری کو عبادت خانے میں تلاش کیا لیکن وہاں آپ کو نہ پایا، سرہنگوں نے حبیب عجمی کو جھڑکا اور خفا ہو کر کہنے لگے کہ حجاج جو فعل تم لوگوں کے ساتھ کرتا ہے تم لوگ اسی کے قابل ہو۔ حبیب عجمی نے جواب دیا کہ میں نے بجز سچ کے اور کچھ نہیں کہا اگر تم اُن کو نہ دیکھو تو اس میں میرا کیا

قصور ہے۔ پیادے دوبارہ عبادت خانے میں داخل ہوئے اور خواجہ حسن بصری کو تلاش کیا اور نہ پایا سرہنگ غصہ ہو کر واپس ہوئے اور حبیب عجمی پر طنز کرتے ہوئے چلے گئے خواجہ حسن بصری باہر تشریف لائے اور حبیب عجمی سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب تونے عمدہ و بہتر طریق سے حق استادی نگاہ رکھا حبیب عجمی نے جواب دیا کہ اے اُستاد آپ نے میری راستگوئی کی وجہ سے رہائی پائی اگر میں جھوٹ بولتا تو دونوں ہلاک ہو جاتے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن رات کے وقت ایک تاریک مکان میں ایک سوئی آپ کے ہاتھ سے گر گئی اور غیب سے روشنی پیدا ہو گئی۔

طیفور شاہی۔ دوسرا گروہ طیفور شاہی کے دامن ارادت سے وابستہ ہے روایت ہے کہ ایک دن رات کے وقت ایک اندھیرے مکان میں ایک سوئی آپ کے ہاتھ سے گر گئی اور غیب سے روشنی پیدا ہوئی۔ آپ نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا کہ نہیں نہیں میں سوئی کو بجز چراغ کے اور کسی چیز سے ڈھونڈھنا نہیں چاہتا۔

تیسرے گروہ کو معروف کرخی سے فیض باطنی حاصل ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے والد آتش پرست تھے۔ امام رضا کی خدمت میں آپ نے اسلام قبول کیا اور دربانی کی خدمت پائی اور داؤد طائی کی صحبت میں پہنچے اور ریاضت و عبادت شروع کی۔ آپ اپنی صداقت شعاری و راست کرداری کی وجہ سے پیشوائے عالم بن گئے۔ سری سقطی اور اکثر بزرگان دین نے آپ سے فیوض حاصل کئے۔ سنہ ۲۰۰ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی اس وقت گبر و ترسا و یہود آپ کی لاش کے گرد جمع ہو گئے اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ اپنے مذہبی قواعد کے مطابق آپ کی تجہیز و تکفین کرے لیکن یہ امر کسی سے ممکن نہ ہو سکا بوجہ اس کے آپ کا مشرب صلح کل تھا۔

چوتھا گروہ سری سقطی کا مقلد ہے۔ کنیت آپ کی ابو الحسن، آپ کار آگاہ، عالی مرتبہ عارف کامل و صاحب اوصاف پسندیدہ تھے آپ جنید اور اکثر برگزیدگان حق کے اُستاد اور حارث محاسبی و بشر حافی کے ہمعصر اور معروف کرخی کے شاگرد ہیں۔ آپ کی تعریف مجھ ناشناسا کی طاقت سے باہر ہے۔ سنہ ۲۵۳ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

پانچواں گروہ سید الطائفہ جنید بغدادی کا پیرو ہے۔
چھٹواں گروہ ابو اسحٰق بن شہریار کے حلقۂ ارادت سے وابستہ ہے۔ آپ کے والد نے دین زردشتی کو ترک کر کے اسلام کو اختیار کر لیا۔ آپ نے شیخ ابو علی فیروز آبادی سے فیض حاصل کیا اور دیگر بزرگان دین سے بھی ملاقات کی اور علوم ظاہر و باطن حاصل کئے ۴۲۶ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔
ساتویں گروہ کو علاء الدین طوسی سے عقیدت و نیازمندی حاصل ہے آپ کے اور شیخ نجم الدین کبریٰ کے برادرانہ تعلقات تھے۔
آٹھواں گروہ شیخ نجم الدین کبریٰ سے عقیدت رکھتا ہے۔ آپ کی کنیت ابو الجناب اور نام احمد خیوافی اور لقب کبریٰ ہے۔ آپ نے شیخ اسماعیل قصری و عمار یاسر و روزبہان سے فیوض حاصل کئے اور علوم ظاہر و باطن میں مرتبۂ بلند حاصل کیا۔ شیخ مجد الدین بغدادی، شیخ سعد الدین حمویہ، شیخ رضی الدین علی لالا، بالکمال خجندی، شیخ سیف الدین باخرزی اور اکثر اولیا نے آپ کی امداد سے سعادت جاوید حاصل کی ۶۱۸ھ ہجری میں بضرب شمشیر آپ شہید ہو گئے۔
نویں جماعت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی سے عقیدت رکھتی ہے۔ آپ علم ظاہر و باطن میں نہایت عالی مرتبہ تھے آپ کا نسب بارہ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیق پر منتہی ہوتا ہے۔ علم طریقت میں آپ کو شیخ احمد غزالی سے نسبت حاصل ہے بیشمار تصانیف ان کی یادگار ہیں، منجملہ ان کے آداب المریدین آپ کی ایک مشہور تصنیف ہے۔ ۵۶۳ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔
دسواں گروہ شیخ عبد الواحد بن زید کا مقلد ہے۔
گیارھویں جماعت فضیل بن عیاض کی ارادتمند ہے۔ کنیت آپ کی ابو علی کوفی ہے اور بعض کے نزدیک نسبت سکونت بخاری ہے، اس کے علاوہ نسبتیں مذکور ہیں۔ مرو اور باورد کے درمیان ہیں آپ گداگری کے لباس میں راہزنی کرتے تھے۔ آپ اپنی نیک فطرتی کی وجہ سے بیدار ہوئے اور اپنے پسندیدہ اعمال سے سعادت جاوید حاصل کی۔ ۱۸۷ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

بارھواں گروہ ابراہیم ادہم بلخی کو اپنا پیشوا تسلیم کرتا ہے۔ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے آپ کے بزرگ ابتدا سے صاحب حکومت تھے۔ عالم جوانی میں آپ کا ستارۂ اقبال چمکا اور تمام اشیا سے دستبردار ہو گئے۔ آپ سفیان ثوریؒ فضیل بن عیاض و ابو یوسف عنسوی کے ہمنشین تھے۔ علی بکار و حذیفۂ مرعشی اور سلم خواص سے یاران جلیسہ تھے۔ ۱۶۱ھ یا ۱۶۲ھ ہجری میں ملک شام میں آپ نے رحلت فرمائی۔

تیرھواں گروہ شیخ ہبیرۂ بصری کا پیرو ہے۔

چودھویں گروہ کو شیخ ابو اسحاق شامی سے ارادت حاصل ہے شیخ ابو اسحق شامیؒ شیخ علوے دینوری کے مرید ہیں۔ شیخ ابو اسحق قصبۂ چشت میں تشریف لائے اور خواجہ ابو احمد ابدال سر گروہ مشائخ چشت نے آپ سے تعلیم پائی۔ خواجہ ابو احمد ابدال کے بعد آپ کے فرزند شیخ محمد صالح نے چراغ ولایت روشن کیا۔ بعد اس کے خواجہ سمعانی آپ کے بھانجے ولی کامل ہوئے۔ بعد اس کے خواجہ مودود چشتی نے معرفت کامل حاصل کی اور خواجہ مودود کے فرزند خواجہ احمد بھی عارف کامل ہوئے فقر و درویشی کا ہر دو سلاسل مذکورہ کا انحصار نہیں ہے بلکہ جس برگزیدۂ حق نے خدا کی پرستش سے اپنے نفس امارہ کو مردہ کر لیا اور آپ کے معنوی فرزند یکے بعد دیگرے اس چراغ الٰہی کو روشن کرتے رہے اور یہی اصلی وجہ ہے کہ سلاسل جداگانہ قائم ہو گئے یہی وجہ ہے کہ ان بارہ اور چودہ سلاسل کے علاوہ بھی بیشمار سلسلے زباں زد روزگار ہیں جیسے قادری۔

یہ سلسلہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی کا پیرو ہے۔ آپ سید حسنی الحسینی ہیں۔ جیل ایک قریہ بغداد کے قریب واقع ہے اور ایک جماعت آپ کو گیلانی کہتی ہے آپ علوم ظاہر و باطن میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپ نے خرقۂ خلافت شیخ ابو سعید مبارک سے پایا آپ کا شجرۂ بیعت چار واسطوں سے شبلی تک پہنچتا ہے۔ آپ کی بزرگی و کرامات نے تمام عالم کو آپ کا گرویدہ بنالیا۔ آپ ۴۷۱ھ ہجری میں عالم وجود میں آئے اور ۵۶۱ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی

یسوئی یہ گروہ علم حقیقت میں خواجہ احمد یسوئی کا تربیت یافتہ ہے۔ خواجہ احمد یسوئیؒ

لڑکپن کے زمانے میں باب ارسلان نے جو ولی کامل تھے نظر عنایت کی، جب باب ارسلان نے رحلت فرمائی آپ نے خواجہ ابو یوسف ہمدانی سے کمال حاصل کیا۔ ترک آپ کو آتا یسوئی کہتے ہیں آتا ترکی میں باپ کو کہتے ہیں اور ترک اولیاء اللہ کو اسی لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ احمد یسوئی خواجہ ابو یوسف کے حکم سے ترکستان واپس آئے اور طالبان حق کی رہنمائی میں آپ نے اپنی حیات ختم کردی۔ بیشمار کرامات آپ کی بیان کی جاتی ہیں۔ آپ کے چار خلیفہ مشہور و نامور ہوئے جن کے اسماء یہ ہیں۔ منصور اتا، سعید اتا، سلیمان اتا، حکیم اتا۔ ویس ایک آباد حصہ ترکستان کا ہے۔ یہی مقام شیخ کا وطن اور جائے ولادت ہے۔

نقشبندی۔ اس گروہ نے خواجہ بہاء الدین نقشبند سے دولت ولایت حاصل کی آپ کا نام محمد بن محمد بخاری ہے۔ سب سے پہلے خواجہ بہاء الدین نقشبند پر خواجہ محمد بابا سماسی کی نظر عنایت ہوئی اور آپ نے بظاہر تعلیم آداب طریقت کی سید امیر کلال سے جو خلیفہ خواجہ محمد بابا سماسی کے تھے، حاصل کی۔ خواجہ محمد بابا سماسی خلیفہ خواجہ علی رامتنی کے ہیں جو عزیزاں کے لقب سے مشہور ہیں۔ خواجہ محمد بابا سماسی بارہا قصر ہندوان کے قریب یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس خاک سے ایک مرد کی بو آتی ہے یہ عارفان کامل کا قصر ہو جائے گا۔ ایک روز آپ امیر کلال کے مکان سے اس قصر کی جانب گذر رہے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس خوشبو میں اضافہ ہو گیا ہے یقین ہے کہ وہ مرد عالم وجود میں آگیا۔ جس وقت جستجو کی گئی معلوم ہوا کہ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کو تین روز گذر چکے ہیں۔ خواجہ بہاء الدین کے پدر بزرگوار آپ کو خواجہ محمد بابا سماسی کی خدمت میں لے آئے۔ خواجہ محمد بابا سماسی نے فرمایا کہ میں نے اس کو اپنی فرزندی میں قبول کر لیا اور احباب کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ بچہ وہی شخص ہے جس کی خوشبو مجھے معلوم ہوئی تھی۔ یہ بچہ تمام عالم کا پیشوا ہوگا۔ خواجہ محمد بابا سماسی نے امیر کلال سے فرمایا کہ میرے فرزند بہاء الدین کی پرورش اور اس پر مہربانی کرنے سے دریغ نہ کرنا اس فرمائش کی پوری تعمیل کی گئی، جس وقت آپ کو علم طریقت سے آگاہی ہو گئی تو امیر کلال نے فرمایا کہ تمہاری ہمت بلند پرواز ہے لہذا تم کو دیگر قلوب سے بھی فیض حاصل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اسی وجہ سے

آپ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن سے اور خلیل اتا سے فیض و فوائد حاصل کیئے اور خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روحانیت سے پایۂ کمال پر پہنچے خواجہ عبدالخالق غجدوانی کو فیض باطن حضرت خضر سے اور ارادت و صحبت خواجہ ابویوسف ہمدانی سے حاصل تھی۔ خواجہ یوسف کے چار خلیفہ تھے۔ خواجہ عبداللہ برخی، خواجہ حسن اندقی، خواجہ احمد یسوئی، خواجہ عبدالخالق غجدوانی۔ خواجہ ابویوسف نے شیخ ابوعلی باریدی سے فیض حاصل کیا اور شیخ ابوعلی نے شیخ ابوالقاسم گرگانی سے اور شیخ ابوالقاسم گرگانی نے دو شخصوں سے یعنی حضرت جنید و خواجہ ابوالحسن خرقانی، خواجہ ابوالحسن خرقانی نے بایزید بسطامی سے اور بایزید بسطامی نے امام جعفر صادق سے اور امام جعفر صادق نے دو حضرات سے فیوض حاصل کئے، ایک اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ سے اور امام محمد باقرؑ نے اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؑ سے اور امام زین العابدینؑ نے اپنے والد بزرگوار امام حسین علیہ السلام سے اور دوسرے اپنی والدۂ ماجدہ کے پدر بزرگوار قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اور قاسم بن محمد کو سلمان فارسی سے اور سلمان فارسی کو حضرت ابوبکر صدیق سے دولت عرفاں حاصل ہوئی۔ کہتے ہیں کہ خواجہ بہاء الدین کے پاس کوئی کنیز و غلام نہ تھا۔ آپ سے اس کی بابت سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ بندگی خواجگی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ ایک شخص نے خواجہ بہاء الدین نقشبند سے سوال کیا کہ آپ کا سلسلہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ کوئی شخص سلسلے کی وجہ سے کسی مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ آپ نے شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔

یہی حال مذہب چہارگانہ کا بھی ہے جس شخص نے پایۂ اجتہاد حاصل کر لیا پیشروی اُس کے لئے سزاوار ہو گئی اور مذہب کا چار قسم پر منقسم ہونا کسی قسم کی سختی و وقت نہیں رکھتا۔

میرے لئے یہ امر بہتر ہے کہ میں اس کلام سے اپنے قلم کو روک دوں اور اولیائے ایزدی رحمت کے حالات کو معرض تحریر میں لاکر طلب معرفت کروں لفظ اولیا کے اعداد مطابق اڑتالیس حضرات کو میں نے ہزاروں میں سے منتخب کر کے سرمایۂ سعادت فراہم کر لیا۔

بابا رتن، بابا رتن نصر ترمذی کے فرزند ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالرضا ہے۔ آپ کی ولادت زمانۂ جاہلیت میں ترمذ میں واقع ہوئی، آپ حجاز گئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی حاصل کی اور تمام عالم کا سفر کر کے ہندوستان واپس آئے اکثر اشخاص نے آپ کے اقوال قبول کئے اور ایک جماعت نے بوجہ آپ کی عمر کی درازی کے آپ کے اقوال پر اعتبار نہ کیا۔ ۷۰۰ھ ہجری بھٹنڈہ میں آپ نے رحلت فرمائی اور اسی مقام پر آپ کا مزار ہے۔ شیخ ابن حجر عسقلانی و مجد الدین فیروز آبادی و شیخ علاء الدولہ سمنانی و خواجہ محمد پارسا اور دیگر برگزیدہ حضرات آپ کے معترف اور آپ کی بزرگی و عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔

خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری، آپ غیاث الدین حسن کے فرزند اور نسباً حسنی و حسینی سید ہیں۔ ۵۳۰ھ ہجری میں قصبۂ سنجر میں جو سجستان سے متعلق ہے، پیدا ہوئے۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ کے والد نے وفات پائی۔ ابراہیم قندزی نے جو ایک ولی کامل تھے، خواجہ معین الدین حسن پر توجہ کی جس سے برق سوز ندے آپ کو تعلقات دنیا سے برداشتہ خاطر کیا اور خواجۂ بزرگ رہنما کی جستجو میں مصروف ہوئے۔ آپ ہردن میں جو نیشاپور کا ایک قریہ ہے، تشریف لائے اور خواجہ عثمان چشتی کی خدمت و صحبت میں حاضر ہو کر ریاضت و عبادت میں مشغول ہو گئے اور پیر و مرشد نے خرقۂ خلافت آپ کو عنایت کیا بعد اس کے آپ طلب معرفت میں اور زیادہ مشغول ہوئے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلی اور اکثر بزرگان دین سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ جس سال معزالدین سام دہلی پر قابض ہوا آپ دہلی تشریف لائے اور گوشہ نشینی کے خیال سے اجمیر میں قیام پذیر ہوئے۔ بیشیا چراغ معرفت آپ کی برکت سے روشن ہوئے اور آپ کی امداد سے مخلوقات نے فوائد حاصل کئے۔ ماہ رجب بروز شنبہ ۶۳۳ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار مبارک آپکا اجمیر میں کوہسار کے دامن میں واقع ہے اور آج کل ہر خرد و بزرگ کی زیارت گاہ ہے۔

شیخ علی غزنوی۔ کنیت آپ کی ابوالحسن ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام عثمان بن ابو علی جلابی ہے۔ آپ رسوم دنیا سے کنارہ کش ہو کر زندگی بسر کرتے تھے

اور آپ کا پایۂ عرفان بیحد بلند تھا۔ کتاب کشف المحجوب آپ نے اپنی یادگار چھوڑی اور آپ نے اس میں تحریر فرمایا ہے کہ میں طریق تصوف میں شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی کا پیرو ہوں۔ مزار آپ کا لاہور میں ہے۔

شیخ حسن زنجانی۔ آپ عارف کامل تھے۔ خواجہ معین الدین لاہور میں آپ کی صحبت میں پہنچے۔ آپ کا مزار لاہور میں ہے۔ اکثر افراد اس زیارتگاہ سے سعادت حاصل کرتے ہیں۔

شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی۔ آپ وجیہہ الدین محمد بن کمال الدین علی شاہ قریشی کے فرزند ہیں۔ ۵۶۵ھ ہجری کوٹ کرور صوبہ ملتان میں آپ عالم وجود میں آئے اور صغرسنی کے زمانے میں آپ کے والد بزرگوار نے وفات پائی۔ آپ تحصیل علوم کی غرض سے وطن سے باہر نکلے اور توران و ایران میں علوم حاصل کرکے بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت کی اور خرقۂ خلافت پایا۔ آپ کو شیخ فرید الدین شکر گنج سے بیحد محبت تھی اور ایک مدت تک ہر دو حضرات نے ایک ہی مقام پر بسر کی۔ شیخ عراقی و میر حسینی نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ ۶۶۵ھ ہجری ماہ صفر میں ایک پیر نورانی صورت ایک نامہ سربمہر لے کر آیا اور شیخ صدرالدین آپ کے فرزند کے ہاتھ میں دے کر مکان کے اندر بھیج دیا۔ شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی نے اس خط کو پڑھا اور اسی وقت رحلت فرمائی مکان کے ہر گوشے سے آواز بلند ہوئی کہ دوست دوست سے مل گیا۔ مزار آپ کا ملتان میں ہے۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ بختیار کاکی کمال الدین احمد موسیٰ کے فرزند ہیں۔ قصبۂ اوش جو فرغانہ سے متعلق ہے آپ کا وطن ہے۔ صغرسنی میں آپ کے والد بزرگوار نے وفات پائی۔ پہلے آپ نے حضرت خضر سے فیض حاصل کیا اور رہنما کی جستجو میں دیوانہ بن گئے۔ خواجہ معین الدین چشتی اوش میں تشریف لائے اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے اٹھارہ سال کی عمر میں بیعت کرکے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ حضرت بختیار کاکی نے سفر اختیار کیا اور بغداد اور علاوہ اس کے دیگر مقامات میں اولیائے کاملین سے فیض حاصل کیا اور اپنے مرشد کے دیدار کی تمنا میں ہندوستان تشریف لائے قلیل عرصے تک آپ حضرت بہاءالدین ذکریا ملتانی کے

ہمراہ رہے۔ سلطان شمس الدین التمش کے عہد حکومت میں آپ دہلی تشریف لائے
حضرت خواجہ معین الدین چشتی بھی آپ کی ملاقات کی غرض سے دہلی میں تشریف لائے
اور خواجہ اجمیری چند روز کے بعد آپ کو دہلی میں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے۔
خواجہ بختیار کاکی سے ایک عالم کو فیض پہنچا۔ صبح چہار شنبہ چودھویں ربیع الاول ۶۳۳ سنہ ہجری
میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا دہلی میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔
شیخ فرید گنج شکر۔ آپ جلال الدین سلیمان کے فرزند اور فرخ شاہ کابلی
کی اولاد میں ہیں۔ قصبۂ کھوتوال آپ کا مولد و مسکن ہے۔ ایام شباب میں آپ
علوم رسمی کی تحصیل میں مشغول تھے۔ ملتان میں آپ نے خواجہ قطب الدین
کی ملازمت حاصل کی اور خواجہ صاحب کے ہمراہ آکر خواجہ صاحب کی بیعت
سے اپنے مقصد دلی کو حاصل کیا۔ بعض افراد کا یہ خیال ہے کہ آپ خواجہ کے ہمراہ
دہلی میں نہیں آئے بلکہ درمیان راہ سے اجازت لے کر آپ قندھار و سیستان
تشریف لے گئے اور علم حقیقت کے حصول میں مشغول ہوئے۔ اس کے بعد آپ
دہلی میں تشریف لائے اور خواجہ صاحب کی بیعت و ارادت سے شرف
حاصل کیا۔ آپ نے اپنے نفس کے ساتھ سخت مجاہدے اور جنگ
کر کے اس کو زیر کیا۔ خواجہ کاکی نے اپنی رحلت کے وقت قاضی حمید الدین ناگوری
و شیخ بدر الدین غزنوی اور اکثر بزرگان وقت سے جو اس مجلس میں حاضر تھے ارشاد
فرمایا کہ خرقہ اور اس کے علاوہ دیگر تبرکات جو ان کے پیر و مرشد سے پہنچے ہیں
حضرت شیخ فرید گنج شکر کے حوالے کردیں۔ شیخ گنج شکر اس واقعے سے مطلع ہوئے
اور قصبۂ ہانسی سے دہلی میں تشریف لے آئے اور اس امانت کو لے کر واپس
تشریف لے گئے۔ بیشمار افراد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ روز شنبہ
پانچویں محرم ۶۶۸ سنہ ہجری پٹن (پنجاب) میں جو اس وقت اجودھن کے نام سے
مشہور تھا اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی اور آپ کے مزار اور روضے کی
تعمیر اسی مقام پر عمل میں آئی۔
شیخ صدر الدین عارف۔ آپ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کے فرزند ہیں
اپنے والد بزرگوار کے زمانۂ حیات میں کمالات حاصل کئے اور فخر الدین عراقی

میر حسین سادات نے علم حقیقت میں آپ سے فیوض حاصل کئے۔ ۷۰۹ھ ہجری میں ملتان میں آپ نے رحلت فرمائی اور آپ کا مزار بھی اسی مقام پر ہے۔

نظام الدین اولیا۔ آپ کا نام محمد اور آپ کے والد بزرگوار کا نام احمد دانیال ہے۔ احمد دانیال غزنین سے بداؤن تشریف لائے اور شیخ نظام اولیا ۶۳۶ھ ہجری بداؤن میں پیدا ہوئے قدرے رسمی علوم آپ نے حاصل کئے آپ کو نظام بجاث و محفل شکن بھی کہتے ہیں۔ بیس سال کی عمر میں آپ اجودھن تشریف لے گئے اور شیخ فرید گنج شکر سے بیعت ارادت حاصل کی اور علوم باطن میں کامل ہو کر طالبان حق کی رہنمائی کے لئے پیرو مرشد کے حکم سے دہلی میں قیام اختیار فرمایا۔ آپ کی ذات وفیض تعلیم سے اکثر افراد پایۂ کمال کو پہنچ کر عالی مرتبہ ہوئے، چنانچہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی و امیر خسرو و شیخ علاء الحق مشرقی ہندوستان میں و شیخ اخی سراج بنگالے میں اور شیخ وجیہ الدین یوسف چندیری میں، شیخ کمال مالوے میں، مولانا غیاث دھار میں، مولانا مغیث اجین میں، شیخ یعقوب و شیخ حسام گجرات میں، شیخ برہان الدین غریب و شیخ منتخب و خواجہ حسن دکن میں آپ کے مشاہیر خلفا ہیں۔ چہارشنبہ اٹھارہ ربیع الآخر ۷۲۵ھ ہجری میں بوقت چاشت آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

شیخ رکن الدین ابوالفتح۔ آپ شیخ صدر الدین عارف کے فرزند اور بہاء الدین ذکریا ملتانی کے پوتے ہیں۔ آپ والد بزرگوار اور دادا کے جانشین ہوئے۔ چونکہ سلطان قطب الدین خلجی شیخ نظام اولیا سے رنجیدہ خاطر تھا لہذا شیخ رکن الدین ابوالفتح کو ملتان سے دہلی میں طلب کیا تاکہ شیخ نظام اولیا کی وقعت اور اثر میں کمی واقع ہو جس وقت شیخ رکن الدین ابوالفتح دہلی کے قریب پہنچے، شیخ نظام اولیا نے آپ کا استقبال کیا اور ہر دو بزرگ نے باہم ملاقات کی، سلطان قطب الدین نے شیخ رکن الدین ابوالفتح سے ملاقات کی اور دریافت کیا اس شہر کے رہنے والوں میں سے کس شخص نے آپ کے استقبال میں سبقت کی۔ شیخ رکن الدین ابوالفتح نے جواب دیا کہ

جو اس زمانے کا بہترین و افضل شخص ہے گویا شیخ نے اس طرح پسندیدہ جواب سے سلطان قطب الدین خلجی کی کدورت قلبی کی مدافعت کر دی۔

شیخ جلال الدین تبریزی۔ آپ شیخ سعید تبریزی کے مرید ہیں سفر و سیاحت کے بعد آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی خدمات و ریاضت کے سبب سے آپ نے خلافت پائی۔ آپ خواجہ قطب الدین و شیخ بہاء الدین ذکریا کے محب صادق ہیں شیخ نجم الدین صغریٰ جو دہلی کے شیخ الاسلام تھے شیخ جلال الدین تبریزی کی دشمنی پر آمادہ ہوئے اور اپنی کم فہمی سے ایک بدکار عورت کو اس امر پر آمادہ کیا کہ شیخ کے دامن ولایت کو تہمت سے آلودہ کرے لیکن شیخ بہاء الدین ذکریا کی مدد سے اصل حقیقت ظاہر ہو گئی۔ شیخ جلال الدین تبریزی بنگالے میں تشریف لے گئے۔ مزار آپ کا بندر دیومحل میں ہے۔

شیخ صوفی بدھنی۔ آپ کا وطن اودھ ہے۔ آپ دنیا سے بالکل کنارہ کش رہتے اور بجز خدا کی عبادت کے اور کسی کام میں مشغول نہ ہوتے۔ تھے مورخین نے لکھا ہے کہ شیخ صوفی اور خواجہ قطب الدین کو ایک بسیار جماعت کے ہمراہ مغلوں نے گرفتار کر لیا۔ اسیروں کو بھوک و پیاس نے دیوانہ بنا یا۔ خواجہ قطب الدین نے قوت ولایت سے ہر قیدی کو ایک گرم روٹی اپنی زنبیل سے نکال کر دی اور صوفی نے اپنے ٹوٹے ہوئے کوزے سے تمام قیدیوں کو سیراب کر دیا۔ اسی روز سے خواجہ کو کاکی اور صوفی کو بدھنی کے لقب سے یاد کرنے لگے مزار آپ کا کیتھل میں ہے۔

خواجہ کرک۔ آپ عظیم المرتبہ تارک دنیا سے ہیں۔ آپ مراسم ظاہر سے کنارہ کش زندگی بسر کرتے اور ہمیشہ غیر آباد مقامات میں رہتے تھے خواجہ قطب الدین اوشی نے آپ کے لئے خرقہ بھیجا خواجہ کرک نے اس خرقے کو لے کر آگ میں ڈال دیا۔ خرقہ لے جانے والے نے خواجہ قطب الدین کے روبرو زبان طعن و طنز دراز کی۔ خواجہ قطب الدین نے فرمایا کہ تو جا اور خرقہ طلب کر تاکہ اصل حقیقت تجھ پر ظاہر ہو جائے۔ اس شخص نے خواجہ کرک کے پاس جا کر

خرقہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ اس آتش کدے میں سے اپنا جبہ لے لے لیکن وہی جبہ لینا جو تیرا ہے۔ اس شخص نے خرقے کو مع چند دیگر گدڑیوں کے اس آتشکدے میں پایا اور شرمندہ ہوا۔ مزار آپ کا گڑھ مانک پور میں ہے۔

شیخ نظام الدین ابو المویدہ۔ آپ اپنے ماموں شیخ عبد الواحد بن شیخ شہاب الدین کے مرید ہیں۔ آپ سلطان شمس الدین التمش کے ہمعصر ہیں خواجہ قطب الدین اوشی و شیخ نظام اولیا آپ کی زیارت کو بیحد مبارک جانتے تھے۔

شیخ نجیب الدین محمد۔ آپ شیخ بدر الدین فردوسی سمرقندی کے مرید ہیں شیخ بدر الدین فردوسی مرید و خلیفہ شیخ سیف الدین باخرزی کے ہیں اور شیخ سیف الدین مرید و خلیفہ شیخ نجم الدین کبریٰ کے ہیں۔ آپ اس مقام سے دہلی آئے اور عرصۂ دراز تک انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ بعض افراد کا یہ خیال ہے کہ شیخ نجیب الدین اور عماد الدین طوسی مرید و خلیفہ شیخ رکن الدین فردوسی کے ہیں۔

قاضی حمید الدین ناگوری۔ آپ عطاء اللہ بخاری کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت بخارا میں ہوئی اور سلطان معز الدین سام کے عہد حکومت میں مع اپنے والد بزرگوار کے دہلی تشریف لائے تین سال تک آپ ناگور کی قضاءت پر مامور رہے لیکن دفعتاً ترک دنیا کا خیال آپ کے دل میں پیدا ہوا اور تمامی امور سے دست بردار ہو کر بغداد تشریف لے گئے اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت کی اور خلافت پائی بغداد میں آپ کی اور خواجہ قطب بختیار کاکی کی باہم ملاقات اور دوستی ہو گئی اور آپ حجاز کی سیر سے فارغ ہو کر دہلی تشریف لائے شب پنجم رمضان ۶۴۲ھ ہجری میں بلا کسی شکایت و عارضہ کے آپ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

شیخ حمید الدین سوالی ناگوری۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ احمد ہے ایام شباب میں آپ بیحد حسین و مالدار تھے۔ آپ خدا کی طلب میں تمام اشیا سے دست بردار ہو کر ریاضت و عبادت میں مشغول ہو گئے اور خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے اور آپ کا لقب سلطان التارکین ہے۔ انتیسویں ربیع الآخر ۶۷۳ھ ہجری ناگور میں آپ نے

رحلت فرمائی مزار آپ کا ناگور میں ہے۔
شیخ نجیب الدین متوکل۔ آپ شیخ فرید الدین گنج شکر کے برادر حقیقی اور مرید ہیں شیخ نظام اولیا کہتے ہیں کہ شیخ فرید الدین گنج شکر کی ملازمت کی تمنا میں بداؤن سے دہلی آیا تو پیشتر شیخ نجیب الدین متوکل سے میں نے ملاقات کی اور فیوض حاصل کئے نویں رمضان ۶۶۰ھ ہجری آپ نے رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار بھی دہلی میں ہے۔
شیخ بدر الدین۔ آپ کا مولد اور وطن غزنہ ہے۔ آپ نے عالم رویا میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے دست مبارک پر بیعت کی اور تمام علائق دنیاوی سے دست بردار ہو کر سفر اختیار کیا اور دہلی تشریف لائے۔ آپ نے مقصد قلبی حاصل کیا اور خلافت پائی۔ قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ فرید الدین گنج شکر و سید مبارک غزنوی و مولانا مجد الدین جرجانی و شیخ ضیاء الدین دہلوی و دیگر بزرگان دین نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ پیرانہ سالی اور ضعف کی وجہ سے آپ اپنی جگہ سے اُٹھ نہیں سکتے تھے لیکن سماع کی حالت میں ایسا وجد و جوش آپ پر طاری ہوتا تھا کہ آپ مثل جوان شخص کے رقص فرماتے تھے بعض اشخاص نے آپ سے دریافت کیا ایسے ضعف و پیرانہ سالی کے عالم میں کیونکر تواجد فرماتے ہیں۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ شیخ کون شے ہے حقیقت میں تو عشق ناچتا ہے مزار آپ کا آپ کے مرشد کے مزار کے پائین دہلی میں واقع ہے۔
مولانا بدر الدین اسحٰق۔ آپ منہاج الدین بخاری کے فرزند ہیں۔ بعض افراد کا خیال ہے کہ آپ علی بن اسحٰق دہلوی کے فرزند ہیں۔ مولد و وطن آپ کا دہلی ہے آپ نے علوم ظاہر کی تحصیل کی۔ جس وقت آپ کی مشکلات اس مملکت میں حل نہ ہوسکیں آپ نے بخارا جانے کا ارادہ کیا لیکن اجودھن میں شیخ فرید الدین گنج شکر کی صحبت میں آپ کا کشود کار ہو گیا اور آپ نے بیعت و ارادت حضرت گنج شکر سے حاصل کی اور اپنے جسم مادی کو فنا کرنے کے لئے ریاضت و عبادت میں مشغول ہوئے شیخ فرید الدین گنج شکر نے آپ کو اپنی دامادی میں قبول فرما کر نوازش کی اور خلافت عطا فرمائی۔ اجودھن میں آپ کا مزار موجود ہے۔
شیخ نصیر الدین چراغ دہلی۔ آپ کا نام محمود ہے اور وطن و مولد آپ کا

اودھ ہے۔ آپ سلطان الاولیا شیخ نظام الدین کے مرید و خلیفہ ہیں آٹھویں رمضان ۷۵۷ھ ہجری میں آپ نے اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی۔

شیخ شرف پانی پتی۔ کنیت آپ کی ابو علی ہے آپ آزادانہ زندگی بسر کرتے تھے اپنی تالیفات میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ چالیس سال کی میری عمر تھی جب میں دہلی آیا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی زیارت سے سعادت حاصل کی اور مولانا وجیہ الدین پائلی و مولانا صدر الدین و مولانا فخر الدین ناقلہ و مولانا ناصر الدین و مولانا معین الدین دولت آبادی و مولانا نجیب الدین سمرقندی و مولانا قطب الدین مکی و مولانا احمد خنساری وغیرہ اور علما سے درس و فتویٰ کی اجازت حاصل کی اور بیس سال کا مل اسی شغل میں بسر کئے کہ دفعتاً جذبۂ ایزدی قلب پر طاری ہو گیا اور جملہ علمی کتابوں کو میں نے آب جون میں غرق کر دیا اور سفر اختیار کیا۔ روم میں مولانا شمس تبریزی و مولانا جلال الدین رومی سے میں نے ملاقات کی۔ ان ہر دو حضرات نے جبہ و دستار اور بیشمار علمی کتابیں مجھ کو عنایت فرمائیں۔ ان ہر دو حضرات کے روبرو میں نے ان تمام کتابوں کو دریا میں پھینک دیا بعد اس کے پانی پت میں آیا اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ مزار آپ کا پانی پت میں ہے۔

شیخ احمد نہروالہ۔ آپ کا مقام پیدائش و وطن نہروالہ ہے جو آجکل پٹن کے نام سے مشہور ہے۔ قاضی حمید الدین ناگوری کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی اور خلافت پائی۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی باوجود اپنی دشوار پسندی کے آپ کے بجید معترف تھے۔ مزار آپ کا بداؤن میں ہے۔

سید جلال بخاری الملقب بمخدوم جہانیاں۔ آپ سید محمود بن سید جلال بخاری کے فرزند اور مخدوم جہانیاں کے لقب سے مشہور ہیں۔ شب برات ماہ شعبان ۷۰۷ھ ہجری میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید ہیں اور شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی سے خلافت پائی۔ کہتے ہیں کہ آپ نے جہاں نوردی اختیار کی اور امام یافعی اور اکثر بزرگان دین سے ملے اور دہلی میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے ملاقات کی اور خاندان چشت میں آپ کے خلیفہ ہوئے چہارشنبہ ماہ عید الضحیٰ ۷۸۵ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا اُچھ ملتان میں ہے۔

شیخ شرف منیری - آپ یحییٰ بن اسمٰعیل کے فرزند ہیں جو سر آمد خاندان چشت ہیں۔ آپ نے شیخ گنج شکر سے فیض حاصل کیا - آپ اپنی کم سنی کے زمانے سے کوہستانوں میں عبادت کرتے تھے - آپ شیخ نظام اولیا کے دیدار کی تمنا میں مع اپنے بڑے بھائی کے دہلی آئے لیکن شیخ نظام اولیا رحلت فرما چکے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ شیخ نظام اولیا سے آپ نے ملاقات کی اور ان کے حکم سے آپ شیخ نجیب الدین فردوسی کے پاس گئے اور خلافت حاصل کی شیخ شمس الدین مظفر بلخی و شیخ جمال اودھی المعروف بہ جمال قتال ہر دو حضرات نے شیخ شرف منیری سے خلافت حاصل کی آپ کی بیشمار تصانیف آپ کی یادگار ہیں - منجملہ اُن کے آپ کے مکتوبات معالجۂ نفس کے لئے دوا کا حکم رکھتے ہیں - مزار آپ کا بہار میں ہے۔

شیخ جمال ہانسوی - آپ امام ابو حنیفہ کوفی کی اولاد میں ہیں اور خطابت و فتویٰ نویسی میں مشغول رہتے تھے - آپ اس مشغلے سے دست بردار ہو گئے اور اور شیخ فرید الدین گنج شکر سے بیعت کر کے بلند مرتبہ حاصل کیا - شیخ فرید الدین گنج شکر جس شخص کو خلافت نامہ دیتے تھے اُس کو شیخ جمال ہانسوی کے پاس بھیج دیتے تھے اگر آپ اس خلافت نامے کو قبول فرما لیتے تو وہ جائز قرار پاتا اگر آپ قبول نہ فرماتے تو تو شیخ فرید الدین گنج شکر اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرماتے کہ جمال کی پارہ کی ہوئی چیز کو فرید نہیں جوڑ سکتا - مزار آپ کا ہانسی میں ہے۔

شاہ مدار - آپ کا لقب بدیع الدین ہے - ہندوستان کا ہر خرد و بزرگ آپ کا معتقد ہے اور آپ کے مراتب بیان کرتا ہے - کہتے ہیں کہ آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد طیفوری بسطامی کے ہیں - آپ کا لباس کبھی میلا نہیں ہوتا تھا اور مخلوق سے ارتباط نہیں کرتے تھے - دوشنبہ کے دن آپ کی خلوتگاہ کا دروازہ کھلتا تھا اور سینکڑوں حاجتمند جمع ہوتے تھے اور یہ قاعدہ مقرر تھا کہ جب آدمیوں کا آنا موقوف ہو جاتا اُس وقت آپ وعظ بیان فرماتے اور اسی وعظ کے درمیان میں ہر حاجتمند کا جواب ادا فرماتے اور جو شخص اپنے جواب کو سنتا آپ کی تعریف کرتا ہوا اُٹھ کر چلا جاتا - عجیب و غریب داستان آپ کے بارے میں بیان کی جاتی ہیں - مداریہ سلسلے کی ابتدا آپ کی ذات سے ہے - مزار آپ کا

نکن پور میں ہے۔ ہر سال آپ کی وفات کے دن گروہ گروہ مخلوق دور و دراز مقام سے یہاں آتی اور رنگ برنگ کے علم اپنے ہمراہ لاتی ہے اور مراسم تعظیم بجالاتی ہے۔ قاضی شہاب الدین نے سلطان ابراہیم شرقی کے عہد حکومت میں آپ کے ساتھ مخالفت و دشمنی کی لیکن آخر میں نادم ہوئے۔

شیخ نور قطب عالم۔ آپ شیخ علاء الحق کے فرزند ہیں۔ اصلی نام آپ کا شیخ نور الدین احمد بن شیخ عمر السعد ہے۔ مقام پیدائش آپ کا لاہور ہے۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید و خلیفہ ہیں اور آپ کے پدر بزرگوار اخی سراج کے خلیفہ تھے۔ چند مدت تک شیخ اخی سراج اپنے مقاصد میں ناکام رہے اور سوختگی کی وجہ سے آپ نے مرتبہ عالی حاصل کیا چنانچہ آپ کے مکتوبات اور رسالے آپ کے اندرونی حالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ شیخ حسام الدین مانک پوری شیخ نور قطب عالم کے خلیفہ ہیں ۸۰۸ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا پنڈوہ میں ہے۔

بابا اسحٰق مغربی۔ مقام پیدائش آپ کا دہلی ہے۔ آپ حاجی شیخ محمد کیمی کے مرید ہیں۔ حاجی شیخ محمد کیمی کا سلسلہ چند واسطوں سے سید الطائفہ جنید بغدادی پر منتہی ہوتا ہے۔ شیخ احمد کھتو فرماتے ہیں کہ میں آپ کے ہمراہ دہلی آیا آپ نے اپنا قدیم مکان مجھے دکھلایا اور فرمانے لگے کہ بارہ برس کے سن میں میں فیوض حاصل کرنے کے لئے نکلا اور آزادانہ راہ اختیار کی اور اکثر بزرگان دین سے فیض حاصل کئے اور سرزمین مغرب شہر کیم میں شیخ خاج کی صحبت میں میں نے مقاصد دلی حاصل کئے اور خلافت پائی اور سلطان محمد کے زمانے میں دہلی واپس آیا۔ دہلی میں آپ کی بیحد قدر و منزلت کی گئی۔ خواجہ معین الدین چشتی نے آپ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ آپ کھتو میں گوشہ نشینی اختیار کریں اور آپ نے اسی پر عمل کیا۔

شیخ احمد کھتو۔ آپ کا لقب جمال الدین ہے۔ ۷۳۷ھ ہجری دہلی میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ دہلی کے بزرگ زادوں میں ہیں اور مرید و خلیفہ بابا اسحٰق مغربی کے ہیں نام آپ کا نصیر الدین ہے۔ آپ گردش آسمانی سے ہوا کے طوفان کی وجہ اپنے خاندان سے جدا ہو گئے اور ایک مدت کے بعد آپ نے بابا اسحٰق مغربی کی خدمت میں سعادت حاصل کی اور علوم ظاہر و باطن حاصل کئے۔ حضرت سلطان احمد کے عہد میں

آپ گجرات تشریف لے گئے اور ہر خُرد و بزرگ نے آپ کی بزرگی کو قبول کر کے آپ کی نیازمندی بجالائے بعد اس کے آپ نے عرب و عجم کا سفر کیا اور اکثر بزرگان دین سے ملاقات کی۔ مزار آپ کا سرکھیج احمد آباد میں ہے۔

شیخ صدر الدین۔ آپ سید احمد کبیر بن سید جلال بخاری کے فرزند ہیں جو راجو قتال کے لقب سے مشہور اور اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ نے اپنے بھائی مخدوم جہانیاں اور رکن الدین ابوالفتح سے بھی خلافت حاصل کی سلطان فیروز آپ کی بیحد قدر و منزلت کرتے تھے ۸۰۰ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔

شیخ علاء الدین۔ آپ شیخ بدرالدین سلیمان کے فرزند اور شیخ فرید گنج شکر کے پوتے ہیں۔ آپ بیحد پسندیدہ خصائل و افعال تھے۔ عرفان الٰہی میں آپ نے بلند مرتبہ حاصل کیا۔ آپ کی رحلت کے بعد سلطان محمد نے گنبد آپ کے مزار پر بنوایا۔

سید محمد گیسو دراز۔ آپ مرید و خلیفہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہیں۔ آپ نے علوم ظاہر و باطن میں تکمیل کی اور حسب الحکم اپنے مرشد کے آپ دہلی سے دکن تشریف لائے اور دکن کے تمام خرد و بزرگ نے آپ کی بزرگی و وقعت تسلیم کی ۸۲۵ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا گلبرگہ میں ہے۔

قطب عالم۔ کنیت آپ کی ابو محمد لقب برہان الدین ہے آپ شاہ محمد بن سید جلال مخدوم جہانیاں کے فرزند ہیں ۷۹۰ھ ہجری میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید و خلیفہ ہیں اور شیخ احمد کھتو سے بھی آپ نے خلافت پائی۔ سلطان محمد کے عہد حکومت میں جو دو واسطوں سے سلطان مظفر کا فرزند ہے آپ حسب الحکم اپنے پدر بزرگوار کے گجرات تشریف لائے اور ظاہر و باطن ہر قسم کی بزرگی حاصل کی ۸۵۵ھ ہجری میں آپ نے رحلت کی۔ مزار آپ کا پتوہ احمد آباد میں ہے۔ آپ کے گیارہ فرزند تھے۔

شاہ عالم۔ آپ کا نام سید محمود ہے۔ آپ قطب عالم کے فرزند ہیں۔ انتیسویں ذی قعدہ ۸۱۷ھ ہجری میں آپ پیدا ہوئے اور اپنے پدر بزرگوار سے

آپ نے بعیت کی اور خلافت پائی - آپ نے مرتبۂ ولایت میں بلند پایہ حاصل کیا۔ آپ کے متعلق عجیب وغریب کرامات بیان کی جاتی ہیں - بیسویں جمادی الثانی ۹۴۰ھ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی - مزار آپ کا رسول آباد احمد آباد میں ہے۔

شیخ قطب الدین - آپ شیخ برہان الدین بن شیخ جمال ہانسوی کے فرزند اور شیخ نظام اولیا کے مرید و خلیفہ ہیں - آپ نہ دنیاداروں سے ملتے اور نہ بادشاہوں کے عطیے قبول فرماتے تھے - سلطان محمد خود ہانسی جاکر آپ کو دہلی لایا - مزار آپ کا ہانسی میں ہے۔

شیخ علی پرو - آپ مولانا احمد مہائمی کے فرزند ہیں - آپ علوم ظاہر و باطن کے عارف تھے اور حقائق تصوف کو شیخ محی الدین عربی کی روش پر بیان فرماتے تھے بیشمار تصانیف علمی آپ کی یادگار ہیں جن میں سے اکثر ضائع ہوگئیں۔

سید محمد جون پوری - آپ سید عبداللہ کے فرزند ہیں - آپ اویسی ہیں آپ نے اکثر بزرگان دین کی روحانیت سے فیض حاصل کیا اور صوری و معنوی علوم پر آپ کو غلبہ حاصل ہوگیا - آپ نے اپنی شوریدہ حالی کی وجہ سے مہدویت کا دعویٰ کیا اور اکثر اشخاص آپ کی جانب مائل ہوگئے اور بے انتہا کرامات آپ کی بیان کی جاتی ہیں - آپ گروہ مہدویہ کے پیشوا و رہنما ہیں - سید صاحب جون پور سے گجرات تشریف لے گئے - سلطان محمود کلاں نے آپ کی بیحد عزت و توقیر کی آپ زمانے کی حسد کی وجہ سے ہندوستان میں قیام نہ کرسکے اور ایران کا سفر اختیار فرمایا لیکن فرہ میں آپ نے رحلت فرمائی اور اسی مقام پر آپ کا مزار ہے۔

قاضی خاں - آپ کا نام یوسف اور مقام پیدائش و وطن ظفرآباد ہے - آپ شیخ حسن طاہر کے جن کا لقب کمال الحق ہے مرید و خلیفہ ہیں - آپ نے راجی حامد سے بھی بعیت کی جو شیخ حسام الدین مانک پوری کے مرید و خلیفہ ہیں - آپ نے علم ظاہر و باطن حاصل کیا - آپ کے مرشد نے اپنی زندگی میں اپنے خلفا کو ان کے حوالے کردیا تھا اور اپنی رحلت کے وقت آپ کے مرشد نے اپنے فرزند عبدالعزیز کو بھی آپ کے سپرد کردیا - پندرہ صفر ۹۰۰ھ ہجری میں آپ نے اس

دُنیا سے رحلت فرمائی۔
میر سید علی قوام۔ مقام پیدائش و وطن آپ کا سوانہ ہے۔ آپ شیخ بہاء الدین شطاری کے مرید و خلیفہ ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ آپ نے شیخ خاصا شطاری سے فیض حاصل کیا اور بعض افراد کا خیال ہے کہ جملہ سلاسل سے آپ کو نسبت درست حاصل تھی۔ ۹۰۵ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی مزار آپ کا جون پور میں ہے۔
قاضی محمود۔ آپ شیخ چاند بن شیخ محمد گجراتی کے فرزند ہیں۔ آپ پیر نو میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے مُرید ہیں اور خلافت شاہ عالم سے حاصل کی آپ عشق الٰہی میں مسرور تھے اور اکثر دلسوز اقوال آپ بیان فرماتے تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں آپ ولی کامل ہو گئے اور عجیب داستانیں آپ کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔ جس سال جنت آشیانی سلطان بہادر گجراتی پر غالب و فتحیاب ہوئے۔ اسی سال تیرھویں ربیع الآخر کو آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا پیر نور میں ہے۔
شیخ مودود لاری۔ آپ مرید بابا نظام ابدال کے ہیں آپ نے مولانا عبدالغفور لاری سے قدرے رسمی علوم کی تعلیم پائی اور بیشمار اولیا سے فیوض حاصل کئے۔ آپ مراتب عیانی و بیانی کے بہترین ماہر اور غرائب علوم کے عالم تھے آپ نے شاہ نعمت اللہ ولی اور مولانا شاہ قاسم انوار کو دیکھا تھا۔ رمضان ۹۳۷ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا پانی پت میں ہے۔
شیخ حاجی عبدالوہاب۔ شیخ جلال بخاری کے دو فرزند تھے۔ مخدوم جہانیاں کے والد سید محمود ہیں اور یہ بزرگ سید احمد کی اولاد میں ہیں۔ آپ مرید و شاگرد سید صدرالدین بخاری کے ہیں جو علوم ظاہر و باطن سے واقف تھے ۹۳۲ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔
شیخ عبدالرزاق۔ مقام پیدائش آپ کا جھنجھانہ ہے آپ شیخ شاہ محمد حسن کے مرید و خلیفہ ہیں جو شیخ حسن طاہر کے فرزند ہیں پہلے آپ نے رسمی علوم کی تحصیل کی بعد ظاہری رسوم اور تمام اشیا سے دست بردار ہو کر مقصد اصلی حاصل کیا۔ ۹۴۹ ہجری میں آپ نے اس دارِ ناپائدار سے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا

جھنجھانہ میں ہے۔
شیخ عبدالقدوس۔ آپ امام ابوحنیفہ کوفی کی اولاد میں ہیں۔ آپ کو شیخ محمد بن شیخ عارف بن احمد عبدالحق سے بیعت و خلافت حاصل تھی۔ آپ نے علوم ظاہر و باطن کی تحصیل کی اور خداشناسی میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ بیشمار حقائق آپ سے منقول ہیں۔ جنت آشیانی مع چند واقف حضرات کے آپ کے خلوت کدے میں تشریف لے جاتے اور مجلس وعظ و مناظرہ گرم ہوتی تھی۔ سنہ ۹۵۰ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی دہلی کے قریب گنگوہ میں آپ کا مزار ہے۔
سید ابراہیم۔ آپ معین بن عبدالقادر حسینی کے فرزند ہیں۔ مقام پیدائش آپ کا ایرج ہے۔ آپ شیخ بہاء الدین شطاری کے مرید ہیں آپ جملہ علوم کے بہترین ماہر اور پسندیدہ عادات کے اعتبار سے بےنظیر زمانہ تھے۔ آپ نے تمام عالم کی سیاحت کی سلطان سکندر لودھی کے عہد سلطنت میں آپ دہلی تشریف لائے۔ شیخ عبداللہ دہلوی و میاں لادن و مولانا عبدالقادر بدایون گر اور دوسرے فقراو نامور اشخاص نے آپ کی بزرگی و وقعت کو تسلیم کر کے آپ کے معتقد ہو گئے۔ سنہ ۹۵۳ یا ۹۵۸ ہجری میں آپ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔
شیخ امان۔ آپ کا نام عبدالملک ہے اور آپ عبدالغفور کے فرزند اور شیخ محمد حسن کے مرید ہیں۔ آپ نے اپنے مرشد کے حکم سے شیخ مودود لاری سے گوناگوں علوم حاصل کئے۔ بارہ ربیع الثانی سنہ ۹۵۸ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی مزار آپ کا پانی پت میں ہے۔
شیخ جمال۔ آپ شیخ حمزہ کے فرزند ہیں۔ مقام ولادت و وطن آپ کا دھرسو ہے آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید ہیں۔ باوجود علائق دنیوی کے آپ کو خلوت خاص حاصل تھی آپ کا مزار دھرسو میں ہے۔
اب میں اس داستان کی تکمیل کی غرض سے خضر و الیاس کا تذکرہ کرتا اور بقائے نام کے لئے آستانہ معرفت پر گدائی کرتا ہوں۔
خضر۔ آپ کا نام بلیان ہے۔ آپ کلیان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے فرزند ہیں بعض افراد آپ کو کلیان بن ملکان اور بعض

ملکان بن یلیان بن کلیان بن سمعان بن سام بن نوح کہتے ہیں۔ کنیت آپ کی ابوالعباس ہے اور خضر آپ کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ سفید پوستین پر بیٹھے آپ کے قدم کی برکت سے وہ سبز ہوگئی۔ شیراز سے دو کوس کے فاصلے پر حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں آپ کی ولادت ہوئی اور بعض کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ایک جماعت کا خیال ہے کہ آپ حضرت ابراہیمؑ کی بعثت کی قلیل مدت کے بعد اور ایک گروہ کے عقیدے کے مطابق بعید عرصے کے بعد عالم وجود میں آئے شیخ علاء الدولہ عروہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بیشمار عقد فرماتے ہیں اور فرزند پیدا ہوتے ہیں اور آپ اُن کے نام بھی رکھتے ہیں لیکن کوئی شخص آپ کو پہچان نہیں سکتا ایک سو سال اور سات ماہ گزر گئے ہیں کہ آپ نے ان تمامی امور کو ترک فرمادیا ہے اور آپ کے فرزندوں میں سے بھی کوئی باقی نہیں رہگیا۔ اب آپ بعنوان دلالی اشیا کی خرید و فروخت کیا کرتے ہیں اور منفعت حاصل کرتے ہیں اور روپیہ قرض لیتے ہیں اور رہن کرتے ہیں اور کیمیاگری سے آگاہ اور تمام عالم کے خزانوں سے واقف ہیں آپ خدا کے حکم سے ان خزانوں کو اس کے بندوں کے کاموں میں صرف کرتے ہیں اور خود دست آلود نہیں ہوتے اور اپنی ذات پر صرف نہیں فرماتے۔ آپ نغمے سے بہت خوش ہوتے ہیں اور رقص فرمانے لگتے ہیں۔ آپ اکثر اوقات دن و رات مدہوش رہتے ہیں۔ زمانۂ موجودہ کے ہزار سال پہلے تک ہزار سال کے بعد آپ میں از سر نو شباب کی حالت پیدا ہو جاتی تھی لیکن اس کے ہر ایک سو بیس سال کے بعد آپ کو جوانی حاصل ہوتی ہے۔ شیخ علاء الدولہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ آجکل ہنگام تازگی ہے اور آپ جوانی کے عالم میں ہیں اور زمانۂ ہجرت سے اب تک آپ سات مرتبہ جوان ہو چکے ہیں۔ آپ قطب و ابدال کے ہمنشین ہیں اور وہ آپ کی بزرگی کے مداح ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک دن چند شتربان آپس میں پتھروں سے لڑ رہے تھے ایک پتھر کا ٹکڑا حضرت خضر کے سر پر لگا اور زخم آگیا سر و بازو میں سردی کی وجہ سے آماس پیدا ہو گیا اور آپ تین ماہ تک اسی شکایت میں علیل رہے۔ آپ کی پیغمبری میں اختلاف ہے۔ اکثر اشخاص کا یہی اعتقاد ہے کہ آپ پیغمبر ہیں۔ جناب خضر سکندر ذوالقرنین کے ہمراہ آب حیات کی جستجو میں اس چشمے تک پہنچے اور آپ نے

دراز زندگی پائی۔ کہتے ہیں کہ خضر و الیاس ہر دو حضرات نے آب حیات کو نوش کیا ہے۔ ایک گروہ حضرت خضر کو پیکر روحانی خیال کرتا ہے جو مختلف اجسام میں ظاہر ہوتے ہیں اور آپ کو انسان نہیں تسلیم کرتا۔

الیاس۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے الیاس بن سام بن نوح۔ آپ حضرت خضر کے دادا کے چچا ہیں۔ بعض حضرات حضرت الیاس کے والد بزرگوار کا نام یسین کہتے ہیں اور ایک جماعت اس کے علاوہ آپ کے اسما بیان کرتی ہے بعض اشخاص کا آپ کی نسبت یہ خیال ہے کہ آپ فنحاص بن غرارہ بن ہارون برادر موسیٰ کے فرزند ہیں آپ کی نبوت میں بھی اختلاف ہے۔ قطب و ابدال و خضر آپ کے ساتھ نیازمندانہ سلوک کرتے ہیں۔ آپ کا حلیہ یہ ہے۔ دراز قامت، بزرگ سر، کم گو، بسیار اندیشہ، کثیر الوقار، ہیبت پذیر، حقائق اشیا سے آگاہ۔ کہتے ہیں کہ آپ کو دین موسیٰ کی امداد کے لئے خدا نے حکم دیا تھا اور ساکنان بعلبک کی رہنمائی کے لئے آپ نامزد کئے گئے۔ جب آپ کی نصیحت مفید و کارگر نہ ہو سکی آپ نے پروردگار عالم سے اپنی رہائی کے لئے استدعا کی اور خدا نے قبول فرمایا۔ ایک دن آپ الیسع بن اخطوب کے ہمراہ کوہستان میں تشریف لے گئے تھے کہ ایک اسپ آتشیں مع ساز و یراق کے آراستہ نمودار ہوا، آپ نے الیسع کو اپنی جانشینی کے لئے چھوڑ دیا اور خود اس گھوڑے پر بیٹھ کر نظروں سے غائب ہو گئے۔ ان ہر دو حضرات یعنی خضر و الیاس کی نسبت عجیب و غریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔ حضرت خضر زیادہ تر خشک زمین کی سیاحت فرماتے اور گم کردہ راہ اشخاص کی راہنمائی کرتے ہیں اور حضرت الیاس ساحلوں کا انتظام کرتے ہیں اور بعض اس کے برعکس بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان حضرات کی امداد میں دس دس معقول اشخاص مقرر ہیں اور یہ ہر دو جماعت عرصۂ دراز تک زندہ رہتی ہے۔ بعض واقف کار ان ہر دو حضرات کے وجود کے قائل نہیں ہیں اور الیاس سے قبض[1] اور خضر سے بسط[2] مراد لیتے ہیں۔

---

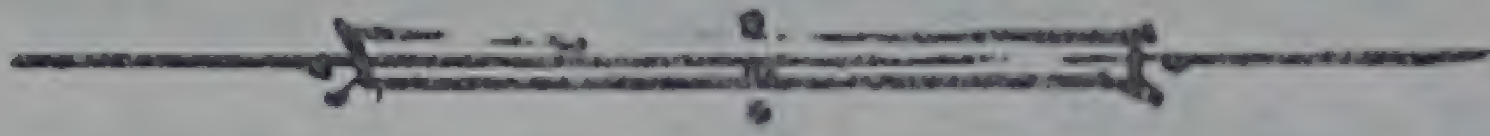
[1] وہ زمانہ جبکہ سالک کے قلب پر تجلیات معرفت کا ورود بند ہو جاتا ہے۔

[2] حالت قبض کا عکس۔

خدا کا شکر ہے کہ قدرے حالات ہندوستان کے معرض بیان میں آ گئے اور کچھ اقوال و افعال ان کے عمدہ و واضح طریق پر حوالۂ قلم کر چکا چونکہ وقت تنگ اور دل افسردہ تھا نہ اُن کے دلائل لکھ سکا اور نہ حکمت یونان و فارس کے ساتھ اُن کی آزمائش و مقابلہ کر سکا نہ ہندی اقوال کے تغیرات کو لکھ سکا اور نہ وہ امور جو اس حیران انجمن کے قلب میں جاگزیں تھے، حوالۂ قلم کر سکا۔ اگر میرا دل اوراق کی سیاہ کاری اور رسمی علوم کے مطالعے کے سبب سے زیادہ افسردہ نہ ہو گیا اور زمانے نے مہلت دی اور میری امداد کی تو پہلے ہندی علوم کو معقول ترتیب کے ساتھ معرض بیان میں لاکر ہر علم کا یونانی و فارسی علوم سے مقابلہ کروں گا اور چند امور جو میری انصاف پسند طبیعت میں جاگزیں ہیں لکھوں گا اور اپنے دشوار پسند دل کے مقبولہ و غیر مقبولہ مسائل کو معرض تحریر میں لاؤں گا۔

قبل اس کے کہ میں اپنے مکان سے باہر آکر مقدس آستانہ شاہنشاہی پر جو حق شناسی کا مرکز ہے اور ہر مذہب کے علما سے ملاقات ہوتی ہے۔ میرے دل میں ہمیشہ سے یہ امر جاگزیں تھا کہ خداوند کریم پانچ مرد عاقل اور پسندیدہ خصائل افراد کی ہمنشینی یعنی ایک عالم متبحر علوم منقول کا اور ایک علم حکمت کا عطا فرمائے جو شناسائے عیانی حکمت اور دانائے بیانی دانش اور فاضل اور ایک صوفی حق شناس اور ایک متکلم بیدار دل اور ایک غیر متعصب حق آگاہ آزاد والاہمت ہو اور اُن سے اس امر کا طلبگار تھا کہ ہر شخص اپنی دوربینی و خداشناسی سے حق کو اپنی معلومات میں مقید نہ جانے اور ہمیشہ اپنی ذات کو نادانی خیال کر کے جستجو میں تیز قدمی سے کام لے تاکہ اس انجمن حقیقت بیں میں ہر ایک اپنے بیانات کو پیش کرے اور اس کے بعد استدلال سے کام لے اور دلیل کو مغالطے سے اور برہان کو اسی قبیل کے دیگر بیانات سے تجہیز دے کر شناخت کرے۔ امید ہے کہ باہمی نزاع کے تکلیف دہ حالات سے نجات حاصل ہو کر اتحاد کی خوشگوار فضا نصیب ہو۔ جب میں عالم تجرد سے نکل کر دنیاوی علائق میں گرفتار ہوا تو میرے بلند پرواز دل میں وسعت پیدا ہوئی اور بجائے پانچ کے چودہ تمنائیں قلب میں جاگزیں ہوئیں اور نو ہندی نژاد نے اضافہ کر دیا اکثر اشخاص کو میں نے دیکھا کہ نامبارک طریق سے قدم اٹھاتے ہیں اور کج روی کی راہ میں

دوری واختلاف کے ساتھ چلتے ہیں اور ہر گروہ اپنے گرد تننے والا مثل کرم پیلہ کے نظر آتا ہے اور اپنی قرار داد میں فنا ہو جاتا ہے اور دیگر افراد کی رسائی کا خیال ترک کر کے لومڑی کی طرح اپنی روش کو ظاہری آرائش سے بہترین ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ اپنی تنگ حوصلگی سے قریب تھا کہ میں دیوانہ وار بند عقل سے باہر ہو جاؤں اور اپنے تار و پود ہستی کو بکھیر ڈالوں کہ دفعتاً میری اقبالمندی کا ستارہ چمکا اور گیتی خداوند کی مہربانیاں میری امداد کے لئے آمادہ ہو گئیں اور اس طرح میں نے ایک حصہ جماعت بیجا غرور سے دست بردار ہو کر نزہتگاہ صلح میں قدرے آرام لیا امید ہے کہ اس خدیو خدا شناساں کی برکت سے وہ انجمن بھی دستیاب و مہیا ہو جائے اور اس دیرینہ آرزو کے چہرے کا حاجت روائی کے گلگونہ سے روشن ہو جائے گی۔



قبلۂ عالم کے حکمت آمیز اقوال

چند آئین جہانبانی اپنی سپاس گزاری اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے معرض تحریر میں لا چکا اب مناسب ہے کہ قبلۂ عالم کے چند حکمت آمیز اقوال بھی ہدیۂ ناظرین کروں تاکہ جہاں پناہ کے آئین کی طرح حضرت کے اقوال سے بھی بنی نوع انسان مستفید ہوں۔

(۱) فرماتے ہیں، مخلوق کو خالق کے ساتھ ایک ایسا تعلّق ہے جو معرض بیان میں نہیں آسکتا۔

(۲) فرماتے ہیں، ہر چیز میں ایک خاصیت ہے جو اُس سے جدا نہیں ہوسکتی چنانچہ دل کے لئے بھی ایک تعلّق لازمی ہے جس کی بنا پر قلب اپنی ذات کو ایک فرد کی محبت سے وابستہ کر دیتا ہے اور رنج وغم کے اسباب کو اُسی ذات کے تعلّقات میں منحصر سمجھتا ہے۔ جو شخص کہ اپنے انوار اقبال سے خدا کی محبّت میں جو بے شبہ ہے ان تمامی تعلّقات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اُس کی رسائی منازل یقین کے انتہائی مقام تک ہو جاتی ہے۔

(۳) فرماتے ہیں، موجودات کو خالق کے ساتھ بجز اس کے اور کوئی خاص علاقہ نہیں ہوسکتا کہ جو مخلوق اپنے خالق کی شناسا ہو وہ مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہو سکتی ہے۔

(۴) فرماتے ہیں کہ ہر شخص جو اُس مقدّس ذات کی نگہداشت کا عادی ہو جاتا ہے تو تمام مشاغل میں کوئی مشغلہ اُس کو اس امر مذکورۂ بالا سے مانع نہیں ہوسکتا۔

(۵) فرماتے ہیں کہ ہندی مستورات دریا اور تالاب اور کنوئیں سے خود پانی بھر لاتی ہیں اور اکثر مستورات چند ظروف کو ایک دوسرے پر رکھ کر سر کے اوپر رکھ لیتی ہیں اور اپنے ہمراہیوں سے باتیں کرتی چلی جاتی ہیں، ہنگام رفتار بلندی و پستی اُن کی مانع و حارج نہیں ہوسکتی۔ چونکہ دل ظروف کی حفاظت کی غرض سے پاسبانی کرتا ہے اس لئے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا تو مرد اپنے مالک کے ارتباط میں کیونکر اُن کے پیچھے رہ سکتے ہیں۔

(۶) فرماتے ہیں کہ جب تجرّد کا معنوی پیوند اُس کے ساتھ ایسا مستحکم ہو جاتا ہے تو نفس ناطقہ کے ارتباط کو خدا کے ساتھ کس کی طاقت ہے جاندانہ کر سکے۔

(۷) فرماتے ہیں کہ زہد پژوہی سے دریوزہ گری میں بلا وجہ مخالفت کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ جو شخص کسی شے کی معرفت اس کے مغائر سے کرتا ہے وہ اس کا بھی بیحد دوستدار ہو جاتا ہے۔

(۸) عقل اس امر کو قبول نہیں کرتی کہ تجرّد میں دیدہ و دانستہ خدا کے حکم کے خلاف عمل کیا جائے لیکن بعض افراد آسمانی کتابوں پر ایمان نہیں لاتے اور بے زبان کو ذات اعلیٰ گویا نہیں جانتے لیکن بعض افراد ایسے بھی ہیں کہ جو ان کے مفہوم میں اختلاف رکھتے ہیں۔

(۹) فرماتے ہیں کہ آسمانی فیض کی بارش ہر فرد پر یکساں ہے لیکن بعض افراد اپنی نارسائی اور بعض بے استعدادی کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوتے چنانچہ کوزہ گر کے بعض اعمال اس کی صداقت کے مؤید ہیں۔

(۱۰) ظاہری مراسم جن کو نوآئین الٰہی کہتے ہیں یہ غافل افراد کی بیداری کے لئے ہے ورنہ خداوند کریم کی ثنا و عبادت دل سے ادا ہو سکتی ہے نہ کہ جسم سے۔

(۱۱) فرماتے ہیں کہ پہلا زینہ بندگی کا یہ ہے کہ سختی کے وقت اپنی پیشانی پر شکن نہ ڈالے اور اس سختی کو طبیب کی کڑوی دوا سمجھ کر شگفتہ روئی کے ساتھ اس کا تحمل کرے۔

(۱۲) فرماتے ہیں کہ بے صورت کو کوئی خواب یا بیداری میں نہیں دیکھ سکتا محض تفکرات کے غلبے سے ایک خیال نمودار ہو جاتا ہے۔ خدا کو خواب میں دیکھنا بھی اسی لئے کے تحت میں داخل ہے۔

(۱۳) بیشتر خدا پرست اپنی حاجتوں کی کامیابی کے خواہاں ہیں نہ کہ خدا پرستی کے۔

(۱۴) فرماتے ہیں کہ کالے بالوں کے سفید ہونے سے امید میں ایک افزائش ہوتی ہے کہ جب ایسا زنگ جو کسی وجہ سے دور نہیں ہو سکتا تقدیر کی نیرنگیوں سے یہ مصفیٰ و مجلّیٰ ہو جاتا ہے تو امید ہے کہ تیرہ دل بھی روشنی سے بدل جائے

اور بصارت ایک دوسرا فروغ حاصل کرے۔
(۱۵) فرماتے ہیں کہ ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے خلاف عمل کرتا ہے اس کی نجات اس پر منحصر ہے کہ وہ اس طریق عمل سے باز آئے لیکن آگاہ دل واقف ہے کہ کوئی شخص خدا کے حکم کے خلاف سرتابی نہیں کر سکتا اسی بنا پر اطبا نے بیمار کے لئے معالجہ تجویز کیا ہے۔
(۱۶) فرماتے ہیں ہر شخص اپنے اندازۂ حال کے مطابق خدا کو ایک نام سے یاد کرتا ہے ورنہ بے نشان کا نام کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔
(۱۷) فرماتے ہیں تسمیہ محض شک رفع کرنے کا نام ہے اور شک کی گنجائش اُس قدسی ذات میں نہیں ہے۔
(۱۸) فرماتے ہیں خدا کے محال ہونے میں کسی قسم کی گفتگو نہ کرنا چاہئیے کیونکہ خداوندکریم کا غلبہ ہر مقام پر یکساں ہے۔
(۱۹) فرماتے ہیں کہ مخلوقات جو کہ خیر و شر نیکی و بدی کو جداگانہ شمار کرتی ہے یہ سب خدا کی عنایت کی نیرنگیاں ہیں یہ دگرگوں و مختلف حالات انسانی اعمال کے نتائج ہیں۔
(۲۰) فرماتے ہیں کہ بدی کو شیطان سے منسوب کرنا گویا اُس کو خدا کی ذات میں شریک کرنا ہے اگر وہ راہزن ہے تو اُس کی راہ کون مارتا ہے۔
(۲۱) فرماتے ہیں کہ شیطان کی داستان ایک قدیم رمز ہے کس کی طاقت ہے کہ خدا کی خواہش کے مطابق عمل نہ کر سکے۔
(۲۲) فرماتے ہیں کہ ایک زرگر کے دل میں خدا طلبی کا درد پیدا ہوا اس شخص کے مرشد نے اس کا دلی تعلق ایک گائے سے کرا دیا اور ایک تنگ جگہ پر بٹھلا کر اس خیال میں محو ہونے کا حکم دیا جب قلیل مدت گذر گئی تو اُس شخص کے مرشد نے اُس کو آزمائش کے لئے باہر بلایا۔ چونکہ وہ شخص اس خیال میں محو ہو چکا تھا لہذا اپنے کو شاخدار سمجھا اور جواب دیا کہ سینگیں باہر آنے سے مانع ہیں۔ راہ نما نے اس کی یک خیالی کو معلوم کیا اور درجہ بدرجہ اس کو اصل حالت پر لے آیا۔
(۲۳) فرماتے ہیں کہ انسان کی برتری عقل کی وجہ سے ہے بہتر یہ ہے کہ

انسان اس کا زنگ دور کرنے میں ساعی ہو اور اُس کی تعلیم سے سرتابی نہ کرے۔
(۲۴) فرماتے ہیں کہ انسان خود اپنا مرید ہے اگر معقول روشنی اس کے قلب میں موجود ہے اور اگر یہ انوار اُس کو کسی بہترین قلب کی ہدایت سے حاصل ہوتے ہیں تو پس اپنا وہ پیشوا و رہنما ہے۔
(۲۵) فرماتے ہیں، عقل و دانش کی اطاعت کی تعریف اور تقلید پرستی کی مذمت اس سے زیادہ روشن تر ہے کہ جو کسی دلیل کی محتاج ہو سکے اگر تقلید بہتر ہوتی تو پیمبر بھی اپنے بزرگوں کی تقلید کرتے۔
(۲۶) فرماتے ہیں بیشتر مریضان عقل چرب زبانی و حیلہ سے اپنے کو توی ظاہر کرتے ہیں لیکن معنوی و روحانی طبیب اُس کی پیشانی سے اس کی شناخت کر لیتا ہے۔
(۲۷) فرماتے ہیں کہ جس طرح سے جسم اپنے امراض کی وجہ سے مریض ہو جاتا ہے اسی صورت سے عقل بھی بیمار ہو جاتی ہے اور قوت مدرکہ زائل ہو جاتی ہے جب تک کہ اس کا معالجہ نہ کیا جائے۔
(۲۸) فرماتے ہیں کہ امراض عقلی کے لئے کوئی معالجہ نیک نفس افراد کی ملاقات سے بہتر نہیں ہے۔
(۲۹) فرماتے ہیں کہ انسان کی شناخت بعید و شوار ہے اور ہر فرد اس کا اہل نہیں ہے۔
(۳۰) فرماتے ہیں نفس باوجود اپنی عمدہ صفات و مقبولیت کے طبیعت کی ہمنشینی سے اس کی روش کو اختیار کر لیتا ہے جس کی وجہ سے گوہر تابناک خاکپوش ہو جاتا ہے۔
(۳۱) فرماتے ہیں کہ بصارت کی تیرگی سے قلبی نگہداشت جو بہترین سرمایۂ سعادت ہے نظرانداز کر دی جاتی ہے اور جسم کی تنومندی حاصل کرنے میں جو عین جاں نثاری ہے کوشش کی جاتی ہے۔
(۳۲) فرماتے ہیں کہ انسان بہ رغبت تمام اپنے ہمنشین سے عادات کو اختیار کرتا ہے اور بے شمار نیکی و بدی بلا خواہش اُسے حاصل ہو جاتی ہیں۔
(۳۳) فرماتے ہیں کہ انسان اپنے ابتدائی زمانہ واقفیت میں ہر وقت ایک جدید رنگ اختیار کرتا رہتا ہے کبھی یہ بزم عیش میں مسرور ہوتا ہے اور کبھی ماتم کدے میں رنجیدہ

بیٹھتا ہے لیکن جب اُس کی بصارت اعلیٰ مرتبہ حاصل کر لیتی ہے تو اُس وقت رنج و غم ہر دو حالات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔

(۳۴) بیشتر افراد اپنے خیالی اور مراسم و تقلید کے غرور میں مست و خار زار میں آلودہ ہونے کے باوجود اپنے کو عقل کا پیرو خیال کرتے ہیں لیکن جس وقت بنگاہ تمیز دیکھا جاتا ہے تو یہ افراد عقل کے قریب بھی نظر نہیں آتے۔

(۳۵) فرماتے ہیں کہ بعض تقلید پرست سادہ لوح پرانے افسانوں کو احکام عقلی جانتے اور اس طرح دوامی نقصان اٹھاتے ہیں۔

(۳۶) فرماتے ہیں کہ بے شمار اقوال و افعال ایسے ہیں جو عقل و آرزو و غضب کے نتائج ہیں اور اس طرح انصاف کے پس پردہ ہو جانے سے واقعات و گفتگو میں شورش پیدا ہو جاتی ہے۔

(۳۷) فرماتے ہیں کہ خواب نمونۂ موت ہے انسان جس وقت خواب سے بیدار ہو تو لازم ہے کہ تازہ زندگی کے شکریئے میں اپنے خیالات اور افعال میں عمدگی و پاکیزگی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۳۸) فرماتے ہیں کہ تمنا یہ ہے کہ صداقت و خوش کرداری جو ہر شخص کی نگاہ میں عزت و وقعت رکھتی ہے افعال کے ہمعناں ہو جائے۔

(۳۹) فرماتے ہیں کہ انسان پہلے اپنے نفس کی تہذیب و آرائش میں مشغول ہو اس کے بعد تحصیل علوم کی جانب توجہ کرے تاکہ علم کا چراغ روشن اور فسادات و تغیرات زائل ہو جائیں۔

(۴۰) فرماتے ہیں کہ افسوس آغاز جوانی میں زندگی قابل قدر نہ گذری امید ہے کہ آئندہ عزت و مقبولیت کے ساتھ ختم ہو۔

(۴۱) فرماتے ہیں کہ عام افراد خلاف عادات و افعال کے گرویدہ ہوتے ہیں لیکن صاحب عقل کسی مقولے کو بلا دلیل تسلیم نہیں کرتے۔

(۴۲) فرماتے ہیں کہ دینی و دُنیاوی کامیابی کا انحصار خدا کی ثنا و عبادت پر مبنی ہے لیکن فرزندوں کی سعادت اسی امر میں ہے کہ اپنے بزرگوں کی رضا حاصل کریں۔

(۴۳) فرماتے ہیں کہ افسوس جنت آشیانی نے بہت جلد رحلت فرمائی اور کوئی پسندیدہ خدمت مجھ سے ظہور میں نہ آسکی۔

(۴۴) فرماتے ہیں کہ انسانوں کو غم اس لئے ہے کہ وہ قبل از وقت اور نا یاد از رزق شے طلب کرتے ہیں۔

(۴۵) فرماتے ہیں اور اس وقت شہزادہ مخاطب تھا کہ بہترین اقوال میرے تمھارے بھائی ہیں ان کی قدر و منزلت کرو۔

(۴۶) فرماتے ہیں کہ حکیم میرزا جنت آشیانی کی یادگار ہے اگر اس سے ناشکری ظہور میں آئے تو میرے لئے بجز مہربانی کرنے کے اور کوئی امر سزاوار نہیں ہے۔

(۴۷) فرماتے ہیں کہ چند بہادروں نے مجھ سے اس امر کی اجازت طلب کی کہ کمیں گاہ قائم کر کے اس شورش انگیزی کا کام تمام کر دیں میں نے اس کو قبول نہ کیا اور اس کو قدردانی سے بعید سمجھا۔ اس محبوب یادگار نے نقصان سے رہائی پائی اور مخلص جاں نثار بھی خطرے سے محفوظ رہے

(۴۸) فرماتے ہیں کہ تمام انسانوں کی ضروریات خود اُسی کی ذات سے وابستہ ہیں لیکن حرص و غصہ کی وجہ سے دوسروں سے جنگ میں مشغول ہو جاتا ہے۔

(۴۹) فرماتے ہیں کہ دلدادگان دُنیا کے لئے یہ امر مناسب ہے کہ اپنے پیشے میں مشغول رہیں تاکہ بیکاری کے عالم میں اُن پر ملامت نہ ہو اور بیجا خواہشات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(۵۰) فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا کہ گداگری یک قلم میرے ملک سے اُٹھ جائے اور بے شمار لوگوں کو مال و دولت دی جائے لیکن یہ خیال مرض حرص کی وجہ سے مفید نہ ثابت ہوا۔

(۵۱) فرماتے ہیں کہ عالم ہستی کا قیام محض خیر کا طلبگار ہے اور کوئی غیر طاقت کا غلبہ انسانی ہستی پر نہ ہوتا تو مخلوق بھی ملامت کا سزاوار نہیں ہے۔

(۵۲) فرماتے ہیں کہ حریصانہ خواہش بھی مثل غرور کے ہمت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی اس لئے اُس کو قلب میں نہ جگہ دینی چاہیئے اور نہ اُس پر غلبہ کو۔

(۵۳) فرماتے ہیں کہ پیری میں دردِ دل کی شناخت کرنا اور لوگوں کی حاجت روائی کرنا ہے نہ کہ صرف ڈاڑھی کا بڑھا لینا اور خرقہ کپڑے کے ٹکڑوں سے تیار کرنا اور ہر ناخطانہ ہیئت میں نمودار ہو کر ہنگامہ آرائی کرنا۔

(۵۴) فرماتے ہیں کہ مرید کرنا خدا کی طاعت و عبادت سے آگاہ کرنا ہے نہ کہ کسی شخص کو اپنا غلام بنا لینا۔

(۵۵) فرماتے ہیں کہ رہنمائی اس کا نام ہے کہ انسان کی حاجت روائی کرے نہ کہ صرف مریدین کو اپنے گرد یکجا کر لینا۔

(۵۶) فرماتے ہیں کہ میں پہلے بجبر انسانوں کو اپنے مذہب میں داخل کرتا تھا اور اس فعل کو اسلام سمجھتا تھا لیکن جب میری واقفیت میں اضافہ ہوا تو میں بیحد شرمندہ ہوا کیونکہ خود مسلمان نہ ہونا اور دوسرے کو اُس کی ہدایت کرنا مناسب نہیں ہے جو شخص کہ بزور مذہب میں داخل کیا جاتا ہے وہ دینداری کا نام بھی نہیں لے سکتا۔

(۵۷) فرماتے ہیں کہ کم آزاری اور نیک خیالی افزونئ دولت اور عمر کا سرمایہ ہے گوسفند باوجود اس کے کہ سال میں دو ایک بچے سے زیادہ نہیں دیتی لیکن اس کا گروہ تعداد میں بے شمار ہے اور کتا باوصف اس کے کہ بیحد بچے پیدا کرتا ہے لیکن اس کے گروہ کی تعداد بیحد کم ہے۔

(۵۸) فرماتے ہیں کہ مجھے اس امر سے بیحد تعجب ہے کہ بعض افراد رہنمائی کے لئے بیٹھتے ہیں اور رہزنی کے لئے آمادہ و تیار رہتے ہیں۔

(۵۹) فرماتے ہیں کہ انسان کا کام یہ ہے۔ انسانوں میں رہ کر شر سے کنارہ کش رہے ورنہ گوشہ نشینی کا نام تن آسانی ہے۔

(۶۰) فرماتے ہیں کہ انسان صرف عقل ہی کو کمال جانتا ہے لیکن جب تک اس پر تجربہ نہ کیا جائے اُس وقت تک عقل کو مقبولیت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اُس کو نادانی سے بھی کم مرتبہ سمجھتے ہیں۔

(۶۱) انسان اپنی کم بینی سے اپنی منفعت اپنے نقصان میں دیکھتا ہے تو وہ دوسروں کو کیا کچھ مضرت نہیں پہنچا سکتا۔

(۶۲) فرماتے ہیں کہ انسان بے بصارتی سے اپنے ماحول کو نہیں دیکھتا اور اپنے نفع کی فکر میں سرگرداں رہتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بلّی اگر کبوتر کا شکار کرتی ہے تو آزردہ خاطر رہتی ہے اور اگر چوہے کا شکار کرتی ہے تو خوش ہوتی ہے آخر اس پرندے نے اس کی کیا خدمت کی تھی اور اس بدنصیب جانور نے کیا

گناہ کیا تھا۔

(۶۳) فرماتے ہیں کہ پہلا قدم اُس عظیم الشان راہ میں یہ ہے کہ غصے اور خواہشات کو زیر عناں رکھے اور ایک صراط مستقیم کا خاکہ تیار کر کے تمام افعال و اعمال اُس پر مبنی کرے۔

(۶۴) فرماتے ہیں کہ جب عقل کی روشنی میں چمک پیدا ہو جاتی ہے اُس وقت ظاہر ہو جاتا ہے کہ انسان جس شئے کو اپنی ملکیت جانتا ہے وہ ایک عاریتی چیز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

(۶۵) فرماتے ہیں کہ توشہ خانے میں بلّی اور گوریا اور دوسرے جانوروں کو سکونت میں باہم شرکت ہے اور ہر جانور اپنی بد فطرتی سے اُس کو اپنا گھر سمجھتا ہے۔

(۶۶) فرماتے ہیں کہ اکثر افراد بد وضع افراد کی صحبت سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی ناخوشی کا گزر اُن کے قلوب کے گرد نہیں ہوتا۔

(۶۷) فرماتے ہیں کہ ہم کو ہر شخص کے ساتھ صلح سے کام لینا چاہیئے اگر وہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے میں مشغول ہے تو اس سے جنگ کرنا معیوب ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے افراد بیمار نادانی اور مہربانی کے قابل ہیں۔

(۶۸) فرماتے ہیں کہ پیشہ ور اگر اپنے پیشے میں بےنظیر زمانہ ہو جائے تو خدا کا فیض اُس کے ساتھ ہے اور اُس کو خدا کے اس فیض کی قدر افزائی اس صورت سے کرنا چاہیئے کہ وہ خدا کی پرستش بجالائے۔

(۶۹) فرماتے ہیں کہ غذا اور خواب محض اس لئے ہے کہ اس سے خدا کی جستجو کی حاصل کی جائے آدمی بیچارہ اپنی بے عقلی سے خواب و خور کو اپنا اصلی مقصد خیال کرتا ہے۔

(۷۰) فرماتے ہیں کہ اگرچہ خواب تنومندی پیدا کرتا ہے لیکن زندگی خدا کا ایک عظیم الشان عطیہ ہے لہذا زندگی کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ بیداری میں گزرے۔

(۷۱) فرماتے ہیں کہ دو ربیں اشخاص ظلم و ستم برداشت نہیں کرتے اور یہ تکالیف دُنیاوی کو اپنے گناہوں کی سزا سمجھتے ہیں۔

(۷۲) فرماتے ہیں کہ عاقل دولت دنیاوی کا غم نہیں رکھتا اور اپنے غلاموں اور ملازمین سے اس بارے میں نصیحت حاصل کرتا ہے۔

(۷۳) فرماتے ہیں کہ سعادتمند وہ ہے جو گوش شنوا اور دیدہ بینا رکھتا ہو

چونکہ حق سے کنارہ کشی ناممکن ہے لہٰذا حق پرست اندھا بھی راہ بد نہ اختیار کرے گا۔
(۷۴) فرماتے ہیں، جیسے دُنیا میں شگفتہ پھول ہیں ان کی جانب مشغول ہونا خدا کی جانب توجہ کرنا ہے۔
(۷۵) فرماتے ہیں کہ جس مال النقد پر خدا کا نام کندہ ہو اُس کو خیرات میں دینا نامناسب ہے۔
(۷۶) فرماتے ہیں، ہم کو مناجات میں اس منفعت کو طلب کرنا جو دوسرے کی تکلیف کا موجب ہو نا دیبا ہے۔
(۷۷) فرماتے ہیں کہ اگرچہ خدا کی جستجو کو انسان خواہشات نفسانی کے خلاف جانتا ہے باوجود اس کے بیشتر افراد نے اسی روش سے کامیابی حاصل کی ہے اور اکثر افراد نے حاجت روائی کے ذریعے سے ترقی حاصل کی ہے۔
(۷۸) فرماتے ہیں کہ عالم ظاہر معنوی کا نمونہ ہے جس طرح ایک عالم میں جس چیز کو سپرد کرتے ہیں اُس کی واپسی ہو جاتی ہے اسی طرح اور عالم میں بھی اندازۂ عقل کے مطابق اعمال و افعال کی بازپرس کی جاتی ہے۔
(۷۹) فرماتے ہیں، کہ نصیحت کے قبول کرنے میں انسان کو عمر و دولت کا لحاظ نہ کرنا چاہیئے کم مرتبہ اور مفلس کو دوسروں کے مقابلے میں حق تلاشی سے بے نیاز نہ جانے۔
(۸۰) فرماتے ہیں کہ تمام پیغمبر اُمّی تھے کیا ممکن ہے کہ اُن کے تابعین اپنے فرزندوں میں سے کسی کو اُن کے مثل بنا سکیں۔
(۸۱) فرماتے ہیں، چونکہ شاعری کی بنیاد دروغ گوئی پر ہے لہٰذا طبائع انسانی اس کو ناپسند کرتی ہیں۔
(۸۲) فرماتے ہیں بازی گر اپنے ہاتھ پاؤں سے کرتب دکھاتا ہے اور شاعر زبان سے۔
(۸۳) فرماتے ہیں، جو شخص کسی دوسرے کے شعر کی تضمین کرتا ہے یا اُس کو صحیح و درست طریقے پر پڑھتا ہے اور وہ اپنی اور صاحب شعر کی منزلت کا اظہار کرتا ہے۔
(۸۴) فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو خدا کی راہ کا طالب تھا اپنی بسیار خواری کی وجہ سے عاجز ہو گیا تھا طالب راہ خدا ایک خدا آگاہ سے ملا اس خدا آگاہ نے ایک

ظرف کدو کا اُس کو دیا کہ ہر روز اس ظرف کو غذا سے بھر کر استعمال کرے اور قلیل مقدار کنارے پر گھس کر اس کا قشقہ پیشانی میں لگائے اور اسی کے ساتھ ایک دعا غلط فہمی کے ازالے کے لیئے بھی تعلیم کی اس خدا آگاہ کی اس تدبیر سے قلیل مدت میں اُس کے مرض میں افاقہ ہوگیا اور اُس نے صحت پائی۔

(۸۵) فرماتے ہیں، کاشکے علوم رسمی کے ماہرین کے اس قدر اختلافات گوش زد نہ ہوتے اور اُن کے اختلافات و تغیرات سے تفاسیر و احادیث اس قدر مقام تعجب نہ بن جاتے۔

(۸۶) فرماتے ہیں کہ پسندیدہ اقوال حکمت میں اس قدر دلچسپی ہے کہ ان کی تعلیم تمام دُنیاوی معاملات میں آلودہ ہونے سے مانع آتی ہے اور میں اپنے اوپر جبر کرتا ہوں کہ اقوال حکمت کی سماعت سے کنارہ کش ہوں تاکہ ضروری وقت ضائع نہ ہو جائے۔

(۸۷) فرماتے ہیں، کہ اختلاف تین وجہ سے پیدا ہوتا ہے اوّل علم کی کمی، دوسرے دشمن دوست نما کی ملاقات، تیسرے بہی خواہان حریص کی دروغ آرائی۔

(۸۸) فرماتے ہیں، کاش نوشت و خواند میں بجز صاحب فہم و فراست حضرات کے اور کسی شخص کو مداخلت کی اجازت نہ ہوتی تاکہ بے ہنر افراد اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق افسانوں کو مکمل نہ کر سکتے اور سادہ لوح کم بیں اشخاص ان کی دروغ بیانی کو معرض بیان میں نہ لا سکتے۔

(۸۹) فرماتے ہیں، سخن سازی اور افترا کی شناخت اگرچہ بیحد دشوار ہے لیکن اگر کہیں قائل کے اقوال و الفاظ پر بخوبی غور کریں اس کا پتا چلنا ممکن ہے۔

(۹۰) فرماتے ہیں، اگرچہ مجھے چند قلمرو پر غلبہ حاصل ہوگیا اور سامان و اسباب جہانگیری مہیا ہوگئے لیکن چونکہ حقیقی بزرگی خدا کی رضامندی ہے میرا دل بہت سے مذہب کے اختلاف و تغیر سے بےچین اور دنیاوی شوکت سے رنج میں مبتلا ہو گیا ہے میں کس دل سے کشور کشائی کا ارادہ کروں کاش کوئی صاحب دل میری رہنمائی کرے اور میری طبیعت اس کشمکش سے نجات پائے۔

(۹۱) فرماتے ہیں کہ اپنے عہد حکومت کے بیس سال تمام ہونے کے بعد مجھے اپنی زاد آخرت کی کمی پر جو میں نے فراہم کی تھی بیحد رنج و افسوس ہوا۔

(۹۲) فرماتے ہیں کہ ایک باخدا آب راوی کے شمال جانب حجرے میں گوشہ نشین ہوگیا اور دروازہ بند کرلیا اس سے سبب دریافت کیا گیا اور درویش نے جواب دیا کہ میں نے ایک خاص عبادت اپنے اوپر لازم کرلی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک عبداللہ خاں حاکم توران کا استیصال نہ ہوجائے گا میں باہر نہ آؤں گا اور نہ کسی شخص کو اپنے پاس آنے دوں گا تو اُس سے یہ کہا گیا کہ اگر تیری دعا میں ایسی ہی مقبولیت ہے تو اپنی نیک اعمالی کا دروازہ ہم پر بند کر ورنہ اس بہتان سے دست خواہش کو کھینچ لے۔

(۹۳) فرماتے ہیں اگر ہم کسی ایک فرد میں بھی جہانبانی کی طاقت پاتا تو میں اُسی وقت اس بارگراں کو اُس کے کاندھے پر رکھ کر خود سبکدوش ہوجاتا۔

(۹۴) فرماتے ہیں کہ اگر مظالم مجھ سے ظہور پذیر ہوں تو میں خود اپنی سزا بھی کے لئے آمادہ ہوں اس صورت میں میں اپنے فرزند و اعزّہ و اغیار کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

(۹۵) فرماتے ہیں کہ خداوندکریم نے بے شمار پسندیدہ قلعہ جات میرے سپرد کردیے کسی شخص نے بھی اُن کی معموری کی طرف توجہ نہیں کی۔ خدا کے خوف کے غلبے کے سبب سے دیگر خطرات کی گنجائش دل میں نہیں ہے۔

(۹۶) فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ سے ترک دُنیا کی اجازت طلب کرتا ہے میں کشادہ پیشانی کے ساتھ اس کی خواہش قبول کرتا ہوں اگر اُس شخص نے صداقت سے اپنا دل اس پُرفن دُنیا سے منحرف کرلیا ہے تو اُس کو اس امر سے مانع آنا بعید معیوب ہے اور اگر اپنی خود فروشی کی وجہ سے اس امر کا مرتکب ہوا ہے تو اپنی خطا کی سزا وہ خود پائے گا۔

(۹۷) فرماتے ہیں کہ جب جسمانی امراض کے علاج میں جو کہ ظاہر ہیں اور جن کے معالج بھی بے شمار ہیں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور ہوئیں تو انسانی امراض کا جو مخفی ہیں اور جن کا معالجہ بھی نایاب ہے علاج کیونکر ہوسکتا ہے۔

(۹۸) فرماتے ہیں کہ یہ بھی خدا کی ایک عنایت تھی کہ ہم کو اُس کی کوئی مقبولہ اجازت دستیاب نہ ہوسکی ورنہ ہم اپنی خواہشات طبیعت کو اسی پر منحصر کرلیتے۔

(۹۹) فرماتے ہیں کہ جس دن خدا کی مرضی میری حیات کے بارے میں نہ ہو تو میں بھی اس کا کوئی چارہ نہ کروں گا۔

(۱۰۰) فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ خدا سے یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر میرے خیالات و افعال میں مقبولیت نہ پائی جائے تو وہ میری زندگی مجھ سے لے لے تاکہ میرا نفس اُس کی ناخوشی میں اضافہ نہ کر سکے۔

(۱۰۱) فرماتے ہیں کہ مقاصد کا حاصل ہونا محض خدا کی تائید پر منحصر ہے یا اس کے کسی رہ شناس بندے کی ملاقات اس کا نشان بے شمار افراد کو بوجہ نہ ملنے راہ کے یہ گوہر استعداد خاک میں مل گیا۔

(۱۰۲) فرماتے ہیں کہ ایک شب زندگی کی گرانباری سے میرا دل عاجز آگیا تھا کہ دفعۃً میرے خواب و بیداری کے درمیان ایک عجیب منظر رونما ہوا جس کی وجہ طبیعت میں قدرے سکون پیدا ہو گیا۔

(۱۰۳) فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص اور قلبی صفائی کے ساتھ میرے قوانین کو قبول کرلے تو وہ بالیقین ظاہری و باطنی مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوگا۔

(۱۰۴) فرماتے ہیں کہ مصائب خود بینی و بیجا خواہشات سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۱۰۵) فرماتے ہیں کہ اس گروہ کی سعادت جو سلاطین با اقتدار کی بارگاہ میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ یہی ہے کہ بہی خواہی اور خیر اندیشی سے معروضہ کریں اور خود بینی اور خود غرضی ان میں نہ پائی جائے خاصکر جبکہ فرماں روا غصّے کی حالت میں ہیں تو اُس وقت اگر مدبّرانہ گفتگو نہ کر سکتے ہوں تو سکوت اختیار کریں۔

(۱۰۶) فرماتے ہیں کہ آفتاب کی سلاطین کے حال پر ایک خاص عنایت ہے اسی وجہ سے اس کی عبادت خدا کی عبادت خیال کی جاتی ہے لیکن کوتاہ بیں شخص بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱۰۷) عوام کس لئے سیہ دل دولتمندوں کی اپنے نفع کی غرض سے عزّت کرتے ہیں اور اپنی نابینائی کی وجہ سے اس چشمۂ نور کے احترام میں کوتاہی کرتے ہیں اور عبادت گزار پر طعنہ زنی کرتے ہیں آخر ان کی عقل پر آفت نہ آگئی ہے تو سورۂ والشمس کیوں فراموش کردی گئی۔

(۱۰۸) فرماتے ہیں کہ پہلے سر کے بال سفید ہوتے ہیں اور اس کی وجہ صرف اس قدر ہے کہ وہ ڈاڑھی اور مونچھ کے بالوں سے پہلے نکلتے ہیں۔
(۱۰۹) فرماتے ہیں کہ پرستش کے وقت سنکھ کے بجانے اور اس کے ساتھ بوق پھونکنے کے متعلق میں نے ہندیوں سے کوئی معقول جواب نہیں سنا۔ گمان غالب یہ ہے کہ اس کو تنبیہ اور دلجمعی کا سبب خیال کرتے ہیں۔
(۱۱۰) فرماتے ہیں کہ بارش کے وقت جب باختر میں روشنی ہوتی ہے تو ہوا صاف ہو جاتی ہے اور وہی ضیا اس تاریکی میں ہر جانب روشنی پیدا کرتی ہے۔
(۱۱۱) فرماتے ہیں کہ احمدی کیش میں دختر کو میراث میں کم حصہ دیا جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ دختر بوجہ اپنی کم قوتی کے زیادہ کی سزاوار ہے اور یہ امر محض اس وجہ سے ہے کہ وہ شوہر کے گھر میں جاتی ہے اور میراث بیگانہ افراد کے گھر میں پہنچ جاتی ہے۔
(۱۱۲) فرماتے ہیں کہ استخوان پیوستہ گوشت میں اس وجہ سے لذت ہوتی ہے کہ اس میں جوہر پرورش شامل ہوتا ہے۔
(۱۱۳) فرماتے ہیں کہ جس سال میوہ بکثرت پیدا ہوتا ہے تو اس میں ایسی شادابی اور شیرینی نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ سرمایۂ شادابی اور شیرینی بیشمار حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔
(۱۱۴) فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں فلاں عبادت گاہ میں آگ کا آسمان تھا انسان اس پر کبھی اعتبار نہ کرے گا اور اس کو بیہودہ گوئی خیال کرے گا لیکن جس وقت آئینہ یا سنگ سورج کرانت کو آفتاب کے سامنے کر دیتے ہیں تو اُس میں آگ لگ جاتی ہے۔
(۱۱۵) فرماتے ہیں کہ بے شمار جاعت جانداروں کی ایسی ہے کہ عشرت زناوگی کا ان کے لیے وقت معین ہے لیکن اپنی حرص کی وجہ سے ہمیشہ اس کا شیفتہ رہتا ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ اس اضافۂ خواہش کا سبب یہ ہے کہ بنی آدم میں زن و شوہر کے درمیان رشتۂ محبت بحد مستحکم ہے اور اسی سے معاشرتی زندگی کا مدار ہے۔
(۱۱۶) فرماتے ہیں کہ مردے کا کھانا ناجائز ہے اس کے استعمال سے

مزاج میں انحراف پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۱۷) فرماتے ہیں کہ مردہ آدمی کو کھانا اُسی کی ذلّت کا انتقام ہے۔

(۱۱۸) فرماتے ہیں کہ خدا کے حکم سے جو قتل کیا گیا ہو اور اُس کا سبب ظاہر نہ ہو تو یہ حرمت اس کے باوقعت بنانے کے لئے ہے۔

(۱۱۹) فرماتے ہیں کہ خون روح کا حکم رکھتا ہے اور اُس کے کھانے سے جو پرہیز کیا جاتا ہے تو یہی اُس کی وقعت ہے۔

(۱۲۰) فرماتے ہیں کہ خوبصورت سے بدصورت کا پیدا ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ انسان اگر دوسرے جانوروں کو پیدا کرے تو بھی بعید نہیں ہے کیونکہ خیال غالب یہ ہے کہ قوّت مصوّرہ قوّت متخلیہ سے شکل اخذ کرتی اور اس پر کارفرما ہوتی ہے چنانچہ جو خیال کہ قائم ہو جاتا ہے بچہ اسی صورت پر پیدا ہوتا ہے۔

(۱۲۱) فرماتے ہیں کہ اگر مرد عورت سے محبت کرے اور مرد خود پرستی میں مبتلا ہو جائے تو دختر پیدا ہوتی ہے اور اگر عورت کی محبت بڑھ جائے اور شوہر اس کے خیال میں برابر آتا رہے تو پسر تولد ہوتا ہے۔

(۱۲۲) فرماتے ہیں کہ کتب نصائح میں مرقوم ہے کہ دشمن کو حقیر نہ خیال کرنا چاہیے اس کا منشا یہ ہے کہ چونکہ دوستی و دشمنی تقدیر الٰہی کی نیرنگیوں سے پیدا ہوتی ہے لہذا دشمن کا خیال درمیان سے ہٹا کر قانون الٰہی پر عمل کرنا چاہیے۔

(۱۲۳) فرماتے ہیں بیشتر شاگرد علم و فضل میں اُستاد پر سبقت لیجاتے ہیں لیکن باوجود اس کے شاگرد کو چاہیے کہ اُستاد کا معترف اور اُس کا نیازمند رہے۔

(۱۲۴) فرماتے ہیں کہ ہر پرستش گاہ میں چند امور خارق عادات کا ظہور ہوتا ہے اور خیال غالب یہ ہے کہ یہ امر صرف جوش مذہبی کا نتیجہ ہے وگرنہ حق تو صرف ایک کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

(۱۲۵) بخشش امانت کا واپس کرنا اور اُس کے معنی یہ ہیں کہ ایک قدیم قرض کی ادائی سے نجات حاصل کی۔

(۱۲۶) فرماتے ہیں کہ زنّار کے استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ زمانے میں اُسے گردن میں ڈال کر عبادت بجالاتے تھے لیکن پسماندگان نے اس کو مذہب میں

داخل کر لیا ہے۔

(۱۲۷) فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں کسی شخص نے پیمبری کا دعویٰ نہیں کیا اس کا اصل سبب یہ ہے کہ یہاں خدائی کا دعویٰ نبوّت کے دعوے پر مقدم ہے۔

(۱۲۸) فرماتے ہیں کہ انسان جو یہ خیال کرتے ہیں کہ فلاں شخص نیک ذات ہے یا بدصفات، اس کا منشا یہ ہے کہ اس کے خاندان میں سے کسی شخص نے علوم ظاہری و باطنی میں ترقی یا کسی پیشے یا ہنر میں دُنیا میں شہرت حاصل کی تھی لہذا یہ خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ شخص بھی اسلاف کی طرح نیک طینت و خوش افعال ہو۔

(۱۲۹) فرماتے ہیں کہ اکثر افراد کا خیال ہے کہ لینے والے کی دوستی دینے والے سے مستحکم ہوتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بخشش دینے والے کی یہ صفت ذاتی ہے کیونکہ اگر اس کو اہل نہ سمجھے تو نہ دے اس لئے کہ قبول کرنے والے میں صرف انعام ہی سے یہ صفت ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۳۰) فرماتے ہیں کہ کتب اہل ہند میں مرقوم ہے کہ ہنر سیکھنے اور دولت کے جمع کرنے میں ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ گویا طالب علم و دولت نہ کبھی ضعیف ہوگا اور نہ اُس کے لئے موت ہے لیکن چونکہ راحت پسند انسان کے ان ہر دو سرمایۂ ناامیدی کے خوف سے اپنے ہاتھوں کو کوشش سے باز رکھتا ہے لہذا میرا خیال یہ ہے کہ ان ہر دو امور کی فراہمی میں ہم کو ہر یوم آیندہ کو یوم واپسیں سمجھ کر اعمال امروزہ کو فردا پر منحصر نہ کرنا چاہیے۔

(۱۳۱) فرماتے ہیں کہ ایک ہندی حکیم کا قول ہے کہ نیکوکاری کی فراہمی کی حالت میں انسان ہمیشہ موت کو اپنے پیش نظر رکھے اور اپنی جوانی اور زندگی پر بھروسا نہ کرکے ایک ساعت کے لئے بھی آرام نہ لے لیکن مجھ پر یہ منکشف ہوتا ہے کہ نیکی کی جستجو میں خیال مرگ کو اپنے دل میں جگہ نہ دے تاکہ بلا کسی خوف و امید کے نیکی کو صرف نیکی کے خیال سے اپنا شعار بنائے۔

(۱۳۲) فرماتے ہیں کہ مجھے اس امر کا سخت تعجب ہے کہ رسول کریمؐ کے زمانے میں قرآن کی تفسیر رائج نہ ہوئی اگر ایسا ہوتا تو قرآن کے مفہوم و مطالب میں اختلاف نہ پیدا ہوتا۔

(۱۳۳) فرماتے ہیں کہ جب "الحیاء من الایمان" میں اگر مصدر کی اضافت فاعل کی جانب نہ ہو جیسا کہ میر سید شریف نے یہ تاویل مشکل سے رہائی حاصل کرنے کے لئے کی ہے تو جانور سے پرہیز کرنا اور اس سے نفرت کے ساتھ کنارہ کش رہنا انسان کو مناسب نہیں ہے پس مولانا سعد الدین کا اس کے جواب پر سکوت اختیار کرنا معنی نہیں رکھتا۔

(۱۳۴) فرماتے ہیں کہ قدما کا قول ہے کہ سخت ترین بلیات پیمبروں پر نازل ہوئیں اور اس کے بعد اولیا پر اور اسی صورت سے درجہ بدرجہ جملہ صالحین پر مجھے اس امر کا یقین نہیں ہوتا کہ ان مقبولان بارگاہ ایزدی پر کیوں اس قدر بلیات نازل کی گئیں۔ علمائے ظاہر کی ایک جماعت نے عرض کیا کہ یہ محض خدا کی آزمائش تھی جہاں پناہ اس سے بیحد متعجب ہوئے اور فرمایا کہ آزمائش دانائے پوشیدہ و آشکارا کے لئے کیونکر مناسب خیال کی جاسکتی ہے۔

(۱۳۵) فرماتے ہیں کہ ہر گروہ اپنے مشرب کے مقلد کو بہتر سمجھتا ہے لیکن دراصل نیک وہ ہے کہ اگر بندہ دُنیا ہے تو سچائی اور درستی کے ساتھ اوقات گذاری میں مشغول رہے اور اگر گوشہ نشین ہے تو اپنے نفس سے جنگ و جدال اور دوسروں سے صلح و مہربانی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور ملامت و تعریف کی پروا نہ کرے۔

(۱۳۶) فرماتے ہیں کہ بعض افراد کا یہ خیال ہے کہ جس قدر طالبین و کاملین کے درمیان واسطے زیادہ ہوں گے اُسی قدر خدا کا فیض بھی زائد ہوگا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خدا تک رسائی باطنی جد و جہد اور نیک کرداری پر منحصر ہے

(۱۳۷) فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ شیعہ کربلا کی مٹی سے تسبیح بناتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ امام کے خون سے آلودہ ہے

(۱۳۸) فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے لباس کو کم رتبہ افراد اور بازی گروں اور مسخروں کو دیتا ہے تو گویا وہ شخص بھی مثل انھی لوگوں کے اپنے کو دُنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔

(۱۳۹) فرماتے ہیں کہ انتخاب کے قابل وہ شخص ہے جس کی علمی قابلیت مصنف کی قابلیت سے زائد ہو ورنہ یہ فعل صحیح معنوں میں انتخاب نہ ہوگا بلکہ یہ خیال

کیا جائے گا کہ انتخاب کرنے والے نے صرف اپنے مرتبۂ علمی کا اظہار کیا ہے۔

(۱۴۰) فرماتے ہیں کہ سکندر کی دغا بازی کی داستان جو اس نے فوربندی کے ساتھ کی راست بازی سے عاری ہے جس کو خدا نے عالی مرتبہ بنایا ہو وہ کبھی اس راہ پر چل نہیں سکتا بالخصوص جبکہ اس کو اپنی موت کے قریب ہونے کا علم ہو۔

(۱۴۱) فرماتے ہیں کہ خواجہ حافظ کی ہر غزل کے بعد عمر خیام کی رباعی بھی لکھی جائے ورنہ بغیر اس کے خواجہ کی غزلیات کا پڑھنا شراب بے گزک کا حکم رکھتا ہے۔

(۱۴۲) فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے فرزندوں کے نام صالحین کے نام پر رکھ دیتے ہیں اگرچہ یہ امر حصول برکت کی غرض سے ظہور میں آتا ہے مگر در اصل ادب سے دور ہے تعجب خیز امر یہ ہے کہ جو لوگ تناسخ کے قائل نہیں ہیں وہ اس امر کے زیادہ تر کوشاں ہیں اور اہل ہند جو تناسخ کے قائل ہیں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۱۴۳) فرماتے ہیں کہ اگر سور کی حرمت کا باعث اس کی بے عزتی ہے تو لازم ہے کہ شیر یا مثل اس کے دوسرے جانور حلال ہوں۔

(۱۴۴) فرماتے ہیں کہ مجھے انسان کے اس فعل پر سخت تعجب ہوتا ہے کہ خردسال لڑکوں سے جو فرائض کے بار سے سبکدوش ہیں ختنہ کی سنّت کو لازمی جانتے ہیں۔

(۱۴۵) فرماتے ہیں کہ تکفین ایک قدیمی رسم ہے وگرنہ مردہ افراد کیونکر بار کشی کر سکتے ہیں مناسب یہ ہے کہ جس صورت سے آیا تھا اسی صورت سے واپس جائے۔

ایک روز قلیچ خاں ایک مجموعہ بادشاہ کے حضور میں لے آیا اور عرض کیا کہ میں نے اس کا خلاصۃ الممالک نام رکھا ہے امید ہے کہ میری اس خدمت کو مقبولیت حاصل ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ یہ نام صوبے یا سرکار یا قصبے کے لحاظ سے موزوں ہے بہتر یہ ہے کہ اس کا نام حقیقۃ الممالک رکھا جائے قلیچ خاں نے اپنی قابلیت کا اظہار شروع کیا اور چند افراد اس کی مخالفت کے لئے آئے اسی اثنا میں ریاضی کے متعلق بحث مباحثہ شروع ہوگیا قلیچ خاں نے ریاضی کے مسئلے میں سکوت اختیار کیا اور دوبارہ اسی قدیم مذہبی مسئلے پر گفتگو کرنے لگا بادشاہ نے ارشاد فرمایا ؂ تو کار زمیں را نکو ساختی * کہ با آسماں نیز پرداختی۔

ایک دن مجلس آراستہ تھی اور ایک مطرب یہ شعر گا رہا تھا۔ شعر
مسیحا یار و خضر ش رہنما و ہمعناں یوسف   قفائی آفتاب من بدیں اعزاز می آید
بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر بجائے "آفتاب من" کے "شہسوار من" ہوتا تو نہایت مناسب تھا۔ ماہرین نے جہاں پناہ کی اس اصلاح پر بیحد آفریں کی۔ ایک روز ملا طالب سپاہانی کی رباعی جو اُس نے حکیم ابوالفتح کے مرثیے اور حکیم ہمام کے آنے کی تہنیت میں لکھی تھی بادشاہ کے حضور میں پیش ہوئی۔ رباعی
مہر دو برادرم کہ دمساز آمد   او شد بسفر وین ز سفر باز آمد
او رفت بدنبالۂ او عمر برفت   وین آمد و عمر رفتہ ام باز آمد
ارشاد ہوا کہ لفظ "دنبالہ" گراں لفظ ہے اگر یہ ہو تو بہتر ہے مصرع "او رفت و ز رفتنش مرا عمر برفت" یہ اصلاح بھی سخن شناسوں کے لئے مسرت کا سبب ہوئی۔

(۱۴۶) خواہش ہر شخص سے کرنا معیوب ہے خصوصاً عالی ہمت و بلند فطرت افراد سے۔ کیونکہ یہ گروہ بجز ضروری امور کے اور دیگر خواہشات سے اپنے ہاتھوں کو آلودہ نہیں کرتا پس ان سے کسی قسم کی خواہش کرنا اپنی اور اُن کی ہر دو کی آبرو ریزی کرنا ہے۔

(۱۴۷) فرماتے ہیں انسان کی استعداد کا مختلف ہونا اُس کی بقا کا موجب ہے۔

(۱۴۸) فرماتے ہیں کہ کلمۂ حق اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے کان میں پہنچے معاً قلب میں داخل ہو جائے اور اُس کو بجز تسلیم کرنے کے اور کوئی چارۂ کار نہ ہو۔

(۱۴۹) کم رتبہ افراد کے مصائب اور بیماری قدرے تناسخ سے آگاہی دیتی ہے۔

(۱۵۰) فرماتے ہیں کہ قدیم کتب سماوی میں مرقوم ہے کہ گناہگاران سلف کی صورتیں بندر اور سور کی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہیں یہ بھی ایک نادرالوجود اور تعجب خیز امر ہے۔

(۱۵۱) فرماتے ہیں کہ اگر انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ خلاق عالم نے چند اجسام کو پیدا کر کے اُن میں روح پھونک دی ہے اور بجز اس کے اس سے بہتر اور کوئی امر اُس سے صادر نہ ہو سکا تو میرے نزدیک یہ خیال بیحد معیوب ہے کیونکہ اگر

پروردگار عالم جمادات و اشجار و حیوان کی پایہ بپایہ تخلیق فرمائے اور اُن کو اعلیٰ ترین مراتب پر فائز کرے تو یہ امر کیونکر تعجّب کا باعث ہوسکتا ہے۔

(۱۵۲) فرماتے ہیں کہ زمانۂ گزشتہ کی ایک قلیل جماعت کا یہ خیال ہے کہ سزائے گناہ ہر فرد کی چند شکلیں اختیار کرتی ہے اور سزائے گناہ ہر زمانے میں اُس کی حالت کے مطابق مہیا ہوتی ہے لہذا میں اُس کی تائید کرتا ہوں۔

(۱۵۳) فرماتے ہیں کہ چراغ کا جلانا آفتاب کی شان کا اظہار کرنا ہے ہر شخص اس حالت میں جب کہ آفتاب غروب ہوچکا ہو اگر چراغ نہ جلائے تو اور کیا کرسکتا ہے۔

(۱۵۴) دھوئیں کی سیاہ روئی کا باعث نور سے دوری اور اس کی ناظفی ہے

(۱۵۵) فرماتے ہیں کہ جب موت کا زمانہ قریب آجاتا ہے تو انسان پر ایک محویت سی طاری ہوجاتی ہے اور جب موت کا وقت آجاتا ہے تو غشی طاری ہوجاتی ہے گمان غالب یہ ہے کہ اسی وجہ سے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ جان دینا اور جان لینا خدائی طاقت کے قبضۂ اختیار میں ہے۔

(۱۵۶) فرماتے ہیں کہ کان آواز کا محافظ ہے اگر آواز دینے والا بہرہ ہو تو اس وقت آواز گرجاتی ہے۔

(۱۵۷) فرماتے ہیں اگرچہ اس طریق سے کہ چوری ابتدائے زمانۂ عقل اور پیرانہ سالی میں انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے لیکن وہ شخص مستورات سے بدتر ہے مگر اس خیال سے کہ اس بدکام کا کرنے والا اپنی ذات اور دوسرے شخص کو گنہگار کرتا ہے یہ فعل اس سے نہایت سخت تر وقوع میں آتا ہے۔

(۱۵۸) فرماتے ہیں کہ انسان اپنے معدے کو جانوروں کا قبرستان بنائے یہ فعل نامناسب ہے۔

(۱۵۹) فرماتے ہیں کہ بے گناہ کی جاں شکنی کرنا اس کے لئے نیک اندیشی کرنا ہے اور اس کو خدا کی رحمت سے ملا دینا ہے۔

(۱۶۰) فرماتے ہیں جاں شکنی اُس کے لئے مناسب ہے کہ جو اپنی جان دے جو شخص اپنی عقل کے حکم سے اس مسئلے پر عمل کرتا ہے تو وہ بھی خدا کی جانب رجوع ہوجاتا ہے۔

(۱۶۱) فرماتے ہیں کہ باوجود موجود ہونے دختر کے میراث چچا کے لڑکے کو پہنچتی ہے اگر فوت شدہ شخص کو اس کے باپ سے میراث ملتی تو البتہ اس کی گنجائش عقل میں ہو سکتی تھی۔

(۱۶۲) فرماتے ہیں کہ شہر وہ ہے جس میں جملہ اقسام کے پیشہ ور آباد ہوں اور آبادی کی کثرت باوجود اس کی معتدل آواز آبادی کے باہر نہ جا سکے۔

(۱۶۳) فرماتے ہیں کہ دریا وہ ہے جو کہ ہر سال جاری رہے۔

(۱۶۴) فرماتے ہیں کہ ممالک ایک دوسرے سے بوجہ حائل ہونے پہاڑوں اور دریاؤں اور جنگلوں کے یا بسبب تفوق لسانی کے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں۔

(۱۶۵) فرماتے ہیں کہ بندوق کی نال کو سرد ملکوں یعنی کشمیر و کابل میں بہ نسبت گرم ملک کے زیادہ موٹی بنانا چاہیے تاکہ سردی اور خشکی کے اثر سے اس کے پھٹ جانے کا احتمال نہ باقی رہ جائے۔

(۱۶۶) فرماتے ہیں کہ ہوا کا اعتدال کشتی اور چکی کے اعتدال کے بالکل مخالف ہے لیکن یہ امر زبان زدِ روزگار ہے کہ چراغ گُل ہو جاتا ہے۔

(۱۶۷) فرماتے ہیں کہ تعبیر کی حالت بھی تقریباً مثل فال کے ہے اسی وجہ سے اس مسئلے کی قرارداد اس امر پر کی گئی ہے کہ انسان اپنے خواب کو بجز عاقل نیک اندیش کے کسی دوسرے شخص کے روبرو نہ بیان کرے تاکہ وہ نیک فال پیدا کرے۔

(۱۶۸) فرماتے ہیں کہ بلاغت اس کا نام ہے کہ کلام سننے والے کی حالت کے مطابق بیان کیا جائے اور کثیر مطالب کو قلیل عبارت میں اس طرح بیان کرے کہ اس کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور فصاحت اس کو کہتے ہیں کہ تکلم کے وقت اچھے الفاظ اس کی زبان پر جاری ہوں۔

(۱۶۹) فرماتے ہیں کہ حاکم مصر اور حسین منصور کے ایک قول سے خود بینی اور خداشناسی ایک دوسرے سے جدا ہو گئیں۔

(۱۷۰) فرماتے ہیں کہ بزرگی استقامت حالات پر مبنی ہے۔

(۱۷۱) فرماتے ہیں کہ ایک عاقل سے گیدڑ کی درازی عمر اور باز کی کم عمری کے

بارے میں سوال کیا گیا۔ اس عاقل نے جواب دیا کہ پہلا پرندہ جانوروں کو نہیں ستاتا اور آخری پرندہ اُن کی جانوں کو ضائع کرتا ہے۔

(۱۷۲) فرماتے ہیں جبکہ باز کی خوراک بجز جانوروں کے گوشت کے دوسری نہیں ہے یہی سبب ہے کہ اس کی کم عمری اُس کی گوشت خواری کی مکافات ہے۔ انسان جو اپنی بے شمار خورش کی موجودگی کے باوجود گوشت کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا آخر کار اس کا کیا حال ہوگا۔

(۱۷۳) فرماتے ہیں کہ گمان غالب یہ ہے کہ کم آزار جانوروں کے گوشت کو حلال اور آزار رساں جانوروں کے گوشت کو حرام کر دینے میں یہ حکمت ہے کہ آزار رساں جانور کا گوشت کھانے سے انسانی جسم میں اُس کے اثرات کے سرایت کرنے کا اندیشہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ جس وقت آزمایش کی گئی تو اپنی زبان بے زبانی سے عرض کرنے لگے کہ اس راہ میں سکوت لازم ہے تاکہ بیگانہ افراد پر کس صورت سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔

(۱۷۴) فرماتے ہیں کہ زبان آموزی ہر انسان کو انسان کی ہمنشینی سے حاصل ہوتی ہے ورنہ ہر انسان اسی لب بستگی کے ساتھ مدت العمر اپنی زندگی بسر کرتا۔

(۱۷۵) فرماتے ہیں ہر انسان جو خدائی مکافات کی وجہ سے نفرین کو اپنے اوپر لازم کرلے اس کو کسی شخص کے پاس جانے کی ضرورت نہیں اور اس عمدہ کارروائی سے ایک شخص کے لئے دعائے بد کی گئی تھی اُس کو آرام حاصل ہوگیا۔

(۱۷۶) فرماتے ہیں کہ شورہ ملانے کی وجہ سے مجھ کو پانی میں حق نمک زیادہ تر محسوس ہوا۔

(۱۷۷) فرماتے ہیں کہ جس وقت میں ہندوستان میں آیا اور ہاتھی پر سوار ہوا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس عمدہ طاقت کی جانب توجہ کرنے سے اس امر کی خوشخبری حاصل ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے مجھ کو ہر شخص پر کامیابی حاصل ہوگی۔

(۱۷۸) فرماتے ہیں کہ انسان گوشت خواری کا اس قدر عادی ہے کہ اگر اُس کو اپنی جسمانی تکلیف کا احساس ہوتا تو وہ خود بالیقین اپنی ذات پر تیز دستی کرتا۔

(۱۷۹) فرماتے ہیں کہ کاش میرا جسم اس قدر تنومند ہوتا کہ گوشت خواروں کا

کام اس سے نکل جاتا اور یہ دوسرے کی جاں شکنی کے لیئے آمادہ نہ ہوتے یا اگر تھوڑا گوشت میرے جسم سے اُن کے کھانے کے لئے جدا کیا جاتا تو اس کے معاوضے میں دوسرا گوشت میرے جسم میں پیدا ہو جاتا۔

(۱۸۰) فرماتے ہیں کاشکے ہاتھی کا گوشت کھانا جائز ہوتا تاکہ ایک جانور کئی جانوروں کا بدل قرار پاتا۔

(۱۸۱) فرماتے ہیں کہ اگر دشوار زندگی میرے ذہن نشین نہ ہو جاتی تو میں انسانوں کو گوشت خواری سے مانع ہوتا اور میں اس لحاظ سے اس پر یکبارگی عمل کرنا نہیں چاہتا کہ بہت سے کام ناتمام رہ جائیں گے اور انسان اس سخت غم میں دیوانے ہو جائیں گے۔

(۱۸۲) فرماتے ہیں کہ میں اپنی ابتدائی واقفیت کے زمانے میں جس وقت کسی جانور کو خورش کے لیئے لانے کا حکم دیتا تھا تو اس حالت سے مجھ کو چنداں لطف نہ حاصل ہوا اور نہ یہ امر پسندیدہ معلوم ہوا اور میں نے اس طریق کو جاں پروری کی رہنمائی خیال کیا اور جاندار کا گوشت کھانے سے میں نے اپنے ہاتھوں کو کھینچ لیا۔

(۱۸۳) فرماتے ہیں کہ ہر انسان پر لازم ہے کہ ہر سال ماہ ولادت میں گوشت نہ کھائیں تاکہ خدا کی عبادت ادا ہو اور سال عمدگی سے گزر جائے۔

(۱۸۴) فرماتے ہیں کہ قصاب اور ماہی گیر اور مثل ان کے دیگر اشخاص جن کا پیشہ جاں شکنی ہے ان کی جماعت کو عام آبادی سے علیحدہ کر دیا جائے اور ان سے ملنے والوں سے تاوان وصول کیا جائے

(۱۸۵) فرماتے ہیں کہ ایک سوداگر کی موت کا وقت قریب تھا اور اُس کے چار فرزند مال کے لیئے آپس میں نزاع کر رہے تھے سوداگر نے نصیحت کے ساتھ اپنے چاروں فرزندوں کی رہنمائی کی اور کہا کہ میں نے اپنی دوربینی سے ہر ایک حصہ برابر تقسیم کر کے ہر ایک کے لیئے ایک گوشۂ مکان میں مقرر کر دیا ہے تاکہ جس وقت میں فوت ہو جاؤں ہر ایک اپنا حصہ خود لے لے جب وصیت ختم ہو گئی ایک نے زر نقد پایا اور دوسرے کے حصے میں غلہ آیا تیسرے فرزند کو ہڈیاں اور چوتھے فرزند کو کاغذ ملا۔ ان لوگوں نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے پھر باہم جنگ وجدل کرنا شروع کر دیا فرمانروائے ہندوستان سالیاہن نے کہا کہ ہڈیوں سے اس امر کا اشارہ ہے کہ

جملہ جاندار ایک شخص کے حصے میں ہیں اور کاغذ کا منشا یہ ہے کہ اس کاغذ زر قرض دوسرے شخص کا حصہ ہے جس وقت ان ہر دو اشیا اور غلے کا حساب کیا گیا تو چاروں حصے برابر پائے گئے۔

(۱۸۶) فرماتے ہیں کہ حسن بن صباح مع ایک جماعت کے دریا کا سفر کر رہا تھا کہ دفعۃً طوفان نمودار ہو گیا اور انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور حسن بن صباح خوش اور آرام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب اس کی حالت کے بارے میں سوال کیا گیا اُس نے جواب میں نجات کی خوشخبری دی جب ساحل پر پہنچے اُس کی غیب دانی کے شیدائی بن گئے حسن بن صباح بگمان غالب دیدہ و دانستہ اضطراب میں مبتلا نہ ہوا کہ خدا کی مرضی میں فرق نہ آئے اور نجات کی خوشخبری جو اس نے دی وہ محض اس خیال کی بنا پر تھی کہ اگر سب اس سیلاب فنا میں غرق ہو گئے تو اُس وقت کون میرا دامن تھامے گا اور اگر اس طوفان سے ان سادہ لوحوں نے نجات پائی تو یہ سب میرے پرستاروں میں داخل ہو جائیں گے۔

(۱۸۷) فرماتے ہیں کہ علی بندیل خارا کے بارے میں اس کا یہ قول بعید مشہور ہے کہ ملیبار میں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے بالائی حصۂ جسم میں دو جسم نمودار تھے سر اور آنکھ اور ہاتھ علیٰحدہ علیٰحدہ تھے اور پائین حصۂ جسم اس کا ویسا ہی ایک جسم تھا جیسا کہ عموماً ہر شخص کا ہوتا ہے۔ اس شخص کی شادی بھی ہو گئی تھی اور یہ سناری کا پیشہ کرتا تھا۔

(۱۸۸) فرماتے ہیں کہ جس سال بیرم خاں نے سفر حجاز کی اجازت پائی سکندرہ کے قریب ہرنی کو ایک چیتے نے پکڑا اور زندہ بچہ اُس کے شکم سے نکل آیا میں نے گوشت اور ہڈیوں کو جدا کر کے چیتے کو شکم سیر کر دیا گوشت اور ہڈیوں کو جدا کرنے کے وقت ایک چیز میرے ہاتھ میں آئی میں نے خیال کیا کہ شاید یہ ہڈی کا ایک ٹکڑا ہے جو میرے ہاتھ میں آ گیا ہے لیکن جب میں نے اس امر کی جستجو کی تو اُس وقت ہرن کے کلیجے میں سے ایک پیکان نکلی گمان غالب یہ ہے کہ ہرن کے ابتدائی حصۂ عمر میں یہ تیر اس کے جسم میں لگا تھا اور قدرت کی حفاظت سے کسی قسم کا جانی نقصان اس کو نہ پہنچ سکا اور نہ اُس کو جسم کی بالیدگی اور حاملہ ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔

(۱۸۹) فرماتے ہیں کہ چوہا انڈے کو اپنی گود میں رکھ کر سو جاتا ہے اور دوسرے

چوہے اُس کی دُم پکڑ کر اُس کو سوراخ کے اندر کر دیتے ہیں چوہا اپنی دُم کو اس طرح لپیٹ کر اپنے سینے پر رکھ لیتا ہے کہ خشخاش اور اس کے علاوہ دوسری باریک چیزوں کو کھینچ لے جاتا ہے اور چوہوں کی ایسی بشمار حیرت انگیز کارروائیاں اور بھی بیان کی گئی ہیں۔

(۱۹۰) فرماتے ہیں کہ بھیڑیا اگر منہ کھول کر شکار پر دوڑتا ہے تو اُس کو پکڑ لیتا ہے ورنہ ہر چند کوشش کی جائے اپنے منہ کو نہیں کھولتا ہے بھیڑیا جس وقت کہ گرفتار ہو جاتا ہے تو انسان سے جدا نہیں ہوتا۔

(۱۹۱) فرماتے ہیں کہ سنگ مسنگ اس طریقے سے جدا کیا جاتا ہے کہ اول اُس کو پانی میں ڈال دیتے ہیں اور آخر کار یہ نرم ہو کر پگھل جاتا ہے۔

(۱۹۲) فرماتے ہیں کہ ایک روز شکارگاہ میں پالو ہرنی اور جنگلی ہرنی میں جنگ ہو رہی تھی جنگلی ہرن چالاکی کے ساتھ پکڑ لی گئی چند دیکھنے والوں نے یہ مصرعہ پڑھا ؎ کس ندیدیم کہ آہو بدویدن گیرد ؛ یہ اس صورت میں کہا گیا تھا کہ آہو زبان فارسی میں عیب کو کہتے ہیں یعنی آہو کو دوڑ دھوپ اور کوشش کے ساتھ نہ پکڑنا چاہیے۔

(۱۹۳) فرماتے ہیں کہ کم عمر کی شادی کرنا خدا کی ناخوشنودی کا باعث ہے کیونکہ جو مفاد اس کارروائی میں خیال کیا جاتا ہے وہ بہت دور ہے اور نقصانات بیحد نزدیک۔ اور یہ قانون کہ عورت دوسرا شوہر نہ کرے بیحد دشوار ہے۔

(۱۹۴) فرماتے ہیں کہ بیگانہ افراد میں شادی کرنا پسندیدہ ہے کیونکہ بیگانگی یگانگت سے مبدّل ہو جاتی ہے اور یگانوں میں کتنی ہی کثرت کے ساتھ شادی کیوں نہ کی جائے لیکن یہ فعل تقریباً شرمناک ہے کیونکہ کتب سلف میں یہ امر مرقوم ہے کہ آدم کے زمانے میں ہر بطن سے ایک پسر اور ایک دختر پیدا ہوتے تھے اور ہر ایک بطن کے لڑکے کی شادی دوسرے بطن کی لڑکی کے ساتھ کی جاتی تھی۔ یہ مسئلہ بھی قدرے اس حال سے آگاہی دیتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ احمدی کیش میں دختر عم کے ساتھ جو عقد کرنا جائز رکھا گیا ہے اس کا سبب وہی سرآغاز ہے جو زمان پیدائش آدم میں تھا۔

(۱۹۵) فرماتے ہیں کہ عورت سے خواہش طبیعت کے مطابق قربت کرنا

بیحد نامناسب ہے اور تمامی خیالات اس امر کی جانب رجوع ہو جاتے ہیں کہ سرچشمۂ ہستی اس طریق سے پٹ کر مثل تودۂ خاک ڈھیر نہ ہو جائے۔

(۱۹۶) فرماتے ہیں کہ جس صورت سے کم عمر عورت سے قربت کرنا خدا کی ناخوشی میں گرفتار ہونا ہے اسی صورت سے ضعیف العمر عورت کے ساتھ جس میں لڑکا پیدا ہونے کی قابلیت نہ باقی رہ گئی ہو قربت کرنا منع ہے زیادہ تر عورات پچپن سالہ عمر میں اس قابل نہیں رہتیں۔

(۱۹۷) فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کے ساتھ قربت کرنا خدا کی مرضی کے خلاف ہے اور نطفہ ضائع ہو جاتا ہے اور اس کی حالت نسائیت کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ حاملہ کو بھی مضرت پہنچائے۔

(۱۹۸) فرماتے ہیں کہ ایام حیض میں عورت کی صحبت سے پرہیز کریں کیونکہ قدرے ناخوشی اسلاف کی اس امر میں ہے۔

(۱۹۹) فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے زیادہ کی خواہش کرنا اپنے خون میں حدت پیدا کرنا ہے اگر عورت عقیمہ ہو یا اس کے اولاد نہ ہوتی ہو تب البتہ اس امر کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

(۲۰۰) فرماتے ہیں کہ اگر مجھے پیشتر سے اس امر کا علم ہوتا تو میں اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنی حرم سرا میں داخل نہ ہونے دیتا بوجہ اس کے کہ رعیت بھی مرتبے میں مثل اولاد کے ہے۔

(۲۰۱) فرماتے ہیں کہ ہندی عورتوں نے اپنی بیش قیمت جانوں کو بہت ارزاں کر دیا۔

(۲۰۲) فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے کہ عورت اپنے شوہر کے مرجانے کے بعد کب تک ناکامی کی حالت میں بسر کر سکتی ہے لہذا وہ اپنے کو آگ میں جلا دیتی ہے اور اپنی بیش قیمت جان کو کشادہ پیشانی کے ساتھ دے دیتی ہے اور عورت اس کو اپنے شوہر کے لئے سرمایۂ نجات جانتی ہے مجھ کو مردوں کی ہمت پر تعجب ہوتا ہے کہ عورت کے وسیلے سے اپنی رہائی کے طالب ہوں۔

(۲۰۳) فرماتے ہیں کہ فرمانروائی ایک عظیم الشان نعمت ہے اور شائستگی اس کے انتظامات اور افعال کی اور اس کی شکر گزاری اس کے مالک پر محض عدالت پروری

اور قدردانی ہے اور دیگر افراد کے لئے اطاعت اور دعاگوئی۔

(۲۰۴) فرماتے ہیں کہ سلاطین کے دیدار کو لوگ خدا کی پرستش جانتے ہیں اور اس کو تمامی مخلوق ظل اللہ جانتی ہے ان وجوہ سے بالیقین اس کا دیدار خدا کی عبادت کا سرمایہ ہے اور سائے کو اس کے مالک سے جدانہ خیال کرنا چاہیئے۔

(۲۰۵) فرماتے ہیں کہ جہانبانی خدا کا ایک عظیم الشان عطیہ ہے اور بیشمار افراد کو اس سے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور فارغ البال افراد کی نیکیاں اُن کی جانب مائل ہو جاتی ہیں۔

(۲۰۶) فرماتے ہیں کہ جو کام کہ ملازمین سے وقوع پذیر ہو سکے بادشاہ کو اس میں خود مشغول نہ ہونا چاہیئے کیونکہ دوسروں کی خطاؤں کا تو یہ خود علاج کرتا ہے اور اس کی لغزشوں کو کون درست کر سکتا ہے۔

(۲۰۷) فرماتے ہیں کہ بادشاہی پایہ شناسی کا نام ہے اور اسی اندازے سے لطف وقہر سے کام لینے کے لئے آمادہ رہنا۔

(۲۰۸) فرماتے ہیں کہ بادشاہوں کے قدوم سے امن اور آسودگی پیدا ہوئی یہ بالکل صحیح ہے جبکہ جمادات ونباتات میں خاصیت و اثرات موجود ہیں تو بہترین انسان کے حالات سے یہ امر کیونکر دور ہو سکتا ہے خاصکر ان لوگوں سے کہ جن کا کام تمام عالم کی حفاظت کرنا ہے۔

(۲۰۹) فرماتے ہیں کہ حکومت اور اطاعت کے لئے خوف و امید ہر دو ضروری ہیں تاکہ تخت آراستہ ہو اور خلوت گاہ معنی فروغ پیدا کرے لیکن زبردست اور عاقل اپنے جسم کی گرانباری سے کم ہمت نہیں ہوتا اور ہر ایک کے اندازہ ومقام کو اپنی عقل سے شناخت کر لیتا ہے

(۲۱۰) فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف و امید کے ساتھ چلتا ہے اُس کی دین و دُنیا آباد ہوتی ہے اور نقصانات انسان کی خود گذاشت سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۲۱۱) فرماتے ہیں کہ بیکاری تمام عیوب کی مبتدا ہے سعادتمند افراد کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ ہنر کو سیکھتے ہیں اور اس کام میں مشغول ہو جاتے ہیں اور دارو غگان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ حفاظت سے غافل نہ ہوں۔

(۲۱۲) فرماتے ہیں کہ بادشاہ کا غصہ بھی مثل اُس کے رحم کے دُنیا کی آبادی کا سرمایہ ہے۔

(۲۱۳) فرماتے ہیں کہ مستی کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے خاصکر بادشاہ کے لئے، کیونکہ وہ ایک عالم کا محافظ ہے۔

(۲۱۴) فرماتے ہیں کہ سلاطین کی عبادت عدل گستری اور جہاں پروری ہے اور برگزیدہ افراد کی عبادت جان وتن سے ہے اور تمام فسادات محض اس وجہ سے ہیں کہ انسان اپنی ضروریات کو رفع کر کے دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۲۱۵) فرماتے ہیں کہ بادشاہوں کو چار چیزوں سے کنارہ کش ہو کر اپنی زندگی بسر کرنا چاہیئے اوّل زیادتی شکار، دوسرے دوامی لہو ولعب، تیسرے شبانہ روز کی مستی اور غفلت، چوتھے درشت کلامی۔

(۲۱۶) فرماتے ہیں کہ شکار میں اگرچہ بیشمار نظری افکار سے کام لینا پڑتا ہے مگر بخیال غالب اوّل وہ ہے کہ جاں شکنی باقاعدہ طور سے ہوتی ہے۔

(۲۱۷) فرماتے ہیں کہ جھوٹ ہر شخص کے لئے نامناسب ہے بالخصوص بادشاہوں کے لئے معیوب تر ہے کیونکہ اس گروہ کو سایۂ خدا کہتے ہیں اور سائے کو راست ہونا چاہیئے۔

(۲۱۸) فرماتے ہیں کہ داروغگاں کو حفاظت کرنا چاہیئے تاکہ کوئی شخص اپنی خواہش سے اپنے پیشے میں متجاوز نہ ہونے پائے۔

(۲۱۹) فرماتے ہیں کہ شاہ طہماسپ بادشاہ ایران سبق میں ایک مصرعہ بھول گیا مشعلچی نے اُس کو یاد دلایا یا پڑھا۔ بادشاہ نے اُس کے پڑھنے والے کو قدر سے سزادی۔

(۲۲۰) فرماتے ہیں کہ جب میرا ملازم میرے علم میں آجاتا ہے تو بجید کام انجام دہی سے باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲۲۱) فرماتے ہیں کہ جب میرا ملازم مجھے فراموش ہو جاتا ہے تو بجید کام انجام دہی سے باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲۲۲) فرماتے ہیں کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ اپنے مقربین کے ساتھ ہنسی اور

کھیل میں مبتلا نہ ہو جائے۔

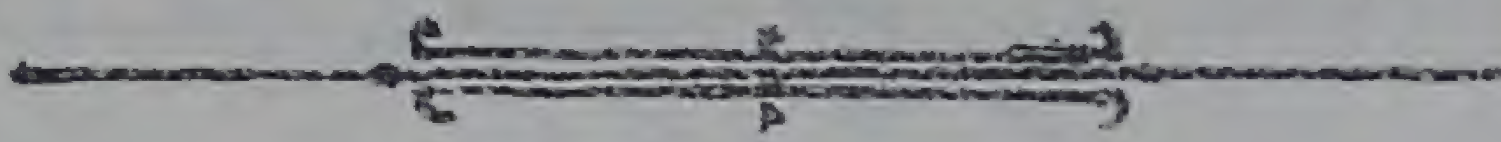
(۲۲۳) فرماتے ہیں کہ فرمانروا پر لازم ہے کہ ہمیشہ ملک گیری کے لئے آمادہ رہے ورنہ ہمسایہ حکومتیں اپنے غلبے کے لئے کوشاں ہوتی ہیں۔

(۲۲۴) فرماتے ہیں کہ سپاہ کو ہمیشہ کام اور جنگ میں مشغول رکھنا چاہیئے تاکہ یہ لوگ کاہل اور عیش پسند نہ ہو جائیں۔

(۲۲۵) فرماتے ہیں کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ رعایا کے مال و جان و ناموس و مذہب کی حفاظت میں فرق نہ پیدا کرے اور گمراہ افراد شاہی غضب سے بھی جو مثل نصیحت کے ہے راہ راست پر نہ آئیں اس وقت بادشاہ ان کی سزا دہی پر متوجہ ہو۔

(۲۲۶) فرماتے ہیں کہ جو شخص بادشاہوں کو بھرگی یاد نہیں کرتا بخیال غالب وہ ملامت، اور بیہودہ گوئی سے کام لیتا ہے۔

(۲۲۷) فرماتے ہیں کہ بادشاہوں کا مقولہ مثل موتی کے ہے اور آویزہ ہر کان کے لئے زیبا نہیں ہے۔



خاتمہ

خدا کا شکر ہے کہ یہ گنجنامہ شاہنشاہی کارنامہ آگاہی، دفتر دانائی، مجمل ارقام جہاں آرائی لوح تعلیم دبستان آداب، نسخۂ دارہ گیرار باب الباب، دستور العمل بارگاہ خلافت، دیوان عدل و رافت، کی تکمیل کے لئے مصنّف نے جملہ اقسام کے رنج اٹھائے اور بیشمار کوششیں کیں۔ اس وقت یہ نوشدار وئے مزاج عالم جیسے تریاق مسموماں کا بھی مرتبہ حاصل ہے، مسموماں کے لئے اس کی ابتدا ہوئی۔ مصنّف کی بیشمار کوششوں اور مشغولی سے شب سیاہ صبح سے اور روز دراز شام سے مبدل ہوا تب یہ کان اکلیل سعادت ابدی اور دریائے گوہر اورنگ سلطنت سرمدی ظہور میں آیا، اس کی تکمیل کی حالت میں کس قدر عظیم الشان جنگ طبیعت و فطرت میں واقع ہوئی اور کس قدر رفت و خیز میرے اور میرے دل کے درمیان میں، حیرت نے پیدا کردی اُس وقت یہ انقد جستجو سے پیچی سر انجال تگاپوئے سراب دریانما ذہن نشیں ہوا مصنّف نے خدا کی بارگاہ میں التجائیں اور حضرت نور کی پیشگاہ میں گدائی کی تب اس تعویذ بازوئے خردمنداں اور افسون جادوئے دانشمنداں کی خون دل سے ترقیم ہوکر بیجان جسم حروف میں روح پھونکی گئی بیت

چہ مایہ رنج کشیدم زعشق تا ایں کار — زآب دیدہ و خون جگر گرفت قرار

ہیہات ہیہات راتبہ خوار فیض ایزدی جو ضیائے حقیقت سے عرصہ دراز سے ملحق ہو چکا ہے کیونکر اپنی زبان کو رنج کشی اور محنت ثرہی کے بیان سے

آلودہ کرسکتا ہے اور کیونکر اپنی جاں کنی اور جگر پالائی کو معرض بیان میں لاسکتا ہے۔ یہ محض اقبال شاہنشاہی اور دولت جاوید طراز کی نیرنگ سازی و نیکو کاری ہے کہ ایسا کلام زبان پر آیا اور اس طریق سے اس نامۂ والا کی تکمیل ظہور میں آئی۔ اس قبلۂ توحید نے نیک نیت افراد کو نیکوکاری، درست ہمتی اور راست کرداری کی شائستگی سے مخزن گنجینۂ علم و دانش بنا دیا اور اپنے حریم خلوت سرائے قدس میں اُن کو راہ دی۔ اس یکتا گوہر بینائی نے خدا کی مدح و ثنا اور اُس کی نعمت روز افزوں کی شکر گزاری سے اس دانش نامۂ پُر از خرد کو واقفیت طلب افراد کی جانب یا ایک فرمان کو صفوتگاہ تقدس سے سعادتمندوں کے لئے لے آیا اور اس والا گروہ کی نوازش سے مصنف سعادتمند عقیدت سرشت کو ملکۂ سواد خوانی و دریافتگی عطا ہوا اور عوام افراد سے الطاف و توجہ ظاہری کو بایں نظر اُٹھا لیا تاکہ اس قلیل جماعت کو اُن کی عقل کے مطابق نعمت گویائی عطا فرمائے اور ایزدی فیض کی خوان سالاری کر کے ضیائے فیض سے منوّر کرے اور دور و نزدیک، یگانہ و بیگانہ اُس سے بہرہ مند ہو سکے اور بیشمار انسانی گروہ کے قلوب کو نور حقیقت کی روشنی سے معمور کر دے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس عمر گی افعال اور آباد خیالی سے عالم صورت نے التیام پایا اور جہان معنی منتظم ہوا ہمت کا گلبن اقبال شگفتہ ہو گیا اور طرب کا روز جشن آ پہنچا، چشم اندوہ و ملامت دیدہ وا ہو گئیں اور غم کی راتیں بسر ہو گئیں اور بیشمار حقائق مادی و روحانی و سوانح تقلیدی و اطلاقی حق پوشان حیلہ گزار کے خیالات کے برعکس ترقیم ہو گئے اور کم بنیان بددل اور روز کوران کج رفتار کی رہنمائی کے لئے چراغستان روشن ہو گیا اور تقدیر کی بلندی سے کہ اخلاص اس کا نام ہے تازہ بارگاہ خرد نصب ہو گئی اور اس کی علت غائی میں جو شکر گزاری سے مفہوم کی جاتی ہے پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی، باوجود اس قدر قافلہ سالار خردمندی کی آمد و رفت اور مکتب گاہ دانش پژوہی و دل پسندی کے فرہنگ ناموں کے یکجا ہو جانے کے آج گوہر عقل کی ترازو کو ہاتھ میں لیتے ہیں اگرچہ گراں سنجی کے لئے ایک دوسرا ترازو ہے اور سلطان عقل کو تخت و متکائے فرمانروائی پر متمکن کرتے ہیں اور جہانبانی کے لئے تازہ آئین اس وقت میدان نثار و ایثار کو اور زیادہ کشادہ اور ترانۂ شادکامی اور زمزمۂ کامیابی کو بہت زیادہ بلند آوازہ

کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ مثل پست فطرت فردوسی کے جو اپنی فرومایگی کی وجہ سے خواہشات میں مبتلا ہوگیا اور پردہ شرم وحیا کو دادو ستد کی گفتگو میں اُٹھادیا۔ فردوسی سخن فروش تھا اور وہ قیمت بجا طور سے نہیں سمجھ سکتا تھا، اُس نے اس کا بدل چند سنگریزوں کو خیال کیا اور مثل بے شرم بازاریوں کے افزائش کی کشائش کی وجہ سے زبان زد خاص وعام ہوگیا۔ اب میں بہا کو بے بہا اور وزن کو بے وزن کر کے اس مائدہ ساز فنون احسان شاہنشاہی اور اُس کی عظمت آمیز شکرگزاری کو اس اقبالنامے میں درج کرتا ہوں اور خدا کی قدرت کی نیرنگیوں کو ترقیم کرتا ہوں۔ فردوسی نے تیس سال محنت گوارا کی نفرین کے لئے اور اب میں نے صرف سات سال محنت گوارا کی دوامی آفرین کے لئے۔ اُس نے لباس نظم میں جو ایک معین قالب رکھتی ہے ریختہ گری کی اور میں نے نثر کے بے سروبن صحرا میں جواہر آبدار کو سلک تحریر میں لایا۔ مرد آزاد کو زر پرست سے کیا نسبت اور سپاس گزار کو گلہ سرا سے کیا مناسبت۔ فردوسی کی آنکھوں پر اُس کی غرض نے پردے ڈال دئے اور اُس نے کارستان ہنر میں صلے کی توقع بزرگان زمانہ سے کی۔ اگر فردوسی کے دیدۂ معاملہ بیں پر آفت نہ آجاتی تو وہ ایسی بے راہروی نہ اختیار کرتا اور سخن کو غرض پر محصول نہ کرتا اور گوہر والا فطرتی کو اپنا سرمایہ بناتا، قطع نظر اس امر کے کہ ہر چہار اطراف عالم شناسائی میں زر وسیم کے بدل سے سخن دلپذیر کے روزگار کو کوئی شخص اپنے قبضۂ قدرت میں نہیں لاسکتا اور جواہر گراں بہا پاسنگ زر نہیں ہوسکتا۔ فردوسی نے اس سخن طرازی اور نکتہ پردازی کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اپنا نام زندہ کردیا اور گرامی فرزند دیر بقا خوشخو وجوانمرد اپنا یادگار چھوڑا۔ جو دولتمندان بخت بیدار ضیائے عقل اور علم پسند حقیقت منش افراد کی امداد اور سادہ لوحان سعادت پژوہ کو نفع وضرر دنیاوی سے آگاہ اور جملہ اقسام کے حاجتمند افراد کو حسد ورنج سے محفوظ رکھنے کے لئے اخلاص دارو دیتا ہے۔ بزدلوں کو مردانگی اور روبہ طبیعت افراد کو شیر کردار اور جنگ نہنگ کی ترغیب دیتا ہے۔ ضعیفان کو چابک دل کو کشادہ رو اور بزرگ ہمت اور باہمت افراد کو طاقت عطا فرما کر عالی مرتبہ بناتا ہے۔ ہر چند بظاہر وہ بزرگان دنیاوی کی ایک خدمت ظاہری بجالایا لیکن دراصل اُس نے شرح جواہر دانائی کو ہر چہار اطراف عالم میں منتشر کردیا۔ اگر فردوسی

ہوا وہوس میں مبتلا نہ ہوجاتا اور عقل باریک بیں کو بیجا خواہشات کے حصول کے لئے
تباہ و برباد نہ کردیتا تو اُس کو اس عظیم الشان عطیۂ خداوندی کی شکرگزاری سے کب مہلت
مل سکتی تھی اور اُس کو تمام عالم سے تحسین و آفرین و احسان کی امید ہوسکتی، بلکہ اگر اُس کے
دماغ میں قدرے تازگی اور قدرے کاردانی سے واقف ہوتا تو بالضرور علاوہ اس
معنوی تحفے کے کسی دوسری شے کو بدلۂ صوری تصوّر کرکے کسی بارگاہ والا میں پیش کرتا
تاکہ اُس کا ذکر گرامی اُس کی ذات کے لئے سرمایۂ ظہورین جاتا اور یادگار بطریق رہنمائی کے
آیندگان آگہی طلب کے لئے چھوڑ جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کی تائید اور اقبال خداداد
گوہر آما کی امداد سے یہ نگارین نامہ اپنی ستائش پذیری و صفت شناسی کہ بیشمار افراد حسد
کی وجہ سے اُس کے زندان بلا میں بحالت جہل تمام ہو گئے ہیں، میں نے اپنے دل کو
اُس کے گرد کرنے پر راغب نہیں کیا اور اپنی فطرت کو خواہشات کا پامال نہیں بنایا اور
نہ اُس کی وسیع الخیال طبیعت میں اس امر کی گنجائش ہوسکتی ہے کہ اُس کی فطرت کسی
دولت دُنیاوی کی آرزو میں گرفتار ہوجائے کیونکہ ہمت بلند اُس کے سر میں نہیں ہے۔
اگر یہ امر ظہور میں آئے تو یہ امر یقینی ہے کہ وہ عالی فطرت نہیں اور عالی ہمّتی کے وصف
سے اُس کا دماغ خالی ہے، بیگانہ جانتا ہے کہ خرافات کی بو بھی اُس کے دماغ تک نہیں
پہنچی اور اجنبی بخوبی واقف ہے کہ تجربہ کار صیرفی ہے لیکن حریر چینی کو ٹاٹ کے ساتھ
کب پیوند ہوسکتا ہے اور آبدار مصری کو باعتبار جوہر کے لوہے کے ٹکڑے سے کیا
مناسبت ہے اور حقیقت کے بیمثل موتی کو دُنیاوی سفالی ٹکڑوں کے معاوضے میں
کیوں فروخت کرے اور اس جاوید دولت کو روپے واشرفی کے بدلے میں کیوں دیدے
خاصکر اس زمانے میں جبکہ زمانے کی نیرنگی اور روزگار کی شکرخندگی سے جواہر گراں بہا
سراچۂ اقبال کے سنگریزے ہیں۔ باطن حقیقت آسودہ نے لوامع آگہی سے ضیا حاصل کی
اور مسرت کے ساتھ آرام گزیں تھا، اگر دُنیا کہنہ مال واسباب سے خالی ہوتی اور زمانہ
اپنی بدخوئی اور کرشمے کی وجہ سے دُنیا کو اس شخص کی غلامی کے لئے نہ بھیجتا تو وہ زور طبیعت
کے قریب بھی نہ آسکتی اور ایسی بے معاملگی کو اپنے اوپر نہ پسند کرتا بلکہ پہلے مدنظر خدا کی
حمد ہے جو قابل مدح افعال شاہنشاہی کی ترقیم کے وسیلے سے ادا کی جائے اور دوسرا
خیال طبیعت جو باعتبار فہم بشریت کی کمی کے ہوسکتا ہے یہ ہے کہ بزرگان آیندہ اور

مدبران موجودہ اس دریائے بیکراں سے جواہر آبدار کو نکال کر اپنے افعال کو درست اور آراستہ کریں اگر ہمت بلند ہوتی تو میں توحید کی بلند کھڑکی سے بیابان شرک میں نہ آجاتا لیکن کیا ہو سکتا ہے۔ یہی مسئلہ ہے جس کو کہ پیشوائے آگاہ دلان قدیم مولوی معنوی نے تحریر فرمایا ہے ؎ چونکہ جفت احولانیم اے سخن ٭ لازم آید مشرکانہ دم زدن ٭ اگر اس ناشیۂ صبح وجود کے اندیشے اور سراب نیمروز حیا کو ہر شخص سمجھ لے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس قدر واقف ہو سکتا ہے اور تمام افراد کے ذہن نشیں ہو سکتا ہے کہ سعادت نشان خرد آموز کی جستجو دو چیزوں سے زیادہ کے لئے نہیں ہو سکتی اور عالی نظران بیدار بخت کی جستجو اس سے کہیں زیادہ برتری رکھتی ہے۔ اول خدا کی رضامندی حاصل کرنا اور نزہت گاہ قدسی گزیں میں اپنی منزل کی بنا ڈالنا اور یہی حیات ابدی کا سرمایہ اور نشاط پائندہ ہے۔ اس منزل کے رہنے والے ہرگز دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس مقام کے تندرست افراد بیمار نہیں ہوتے اور قوی افراد ضعیف نہیں ہوتے اور کامیاب اشخاص کا دولتمندی کا غم درویشی سے دور ہو جاتا ہے اور حسد کو اس منزل میں راہ نہیں ملتی اور یہ تمامی امورات بجز عفاف نیتی اور چار پسندیدہ اور عمدہ عادات کے اختیار کرنے اور آٹھ بد خصلتوں کو ترک کرنے سے کہ فرہنگ نامے اُن کی شرح سے پُر ہیں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ دوسرا امر دُنیا کی نیکنامی ہے کہ زندگی دراز اور عمر دوام سے اس کی تعبیر کی جاتی ہے اگرچہ یہ بھی اسی سرمایۂ مقدم سے انجام پاتی ہے۔ اور اسی کی طاقت سے پسندیدہ عادات حاصل ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر افراد کی واپسی زبان دل آسا اور دست کشادہ سے ہو جاتی ہے لیکن باطن کی آراستگی اور خیالات کی درستگی کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ زہے تقدیر کہ اپنی سعادت سرمدی سے دونوں کو اوّلیں سے دوشادوش کردے اور ظاہر کو بھی مثل باطن کے آراستہ کردے۔ شناسندگان حقیقت پژوہ جب اپنی مجلس نشاط کو قائم کریں اور قدرے دل کو مسرور کر کے عیش و عشرت حاصل کریں۔ نہیں جانتے کہ نیک اندیشی اور خوب کرداری کو سخت جستجو اور ریا و ریٔ اقبال سے آشوب خود بینی اور گرداب مکر سے علیحدہ رکھتے ہیں اور دل کو عقل کی فرماں برداری اور خدا کی رضامندی سے وابستہ کر کے مخلوق کی آفرین اور ملامت سے یکسوئی حاصل کر کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ سوداگران سادہ لوح

اس منفعت کو جسے وہ اپنی گراں مایہ عمر میں حاصل کرتے ہیں اور وہ فوائد جسے وہ اپنی دوا دوش سے حاصل کرتے ہیں، ذکر پائدار اور اسم جمیل ہوتا ہے۔ فرمانروایان چہار چمن صورت معنی اور دریا دلان انجمن تجرّد و تعلق جو اپنی فراخیٔ حوصلہ اور کشائش عرصۂ آگہی سے ان ہر دو عناصر بوالعجب کے غوامض کو حاصل کر لیتے ہیں اور تائید ایزدی کی طاقت سے ہر دو عالم کے بار کو اپنے دوش فطرت پر رکھ لیتے ہیں اور اپنی توانائی اور آگاہی سے سبکبار ہو کر چلتے ہیں اور اس ہر دو جہند کے کاروبار کو کہ زاد مردان والا ہمت ایک کو بخوبی کمتر انجام دے سکتے ہیں، بخت خداداد کی رہنمائی سے ایسا عمدہ و پسندیدہ سامان مہیا ہو جاتا ہے کہ عقل اوّل حیران رہ جاتی ہے اور آسمان نیرنگ کار حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور صوری و معنوی سود و زیاں کا سرمایہ دستیاب ہو جاتا ہے اور ایک ہی وقت میں ان ہر دو آئین مختلف سے جشن آراستہ کرتے ہیں، چنانچہ ناصیۂ گرامی احوال سے اس برافروزندۂ چہرۂ دولت اور برافرازندۂ رایت اقبال ہمارے زمانۂ مسعود کا کہ آسمان آجکل اُس کے مقاصد کے مطابق گردش کرتا ہے اور ستارے اُس کی بلندی سے سیر کرتے ہیں، دل اُس کے خیال سے بڑھتا ہے اور زبان اُس کے ذکر سے ناز کرتی ہے۔ اُس کی چمک ظاہر ہے اور اُس کا پرتو پیدا ہے۔ خداوند کریم اس یکتائے مُلک آگہی کو بقا عطا فرمائے اور مخلوق پر سعادت جاوید نازل فرمائے۔ فرمانروائے صورت و معنی اپنے فروغ عقل خداداد اور چراغ ہمت گراں سنگ سے ایسے ایسے دو ملک بیکراں کو آباد رکھتا ہے اور اس آگاہ دلی اور ہوشیاری سے خراماں ہوتا ہے کہ دیدہ وران والا نگاہ ہر عالم کے دوسرے کی منتہا پر نہیں پہنچ سکتے ہیں اور ہر ایک اس گوہر جہاں افروز شناسائی کو خاص اپنا ہی خیال کرتا ہے اس وجہ سے کہ سر رشتۂ سخن سرائی اور دست آویز کارپردازی درمیان میں ہے اور شاہراہ نامہ نویسی جاری ہے۔ اس شائستگی اور استقلال سے ان ہر دو انبار کے بیشمار تحفے ایک ہی ذات قدسی میں فراہم ہو گئے ہیں اور نشان نہیں دیتے۔ مجمع بحرین دین و دُنیا، منبع چشمہ سار صورت و معنی، محفل آرائے سفر در وطن، شمع خلوت در انجمن، گرہ کشائے کار فروبستگاں، مرہم پند ناسور خستہ دلاں، کثرت تعلقات صوری گرد فتور کو اُس کے خانۂ دل وحدت گزیں میں نہیں پیدا کر سکے اور فرط ایزد پرستی اور یکتا دلی بھی کسی قسم کا تفرقہ اُس کے احوال ظاہری میں نہیں نمایاں کر سکتی، اُس کی ذات قید ظاہر بھی رکھتی ہے اور اطلاق باطن بھی۔ سخن سنجان گوہر آرا کی ہمت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ یہ افراد

ایسے یگانۂ بارگاہ ہستی کے مناقب والا کو ترقیم کرکے گوش و گردن ایام کو مزین کریں اور کنار دامن روزگار کو زیب و زینت بخشیں تاکہ پسماندگان قوافل وجود کی رہنمائی کے اسباب اور انتظام فراہم ہوں اور جویندگان دور دست کے لئے اسباب شناسائی مہیا ہو جائیں۔ اگرچہ آسمان اپنی تگاپو اور دست و زبان کی مخفی حرکت سے اس کا مؤید ہے اور ہاتھوں ہاتھ اس کو گردش دیتا ہے لیکن زمانے کی نیرنگیوں سے حوادث کو اس میں راہ مل جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سررشتۂ انتظام ٹوٹ جاتا ہے، چونکہ ان کارنامہائے حیرت افزا سے ہم کو دفاتر مرتب کرنا اور صفحات روزگار پر ان کی ترقیم مدنظر ہے بالیقین دست انقلاب ان تک بہت کم پہنچ سکے گا اور سالہائے دراز تک ان کے نشانات پائداری کے ساتھ باقی رہ جائیں گے، جس امر کی بنا پایۂ نیکوکاری پر مبنی کر دی جاتی ہے تو اس کے ایوان کی بلندی ساتویں آسمان کے بام سے مل جاتی ہے اور وہ بنیاد جس کی تعمیر قاعدۂ سعادت پر منحصر کر دی جاتی تو اس میں زمانے کی ہزاروں گردشوں سے کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ یہ امر ظاہر ہے کہ فرمانروایان سلف کی کوئی یادگار بجز اس زمانے کے مرتب شدہ کارناموں کے، جن کو اس دور کے کار آگاہ افراد نے مرتب کیا ہے نہیں باقی رہ گئی اور بجز سخن سرایان نیک سگال کی داستانوں کے اور کوئی علامت و نشان موجود نہیں ہے اور زمانے کی کہنگی اس کو نیست و نابود نہ کر سکی، چنانچہ آل بویہ کی بلند پائیگی کی بجز صابی اور مہلبی کے نتائج خامہ کے اور ملوک غزنویہ کے مکارم اخلاق کے سوا رودکی، عنصری، عتبی کے نوادرات کلام کے کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ جس وقت کہ یہ طلسم ہوشمندی اور جادوئے خرد پژوہی ہر فرد کو دستیاب ہو جائے گا اور اس رقم خیال اور جادوئے حلال کی شناخت ہو جائے گی اس وقت اس قدر اس کی سمجھ میں آ جائے گا کہ میرا اصل خیال یہ ہے کہ میں ان ہر دو پایۂ شہنشاہی سے دور و نزدیک کے افراد کو مطلع کر دوں اور اساس دولت جاوید کو پسندیدہ بنیاد پر قائم کروں تاکہ اس کے طفیل سے راقم کو خزائن ایزدی سے راتبہ مقرر ہوا اور بیشمار فوائد اس خوان افضال سے حاصل کرے اگر کوئی شخص اپنی خود بینی کی نیرنگیوں سے اس پر بھی نگاہ نہ ڈال سکے اور یہ مبارک ارادہ اس سے پوشیدہ رہ جائے تو یہ پایہ شناسی خود اس کے ہاتھوں سے جاتی رہے گی

اور اس قدر سرمایۂ بینائی فراہم ہو جائے گا کہ دستاویز خامہ پرداز کے طبیعت کی اس کی وجہ ہمت خیر اندیش سے عامہ خلائق اور جمہور عالم کی سعادت پژوہی اور دولت افزائی کے لئے ہے تاکہ اوّل وہ اس کارنامۂ آگہی سے نیک و بد کی شناخت کی تمیز حاصل کر سکے کہ بیشمار افراد کے قدم جستجو اس میدان میں تھک کر رہ گئے ہیں اور کوئی کام نہ کر سکے اور اس کے بعد ان نتائج نیکوکاری اور بدکرداری کو کہ اقبال نامہ اس سے مالامال ہے، حاصل کریں۔ ایک جزو سے آئین رُفت و روب خانہ کی شناخت کرے اور دوسرے جزو سے اپنے اُصول زندگی کو درست کرے اور رنج و غم جو پیش آئے اگر اسلاف کے افعال کے نشان نہ پائے جائیں تو خود آرائی سے کام نہ لے اور اگر کوئی امر باعث ملال خاطر ظہور میں آئے اور اُس کے نظائر کی رو سے کوئی اثر اُس کا اسلاف میں نظر نہ آئے تو خود بھی اس کا مرتکب نہ ہو اور ہمیشہ نیرنگ سازی روزگار کی وجہ سے گلیم آگاہی پر بیٹھ کر خدا کی عبادت اور نیازمندی میں مشغول ہو اور عاجزی و درماندگی سے تنومند افراد کی طرح رہائی پاکر نیروئے قدرت کا شناسا بوجہ کمال ہو جائے۔ میں گنگ زبان، شوریدہ دل، سودائی خاطر کجا اور سامان سخن گذاری و نکتہ پیرائی کجا۔ دشمنان گمنامی پسند کی ہستی کو حرف گذاران اور بادسرایان کثرت آرا سے کیا نسبت اور اپنی ذات اور وقعت کے توڑنے والے کو متاع کاسد کے آراستہ کرنے والے سے کیا مناسبت۔ زمانے کے عجیب کاموں کو کوئی کیا لکھ سکتا ہے اور آسمان کی نیرنگیوں کی کوئی کیا تشریح کر سکتا ہے۔ اپنے ابتدائے زمانۂ واقفیت میں ہستی کی یاد میں سجدۂ غم میں بسر کرتا تھا اور عمدہ مقامات اور مبارک اوقات میں پیوند عنصری کی شکستگی کے لئے گدائی کرتا تھا کہ دفعتًہ تعلق طبیعت مجھ کو کشاں کشاں دبستان دانش پژوہی کی طرف لے گئی اور اس شورش دل کی حالت میں جو انسان کو آوارہ کر دیتی ہے مجھ کو اطمینان طبیعت حاصل ہوا۔ علوم رسمی سے واقفیت ہوئی اور بیشمار مراتب معرفت میرے دل میں پیدا ہو گئے اور ایک عجیب غرور کی حالت نے میری عقل پر پر تو افگنی کی اور سعادت کی رہنمائی سے اسلاف کے اقوال میرے ذہن نشین ہو گئے کہ انسان ان تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اوّل قسم کے افراد کی بدگوہری اور فرومایگی سے تعبیر کی جاتی ہے جس کی وجہ محض یہ ہے کہ

ان افراد کا انسان کی مذمت کرنا اور اُن کے عیوب کو ظاہر کر دینا ہے۔ دوسری قسم سعادت بسیجی و ونیک اندیشی کہ ارباب جاہ و دولت کو نیم مرد کہتے ہیں اور اپنی آگاہی کی کشادہ روئی و فراخ دامنی سے تمام عالم کو نیکی سے یاد کرتے ہیں تیسری قسم والا ہمتی و بلند پایگی اور اس قسم کے افراد کی انسان کامل سے تعبیر کی گئی ہے، یہ افراد اپنی وسیع الخیالی سے کسی انسان کو یاد نہیں کرتے تو نیکی و بدی کو اُن سے کیا تعلق اور کسی غیر شخص کے خیال کو اُن کے دل میں جگہ نہیں ہوتی یہ ہمیشہ ابتدا سے اپنے دل کی نگہداشت میں کوشاں ہوتا ہے اور اپنے عیوب کو دریافت کر کے اُن کی چارہ جوئی کرتا ہے بعد اس کے حقیقی صفات سے اپنے صفوتکدۂ باطن کو آراستہ کرتا ہے شاید کہ ان کے وسیلے سے وہ آزادی کی منزل میں پہنچ جائے اور دولت جاوید کے حصول سے کامیاب ہو جب اُس نے اپنی قوت ادراک سے اس نرد آگہی سے اس نقش حریف رباو دلفریب کا مطالعہ کر لیا تو اُس وقت اُس کو غفلت سے قدرے ہوشیاری حاصل ہوئی اور جستجو میں مشغول ہو گیا اور سب سے دست بردار ہو کر اپنی کمین میں دشمنانہ نشست اختیار کی اور اپنا عہد نامہ لکھنے پر مستعد ہوا جب کچھ دور یہ ہولناک منزل طے ہو گئی تو اُس وقت صدہا قسم کے پردے اُس کی نگاہوں کے سامنے آ گئے اور ایسی حالت ہو گئی کہ ایک قدم اُس کو اٹھانا دشوار ہو گیا اور چند غیر ناخوشیوں کے جن کو یہ اپنے ابتدائے حال میں جانتا تھا اپنے کو پاکدامن خیال کرتا تھا بلحاظ اس امر کے اس بوقلموں کی نیرنگیوں سے قدرے واقف تھا لہٰذا دیو نفس سے مغلوب نہ ہو سکا مجبور ہو کر واپس ہوا اور اسی پہلی منزل نابود میں مقیم ہوا اور اپنے بنی نوع کی عیب نویسی کو اپنے عیوب کی رونمائی کے لئے آئینہ بنایا اور بیشمار ملامت آمیز عادات سے واقف ہو گیا اور اس کشاکش روحانی و نفسانی و آشوب درونی و بیرونی کے عالم میں گوشۂ انزوا سے باہر آیا اور بارگاہ ہمایوں میں حاضر ہوا ستارۂ اقبال اُس کا اُفق مراد پر چمکا جہاں پناہ کی مزید توجہ سے اُس کے دل کی گرہ کھل گئی اور صورت و معنی کے مدارج پر اُس کو عبور حاصل ہو گیا گنجوری خزانۂ حقیقت کی عطا ہوئی اور آئین کلید مقال بنا دیا جیسا کہ دفتر اوّل و دوم میں مجملاً مرقوم ہو چکا ہے دل خالی کیا گیا اور پندنامہ مرقوم ہو گیا اور الفاظ کے جسم میں روح پھونک دی گئی عرصۂ دراز تک انتظام و سامان غذا جس کا جواز سلطان خرد کی نگاہ میں پسندیدہ ہو دل سرگردان تھا اور جو اسباب و سامان

کتب سلف میں نگاہ سے گزرے تھے وہ مزید پریشانیوں کا باعث ہوئے۔ ایک دن صبح کے وقت حضرت نور کی درگاہ میں حصول ضیا کی غرض سے گدائی کرتا تھا اور اس طلسم دشوار کشا کی پیدائش کا طلبگار تھا چونکہ تقدیر یاور اور دل بیدار تھا۔ نیّر اقبال کی ضیا پر تو فگن ہوئی اور معمۂ بدیع حل ہو کر پیدا ہو گیا کہ رزق معدلت سلطانی اور بندگان سپاس گزار کی خدمت پسندی پر مرہون ہے۔ چنانچہ قدرے حالات دفتر آخر کے ابتدا میں معرض بیان میں آ چکے ہیں۔ زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے کہ ہر چند تجرّد کا قصد جو میری ذات کے ساتھ خمیر ہو چکا ہے وقتاً فوقتاً دوسرا جوش پیدا کرتا تھا اور خیال وقعت جسمانی و ذاتی کے افزائش کا بھی میرے دل میں متحرک تھا۔ پس شائستگی غذا و سرمایۂ تومندی کے سرانجام ہونے کے بعد کہ سعادت جملہ کاموں کی اسی پر منحصر ہے، جملہ اقسام کے اسباب سے دست بردار ہو کر سپاہگری کے کاموں میں مزید کوشش توجہ کے ساتھ کی چونکہ تعلقات دامنگیر تھے کہ یہ پاک ارادہ میری طبیعت کے قریب نہ آنے پائے شب و روز کو جداگانہ سمجھ کر اسی انتظار میں بیٹھا چونکہ اس پیشے کو سرمایۂ حصول زندگی اور کمال حقیقی کی تحصیل کا ذریعہ خیال کیا تھا لہٰذا قطعی ارادہ یہ تھا کہ ضیائے تدبیر کو فروغ شمشیر سے مربوط کر کے ایسے چند کاموں کو انجام دے اور ایک ایسی نئی روش ایجاد کرے کہ کارشناسان تجربہ کار تعجب کی حالت میں رہ جائیں اور واقفان احوال سلف حیرت میں مبتلا ہو جائیں۔ اس خرقۂ خرد گزیں کی ناشکرگزاری ادا کی گئی اور لوازم کار کو مقدم سمجھ کر بجالایا اور وقتاً فوقتاً اس آرزو میں ترقی ہوتی گئی لیکن وقت کی نامناسبت کے لحاظ سے زبان پر نہیں لا سکا چونکہ خانقاہ و مدرسہ سے بارگاہ سلطنت میں آیا تھا ظاہر پرستوں کو جس چیز سے واقفیت نہیں ہو سکتی وہ حالات قلبی ہیں اور لوگوں کی پیشانی کے دیکھنے سے اُس کو یہ حال معلوم ہوتا تھا کہ اگر وہ اپنے ارادۂ قلبی کو ظاہر کرے گا تو یہ لوگ مضحکہ اور طعنہ زنی کریں گے چونکہ جہاں پناہ کا نور آگین باطن آئینۂ حقیقت ہے جام جہاں نمائے قبلۂ عالم نے بلا عرض حال و گفتگوئے سفارش کے مجھ گوشہ نشیں بے یار و مددگار کی عزت افزائی فرما کر با عزت و وقعت بنانے کے لئے توجہ فرمائی اور اعتبار و خصوصیت کے ساتھ بلند پایگی عطا فرما کر سپہگری کا یا وقعت و عظمت مرتبہ مرحمت فرمایا اور چند روز میں میری ذات ماہرین علوم و فنون کی مجلس میں سب کے لئے باعث رشک ہو گئی اور عرصۂ دراز سے امرا میرے حاسد و دشمن ہو رہے ہیں عجیب ترین امر

یہ تھا کہ میں تلوار کی جستجو میں سلح خانے میں گرد اور زمانہ کارپرداز کے ہاتھ میں قلم دیتا ہے اور جوئندہ نیزے کی سنان کی صیقل گری میں مصروف اور زمانہ زبان قلم کو تیز کرنے میں مشغول کہ فرمان مبارک جہاں پناہ کے مقدس حالات کو مرقوم کرنے کے لئے صادر ہوا میں صدہا اقسام کی حیرانیوں و پریشانیوں میں مستغرق ہوگیا چونکہ مجھ میں اس خدمت کے بجالانے کی قابلیت نہ تھی اور میرا دل اس قسم کی سخن سرائی کی جانب مائل نہ تھا قریب تھا کہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کر کے اس خدمت سے باز آکر اس کار عظیم کی انجام دہی سے کنارہ کش ہوجاؤں مگر محض اس وجہ سے کہ جہاں پناہ کی غیب دانی میرے ذہن نشین ہوچکی تھی اور نوازش شاہانہ کے مقابلے میں مجھے کوئی پسندیدہ خدمت انجام دینا لازمی تھا لہذا اس امر کی جرأت نہ ہوسکی کہ جہاں پناہ کے حکم سے سرتابی کروں قلیل عرصے تک میں اسی خیال میں مبتلا رہا کہ قبلۂ عالم میری جدت طبیعت اور کوشش سے جو ہر خدمت میں وقوع میں آئیں و نیز اشرف برادران کی سخنوری سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بہرحال جو کچھ کہ میں عمدہ کوشش سے فراہم کروں اس کی یہ سخن سنج گوہر آما شائستگی کے ساتھ ترتیب و تنظیم کرے۔ ایک زمانے تک میں اسی تقویت کی بنا پر معنوی کشادگی سے آنکھ کھولتا اور یہ کہتا کہ کہ جہاں پناہ کی فرمائش افسون سخن سرائی و طلسم دانش افروزی ہے اور نیت کی درستی اور عالی ہمتی کے ساتھ رنج و مسرت ہر دو عالم میں اس خدمت کی بجاآوری کی طرف متوجہ ہوا اور زیادہ تر مجھے اسی امر کا خیال اور اسی پر اعتماد تھا کہ خدا کی مدد و توفیق سے میں جملہ حالات کو جمع کرنے پر اپنی ہمت صرف کروں گا تاکہ ایک ہیولی اس پیکر قدسی کے لئے مہیا کروں کہ مدحت سرائے بارگاہ خلافت، دانش آرائے دولت ہمایوں سر دفتر سخنوران روزگار، پیشوائے نظم گستران نثر پرداز، میرا برادر بزرگ اور مجھ سے پایہ برتری رکھتا ہے، مجھ پر عنایت و مہربانی فرمائے گا اور اس سخن پناہ کی امداد سے میرے دست بافی تازہ حسن و صورت اختیار کرے گی۔ ہنوز دفتر اول نصف بھی نہ ہوا تھا کہ زمانے نے نیرنگی دکھلائی کہ وہ آزاد خاطر دانش آموز فوت ہوگیا اور دل کو ایک رنج عظیم سے سامنا کرنا پڑا جس وقت میں قبلۂ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاں پناہ نے میرے حال پر بے حد الطاف و مہربانیاں فرمائیں اور گوناگوں نوازشات سے مرہم میرے ناسور درونی کے لئے عنایت فرمایا اور پھر اسی مشغلۂ عظیم کی جانب متوجہ ہوگیا اس وقت میرے خیال میں یہ روشنی پیدا ہوگئی کہ آخر کار قبلۂ عالم کا

اس فرمائش سے مقصد کیا ہے اور اُن کی نظر مبارک کس مقام پر ہے۔ میں نے اسی خیال پر اپنے قلب کو قائم کیا اور خدا کی عبادت کے لئے متوجہ ہوا۔ درد تہیدستی جان غم آمود و افسردگی تعلقات ایک طرف تھی کہ جہاں جہاں دُنیاوی کامروائی کو اُس کی چارہ گری سے کوئی تعلق اور عالم عالم مرادیابی مُلک ظاہر کے اس ناسور کی دوا نہ ہوسکتی تھی اور دریائے دل کے مدّ و جزر میں کہ اس حالت میں انسان کوئی کام نہیں کرسکتا اور خلوتکدۂ تجرّد و ہنگامۂ تعلق میں کسی طریقے سے اُس کو روک نہیں سکتا، ان ہر دو حالات عجیب کے تفاوت عظیم کو انسان کیونکر لکھ سکتا ہے اور ان ہر دو وضع عجیب کی شرکت کو کس طاقت کے ذریعے سے بیان کرسکتا ہے۔ اولیں دریاباری و فوارہ جوشی و طراوش بارانی و ریزش شبنمی کو صفوتکدۂ دل سے ظاہر کرتا ہے اور ہزاروں نئی داستانیں ترقیم کرتا ہے اور کس قدر آسمان عجائبات کو قائم کرتا ہے اور اپنے ہمنشین کو حقیقت کی بلندی پر بٹھلاتا ہے اور محفل ہمایوں دانش کی صدر نشینی سے اختصاص بخشتا ہے، دوئیں سے نشان سنگ خارا و انبار خشتی و آئین کلوخی و ریزش خاک تیرہ اسی سرچشمۂ آگہی سے ظاہر ہوکر چہرۂ عبرت افروز و گنگ زبانی و ناسزاگوئی ولاف سرائی و ہرزہ درآئی وقتاً فوقتاً ایک نئے آئین کے ساتھ ظہور میں آتی تھیں اور حضیض گمراہی اور سفلوں کی آرزوئے صف نشینی یہ بھی اُسی دبا کی خصوصیات سے تھیں، یہ تباہ حالی و سرگردانی و زجر بے یاوری اور تنہائی ساعت بہ ساعت ایک دوسرا ہی جوش پیدا کرتی تھیں، باوجود اس کے کہ سرشت زمانہ اس امر پر منحصر ہے کہ پیوند یکجہتی کو کمتر انجام دیتا ہے اور ہمیشہ سلسلۂ دوستی کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتا ہے۔ میری راست گوئی اور میری بداہتہ شناسی میری مددگار ہوگئی، دوستان بابری اور آشنایان قدیمی نے دامن اختلاط کو کھینچ لیا، بار تعلقات کو کاندھے پر اُٹھانا اور ٹیلوں اور خطرناک راہوں کو تنہا طے کرنا کیونکر تمام راہوں میں پہنچ سکتا ہے اور کب اپنی منزل کی طرف روانہ ہوسکتا ہے لیکن ریاض قدس کی گلگشت کے لئے ایک خدا کا دوست اس قحط سال انسانی میں دستیاب ہوگیا، جس نے تمامی مصائب پر غلبہ حاصل کیا، تعجب خیز امر یہ ہے کہ باوجود موجود ہونے اس قدر سامان و اسباب وحشت زدگی و آویزش و روئی دروئی کے اپنے ہاتھ کو اس اقبال نامے کی ترقیم سے نہیں روکتا تھا اور اس کے اس ارادے میں کسی قسم کا فتور واقع نہیں ہوتا تھا اور ساعت بہ ساعت ہمت میں

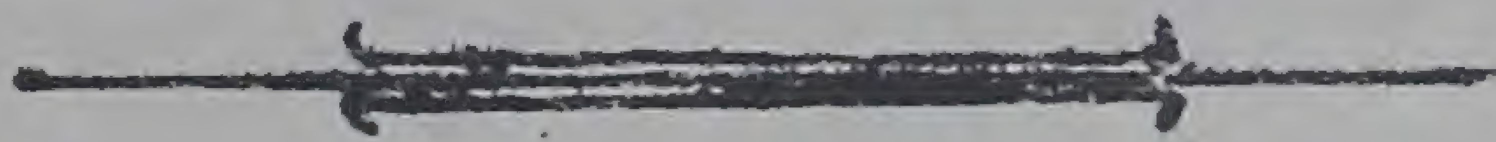
ایک نئی طاقت پیدا ہو جاتی تھی اور اس جنگ عجیب میں بھی افزائش ہو جاتی تھی اور ظاہر و باطن کی کشادگی بھی ترقی پذیر تھی، آخر کار نور حقیقت تابش فگن ہوا اور بندھی ہوئی گرہ کھل گئی اور قبلۂ عالم کے نفس قدسی کے آثار غریبہ بتازگی خاطر نشین ہو گئے اور دیدہ و دل کو نور بدیع نے گھیر لیا اور دانشوران سلف کے مرقومہ اقوال نے اپنی حقیقت ظاہر کر دی اور اس خراب و بے حقیقت دل پر ترحم کیا، دانشوران سلف کے برگزیدہ اقوال یہ ہیں :- کہ قافلہ سالار ملک تقدس کا غلبہ خواص و عوام پر یکساں ہوتا ہے اور نزہتگاہ ظاہر و باطن اس یکتائے عالم وقوف کے الطاف و کرم سے سرسبز و آباد ہوتی ہیں۔ کار کیائے عالم ظاہر جس کو تمامی مخلوقات سے پراگندگی روزگار کے انتظام کے لئے منتخب کرتے ہیں، اگرچہ عام مخلوق اس کے زیر فرمان ہوتی ہے لیکن کار کیا اس کے ظواہر پر حکمراں ہوتا ہے اور دل کے اندر اسکو کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی مگر دیگر یکتایان عالم وقوف باوجود باطن سے باخبر ہونے کے دست حکومت کو دراز نہیں کرتے ہیں، چنانچہ تمام اولیاء اصفیا کے اطوار و کردار اس امر سے آگاہ کرتے ہیں۔ دانشوران رسمی میں بجز عوام کی تالیف قلوب کے اور کسی امر کی قابلیت نہیں ہوتی اور اُن کے نفوس کی تاثیر بجز اسی خرابے کے اور دیگر مقامات کے لئے موثر نہیں ہے چونکہ ہمارے زمانے کے تخت نشین کو ملک معنی کا فرمانروا بھی قرار دیا ہے لہذا اُس کے نفس قدسی نے مجھ کج مج بیان بے یار ہیچمداں کے وجود میں ایسی نیرنگ سازی دکھلائی کہ جہالت کی پستی سے حقیقت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا، پہلے تائید آسمانی کی مدد سے اس دولت جاوید طراز کے حالات کو فراہم کرنے کا اہتمام کیا گیا اور رسم و عادت کے برخلاف کوشش سے کام باوجود اس کے کہ اپنے زمانے کے زیادہ تر حالات کی ترقیم ہوئی اور بہت سوانح میں مولف خود درمیان میں تھا اور غوامض و صفایائے سلطنت سے لے کر تمامی امورات تک جس طریق سے یہ انجام پاتے ہیں بخوبی واقف تھا، چونکہ وسوسۂ سخن گریباں گیر تھا اور مجھے اپنی قوت حافظہ پر اعتماد نہ تھا امراد ارکان دولت و دیگر ہوشمند افراد سے مختلف طریق سے حالات کی پرسش کی اور اُن کی مختلف و رنگارنگ تقاریر پر اکتفا نہ کر کے اُن کی ترقیم کی استدعا کی اور ہر ایک حالات میں بیس سے زیادہ عاقل و محتاط اشخاص کے نوشتہ جات کو حاصل کیا لیکن ان اختلافات عظیم کی وجہ سے جو ان حالات کے دیکھنے والوں کے

بیان سے وقوع میں آئے میں متعجّب وحیران رہ گیا اور سخت دشواریاں پیدا ہوگئیں، زمانے نے کہنگی نہیں اختیار کی تھی، کارپردازان وقائع وسوانح حاضر تھے اور صاحب معاملہ سند اُستادی پر قائم اور میں چشم بینش کو کھولے ہوئے اس قدر اختلافات کے نظارے میں مصروف تھا، آخر کار میں نے اقبال سلطانی کی برکت سے ان کی درستی پر کمر ہمّت باندھی اور اُن کی انجام دہی کے لئے دل کی گدائی کے ساتھ بیٹھ گیا کار بستہ کی گرہ کھل گئی اور سرگردانی میں سکون واقع ہوگیا اور بنظر غور وتامّل پسند اسی روش پر جس سے زیادہ تر افراد متفق تھے اختیار کر کے مسرور ہوا اور جس مقام پر کہ سوانح گذاران میں باہم اختلاف تھا تو اس کام کو میں نے اپنی ہوشیاری وراست گوئی واحتیاط پسندی پر مبنی کر دیا اور اس قاعدے پر عمل کرنے سے قدرے میرے دل کو راحت حاصل ہوئی اور جو واقعات و حالات فریقین کے مقبولہ تھے یا میری واقفیت کے خلاف تھے میرے گوش زد ہوئے اُن کو میں نے بارگاہ سلطانی میں عرض کر کے اپنی طبیعت کو فارغ کر لیا اور دولت روز افزوں کی برکات اور قبلۂ عالم کی ہمّت افزائی سے بہ نیروئے دانش اندوزی اور اخلاص پژوہی کی بلند پائیگی اور بخت بیدار کی یاوری سے میں اپنے مقاصد میں کامیاب ہوا اور منزل مقصود کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوا۔ جب میں اس پشتۂ دشوار گزار سے بعافیت گزر گیا اُس وقت ایک عظیم الشّان کتاب مرتّب ہوگئی۔ چونکہ اس ہولناک منزل میں سوانح کے مرتّب کرنے میں باریک بینی سے کام نہیں لیا گیا تھا اور سال وماہ شائستگی کے ساتھ مرتّب نہ ہو سکے تھے لہٰذا میں نے از سر نو اُس کے مکمّل کرنے کا ارادہ کر لیا اور ابتدا سے پھر دوبارہ اس کی ترقیم میں مشغول ہوا اور بجد رنج اُٹھایا خاصکر تواریخ الٰہی میں مساعی جمیلہ سے کام لینا پڑا۔ چونکہ ستارگان ایجاد نو وکہن میرے موّید تھے لہٰذا یہ کام بھی بآسانی حل ہوگیا اور ایک نسخہ علیحدہ مکمل ہو کر وجود میں آیا۔ چونکہ اس غیبی پیام کے انفتاح سے ایک نیا قاعدہ اس کی درستگی وآراستگی وترتیب کا میرے گوشزد ہوا لیس میں نے اس قدیم پرانی گدڑی کو اُتار ڈالا اور خلعت والا کو جو تازگی میری ہمّت کو دستیاب ہوا تھا پہنا دیا خدا کی مدد سے یہ عجیب ودشوار گزار اور تیز رو مقصد بھی پایۂ تکمیل کو پہنچا اور گوناگوں عیش ونشاط نے میرے روئے تقدیر کو منوّر کر دیا۔ چونکہ یہ دنیا آگاہ دل افراد کے قیام کی جگہ نہیں ہے، اس لئے کہ بہی خواہان سعادت اندوز اپنے نقاب خفا میں اور ناشکر گزاران ناتجربہ کاری کی وجہ سے

ہنگامہ برپا میں نے اپنے دل کو اس رنگین و مزوّر بساط کی جانب سے اُٹھالیا، میں ہر دن کو
آخر روز تصوّر کرتا تھا اور اُس شے کی جانب جو سفر و اپسیں میں کام آئے مشغول نہ ہوتا تھا اور
اس تباہ حالی کے عالم میں بسرعت سرگرم رفتار تھا اور سمجھے ہوئے کام خاطر خواہ انجام پذیر
نہیں ہوسکتے تھے لیکن جس وقت بسر نوشت آسمانی پھر زندگی میں ایک بار مہلت ملی اس وقت
چوتھی مرتبہ اس کام نے ازسرنو شروع ہوکر پھر اہتمامی حالت پیدا کی۔ اگرچہ ابتدائی کوشش
اُس وقت یہ تھی کہ جو الفاظ بدنمائی کے ساتھ مکرر آگئے ہیں نکال دئے جائیں اور روالطِ سخن
میں شادابی پیدا ہو لیکن ان دیگر امورات کی بے انجامی میری نگاہ کے نیچے آگئی اور اُن کی
بھی اصلاح کی گئی، چونکہ میں نو سفر و غمزدہ و بے یاور تھا اس مرتبہ بے انتہا رنج میں
مبتلا ہوگیا کہ باوجود اس قدر کوشش اور احتیاط کے اس قدر لغزشیں ظہور میں آئیں اور
اس قدر خطائیں صادر ہوئیں۔ آخر کیا حال ہوگا اور یہ کام کیونکر انجام پائے گا۔ پانچویں مرتبہ
میں نے پھر اس کی تحقیقات شروع کی اور کتاب کی ابتدا سے بہ نگاہ غور و تأمل کام لیا گیا۔
اگرچہ جملہ مساعی مشکور، مقاصد کے ہموار کرنے اور مطالب کی تنظیم کے لئے تھیں، لیکن
بوجہ اس کے کہ سخن سرایان دوربین نظم کو نمکدان نثر خیال کرتے ہیں لہذا ابیات مناسب کو
جو مضمون عبارت کے موافق ہوں، داخل کرنا مقصود تھا بے انتہا کوشش عمل میں آئی
اور اُن کا اخراج و ادخال بعید و قوع میں آیا، قطع نظر اس کے وہ اگروہ عیب گیر انسانوں کی
تاہم حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے اور اپنے فرزند کی عیب بینی سے چشم پوشی کرتا ہے ہر چند وہ
کوشش کرے اُس کے عیوب کو بمنزلہ ہنر خیال کرتا ہے، لیکن مولف جس نے اپنی
دشمنی اور مخلوق کی دوستی کی عادت اختیار کر لی ہے میں اس امر کے لئے سرمۂ بصارت
مہیّا نہ کرسکتا اور نہ سبل چشم کا کوئی علاج کرسکتا ہوں، لیکن اس کی پانچ مرتبہ کی تحقیقات
نے اس کے طرز جدید کا شہرہ تمام عالم میں ڈال دیا، اس کے بعد ایک جماعت نے
اپنے ہم زمانہ افراد کی یاوری اور ایک گروہ نے خیانت کے ساتھ ہنگامۂ نشاط گرم
کر دیا اور نظم و نثر کو اسی سانچے میں ڈھالنے لگے پس اس امر کا اندیشہ تھا کہ چھٹی مرتبہ
بھی میں اپنی طبیعت وسوسہ خیز کو خالی کر دوں اور قواعد دوربینی اور مشکل پسندی سے
کام لوں، لیکن قبلۂ عالم کی افزونی طلب نے اس کام کی مہلت نہ دی، مجبوراً اسی پانچ
مرتبہ کے اصلاح شدہ مسودے کو جہاں پناہ کے حضور میں حاضر کر دیا اور

سعادت جاوید حاصل کی امید ہے کہ نیت کی درستی و شائستگی کی برکت سے وہ مقصد جو میرے شکر گزار دل کے پیش نظر تھا پسندیدہ قواعد کے ساتھ انجام پائے اور خاطر وسوسہ آمیز قدرے اس شورش سے تسکین پائے لہذا میں نے بہ ارادۂ درست و بلند ہمتی عرصۂ سات سال میں آدم سے لے کر تا زمانۂ اکبری مجملاً حالات قلمبند کر دیا اور قبلۂ عالم کے وقت پیدائش سے لے کر اس وقت کہ بیالیسواں سال الٰہی اور ایک ہزار چھ سال قمری گزر چکے ہیں پچپن سالہ حالات کو اس نونہال گلشن اقبال کے ترقیم کر کے پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا اور قدرے طبیعت نے اس بار عظیم سے سبکدوشی حاصل کی، امید ہے کہ ایک سو بیس سال کے حالات قبلۂ عالم کے جس کے چار قرن ہوتے ہیں چوتھا دفتر بھی مکمل ہوا اور ایک یادگار انصاف پسند آگہی طلب افراد کے لئے پیدا ہو جائے۔ آئین ہائے مقدس کو میں نے آخر دفتر خیال کیا تھا اور اسی پانچویں دفتر پر اکبر نامے کو انجام دینا چاہتا تھا۔ خدا کی مدد سے تین دفتر پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں اور بیشمار راز آگہی کی ترقیم ہو گئی اور گنجینۂ حقیقت کا وزن ہو گیا۔ اگر زمانۂ نیرنگ ساز اور روزگار بوقلموں نے مہلت دی ان ہر دو باقی ماندہ دفتر کی بھی بہ آئین پسندیدہ تکمیل کروں گا اور اپنے نامۂ اعمال کو سعادت سے مملو کروں گا ورنہ دوسروں کی توفیق رہنمائی کرے اور قسمت یاور ہو کہ یہ افراد سال بسال حالات کو اس دولت ابد قرین کی عالی ہمتی و مزید کوشش و درستی فہم و دلا نیتی و خاطر آزاد کے ساتھ ترقیم کر کے اپنے خانۂ دین و دنیا کو آباد کریں اور سرابستان صورت و معنی کو سرسبز و شاداب بنائیں اور اس ذرۂ بادیۂ حیرانی کو یاد کریں اور اس سعادت نامے کی تکمیل کی منت مجھ پر رکھیں کہ میں نے سر رشتے کو اس سلسلۂ جاوید طراز کے نمودار کیا ہے اور آئین سخن سرائی کو دوسرے کے ہاتھوں میں دے دیا ہے اگر یہ طرز و روش پسند خاطر نہ ہو اور یہ مرضی ہو کہ اس کو جدید قواعد کے ساتھ اپنی موجودہ زبان میں معرض بیان میں لائیں تو اس وقت سوانحات اس دولت ابد مدت کے جلد موجود و مہیا ہوں گے۔

آسائش کائنات باد یارب　　در سایۂ چتر دولت اکبر شاہ



حالات مصنّف و بزرگان مصنّف

مصنف کے قلب و دماغ میں عرصے سے یہ جاگزیں تھا کہ اپنے و نیز اپنے اجداد کے مختصر حالات معرض بیان میں لاکر ایک جداگانہ رسالے کی صورت میں ہدیۂ ناظرین کرے تاکہ یہ کتاب عاقل و دور بیں حضرات کے لئے سرمایۂ عبرت ہو سکے لیکن کثرت کار سے عموماً اور خاص کر اس کتاب کی تحریر و تکمیل نے مجھے ان تمامی امور سے باز رکھا۔ اسی اثنا میں پیام آرائے غیبی کا یہ پیام میرے گوش زد ہوا کہ زمانہ ہرگز اس کا متحمل نہ ہو سکے گا کہ فہرست اپنے پسندیدہ اطوار و حالات کی ایک ہی مقام پر متعدد دفاتر کی صورت میں معرض بیان میں لائی جائے۔ مناسب وقت یہ امر ہے کہ قدرے حالات ذاتی کو ترقیم کر کے اس اقبال نامے میں شامل کر دے اور باقی حالات کو جداگانہ چند مقامات پر لکھ کر ایک نصیحت نامہ مرتب کرے اس مبارک مژدے کی بنا پر مصنّف نے مختصر حالات ترقیم کئے اور اپنا قلب و دماغ خالی کر دیا چونکہ خود اپنا نسب سرا ہونا گویا اپنی محتاجی کے سبب سے اپنے بزرگوں کی استخواں فروشی کرنا ہے اور اپنی نادانیوں کا اظہار مقصود ہے اور اپنی دیوانگی کی وجہ سے اپنے کو دوسروں سے بہتر سمجھ کر اس پر ناز کرنا اور اپنے عیوب پر نظر نہ ڈالنا بیجا و نامناسب ہے۔ میری ہرگز یہ خواہش نہ تھی کہ میں ایک سطر بھی ان حالات میں لکھوں یا افسانہ گزاری کروں کیونکہ اس میدان میں سلسلے کی پابندی سے کامیابی نہیں ہو سکتی اور انساب صوری و نزہتگاہ معنوی میں بکار آمد نہیں ہو سکتی۔

چو نادانان نہ دربند پدر باش | پدر بگذار و فرزند ہنر باش
چو دود از روشنی نبود نشاں ماند | چہ حاصل زانکہ آتش را است فرزند

محاورۂ عام میں جو تمام عالم میں مستعمل ہے، نسب کو تخمہ و نژاد و ذات اور مثل ان کے دیگر چیزوں سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اُن کو عالی و سافل پر قرار دیتے ہیں۔ ہوشیار و آگاہ دل شخص واقف ہے کہ یہ تخیئل محض اس امر پر دال ہے کہ اُس کے اجداد درمیانی میں کسی ایک فرد نے اپنی مزید دولت و ثروت اور عدم معرفت حقیقت کے اعتبار سے غلبہ حاصل کیا اور نام و لقب و پیشہ و وطن کے اعتبار سے شہرت حاصل کر لی ورنہ عموماً ہر فرد جملہ گروہ انسانی کو آدم صفی کی اولاد سے جانتے ہیں اور حقیقت گزار افراد کی گفتگو پر دل رکھ کر دوسرے اقسام کے شکوک کو اپنے قلب میں راہ نہیں دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس مسئلے میں طول مدت اور اوقات گزشتہ کی درازی کے سبب سے جو اندازے سے باہر ہے اپنے پاؤں سے گر جاتے ہیں اور اس گوہر گرامی پر اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ پس سعادت پسند و بیدار دل شخص کیوں اس افسانے کی وجہ سے خواب غفلت میں سو جائے اور اس پر تکیہ کر کے کیوں حقیقت پژوہی سے اپنے ہاتھوں کو کھینچ لے۔ نوحؑ کے بیٹے کو باپ کی خداشناسی سے کیا منفعت ہو سکتی ہے اور ابراہیم خلیل کو اپنے اجداد کی بت پرستی سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے بیت بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی؛ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست لیکن میں اپنی سر نوشت آسمانی کے اعتبار سے رسم و ظاہر پرست لوگوں میں پیدا ہوا اور ایسے گروہ سے ارتباط پیدا ہو گیا جو نسب کو حسب سے بہتر جانتے ہیں مجبوراً اس کے متعلق میں قدرے خامہ فرسائی پر مجبور ہوں اور اس خوان نعمت کو اس گروہ کے لئے بچھائے دیتا ہوں۔ آبائے کرام کی تعداد اور اُن کے اذکار ایک داستان طولانی کا حکم رکھتے ہیں میں کیونکر ان گرامی نفوس کو بلا ضرورت وقت کے فروخت کر سکتا ہوں، چنانچہ آبائے کرام کی جماعت جس میں چند افراد نے بلباس درویشانہ اور چند نے بہ ہیئت علما اور چند نے بحالت دولت و ثروت اور ایک جماعت نے معاملت پسندی اور دوسرے گروہ نے تجرد و تنہائی میں بسر کی عرصۂ دراز سے سرزمین یمن اس گروہ بیدار دل والانژاد کا وطن ہے شیخ موسیٰ

میرے پانچویں جد کو اُن کی ابتدائی حالت میں خلق اللہ سے رمیدگی پیدا ہو گئی اور شیخ موسیٰ نے گھر بار کو ترک کر دیا اور مسافرت اختیار کی اور علم و عمل کی ہمراہی کے ساتھ شیخ موسیٰ نے بدیدۂ عبرت تمام عالم کی سیاحی کی شیخ موسیٰ نے سنہ ۹۰۱ھ ہجری میں قصبۂ ایل میں جو ایک پُر فضا مقام سیوستان کا ہے سرنوشت آسمانی کی وجہ سکونت و گوشہ نشینی اختیار کی اور خدا کیشان حقیقت پژوہ کی دوستی کی وجہ سے آپ نے عقد شرعی کر لیا۔ اگرچہ شیخ موسیٰ جنگل سے شہر میں آئے لیکن اُن کے تجرد کا تعلق کے ساتھ تبادلہ نہ ہو سکا۔ شیخ موسیٰ اپنی اسی گلیم آگہی پر بیٹھ کر اپنے انفاس نفیسہ کو عبادت و مجاہدہ میں صرف کرنے لگے اور اپنی بےمثل زندگی کو نقش بوقلموں کی آراستگی کے لئے وقف کر دیا۔ شیخ موسیٰ کے فرزنداں اور اُن کے پوتے بھی ان کے قواعد و روش کے متبع تھے اور مسرت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے اور علوم صوری و معنوی کے حصول میں مشغول تھے۔ سنہ ۹۱۱ھ ہجری کے آغاز میں شیخ خضر کو چند اولیائے کرام ہند کی زیارت اور حجاز جانے اور اپنی قوم کو دیکھنے کی تمنا پیدا ہوئی اور سفر اختیار کر لیا۔ شیخ خضر اپنے چند دوستوں اور اعزا کے ہمراہ ہندوستان آئے اور شہر ناگور میں پہنچے۔ میر سید یحییٰ بخاری اچھی جانشین مخدوم جہانیاں جو ولایت معنوی سے واقفیت تامہ رکھتے تھے، و شیخ عبدالرزاق قادری بغدادی جو پیشوائے اولیائے بزرگ شیخ عبدالقادر جیلی کے فرزندان گرامی سے تھے اور شیخ یوسف سندھی کہ سیر صورت و معنی فرما چکے تھے اور بےشمار کمالات حقیقی کو فراہم کر کے راہ ہدایت و رہنمائی میں مخلوق کی اپنی زندگی بسر کرتے تھے اور ایک عالم اُن کی ہدایت سے ذخیرۂ آخرت کو فراہم کر رہا تھا۔ ان بزرگان کار آگاہ کی کرم گستری و دلجوئی اور خاک دامنگیر کی وجہ سے جو نگاہ روزگار میں آ چکی تھی اس مسافر مسافت نورد نے سکونت اختیار کی۔ سنہ ۹۱۱ھ ہجری میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اُس کی قوت روحانی کے سبب سے چار سال کی عمر میں شیخ مبارک پر انوار عقول نے پرتو افگنی کی اور ضیائے روز افزوں نے اُس کے چہرۂ سعادت کو روشن کر دیا۔ نو سال کی عمر میں اُس نے عظیم سرمایہ فراہم کر لیا اور چودہ سال کی عمر میں اُس نے علوم متداولہ کو حاصل کیا اور جملہ علوم پر کامل طور پر حاوی ہو گیا۔ چونکہ خدا کی مہربانی اس بخت بیدار کی قافلہ سالار تھی لہذا

یہ بیشمار فقرا کی قیامگاہ پر گدائی کرتا تھا لیکن شیخ عطن کی خدمت میں زیادہ تر اپنا وقت بسر کرتا تھا اور اپنے باطن کی تشنگی کو اُس کی تعلیم سے اور زیادہ ترقی دیتا تھا۔ شیخ عطن ترکی نژاد ہیں۔ اس مرد بزرگ نے ایک سوبیس سال کی عمر پائی سلطان سکندر لودھی کے زمانے میں شیخ عطن نے اس شہر میں توطن و سکونت اختیار کرلی اور شیخ سالار ناگوری کی خدمت میں آپ نے اس پایۂ معرفت باطنی کو حاصل کیا، شیخ سالار ناگوری نے ایران و توران میں اس علم و دانش کا اکتساب فرمایا تھا۔ القصہ شیخ خضر سندھ کی جانب واپس آئے اور آپ کا قطعی ارادہ یہ تھا کہ چند لوگوں کو اپنے اعزہ سے ہندوستان میں لاکر آباد کریں لیکن ان کی حیات نے سفر ہی کے عالم میں جواب دے دیا اور شیخ خضر نے وفات پائی۔ ناگور کے حدود میں شدید قحط واقع ہوا اور وبائے عام کی نفرت انگیز شکایت بھی پیدا ہوگئی، بجز میری نانی کے اور تمام خاندان اسی مرض میں فوت ہوگیا۔ میرے پدر بزرگوار کے دل و دماغ میں ہمیشہ جہانگردی کا خیال پیدا ہوتا اور ہر سرزمین کے بزرگان دین کی زیارت اور اُن سے فیض حاصل کرنے کا شوق دل میں جوشزن ہوتا تھا لیکن وہ عفیفہ اجازت نہ دیتی تھی چونکہ شیخ مبارک سعادت منش تھا اس لئے خاموش ہوجاتا تھا۔ شیخ مبارک اسی کشاکش باطنی کی حالت میں شیخ فیاضی بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شورش دل میں اور زیادہ ترقی ہوگئی، اس پیر نورانی نے اپنے آغاز واقفیت کے زمانے میں نظر یگانہ اس بندۂ ایزدی پر ڈالی اور روشنیٔ دل اور سعادت جاوید اُس کو حاصل ہوئی اُس نے حصول فیض اور روش معیّن کی درخواست کی شیخ نے جواب دیا کہ عنقریب پروردگار عالم ایک شخص کو ہدایت کے لئے پیدا فرمانے والا ہے جو طالبان راہ حقیقت کی رہنمائی کے لئے نامزد ہوگا اُس شخص کا نام عبیداللہ اور لقب خواجہ احرار ہوگا تو اُس کا منتظر رہ اور اُس کے طریق و روش کو قبول کر خواجہ احرار اس وقت ریاضت و مجاہدہ میں مشغول تھے اور اکسیر حقیقت کی آرزو اور اس کی جستجو میں تھے لیکن جب وقت کار آپہنچا تو شیخ مبارک کو اس پایۂ والا سے سرفرازی حاصل ہوئی اور تلقین خدا اثر وہی شیخ مبارک نے خواجہ سے حاصل کی۔ گمنامی شیخ مبارک کی خلوت اور بے تعلّقی اُن کا پیشہ مقرر ہوا۔ خواجۂ احرار کے کلام میں جس مقام پر

لفظ درویش دار دہوا ہے' اُس کی تعبیر اسی یگانۂ آفاق سے کی جاتی ہے۔ شیخ مبارک نے تقریباً چالیس سال دیار خطا میں بسر کئے اور جنگلوں اور پہاڑوں میں تنہائی کے عالم میں سیاحت کی' ایک سو بیس سال کی عمر گزر چکی تھی اور حرارت اندرونی کے آثار اسی صورت سے ترقی پذیر تھے۔ ایک دن شب کے وقت میرے پدر بزرگوار اُسی شہر میں جوان کا مولد تھا چند اشخاص سعادت مند سے داستان علم حقیقت کو بیان فرما رہے تھے اور بیشمار نکات پسندیدہ معرض بیان میں لا رہے تھے کہ دفعتہً ایک آواز آپ کے کان میں آئی اور خدا کے نور کی بجلی چمکی۔ ہر چند خیال کیا گیا لیکن کچھ پتا نہ ملا۔ دوسرے دن بے انتہا دوڑ دھوپ اور کوشش کے بعد ظاہر ہوا کہ ایک کمھار کے گھر میں وہ بزرگ معنوی گوشہ نشیں ہے' ان کے نور ارادت سے ایک مدت تک دل کو اطمینان حاصل رہا اور طبیعت بیہودہ پسند مجتمع ہوگئی' چار ماہ تک برابر یہ اس سعادت کو حاصل کرتے رہے اور حضرت کی نظر اکسیر اثر سے روز افزوں ترقی حاصل کرتے تھے۔ اسی درمیان میں سفر منزل حقیقت کا پیش آیا اور دل گوناگوں حقائق سے مملو ہوگیا اور جو بندگان حقیقت کی رہنمائی کی اجازت عنایت ہوئی اور خوش دلی و فارغ البالی کے ساتھ آپ نے قیام اختیار کیا۔ اس واقعے کے بعد تقریباً اسی زمانے میں میری مادر والدہ نے جو میرے والد کی تربیت و تعلیم کرتی تھیں وفات پائی اور یہ حادثۂ جانکاہ والد کی طبیعت پر عارض ہوا۔ اس کے بعد پدر بزرگوار نے تنہا دریائے شور کا سفر کیا اور ان کا قطعی ارادہ یہ تھا کہ وہ اسی راہ و مقام سے تمام عالم کی سیاحی کریں اور گروہ گروہ انسانوں سے فیض حاصل کریں۔ پدر بزرگوار کو احمد آباد گجرات میں والاخیار کی ملاقات کا اتفاق ہوا اور تازہ علوم و فنون سے آپ کو واقفیت پیدا ہوئی اور ہر فن بزرگ میں اعلیٰ ترین سندات آپ کو دستیاب ہوئیں' مسلک امام مالک رحمۃ و امام شافعی و امام احمد حنبل و امام ابو حنیفہ رحمۃ اور مذہب امامیہ میں گوناگوں دریافت اصولاً و فروعاً آپ کو حاصل ہوئیں اور اس سخت دوڑ دھوپ کے بعد آپ کو پایۂ اجتہاد حاصل ہوا اگرچہ آپ اپنے بزرگوں کی روش کے مطابق حنفی المذہب تھے لیکن ہمیشہ اپنے افعال کی حفاظت کرتے تھے اور تقلید سے علیحدہ ہو کر بندگی کی طرف رہنمائی کرتے تھے جو چیز آپ کے نفس پر دشوار معلوم ہوتی تھی اسی کو اختیار کر لیتے تھے شیخ مبارک کا

اپنی قسمت کی بلندی و سعادت کی وجہ سے علم ظاہر سے علم باطن کی طرف گذر ہوا اور نو ہنگاہ صورت مُلک حقیقت کا رہنما بن گیا۔ آپ نے چند کتابیں تصوّف اور اشراق کی مطالعہ فرمائیں اور بیشمار کتابیں جو مضامین حق پرستی سے مملو تھیں آپ کی نظر سے گزریں خاصکر حقائق ابن عربی و شیخ ابن فارض و شیخ صدر الدین قونوی اور بیشمار کامل افراد نے آپ پر نگاہ توجہ ڈالیں اور بے انتہا کامیابیاں اور عجیب و غریب روشیں آپ کو حاصل ہوگئیں لیکن سب سے بڑی نعمت جو آپ کو ملی و خطیب ابو الفضل گازرونی کی ملازمت ہے اور خطیب ابو الفضل گازرونی نے بھی بوجہ اپنی قدردانی اور مردم شناسی کے شیخ مبارک کو اپنی فرزندی میں لے لیا اور گوناگوں علوم کی تعلیم میں اپنی ہمت صرف کردی مراتب تجرید اور فواہض شفاد اشارات و دقائق تذکرہ اور مجسطی کو بیان فرمایا جس کی وجہ سے گلستان حکمت میں ایک دوسری طراوت پیدا ہوگئی اور بصیرت کی رسائی کے لئے ایک دوسرا مرتبہ حاصل ہوگیا یہ ادیب بےمثل اور عاقل بےنظیر فرمانروایان گجرات کی کوشش سے شیراز سے گجرات میں آیا تھا اور باغ معرفت میں اُس نے نئی روشنی پیدا کردی تھی خطیب ابو الفضل گازرونی نے فاضلوں اور کاملوں کی ایک کثیر جماعت سے تعلیم پائی تھی لیکن علوم حقیقی و عقلی میں یہ شاگرد مولانا جلال الدین دوانی کا ہے جناب مولانا نے پہلے اپنے والد سے ابتدائی کتابوں کو پڑھا اس کے بعد شیراز میں مولانا محی الدین اشکبار و خواجہ حسن شاہ بقال سے درس لے کر علوم حاصل کئے اور یہ دو بزرگ سید شریف جرجانی کے سرآمد تلامذہ میں سے ہیں۔ اس کے بعد مولانا نے قدر نے مکتب گاہ مولانا ہمام الدین گلباری میں جن کا مفید حاشیہ طوالع پر موجود ہے آمد و رفت شروع کی اور بیشمار واقفیت حاصل کی اور اپنی قسمت کی رہنمائی سے عجیب و غریب کشادگی حاصل ہوئی اور کتب حکمت کے اصل مغز تک اُس کی رسائی ہوگئی اور اُن کے مطالب کو آپ نے نہایت شیریں زبانی اور فصاحت کے ساتھ ادا فرمایا ہے جیسا کہ آپ کی تصنیف اس پر دلالت کرتی ہے اور آپ کی صفت و ثنا میں تر زباں ہے۔ اسی شہر فیض بخش میں پدر بزرگوار کو شیخ عمر تتوی جو اکابر اولیائے زمانہ سے تھے ملاقات کا اتفاق ہوا اس گوہر شب افروز دستگاہ نے امتحان کامل کے بعد آئین بزرگ منشی کو بطریق کبرویہ

تعلیم فرمایا اور یہ انتہا قدیم سلاسل مثل شطاریہ وطیفوریہ وچشتیہ وسہروردیہ سے فیض اندوز ہوئے، اس کے علاوہ پدر بزرگوار کو اسی شہر میں شیخ یوسف جو ہشیاران سرمست اور غافلان آگاہ دل سے تھے ان کے ساتھ صحبت وہمنشینی کا اتفاق ہوا اور ایک دوسری واقفیت کا سرمایہ حاصل کر کے فراہم کرلیا اگرچہ شیخ یوسف کو ہمیشہ دریائے شہود میں فنائیت حاصل تھی لیکن آداب عبودیت میں سے کوئی ادب اُن کے ہاتھ سے جانے نہیں پاتا تھا۔ شیخ یوسف کی گرامی صحبت کی برکت سے شیخ مبارک کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ علوم رسمی قطعاً سینے سے مٹ جائیں اور جمال مطلق کے دیدار میں محویت حاصل ہو جائے۔ وہ دانائے رموز قلبی شیخ مبارک کے اس خیال سے واقف ہو گیا اور اُن کو اس ارادے سے مانع ہوئے اور اپنی زبان گہربار سے ارشاد فرمایا کہ سفر دریا کے لئے راستہ بند کر دیا گیا ہے تم کو آگرہ جانا چاہیئے اگر اُس جگہ سے تمہارا مقصد حاصل نہ ہو تو ایران و توران کا سفر اختیار کرو اور جس مقام کے لئے اشارہ یا حکم صادر ہو سکونت اختیار کرلو اور علوم رسمی کو اپنے حالات کی چادر بنا لو۔ اس بشارت کی بنا پر شیخ مبارک یہاں سے روانہ ہو کر یکم اردی بہشت ۴۶۵ جلالی مطابق چہارشنبہ چھٹی محرم ۹۵۰ہجری اس مقر سعادت یعنی دار الخلافہ آگرہ میں وارد ہوئے۔ اس معمورۂ دولت میں شیخ علاء الدین مجذوب جن کو صفائے قلوب اور خفایائے قبور پر کامل معلومات حاصل تھی شیخ مبارک کو ان کی صحبت میں بھی نشست و برخاست کا اتفاق ہوا۔ شیخ سے ایک روز شیخ علاء الدین اُس مستی سے ہوشیاری میں آگئے اور ارشاد فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ تم اس شہر میں توقف اختیار کرو اور بے انتہا پسندیدہ خوشخبریاں دیں اور اُن کی مائل بسفر طبیعت کو آرام و اطمینان عنایت کیا۔ شیخ مبارک نے دریائے جون کے کنارے میر رفیع الدین صفوی ایجی کے جوار میں سکونت اختیار کی اور ایک قریشی خاندان سے جو علم و عمل سے آراستہ تھا اس خاندان میں شیخ مبارک کا عقد ہو گیا اور اس حاکم محلہ سے اُن کی شناسائی دوستی سے مبدل ہو گئی۔ اس دانائے حقیقت آگاہ نے اس نو یادہ شناسائی کے قیام کو غنیمت خیال کیا اور کرم خوئی و کشادہ پیشانی کے ساتھ ملا، چونکہ یہ بے انتہا دولتمند تھا لہذا میر کی یہ خواہش ہوئی کہ شیخ مبارک بھی اس روش کو اختیار کر لیں، لیکن شیخ مبارک نے اپنے ستارۂ قسمت کی رہنمائی اور توفیق کی مدد سے اس کو قبول نہ کیا اور خدا کی ذات پر

اپنی ہمت کے سبب سے توکل کر کے مراقبۂ درونی و مباحثۂ بیرونی میں مشغول ہو گئے۔ میر نسباً حسنی و حسینی سید ہیں۔ ان کے بزرگوں کے قدرے حالات مصنفات شیخ سجاوی میں مذکور ہیں، اگرچہ میر کا وطن قریۂ ایگ شیراز ہے اور یہ ایک مدت سے حجاز کی سیاحت میں مصروف رہتے ہیں اور ہمیشہ چند روز کے لئے ان ہر دو مقامات میں سے ایک جگہ قیام اختیار کر لیتے ہیں اور ہمیشہ ہنگامۂ افاضت و استفاضت کو گرم رکھتے ہیں اگرچہ میر نے علوم معقول و منقول کو اپنے بزرگوں سے حاصل کیا تھا لیکن مولانا جلال الدین دوانی کے تلمذ سے ان میں ایک دوسری ہی جلا پیدا ہو گئی تھی۔ میر نے جزیرۂ عرب میں انواع علوم نقلی کو شیخ سجاوی مصری قاہری سے جو شیخ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد تھے، حاصل کیا تھا جب سنہ ۹۵۰ ہجری میں میر فوت ہو گئے، شیخ مبارک نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور ہمیشہ اپنے باطن کی طہارت اور ظاہر کو پاکیزہ بنانے میں اپنی ہمت صرف کرتے تھے اور کارساز حقیقی کی جانب متوجہ ہو کر گوناگوں علوم کے درس میں مشغول تھے اور بزرگان سابق کے اذکار کو اپنی ذات کا حجاب بنا لیا تھا، زبان خواہش کو جو اژدہا وش تھی آپ نے کاٹ دیا، عقیدتمند افراد سے اگر کوئی جماعت احتیاط پسند و سعادتمند زر نقد کو اپنے خلوص سے آپ کے لئے لاتے تھے تو آپ اس رقم میں سے ضرورت کے مطابق کچھ لے لیتے تھے اور دیگر اشخاص سے معذرت کر دیتے تھے اور دست آلود نہیں ہوتے تھے قلیل مدت میں آپ کی نشست گاہ ذی علم افراد کی جائے پناہ اور خرد و بزرگ کی جائے بازگشت بن گئی بعض اشخاص نے حسد کی وجہ سے انجمنیں قائم کیں اور بعض افراد نے بوجہ دوستی کے خلوتیں آراستہ کیں، آپ کو نہ پہلی حرکت سے رنج ہوتا تھا اور نہ دوسری سے مسرت۔ شیر خاں و سلیم خاں و دیگر امرا نے اس امر کی کوشش کی کہ آپ جاگیر و انعام و منصب بادشاہی کو قبول کر لیں اور توفیر مناسب آپ کے لئے مقرر کر دی جائے۔ چونکہ آپ کی ہمت بلند اور نظر عالی تھی لہٰذا آپ نے انکار کر دیا اور یہ امر اور زیادہ آپ کی قدر و منزلت کا باعث ہو گیا چونکہ انسانوں کی رہنمائی آپ کی فطرت میں بطور خمیر کے واقع ہوئی تھی اور خدا کی بارگاہ سے آپ کو فرمان راست روی و راست گزاری حاصل تھا اور اولیائے زمانہ کا اشارہ یاور تھا اور بہی خواہوں کی مہربانیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا آپ اپنے ہم مجلس اور آگہی طلب افراد کو ہمیشہ ہدایت

فرماتے تھے اور انسانوں کی بُری عادتوں کی وجہ سے اُن کو جھڑکتے تھے۔ ظاہر پرست خود بیں اس امر سے رنجیدہ ہوتے تھے اور خیالات نامناسب اپنے دلوں میں پیدا کرتے تھے چونکہ فساد کا ارادہ آپ کے دل میں نہ تھا اور معرکہ آرائی اور دوکانداری کا قصد آپ کی طبیعت کے قریب بھی نہیں آسکتا تھا لہذا آپ نہ راست گوئی سے اور نہ بدکاروں کی ملامت سے باز آتے تھے اور نہ کوئی تدبیر اس گروہ رمیدہ وجنگجو کے لئے فرماتے تھے باوجود اس کے پروردگار عالم نے آپ کو حقیقت منش دوست اور سعادتمند فرزند عطا فرمائے تھے۔ اگرچہ ہمیشہ آپ کی اوقات علم ظاہری کی گفتگو میں بسر ہوتی تھی لیکن افغانوں کے زمانہ حکومت میں علوم حقیقی کمتر معرض بیان میں آتے تھے۔ جس وقت جنّت آشیانی مکرر بتازگی ہندوستان میں رونق افروز ہوئے ایک جماعت ایرانیوں اور تورانیوں کی آپ کے دبستان علوم میں داخل ہوئی اور انجمن علم کے لئے ایک تازہ رونق پیدا ہوگئی اور تشنگان علوم کی خشک سالی کے لئے پرنالے لبریز ہوگئے اور شائقین علوم وفنون اس نزہتگاہ میں بہ آرام جاگزیں ہوگئے ہنوز ہنگامہ گرم نہ ہونے پایا تھا کہ دوبارہ چشم زخم اس دبستان حکمت کو پہنچا یعنی ہیمو نے غلبہ حاصل کیا اور نیک افراد گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہوگئے اور بعض نے سفر ناکامی اختیار کیا۔ شیخ مبارک نے اسی گوشہ نشینی کی حالت میں ثابت قدمی کے ساتھ قیام اختیار کیا، خدا کی مدد سے ہیمو نے چند افراد تجربہ کار کو بھیج کر معذرت چاہی اور اُس نیک اندیش کی سفارش سے زیادہ تر افراد نے اس غم سے رہائی پاکر مسرّت وشادمانی حاصل کی پہلے سال جلوس شاہنشاہی میں اورنگ خلافت پر جس صورت سے کہ سپند کو جلا کر نظر بد کی مدافعت کرتے ہیں عظیم الشان قحط سالی ظہور میں آئی اور مخلوق پراگندہ ہونے لگی اور یہ معمورہ بھی ویران ہوگیا جس میں بجز چند گھروں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ علاوہ قحط کے وبائے عام نے بھی اسی شورش کی حالت میں مخلوق کو نقصان پہنچائے۔ یہ پیر روشن ضمیر اسی گوشے میں ثابت قدم رہا اور کسی قسم کا خوف اور خیال اور فرق اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہوا اور راقم حروف کی عمر اس زمانے میں پانچ سال کی تھی لیکن اس قدر ہوشیاری و تیز فہمی حاصل تھی کہ جس کی تشریح معرض بیان میں نہیں آسکتی اور اگر اس امر کی گنجائش بھی ہوسکے تو اس کی گنجائش مخلوق کے کانوں میں نہ ہوسکے گی' راقم الحروف کو یہ واقعات

اب تک بخوبی یاد ہیں اور واقفیت دیگر افراد عاقل کی ہم زمانہ اس کے متضاد ہیں۔ زمانے کی سختی نے خاندانوں کو تباہ کر ڈالا اور جماعت کثیر مخلوق کی ہلاک ہو گئی لیکن اس مکان میں ستر آدمی ذکور و اناث سے محفوظ و سلامت رہ گئے۔ اخوان روزگار درویشوں کی فراخ حالی اور مسرت سے متحیر ہوتے تھے اور کیمیا سازی اور جادوگری کا گمان بد کرتے تھے کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ ایک سیر غلہ میسر آتا تھا اور اُس کو مٹی کی دیگ میں اُبال کر اُس کا گرم پانی آدمیوں میں تقسیم کیا جاتا تھا سب سے عجیب تر جو امر تھا وہ یہ ہے کہ رزق کا غم اس گھر میں کسی کو نہ تھا اور بجز خدا کی عبادت کے اور دوسرے خیال کی گنجائش طبیعت میں نہ تھی۔ مجاہدۂ نفسانی اور کتب تصوف کے مطالعے کے اور کوئی شغل نہ تھا یہاں تک کہ خدا کی رحمت سب پر نازل ہوئی اور عظیم الشان خوشیاں نمودار ہوئیں ماہچۂ رایات شاہنشاہی پرتو افگن ہوا اور دُنیا کو اپنی معدلت روز افزوں سے ایک خاص ضیا سے منور کر دیا، بارگاہ عقل اور زیادہ بلند ہو گئی اور اسباب علوم گراں بہا ہو گئے۔ فنون حکمت اور انواع علوم درمیان میں آ گئے تازہ بیانات رونما ہونے لگے۔ دیدہ ہائے دوربیں کی سبق آموزی اور تحقیقات پسندیدہ کا ظہور ہونے لگا جملہ اقسام کی مخلوقات نے خزانۂ عقل سے بے انتہا فوائد حاصل کئے، خلوت کدہ اس پیر نورانی سرشت کا ہفت کشور کے ماہرین علوم و فنون کا مخزن بن گیا اور اُس کے کلام کو بلند پائگی حاصل ہوئی۔ افسردہ حسد کی آگ بتازگی شعلہ ور ہو گئی اور بد گوہر افراد کی کم بینی میں اور اضافہ ہو گیا۔ شیخ مبارک اپنی اسی روش سے سرگرم کار تھے اور مراسم سے علیحدہ اور بے پروائی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے در احتیاج کو بند کر دیا تھا کم ظرف اور کوتاہ بیں افراد بیتاب ہو گئے تہمت و الزام دہی کا بازار گرم ہو گیا اکثر اشخاص شیخ مبارک کو گروہ مہدویہ سے منسوب کرتے تھے اور اپنی پریشاں گفتاری کی وجہ سے داستان پردازی میں مشغول تھے اور سادہ لوحان روزگار کو برانگیختہ کر رہے تھے اور اپنی تباہ خیالی کی وجہ سے دل آزاری کی کوشش کرتے تھے۔ ان افراد کی تباہ خیالی کی بنیاد محض شیخ علائی کا واقعہ ہے جس کی تشریح یہ ہے کہ ایک گروہ ہندوستان میں ایسا بھی موجود ہے جو میر سید محمد جون پوری کو مہدی موعود جانتا ہے اور اپنے اس عقیدے میں مبالغے سے کام لیتے ہیں اور باوجود اس تہذیب اور علم و عمل اور اخلاق کے متعدد نصوص کو

فراموش کر کے اس مذہب پر عبور حاصل کرتے ہیں۔ سلیم خاں کے عہدِ حکومت میں ایک شخص جس کا شیخ علائی نام تھا باوجود اپنی ظاہر و باطن کی آراستگی کے اس گرداب مصیبت میں مبتلا ہو گیا اور دار الخلافہ آگرہ میں گوشہ نشینی و اختیار تجرّد کے سبب سے اور شیخ مبارک کی ملاقات کے ارادے سے آیا۔ فتنہ اندوز و بہانہ جو افراد کی زبان بیہودہ گوئی وا ہوئیں اور سرمایہ بحث و مباحثہ دستیاب ہو گیا۔ علمائے زمانہ کہ نادان جہالت فروش اور زہر گیائے نوش نما ہیں، رنجیدہ ہو کر شیخ علائی کی دشمنی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس کے قتل کے لئے آمادہ ہو کر ہنگامہ آرائی شروع کی اور مجلس مرتب کی شیخ مبارک نے ان حضرات کی موافقت نہ کی اور عقل و نقل کو اُن کی تائید میں نہ پایا۔ علما نے پیشگاہ سلطنت میں معرکہ آرائی کی اور اس مسئلے میں کوشاں ہوئے۔ حاکم وقت نے علمائے عصر کو یکجا کیا اور حکم شرعی کی جستجو میں دوڑ دھوپ اور کوشش عمل میں آئی۔ شیخ مبارک بھی اس مجلس میں طلب کئے گئے جس وقت شیخ مبارک سے سوال کیا گیا شیخ مبارک نے اس کا جواب ان خلاف سرایان جاہ طلب کے مخالف دیا۔ اُسی روز سے ان لوگوں نے شیخ مبارک کی دشمنی پر کمر باندھی اور ان پر بھی مذہب مہدویہ کی پیروی کا الزام لگایا اور ایسے معاملے میں کہ مہدی کا وجود خبر احاد پر مبنی ہے۔ صرف دشمنی کی وجہ سے ایسی کوششیں ظہور میں آئیں کہ شیخ علائی کا کام تمام ہو گیا۔ بعض بدگوہر افراد نے شیخ مبارک کو مذہب شیعہ کا پیرو اپنے دل میں خیال کر کے ملامت آمیز راہ اختیار کر لی اور یہ نہ سمجھے کہ شناسائی دوسری چیز ہے اور اُس کو قبول کر لینا دوسری چیز ہے۔ خاصکر اسی زمانے میں ایک ذی عزت سیّد کو جو عراق کا باشندہ اور ہمیشہ روزگار تھا اور علم و عمل کے ساتھ قربت رکھتا تھا اور قول و فعل ہر دو میں اُس کو یکتائی حاصل تھی۔ اس کے دامن کو بھی تہمت سے آلودہ کر دیا لیکن شاہنشاہ کی توجہ کے سبب سے اُن کا ہاتھ اُس کے دامن تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ ایک دن سلطانی مجلس میں جہاں پناہ سے عرض کیا گیا کہ میر کی پیش نمازی ناجائز ہے در حالے کہ اُس کی گواہی مردود ہے، اس کی اقتدا کیونکر ہو سکتی ہے اور چند روایتوں کو قدیم کتابوں سے حنفی مذہب کے استنباط کر کے اپنے بیان کی شہادت میں پیش کر دیا تاکہ اشراف عراق کی شہادت قابل سماعت نہ رہ جائے۔ میر پر یہ معاملہ بحد دشوار ہو گیا چونکہ میر کو

شیخ مبارک کے ساتھ بھائی چارہ حاصل تھا لہذا اُس نے تمام ماجرا شیخ مبارک سے بیان کیا شیخ مبارک نے کلمات ہوش افزا بیان کر کے میر کی تسلی کر دی اور ان بدسگالوں کی گفتگو پر اُس کو دلیر تر کر دیا اور اس مسئلے کا جواب یوں ادا کیا کہ اس روایت کے معانی مخالفین کی سمجھ میں نہیں آئے ہیں اور جس قدر عبارت کہ کتب حنفیہ سے ان اشخاص نے نقل کی ہے اس سے عراق عرب مراد ہے نہ کہ عراق عجم اور انھیں کتابوں میں چند مقامات پر اس کی تصریح عمل میں آئی ہے لیکن یہ افراد اشرف اور اشراف کے درمیان میں بخوبی تمیز نہیں کر سکے ہیں کیونکہ مراتب سزا و جزا میں فرماں پذیر مخلوق کو چار اقسام پر منقسم کیا گیا ہے۔ اوّل اشرف الاشراف یعنی حکماء و علماء و سادات و اتقیا، دوم اشراف یعنی امراء کاشتکار اور مثل ان کے دیگر افراد سوم اوساط، اس قسم میں اہل حرفہ اور اہل بازار بھی شامل ہیں چہارم ادانی کہ جو ان کے مرتبہ و حالت کو نہیں پہنچ سکتے یعنی پاجی اور بیہودہ گرد اور ان ہر چہار اقسام کے لئے سزا و جزا جداگانہ طریق پر مقرر ہیں تاکہ ان کے ساتھ نیکی کرنے میں کیونکر سلوک کیا جا سکتا ہے اور ان کی بداعمالی کی سزا ان کو کیونکر دی جا سکتی ہے اور یہ امر حق ہے کہ اگر بد کنندہ کو یکساں سزا دی جائے تو قدم راہ انصاف سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ میر کو اس مسئلے کی واقفیت سے بالیدگی حاصل ہوئی اور بہت مسرور ہوا اور اپنی پاکدامنی اور بدگو افراد کی ناواقفیت کو ظاہر کرنے کی غرض سے نوشتۂ شیخ مبارک کو بادشاہ کے حضور میں پیش کر دیا اور وہ خیرہ سر و بیہودہ گو جماعت حیرانی میں مبتلا ہو گئی۔ جب مخالفین کو اس امر کا علم ہوا کہ میر نے یہ جوابات کس مقام سے حاصل کئے تو ان کی آتش حسد اور تیز ہو گئی اور مثل اس کے میر کی متعدد مرتبہ امداد وقوع میں آئی اور مخالفین کے لئے باعث شورش ہوئی۔ سبحان اللہ باوجود اس کے کہ انسانوں کی ایک کثیر جماعت اس مسئلے سے متفق ہے کہ کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو ایک مسئلہ بھی خلاف واقعہ نہ رکھتا ہو اور نہ ایسا ہے کہ تمامی مسائل اُس کے ناچیز ہوں۔ اگر اس بنا پر کسی ایک شناسا شخص نے مسئلۂ مذہبی میں ان کے قاعدے کے خلاف قابل تحسین کارروائی کی ہو تو اُس کے مطالب کو نہ سمجھیں اور اُس سے دشمنی کے لئے آمادہ ہو جائیں بحث و مباحثہ کی طوالت کے بعد

اس ملامت سے جو مخالفین کو حاصل ہوئی شیخ مبارک کو پھر تشیع سے منسوب کرنے لگے لیکن خدا کی مدد سے بُرا کہنے والوں کو ہمیشہ اُن کے افعال سے شرمندگی ہوتی تھی اور اس خجالت کی وجہ سے پامال غم ہوتے تھے اور اپنی بدگوہری اور نابینائی کی وجہ سے اُن کو عبرت نہ ہوتی تھی اور اپنی بدخیالی کی وجہ سے حیلہ وبہانہ سے کام لیتے تھے یہاں تک کہ زمانے کی نیرنگی اور دُنیا کی بوالعجبی ایک تازہ عجیب وغریب مسئلہ درمیان میں لائی اور اس عظیم تفرقے سے ہم کو عبرت حاصل ہوئی۔ ۱۴ سنہ الہٰی مطابق ۹۷۷ ہجری میں شیخ مبارک گوشۂ خلوت سے باہر آئے اور عجیب وغریب نتائج پیدا ہوئے چنانچہ قدرے ان حالات کو تحریر کرتا ہوں اور عبرت نامہ مرتب کرتا ہوں۔ اگرچہ زنبور خانۂ حسد میں ہمیشہ شورش برپا رہتی تھی اور مار سوراخ دشمنی جوش میں اور چراغ دوستی بے نور تنک افراد نے دلوں میں بدی پیدا کرلی تھی اور بیگانگی کا دروازہ کھول دیا تھا، چنانچہ قدرے اشارہ اس کی جانب کیا گیا ہے لیکن اس زمانے میں جبکہ علم وکمال عروج پر تھا اور بزرگان زمانہ نے تلمذ اختیار کرلیا تھا اور مجمع افراد گرم ہو چکا تھا شیخ مبارک اپنی روش کے مطابق بری عادات تحقیق فرماکر دوستوں اور بہی خواہوں کو اس سے محفوظ رکھتے۔ علمائے زمانہ اور مشائخ روزگار جو شیخ مبارک کی ذات کو اپنے عیوب کا آئینہ جانتے تھے وہ تباہ خیالی اور چارہ جوئی میں گرفتار ہو گئے اور اپنی ذات کو ناچیز وتباہ اندیشوں کا بیمار بنا دیا تھا، باہم یہ گفتگو درمیان میں آئی کہ اگر قدرے یہ حالات شہریار عدالت پژوہ کے دلنشیں ہو جائیں گے تو ہمارے قدیم اعتبارات کی کیا آبرو رہ جائے گی اور انجام کار ہمارا اسی بدحالت پر قرار پائے گا۔ یہ گروہ غم واندوہ کا پائمال ہو کر کینہ کشی کے لئے آمادہ ہو گیا اور تہمت و الزام لگانے میں بہت زیادہ کوشاں ہوئے اور اپنی داستان گزاری اور حیلہ پردازی کی وجہ سے متعدد مقربین بارگاہ شاہی کو اپنی گفتار گریہ آلود سے منحرف کر دیا اور بعض بدگوہر افراد کو تعصب مذہبی سے برافروختہ کر کے اُن کو شورش وفساد پر آمادہ کر دیا۔ اگرچہ عرصۂ دراز سے یہ روش بد جاری تھی لیکن ہر زمانے میں حق گویان سعادت پسند کی یاوری سے بدگوہر افراد کا بازار جوش وخروش پراگندہ ہو جاتا تھا لیکن اس زمانے میں وہ جماعت راستی پیشہ ہم سے بہت دور ہو گئی اور سرآمد بارگاہ سلطنت جس کو

بادشاہ سے تکلم کا موقع بخوبی حاصل تھا ہماری دشمنی پر آمادہ ہوگیا۔ تباہ سرشتان بے شرم اور دیو نژادان ناپارساگوہر کو وقت، فرصت و قابو ہاتھ آگیا۔ ایک دن شیخ مبارک اپنے ایک دوست اور واقف کار کے مکان پر تشریف لے گئے تھے اور مصنف بھی آپ کے ہمراہ تھا، وہ رعونت فروش غرور افزا بھی اس مجلس میں حاضر ہوا اور گفتگو کرنے لگا، میرے سر میں بھی مستی علم و شباب کی موجود تھی، اگرچہ میں نے ابھی مدرسے سے مقام معاملہ کی طرف پیش قدمی نہ کی تھی لیکن اُس کی بیہودہ گوئی نے میری زبان کھول دی اور میں نے اس مسئلے کو یہاں تک پہنچا دیا کہ اُس کو شرمندگی حاصل ہوئی اور دیکھنے والے حیرت میں مبتلا ہوکر رہ گئے اُس روز سے اُس نے جاہلانہ طریق سے انتقام لینے پر کمر باندھی اور مخالفین گسستہ امید کو اور زیادہ تر تیز و آمادہ کر دیا۔ شیخ مبارک ان کے مکر سے غافل اور میں اپنے علم کی مستی میں بے خبر، پہلے ان بد مذہب افراد نے مکاران دنیا پرست کے قاعدے کے مطابق حق گزاری اور مذہب آرائی کے پردے میں مجالس قائم کیں اور صلح کل و باعزت افراد کے دلوں پر شبخون مار کے اس کو مقام گمنامی میں بھیج دیا، چونکہ فرمانروا نے اپنی خیر سگالی اور نیک اندیشی سے معاملۂ مذہبی و علمی و انصاف کو ایک جماعت کے جو با اسباب ظاہر نیکوکار ہو سپرد کر دیا ہو اور خود بے توجہی کی حالت میں ہو اور حق گویان راستی فش کا بازار کاسد ہو اور دغاباز افراد ناراستی سے کام لیں اور بزرگان دولت اس جماعت حیلہ پرداز کے معین ہوں اور تعصب کا بازار گرم ہو تو اس کا مقتضا یہ ہو سکتا ہے کہ خاندان اُلٹ جائیں اور ناموس تباہ ہوں اور ایسے زمانے میں جبکہ بدگوہران تباہ کار نے نیکنامی حاصل کر لی ہو اور مثل اس جنگجوئی کے جس کو اُس نے دوشیزگی کے معاوضے میں فروخت کر ڈالا ہو اور غرش دکھلاتا ہو اور دنیاداران بے شرم کو غلبہ ہو اور تنگ چشمان کور دل جو مخالفین کے مخلص صادق اور اُن کے حضور و غیبت میں اُن کے بہی خواہ ہوں اور دوستداران ہواخواہ دور و دراز مقام پر ہوں اور راستگو و راست کردار گوشہ نشین اور ہنگامہ کشش سبک دینان کم وقعت ہو اور باہم مجالس رازداری قائم کر کے عہد دل آزاری کو تازہ کر لیا ہو، باوجود ان امورات کے مخالفین نے ایک ایسے منافق ہاروت سیہ حال کو

جس نے افسون نیرنگ کو اپنی مکاری کی وجہ سے دبستان علمی سے پدر بزرگوار کے باسباب ظاہر بہ حالت نیک حاصل کیا ہوا ور گروہ مخالفین کے ساتھ اخلاص و اتحاد رکھتا ہو دستیاب کر لیا اور افسون خدا آزاری وافسانۂ بیہوشی کو تعلیم کر کے آدھی رات کے وقت اس کو ہمارے مکان پر بھیج دیا اور وہ شعبدہ باز نیرنگ ساز اسی تاریک شب میں روتا اور کانپتا اور رنگ روفق اور رنجیدہ برادر بزرگ کے خلوتکدے میں آیا اور اس دغاباز نے اپنی بدکاریوں کی نیرنگ سازی سے اس سادہ لوح کو بجین کر دیا اور اس مکر وفن کے نہ پہچاننے والے کو اس کے مقام پر متزلزل کر دیا خلاصہ اس گفتگو کا جو اس نے میرے بڑے بھائی سے کی یہ ہے کہ بزرگان زمانہ عرصۂ دراز سے آپ لوگوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور بیقدار و ناشکرگزار افراد بجیبائی پر آمادہ ہیں اور آج ان لوگوں نے قابو پا کر ہجوم کیا ہے، بیشمار عامیاں کو شہادت اور بعض کو ان میں سے مدعی قرار دے کر اور اپنی مکاریوں کی تشخیص کے لئے مناسب بہانے وحیلے مقرر کر لئے ہیں۔ تمامی افراد واقف ہیں کہ بارگاہ سلطانی میں اُن کو کس قدر اعتبار حاصل ہے اور ان لوگوں نے اپنی گرم بازاری کے لئے کس قدر ذی عزّت و باوقعت افراد کو درمیان سے اُٹھا کیا ہے اور کیسے زبردست مظالم ان سے ظہور میں آئے ہیں۔ میں ان کی خلوت کا محرم راز تھا۔ اس آدھی رات کے وقت مجھے ان واقعات سے اطلاع ہوئی اور میں مضطرب ہو کر تمھارے پاس چلا آیا کہ ایسا نہ ہو کہ صبح ہو جائے اور کوئی تدبیر اور چارہ کار نہ ہو سکے اب میری یہ رائے ہے کہ شیخ کو اسی وقت بلا اس امر کے کہ کوئی شخص واقف ہو سکے ایک گوشے میں لے جائے اور چند روز تک شیخ گوشہ نشین رہیں تاکہ دوست وبہی خواہ یکجا ہو جائیں اور حقیقت حال بارگاہ سلطنت میں عرض کی جائے۔ برادر بزرگ جو ایک مرد نیک ذات تھے اُن کو واہمہ نے گھیر لیا اور بے انتہا بیتابی کے ساتھ شیخ کے خلوتکدے میں گئے اور تمام ماجرا شیخ سے بیان کیا۔ شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ دشمنوں کو ہم پر غلبہ حاصل ہے لیکن خدا واقف ہے اور شہریار عادل دانایان ہفت کشور کے سر پر موجود ہے اگر قلیل جماعت بے دین و دیانت کو حسد کی بدمستی نے بجین کر دیا ہے تو درست رفتاری

اور راست روی اپنی جگہ پر قائم ہے اور پرسش وتحقیق کے لئے دروازہ بند نہیں ہے
اور یہ بھی نہ سہی اگر خدا کا حکم نہیں ہے کہ ہم کو تکلیف پہنچے اگر تمام مخالفین آجائیں گے تو بھی
ہم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اپنی تباہ کاریوں پر عمل نہ کر سکیں گے اور کسی
قسم کا ضرر اور تکلیف ہم کو نہ پہنچے گی اور اگر خدا کی مرضی یہی ہے کہ ہم کو تکلیف پہنچے تو
ہم اس کے لئے بکشادہ پیشانی وتازہ روئی نقد زندگی کو سپرد کرنے کے لئے آمادہ ہیں
اور دنیا سے دست بردار ہوتے ہیں۔ چونکہ برادر بزرگ حواس باختہ اور غم افزودہ
ہو چکے تھے حقیقت طرازی کو افسانہ سرائی اور شورانگیزی کو سوگواری سمجھے اور
حربہ نکال لیا اور کہنے لگے کہ کارروائی معاملے کی دوسری شئے ہے اور تصوف شئے دیگر۔
اگر آپ یہاں سے نہیں جاتے ہیں تو میں خود اپنی جان کا قصد اسی وقت کرتا ہوں۔
دیگر امورات کو آپ جانئے میں اس دورہ ناکامی کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھنا
چاہتا ہوں۔ شیخ مبارک نے اپنے تعلقات اور محبت پدری کی وجہ سے اُن کی
اس خواہش کو قبول کر لیا۔ پدر بزرگوار کے حکم سے میں بھی بیدار کیا گیا اور مجبوراً
اسی آدھی رات میں ہم تین آدمی پیادہ گھر سے باہر نکلے اور نہ کوئی راہبر موجود تھا
اور نہ رفتار کے لئے پاؤں میں قوت استقلال تھی۔ پدر بزرگوار نیرنگی تقدیر کے
تماشا کے ملاحظے میں مشغول ہو کر خاموش تھے میرے اور میرے بھائی کے درمیان میں
جو اس وقت کار مملکت وشغل معاملہ میں ناداں تر کے گمان کی بھی اہلیت نہ رکھتے تھے گفتگو ہوئی
اور جائے پناہ کے بارے میں گفتگو ہونے لگی۔ جس مقام کو میرا بھائی پیدا کرتا تھا
میں اس پر معترض ہوتا تھا اور جس مکان کے لئے میں اپنا خیال ظاہر کرتا تھا اُس کی
وہ تردید کر دیتے تھے مجبوراً ہزاروں جستجوؤں اور مشقت کے بعد ایک شخص کے
مکان میں کہ اُس کی راست کرداری اور خلوص کا میرے بھائی کو یقین تھا اور مجھ
قلیل البضاعت وکم عمر وزیاں کار تدبیر کے قلب ودماغ میں ایک خیال بھی اس کے
متعلق نہیں پیدا ہوا تھا۔ اس شخص کا دل ان بزرگان آسودہ روزگار کی حالت کو
دیکھ کر اپنے مقام سے ہٹ گیا اور اپنے باہر آنے سے پشیمان ہوا اور دروازے
ہی پر کھڑا رہ گیا۔ مجبوراً اُس نے ہمارے قیام کے لئے ایک جگہ اختیار کر لی جس وقت
ہم لوگ اس بھیانک مکان میں جو اس کی طبیعت سے بھی پریشان تر تھا، داخل ہوئے

اس وقت عجب حالت پیش آئی اور طرفہ غم والم نے ہمارے قلوب کو گھیر لیا۔ برادر بزرگ نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے باوجود شناسائی کے غلطی واقع ہوئی اور تو نے باوجود اس قدر کم اختلاطی کے درست خیالی سے کام لیا۔ اب چارہ کار کیا ہے اور غور وفکر کے لئے کونسی راہ ہے اور ایک دم کے لئے آسائش کس مقام پر میسر ہو سکتی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہنوز وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے، ہم کو لوٹ کر اپنے مکان پر جانا چاہئیے اور مجھ کو گفتگو کے لئے اپنا نائب بنا دیجئے۔ تاکہ اخوان زمانہ کے مکر کی چادر اٹھ جائے اور مشکل کام آسان ہو جائے۔ پدر بزرگوار نے مجھ کو میرے اس قول پر آفریں کی لیکن برادر بزرگ نے اپنے دستور سابق کے اعتبار سے دوبارہ میرے اس خیال کی مخالفت کی اور کہا کہ تجھ کو ان معاملات کی خبر نہیں ہے اور تو ان کی ہاروت منشی اور مکاری سے ناواقف ہے۔ اس مسئلے کو چھوڑ دے اور گفتگو اصل معاملے کی رو سے کر۔ میں باوجود اس کے کہ ناتجربہ کار تھا اور اپنے و دیگر اشخاص کے سود و زیاں کا تجربہ مجھے حاصل نہیں ہوا تھا لیکن غیبی القا سے ایک شخص میرے ذہن نشین ہوا اور میں نے اُس کو پیش کر دیا کہ یہ امر میرے قلب و دماغ میں پیدا ہوتا ہے، اگر کام مشکل نہ ہو جائے تو یہ شخص ہماری مدد کرے گا لیکن شدید مصائب کی حالت میں بعید دشوار ہے کہ یہ ہمارا ساتھ دے سکے، چونکہ زمانہ تنگی دکھلا رہا تھا اور طبیعت پریشان تھی اُس کے مکان کی طرف ہم لوگ چل نکلے اور باوجود آبلہ پائی کے وسیع راہوں کو طے کر رہے تھے اور دُنیا کی عجیب وغریب کارروائیوں سے عبرت حاصل ہو رہی تھی، توکل کی دستاویز مستحکم ہاتھوں سے نکل گئی تھی اور بیدلی پیدا ہو گئی۔ ایک عالم کو اپنا جویا خیال کر کے قدم بمشکل اٹھتا تھا اور سانس بڑی سخت جانی کے ساتھ لی جاتی تھی، غریب دل محافظ تھا اور بدگو ہر افراد کے مظالم کا زمانہ قریب اور آنکھوں کے سامنے تھا، صبح صادق کے وقت ہم اُس کے دروازے پر پہنچے یہ شخص اپنی واقفیت کے اعتبار سے گرم خوئی وکشادہ پیشانی کے ساتھ ملا اور ایک بہتر خلوتکدہ خالی کر کے ہمارے لئے معین کر دیا۔ رنج ومصائب کے اثر دحام میں قدرے کمی ہوئی اور اسی آرام کدے میں دو روز کے بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ دل سوختگان حسد نے شرم کا پردہ اُٹھا کر اپنی خبث آگیں طبائع کے مافی الضمیر کو

ظاہر کر دیا اور پختہ کاران مکاری کے قاعدے کے مطابق اس رات کی صبح کو بارگاہ سلطانی میں معروضہ پیش کر کے خاطر اقدس کو مشوش کر دیا، بارگاہ خلافت سے فرمان صادر ہوا کہ جملہ مہمات ملکی بلا تمہارے استصواب کے فیصل نہیں ہوتے ہیں چونکہ یہ بذات خود مذہب و ملت کا کام ہے لہذا اس کا انجام خاص طور سے تمہاری ذوات پر منحصر کیا جاتا، ان کو محکمۂ عدالت میں طلب کریں اور جو امر کہ حکم شریعت کے مطابق طے پائے اور اکابر زمانہ اس سے متفق ہو جائیں عمل میں لائیں مخالفین نے چاؤشان شاہنشاہی کو برانگیختہ کر کے ہمارے بلانے کے لئے بھیجا چونکہ یہ اشخاص حقیقت کار سے بخوبی واقف تھے لہذا ہماری دستیابی کی پوری کوشش کی اور بدکاران شرارت اندیش کو چاؤشوں کے ہمراہ کر دیا جب مخالفین نے ہم کو مکان میں نہ پایا تو اپنے کاذب دبے فروغ اقوال کو صحیح خیال کر کے مکان کو گھیر لیا اور شیخ ابوالخیر میرے بھائی کو اس مکان میں پاکر اس کو اپنے ہمراہ آستانۂ اقبال پر لے گئے اور بے حد وضاحت کے ساتھ ہمارے مخفی ہونے کے حالات کو بیان کیا اور اس کو اپنی شرمناک دلائل کے لئے حجت بنا لیا لیکن تائید آسمانی کے عجائبات کے سبب سے ان بدگویوں کے ہجوم و طرز بیہودہ گوئی سے شہریار حق بیں نے بخوبی تمام واقعات کو شناخت کر لیا اور مخالفین کو یہ جواب دیا کہ تم لوگ اس قدر سخت گیری کیوں ایک درویش گوشہ نشیں دانش منش ریاضت کیش کے حق میں کرتے ہو اور کیوں اس قدر جنگجوئی سے کام لیتے ہو شیخ ہمیشہ سیر کے لئے جاتے ہیں اور اس وقت بھی بغرض سیر و تماشا کہیں چلے گئے ہیں، اس خردسال کو کس لئے یہاں لے آئے ہو اور مکان کو کیوں قُرق کر رکھا ہے مخالفین نے فوراً اُس خردسال کو رہا کر دیا اور مکان کے اطراف سے اُٹھ کر چلے گئے۔

اور اس مکان میں رہنے والوں کو امن حاصل ہو گیا چونکہ قدرے ناکامی راہ میں ہوئی تھی اور واہمہ غالب تھا اور مختلف خبریں جو ان کے نقیض تھیں برابر اُڑ رہی تھیں لہذا اس خبر پر یقین نہ کر کے اس کے مخفی رکھنے کی کوشش کی گئی۔ بدگوہر و فرومایہ مخالفین اب اس خیال میں مبتلا ہوئے کہ اس وقت جبکہ یہ بے خانماں ہو چکے ہیں تو اس مسئلے کا علاج بخوبی کر لینا چاہئیے اور چند اشخاص تیرہ درون سیہ رائے کو اس پر مقرر کر دیا کہ جس مقام پر ہمارا نشان پائیں ہمارا کام تمام کر ڈالیں ایسا نہ ہو کہ

یہ اشخاص ان حالات سے واقف ہوکر آستانۂ خلافت پر حاضر ہو جائیں اور ہنگامۂ داد و فریاد کے اپنی عقول کی ضیا سے طالب ہوں جواب مبارک شہنشاہی کو مخفی کر کے سخنان وحشت افزا دہشت انگیز کو بزبان مقدس شاہنشاہی مشتہر کر دیا اور آشنایان سادہ لوح اور دوستان زمانہ کے خوف میں اضافہ کر دیا اور ہر دم نئی داستانیں بناتے تھے اور تمام افراد اندیشے میں مبتلا ہوتے جاتے تھے اور اپنے ہاتھوں کو اصل امداد سے روک لیتے تھے۔ ایک ہفتہ جس وقت گزر گیا صاحب خانہ بھی ہمارے اختیار سے جاتا رہا اور بے شرمی سے کام لینے لگا اور اُس کے ملازمین بھی ناشناسائی برتنے لگے ان وجوہ سے عقل پر واہمہ غالب ہو گیا اور پریشان طبیعت کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ پہلی حکایات کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ بادشاہ جستجو میں اور تمام عالم دوڑ دھوپ اور کوشش میں مصروف ہے اب گمان غالب یہ ہے کہ صاحب خانہ ہم کو پکڑ کر مخالفین کے حوالے کر دے۔ عجیب و غریب توہمات نے ہماری طبیعت کو گھیر لیا اور عظیم الشان اندیشہ دل میں سما گیا۔ میں نے کہا کہ دربار کے واقعات سے میں صرف اس قدر واقف ہوں کہ پہلی روایت صحیح ہے وگرنہ میرے بھائی کو رہا کرتے اور مکان کے اطراف سے نہ ہٹ جاتے۔ اس قدر سختیاں جو ہم کو محسوس ہو رہی ہیں بہ اسباب ظاہران کا کوئی وجود نہیں ہے جبکہ امن کے زمانے میں اس قسم کی بیہودہ گوئی گوش زد ہوتی تھیں اور معتبر اشخاص فریب میں مبتلا ہو کر دشمنی پر آمادہ ہوتے تھے اب اگر صاحب خانہ خائف ہو گیا تو یہ امر کیونکر بعید از قیاس ہو سکتا ہے۔ اگر وہ ہماری دشمنی پر آمادہ ہوتا تو اُس کے ظاہری سلوک میں تغیر نہ ہونا چاہیئے تھا اور اس کام میں اس قدر تاخیر عمل میں نہ لاتا قیاس غالب یہ ہے کہ مخالفین کی افسانہ پردازی نے اس کو دیوانہ بنا دیا ہے اور صاحب خانہ نے اپنے ملازمین کو بدسلوکیوں پر آمادہ کر لیا ہے تاکہ ہم اس کے ملامت آمیز عادات کی وجہ سے اُس کے مکان کو چھوڑ دیں اور اُس کو اس بار خاطر سے آزاد کریں۔ جس وقت ہماری طبیعت قدرے بحال ہو گئی ہم نے اس امر کے چارہ جوئی کی طرف توجہ کی اس وقت شب اوّل سے زیادہ روز سیاہ ہمارے سامنے آیا اور پریشانی روزگار رونما ہوئی، پدر بزرگوار اور برادر بزرگ نے میری پہلی شناخت اور حالت موجودہ پر

تحسین کی اور میری مشورہ دہی اور امانت داری پر اطمینان ہوگیا اور میری خُردسالی سے چشم پوشی کر کے اس بات کا عہد کیا کہ اب کوئی دوسرا امر تمھاری رائے کے خلاف وقوع میں نہ آئے گا جب شام ہوگئی ہم نے با دلِ شکستہ و مغزِ شوریدہ و سینۂ زخمی و خاطرِ گرانبار اس غمکدۂ وحشت افزا سے پاؤں باہر نکالا نہ کوئی مددگار نظر میں نہ پاؤں میں طاقتِ رفتار نہ جائے پناہ ظاہر نہ زمانے کو سکون کہ دفعتاً اس شبِ تار میں بجلی چمکی اور چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا کہ ہمارے ایک شاگرد کا مکان نظر آیا اور تھوڑی دیر کے لئے ہم کو آرام کی جگہ مل گئی، ہر چند کہ اُس کا مکان اُس کے دل سے تنگ اور اُس کا دل شبِ اوّل سے بھی زیادہ سیاہ تھا لیکن ہم نے قدرے آرام لیا اور اُس بے سروپا سرگردانی سے باز آئے آخر کار اسی گوشۂ گمنامی میں دواد وش کی فکریں ہونے لگیں اور فراخ دلی اور وسعت کے ساتھ رائے زنی ہونے لگی، جب کوئی جگہ آسائش کی میسّر نہ آئی اور اطمینان حاصل نہ ہوا میں نے جواب دیا کہ حال بہترین شاگردوں اور قدیم دوستوں اور محکم مریدوں کا انھی چند روز میں ظاہر ہوگیا، اب صلاح مناسبِ وقت یہ ہے کہ اس شہرِ پُر نفاق سے کہ خانۂ علم و دانش کے لئے وبال اور کمالات کے لئے گزندرساں ہے، ہم کو اس شہر سے باہر چلا جانا چاہیئے اور ان آشنایانِ دور اور دوستانِ ناپایدار جا کہ پاؤں اُن کی وفاداری کا ہوا پر اور پائداری اُن کی وفا کی سیلِ تندرو پر قائم ہے، کنارہ کش ہو جائیں، ممکن ہے کہ گوشۂ خلوت دستیاب ہو جائے اور شخص بیگانہ سعادت پسند ہم کو اپنی امان میں لے لے اور اس مقام سے ہم قبلۂ عالم کے حالات سے واقفیت حاصل کریں اور قہر و لطفِ شاہانہ کا اندازہ کر کے اگر اس امر کی گنجائش ہو تو چند نیک اندیش انصاف پسند افراد کے ذریعے سے کارروائی کی جائے اور مزاجِ زمانہ کا حال دریافت ہو جائے اور وقت یاوری کرے اور زمانہ ہماری تقدیر کا مددگار ہو، ممکن ہے کہ جملہ معاملات پھر رجوع بخیر ہو جائیں ورنہ پروردگارِ عالم نے اس وسیع دُنیا کو تنگ نہیں بنایا ہے۔ ہر مرغ کے لئے سرِ شاخ اور گوشۂ آشیانہ موجود ہے اور براُت اقامتِ دائمی اس شہرِ پُر وبال پر منحصر نہیں ہے۔ اس شہر کے حوالی میں ایک امیر اپنی جاگیر پر جانے کی رخصت حاصل کر کے آیا ہے اور قدرے راستی کا نور اُس کے روزمرہ کے حالات سے

ظاہر ہوتا ہے اور بوئے محبت اُس کی جانب سے از روئے عقل محسوس ہوتی ہے۔ اب مناسب یہ ہے کہ ہم جمیع خیالات سے دست بردار ہو کر اُس کے پاس پناہ لیں شاید کہ اس گمنام جگہ میں ہم کو تھوڑا آرام مل جائے۔ اگرچہ دُنیا داروں کی آشنائی کا کوئی مدار و ثبات نہیں ہے لیکن اس قدر ضرور ہے کہ اس کا زیادہ تر ارتباط مخالفین سے نہیں ہے۔ برادر گرامی لباس بدل کر اس طرف روانہ ہوئے اور اس جانب کی روانگی میں تعجیل سے کام لیا وہ امیر اس معاملے سے آگاہ ہو کر بیحد خوش ہوا اور بکشادہ پیشانی ہمارے وہاں آنے کو غنیمت سمجھا چونکہ خوف بیحد تھا چند ترک سپاہیوں کو اپنے ہمراہ لے آیا کہ راہ میں ہم کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے اور ہم جستجو کنندگان بدگوہر کے ہاتھوں میں گرفتار نہ ہو جائیں، آدھی رات کے وقت وہ تیز دست و آگاہ دل ہمارے پاس پہنچا اور آسودگی و آرام کا مژدہ لے آیا، اُسی وقت ہم لباس کو لپیٹ کر روانہ ہو گئے اور مختلف راہوں سے اُس شخص کے مکان میں آئے۔ یہ امیر نہایت شائستگی کے ساتھ خدمات پسندیدہ بجالایا اور ہم کو نہایت اطمینان و آرام حاصل ہوا اس روز ہم نے اس منزل میں بیحد آرام کے ساتھ بسر کئے اور زمانے کی جنگجوئی سے پناہ میں تھے کہ دفعتاً پھر ایک پریشانی جو مصائب سابق سے بھی زیادہ تھی، نوشتۂ تقدیر کی وجہ سے رونما ہوئی اور بالیقین اس شخص کو دربار میں طلب کیا گیا اور اسی شراب مدہوشی کہ جس سے دوسرا شخص بیہوش ہوا تھا اُس سادہ لوح کے حق میں بھی کیا گیا اور یہ شخص اپنے سابق فرد سے زیادہ مدہوش ہو گیا، یہ شخص بھی ہماری آشنائی سے دست بردار ہو گیا اور رات کے وقت ہم اس جگہ سے نکل کر اپنے ایک دوست کے مکان میں آئے۔ یہ ہمارا دوست ہمارے آنے کو بیحد غنیمت سمجھا، چونکہ ہمارے اس دوست کے پڑوس میں ایک بدگوہر اور فساد پیشہ شخص بھی رہتا تھا لہٰذا پریشانی پیدا ہوئی اور بے انتہا حیرت نے ہم کو دیوانہ بنا دیا، جب سب سو گئے اس وقت ہم مقام نامعین کی جستجو میں چل نکلے ہر چند غور و تامل سے کام لیا گیا لیکن کوئی آرام کی جگہ نہ مل سکی مجبوراً بادل رنجیدہ و خاطر غمگین اُسی امیر کے مقام پہ واپس آئے۔ سب سے عجیب تر یہ بات تھی کہ اس مکان کے رہنے والوں میں سے کوئی شخص

ہماری روانگی سے واقف نہ ہوسکا تھا جب تک ہم اُس کے ٹوٹے ہوئے رشتۂ توکل سے آرام حاصل کرتے رہے اور اس پراگندگی سے یکسوئی رہی، برادر بزرگ کی اس وقت یہ رائے تھی کہ اس جگہ سے چلا جانا محض واہمے کے سبب سے تھا نہ کہ عقل کے حکم سے۔ میں نے ہر چند عرض کیا کہ اس کے حالات کی رنگا رنگی خود اس امر کے لئے روشن رہنمائی ہے اور اُس کے ملازمین کے مختلف حرکات اور اوضاع بجائے خود اس کے لئے ظاہری دلیل ہیں، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اگرچہ مصائب میں اضافہ ہوتا جاتا تھا لیکن کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ جب اس سبک سر کوتاہ عقل، دراز سودا نے دیکھا کہ قباحت نافہمان سے یہ افراد متنبہ نہیں ہوتے اور اُس کے خیمے کو خالی نہیں کرتے لہٰذا روز روشن میں اُس شخص نے بلا اس کے کہ کچھ مشورہ دے یا دوستانہ تکلم کرے کوچ کر دیا اور اُس کے ملازمین بھی خیمے کو بار کر کے روانہ ہو گئے صرف ہم تین آدمی نخاس کے قریب بیٹھے رہ گئے اور عجیب حالت پیش آئی نہ جانے کا ارادہ نہ قیام کی طاقت اور نہ کوئی پردے کی جگہ کہ جس میں قیام ہو سکے، ہر سمت منافق دوست اور دشمنان صد رنگ اور نادیدگان سخت پیشانی اور عہد گزاران ناپائدار دوڑ دھوپ میں اور ہم اس بے پناہ جنگل میں خاک کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے زمانے کی آشفتہ سری اور مقاصد کی پراگندگی کے سبب سے ہم بے انتہا غم والم میں گرفتار ہو گئے۔ بہرحال ہم کو اس جگہ سے اور کسی مقام کے لئے قدم بڑھانا ضروری معلوم ہوا اور بد اندیشوں کے اس ہنگامے میں ہم نے اس راہ کو طے کیا۔ غیبی حفاظت نے پردہ اُن کی آنکھوں پر ڈال دیا اور ہم خدا کی حفاظت اور اُس کی مدد سے اس خوفناک جگہ سے باہر نکلے اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ خدا پر نظر اور بھروسہ کر کے بیگانوں کی ملامت اور دوستوں کی بہی خواہی سے محفوظ ایک باغیچے میں پہنچے۔ یہ باغیچہ قدرے پناہ کی جگہ معلوم ہوئی۔ گئی ہوئی طاقت واپس آئی اور دل میں ایک بڑی تقویت پیدا ہو گئی کہ دفعتاً ہم پر یہ امر ظاہر ہوا کہ اس باغیچے میں چند (بدانجام) مخالفین کا بھی گزر ہوتا ہے ہم لوگ دوڑ دھوپ سے عاجز آ چکے تھے، تھوڑی دیر آرام لیا تھا کہ پھر بادل صد پارہ اور ظاہری حالت کی پراگندگی کے ساتھ اس باغیچے سے باہر نکلے جس مقام پر پہنچے تھے اسی بلائے سیاہ و ناگہانی کا سامنا ہوتا تھا۔

اور اپنی جگہ کو گرم بھی نہ کرنے پاتے تھے کہ فوراً وہاں سے روانگی عمل میں آتی تھی یہاں تک کہ
اس دوڑ دھوپ بیتابی اور کورانہ رفتار کی حالت میں ایک باغبان نے ہم کو پہچان لیا،
اس واقعے سے ہماری حالت متغیر ہوگئی اور قریب تھا کہ روح سے جسم خالی ہو جائے۔
اور نقد زندگی سپرد کردی جائے لیکن وہ سعادتمند گوناگوں مہربانیوں کے ساتھ پیش آیا
اور دل کو اطمینان دلایا اور اپنی نیک بختی کی وجہ سے اپنے مکان پر لے گیا اور غمخواری
کرنے لگا اگرچہ برادر گرامی کی اس بدترین حالت میں کوئی تغیر نہ ہوسکا اور ساعت بہ ساعت
اُن کی حالت دگرگوں ہوتی جاتی تھی لیکن مجھے برعکس ان کی حالت کے خوشی حاصل ہوتی تھی
اور دوستی کے آثار اُس مخلص کی حالت سے ظاہر و معلوم ہوتے تھے، پدر بزرگوار کے
قلب میں خدا کا خیال موجود تھا اور وہ اسی حالت میں اپنی واقفیت کے اعتبار سے
مطمئن اپنا وقت بسر کر رہے تھے اور تقدیر کی نیرنگیوں کے تماشے میں مصروف تھے،
تھوڑی رات بسر ہوئی تھی کہ وہ مخلص نہایت لطف کے ساتھ ہماری دلدہی کرنے لگا
اور طنز کے ساتھ جو بطریق دوستانہ تھا یہ کہنے لگا کہ باوجود اس کے کہ مثل میرے آپ کا
ارادتمند دوست موجود ہو اتنے عرصے تک اس شورش کی حالت میں آپ نے
کس مقام پر اپنا وقت بسر کیا اور مجھ سے کیوں اپنے دامن کو کھینچے رہے جس کا
خیال بھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ چونکہ یہ نیک نیت اور قابل التفات
شخص تھا میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اس طوفان دشمن کامی میں تمام دوستوں
اور بہی خواہان یکدل سے علٰحدگی اختیار کی گئی جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ
اس معاملے میں ان افراد کو کسی قسم کا نقصان یا تکلیف پہنچ جائے۔ اُس کو اس بیان
سے قدرے تعجب ہوا اور اُس نے یہ جواب دیا کہ اگر میرا مکان آپ کو پسند نہیں ہے
اور یہاں کسی قسم کا اندیشہ ہے تو میں آپ کو ایک پوشیدہ مقام کی جو امن کی جگہ ہے
اطلاع دیتا ہوں، اُس شخص نے اس مقام کا پتا اور نشان صحیح طور سے بتلا دیا۔ اس
دوران گفتگو میں صداقت و درستی کے آثار اُس کی پیشانی سے ظاہر تھے لہذا اس کی
خواہش قبول کی گئی اور ایک پوشیدہ مقام میں ہم نے قیام اختیار کیا اور جس طرح سے کہ
دل چاہتا تھا ایک خلوت کدہ دستیاب ہوگیا اور اس مقام سے خطوط مخلصوں
اور بہی خواہوں کے نام روانہ کئے گئے اور ہر شخص ہمارے حال سے واقف ہوکر

اس کی چارہ جوئی میں مصروف ہوا اور تباہی سے اطمینان حاصل ہوا ایک ماہ تک اس آرام کی جگہ میں ہم نے بسر کی اور برادر گرامی آگرے سے فتح پور روانہ ہوئے تاکہ اس شہر بزرگ میں قیام کر کے بہی خواہوں اور چارہ گروں کو اور مستعد کریں۔ صبح کے وقت وہ سراپا الفت دور اندیش نہایت رنج والم کے ساتھ واپس آئے اور پیام زمانہ نہایت سخت و شدید اپنے ہمراہ لے آئے جس کی وجہ یہ ہے کہ شاید ایک مقتدر امیر رکن سلطنت نے جو ہمارا مشفق اور بارگاہ خلافت میں ہمارا زبردست شفیع تھا حاسدان بدگوہر کی داستاں سرائی اور مکاری کی وجہ سے غصہ و فساد میں مبتلا ہو گیا علاوہ اس کے کہ آئین نیاز مندی سے کام لے اور لوازم اطاعت بجالائے، قبلۂ عالم کے حضور میں درشتی سے پیش آیا اور غصہ ہوا جس کا ماحصل یہ ہے کہ شاید دورۂ سپہر آخر ہو گیا اور ہنگامۂ قیامت قریب ہے کہ اس عہد سلطنت میں بدکاران شوریدہ سر کو فارغ البالی حاصل ہے اور نیک نفس افراد پریشانی میں مبتلا ہیں، یہ کونسا قانون ہے جس پر عمل کیا جا رہا ہے اور یہ کیسی نادانی ہے کہ جس کا اظہار ہو رہا ہے۔ قبلۂ عالم نے کہ جن کی مقدس ذات بردبار اور صلح کل ہے اُس کی نیک نیتی پر رحم کر کے کشادہ پیشانی کے ساتھ یہ جواب میں ارشاد فرمایا کہ تو یہ کلمات کس شخص کی نسبت کہتا ہے اور اس شخص سے کس چیز کا طلبگار ہے، تو نے خواب دیکھا ہے یا تیرے مغز ہوشمند میں شوریدگی پیدا ہو گئی ہے۔ جس وقت اُس امیر نے شیخ کا نام لیا، قبلۂ عالم اُس کی اس کج ادائی پر بےحد افروختہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ امر مجھے بخوبی معلوم ہے کہ جملہ اکابر وقت اُس کی دلشکنی اور جاں ربائی کے درپے ہیں اور فتاوی درست کر لئے ہیں اور ایک دم کے لئے مجھے آرام نہیں لینے دیتے باوجود اس کے کہ میں جانتا ہوں کہ شیخ فلاں جگہ پر مقیم ہے اور اُس خلوت کے نشانات بیان فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ میں دیدہ و دانستہ تغافل سے کام لیتا ہوں اور ہر ایک کو جواب مناسب دے کر اُس کو ٹلا دیتا ہوں اور تو نادانستہ غل مچاتا ہے اور اپنے پاؤں کو اندازے سے باہر رکھتا ہے صبح کے وقت کوئی شخص جائے اور شیخ کو اپنے ہمراہ لے آئے اور علما کا مجمع بھی فراہم کیا جائے۔ برادر گرامی نے جس وقت اس خبر کو سنا فوراً رات ہی کے وقت کوچ کر کے ہمارے پاس آئے اور بلا اطلاع کسی شخص کے ہم نے

فوراً لباس تبدیل کیا اور وہاں سے روانہ ہو گئے اور دشوار تر پریشانیوں نے ایام سابق سے زیادہ ہمارے دلوں میں شورش پیدا کی۔ اگرچہ یہ امر قدرے ہم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ کون شخص کہاں تک ہمارے ہمراہ ہیں اور قبلۂ عالم کے حضور میں کس حد تک معروضات پیش کئے اور اس غیب داں کو ہمارے حالات کا کس عمدگی کے ساتھ علم ہے لیکن پریشانیوں نے سخت ترین شورش ہمارے قلوب میں پیدا کر دی تھی۔ الغرض بلا اطلاع ان اشخاص کے (صبح کے وقت) روانگی عمل میں آئی اور نورستان آفتاب اور بد گوہر کی تاریکیوں اور شہر کی راہوں کے ہجوم اور جستجو کنندگاں کے ہنگاموں اور مددگار ناپید اور اندازہ معدوم، قلم چوبیں میں کب طاقت ہے کہ کچھ بھی ان وقائع کو بیان کر سکے جبکہ زبان فصیح میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے تو اس شگفتہ زبان میں کیونکر قوت بیانیہ پیدا ہو سکتی ہے مجبوراً بے انتہا پریشانی اور اضطراب کی حالت میں ہم غیر آباد خرابے میں چلے آئے اور قدرے ہم کو شہر کے فسادات اور دشمن کی آنکھوں سے امن حاصل ہو گیا چونکہ قبلۂ عالم کی نوازشات کا بتازگی علم ہو چکا تھا ہماری رائیں اس امر پر قرار پائیں کہ چند گھوڑوں کا انتظام کیا جائے اور اس خرابے سے نکل کر اُس مصر اقبال میں داخل ہوں اور فلاں شخص کے مکان میں کہ اس سے ارتباط صادق قدیم سے حاصل ہے، قیام کریں تاکہ یہ غوغا کم ہو جائے اور جہاں پناہ اپنے کرم و بخشش کے ہاتھوں کو کھول دیں مجبوراً تجربہ کار افراد کی روش کے مطابق سامان راہ کو یک جا کر کے رات کے وقت جو حسد اندیش افراد کے قلوب سے بھی زیادہ تاریک اور اُن کی بیہودہ گوئی کی داستانوں سے بہت زیادہ دراز تھی ہم روانہ ہوئے، رہبر کی ناتجربہ کاری اور کج روی کی وجہ سے طلوع صبح صادق کے وقت ہم لوگ اُس مقام پر پہنچے۔ وہ ناشناسا اگرچہ بہ اسباب ظاہر بسلوک پسندیدہ پیش آیا لیکن داستانیں اس قدر خوفناک بیان کیں کہ جن کی گنجائش اس مختصر بیان میں نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے اپنی مہربانی کی وجہ سے اس امر سے بھی اطلاع دی کہ اب کارروائی کا وقت گزر گیا ہے اور قبلۂ عالم کی خاطر مبارک قدرے آزردہ ہو گئی ہے اگر اس سے پیشتر آنا ہوتا تو کوئی نقصان بھی نہ پہنچتا اور تمام کام بہ آسانی انجام پا جاتے۔ اس شہر کے قریب ایک گاؤں کا پتا آپ کو بتلاتا ہوں چند روز آپ حضرات اس گوشۂ گمنامی میں بسر فرمائیں تاکہ جہاں پناہ کی مبارک طبیعت نوازش کی جانب

مائل ہو۔ اور ایک گردوں پر سوار کر کے اُس جانب روانہ کر دیا۔ ہم کو پھر گوناگوں رنج و اندوہ سے سامنا کرنا پڑا جب ہم اُس مقام پر پہنچے وہ کسان جس کی امید پر اس شخص نے ہم کو یہاں بھیجا تھا موجود نہ تھا، ہمارا داخلہ اُس خرابۂ معموری میں بیجا طور سے واقع ہوا۔ داروغہ کو ایک نوشتے کے پڑھانے کی حاجت ہوئی اُس نے میری پیشانی سے علم و دانائی کے آثار پائے اور مجھے طلب کیا، چونکہ وقت بہت تنگ ہو چکا تھا میں نے جانے سے انکار کر دیا، تھوڑی مدت گزرنے کے بعد یہ امر ظاہر ہوا کہ یہ قریہ بھی ایک سنگیں دل، شوریدہ مغز سے منسوب و متعلق ہے اور اس شخص نے اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ہم کو یہاں بھیج دیا ہے ہم نہایت بیتابی و غمناکی کی حالت میں اس مرحلے سے باہر نکلے اور ایک ناشناسا رہبر کو اپنے ہمراہ لے کر ایک قریئے میں جو دارالخلافہ سے متعلق تھا اور یہاں بوئے آشنائی پائی جاتی تھی، روانہ ہو گئے۔ تین کوس کی بے راہ مسافت کو طے کر کے ہم لوگ یہاں پہنچے، اُس نیک خصلت نے مردمی سے کام لیا لیکن یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہاں بھی ایک باطل ستیز اپنی ضروریات کے مطابق کشت و کار کرتا رہتا ہے اور چند دنوں میں یہاں آیا چاہتا ہے، لہٰذا اس قریئے کے قیام سے دست بردار ہو کر آدھی رات کے وقت ہم لوگ بادل خوار و نگوں شہر کی طرف روانہ ہو گئے اور صبح کے وقت دارالخلافہ آگرہ میں پہنچ کر ایک دوست کے مکان پر مقیم ہوئے، ہم کو تھوڑے عرصے تک اس خاکدان نامرادی و خوابگاہ فراموشی و دیوسار نااہلی اور تنگنائے کم بینی میں آسائش میسر ہوئی لیکن کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ اُن خیرہ رویان خدا آزار و کار گزاران بے شرم کی زبان پر ہمارا نام آ گیا بوجوہ ذیل کہ ہمسائگی ایسے ناراست آشفتہ رائے شوریدہ کار پریشان مغز سے حاصل ہوتی ہے، دل کو ایک تازہ غم نے گھیر لیا اور بڑی سرگردانی رونما ہوئی، چونکہ اب ہمارے قدم دوڑ دھوپ اور سر رات کے سفر کے ارادوں اور کان گھنٹوں کی آواز اور آنکھیں بیخوابی کی وجہ سے تھک گئی تھیں، عجیب درد دل میں پیدا ہوا اور ایک گرانبار غم دل کے سامنے آ گیا، مجبوراً ہم دوسری فکروں کے غور و اندیشہ میں مبتلا ہو گئے اور صاحب خانہ نے بھی مقام کی جستجو میں اپنی ہمت صرف کی دو روز اس کشاکش قلبی کی حالت میں ہم نے بسر کئے اور ہر وقت کو آخری نفس

خیال کرتے تھے اور وقت گزرتا جاتا تھا یہاں تک کہ اُسی پیر نورانی کے دل میں ایک سعادت نقش کا خیال گزرا اور صاحب خانہ کی کوشش اور سخت جستجو سے پیدا ہو گیا اور وہ شخص ہزار دل مژدۂ عافیت لے آیا اور ایک ساعت میں ہم اس خلوت کدے میں داخل ہو گئے اور صاحب خانہ کی مسرت اور کشادہ پیشانی سے ہم کو بے انتہا خوشی حاصل ہوئی کامیابی کی نسیم ہمارے گلبن امید پر چلنے لگی اور مقاصد میں ایک دوسری رونق پیدا ہو گئی اگرچہ یہ شخص ارباب یقین سے نہ تھا لیکن سعادت سے اُس کو کافی حصہ حاصل تھا گمنامی میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا اور اس کم مائگی میں تونگری سے کام لیتا تھا تنگدستی میں کشادہ دستی اور پیری میں جوانی کے آثار اُس کی پیشانی سے پیدا تھے۔ یہ پسندیدہ خلوت کدہ ہم کو دستیاب ہو گیا اور بازدر سرمایہ نویسی کی بنیاد ڈال دی گئی اور چارہ جوئی شروع ہو گئی، دو ماہ تک ہم اس مقام آسائش میں مقیم رہے دروازے مقاصد کے کھل گئے اور نیک اندیشان درست ارادہ ہماری امداد پر مستعد ہو گئے اور کاردانان بیدار بخت ہماری تائید میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اول ان افراد نے کلمات مہر افزائے دوستی اور گفتار دل آویز شناسائی سے ان فتنہ سازان حیلہ اندوز کم عیاران ناسنجیدہ کار کا علاج کیا۔ بعد اس کے شیخ کی نیک نیتی اور آپ کے پسندیدہ حالات کو بارگاہ خلافت میں پہنچایا اور اُن کو بطرز دل کشا اور روش عاطفت افزا عرض کیا۔ اورنگ نشین اقبال آرا نے اپنی دور بینی و قدر شناسی کے اقتضا سے جوابات محبت آمیز عطا فرمائے اور شجاعت و بہادری کے خیال سے ہم کو طلب فرمایا، چونکہ میں اپنے سر کو ان تعلقات کی وجہ سے جھکانا نہیں چاہتا تھا، لہٰذا میں نے ان ہر دو بزرگوار کی ہمراہی ترک کر دی۔ وہ پیر نورانی اور برادر بزرگ بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوئے اور جہاں پناہ کی گوناگوں نوازشات سے اُن کو بلند پایگی حاصل ہوئی اور یکبارگی یہ زنبور خانۂ ناسپاساں خاموش ہو گیا اور عالم برہم خوردہ نے آرام لیا، اوقات درس اور خلوتگاہ مقدس آراستہ ہو گئی اور زمانے نے نئے نیک نیت افراد کی روش اختیار کی، تھوڑا عرصہ گزرنے کے بعد پدر بزرگوار نے حضرت دہلی کے روضے کے طواف کا ارادہ کیا اور مجھ کو بھی مع اہالیان محفل کے اپنے ہمراہ لیا جس سال سے کہ آپ دار الخلافہ میں فروکش ہوئے تھے آپ اس زاویہ نورانی میں اس قدر عالم علوی کے تماشا میں مشغول تھے کہ

آپ کو بدائع سفلی کی جانب نگاہ کرنے کی نوبت نہ آتی تھی کہ دفعتہً یہ خواہش آپ کی دامنگیر ہوگئی اور آپ نے ہمت سے کام لیا۔ مجھ کو پدر بزرگوار کے ساتھ علاوہ نسبت صوری کے تعلق معنوی بھی حاصل تھا لہذا آپ نے اپنی بے انتہا نوازش کے سبب سے جو میرے حال پر تھی بخصوصیت مجھ پر اپنے راز کو ظاہر کر دیا۔ اجمال اس تفصیل کا یہ ہے کہ علی الصباح کہ دل آسمان سے مربوط اور گلیم عبادت پر نیاز مندی بجالائی جارہی تھی خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں خواجہ قطب الدین بختیار اوشی و نظام الدین اولیا نمودار ہوئے اور بیشمار دیگر بزرگان دین بھی تشریف لائے، مجلس قائم اور بزم مصالحت آراستہ ہوئی، آپ کو عذر خواہی کی وجہ سے ان حضرات کے مزار پر حاضر ہونا پڑا کہ اس سرزمین میں قدرے اُن کی روش کے مطابق بسر کرنا ضروری ہے۔ پدر بزرگوار بزرگان سعادت انجام کی روش کے مطابق ظاہری حالات کی بھی حفاظت فرماتے تھے اور استماع مزامیر اور استعمال ریشم سے پرہیز فرماتے تھے اور وجد و سماع جس کا رواج گروہ صوفیہ میں عموماً موجود ہے نہیں پسند کرتے تھے اور اس روش اور صاحبان روش پر طعنہ زنی کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمہ جاری رہتا تھا کہ مساوات غنی و فقر و مدح و ذم و خاک وطلا جو علامت اس کام کے جواز کے لئے مشروط ہیں وہ بھی تغیرات اور فرومایگی پر منحصر ہیں اور اس کو آگاہ دل کی لغزش گاہ تصور فرماتے تھے، آپ سماع سے سخت پرہیز کرتے تھے اور ہمیشہ کنارہ کشی فرماتے اور اپنے دوستوں کو اس امر سے مانع ہوتے یہی وجہ ہے کہ اسی شب میں ان بزرگان دین نے کہ ان حضرات نے اسی سماع و وجد کے عالم میں سفر آخرت کو قبول فرمایا ہے اور اپنی نیت کی درستی و راست کرداری سے ایسی تحقیقات اور جستجو کی ہے لہذا یہ حضرات اس پیرایزد پرست کے دل کو اُس کے مقام سے لے گئے، اس سفر سعادت میں بیشتر بزرگان دین کے مزارات پر گزر ہوا اور بیشمار انوار قلوب میں چمکنے لگے اور فیوض حاصل ہوئے اگر میں اس سرگزشت کو بہ تفصیل لکھوں تو ایک عالم افسانہ خیال کرے گا اور اپنی بدگمانی کی وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے یہاں تک کہ مجھے اس گوشۂ تجرد سے مقام تعلق میں لے گئے، دروازے دولت کے مجھ پر کھول دئے گئے اور مجھے بیحد اعتبار و بلند پایگی حاصل ہوئی اس وقت مدہوشان حرص و رہ زدگان حسد کی حالت

جنون تک پہنچ گئی۔ ان افراد کی جانب سے میرے دل میں درد پیدا ہوا اور اُن کی پریشاں حالی پر میری طبیعت میں رحم آگیا۔ میں نے خدا کی جناب میں یہ عہد مستحکم کیا اور اپنے دل میں یہ قرارداد کی کہ ان اندھوں کی تباہ کاری کی وجہ سے کہ یہ اشخاص چراغ بے نور اور نشان بےنشان کے مصداق ہیں ان کی دشمنی اور بدی کا خیال میری طبیعت سے نکل جائے اور اس کے مقابلے میں بجز نیکی کے اور کسی چیز کی گنجائش میرے قلب میں نہ ہو سکے۔ خدا کی مدد سے مجھے میرے ان پسندیدہ خیالات پر غلبہ حاصل ہونے سے مسرت حاصل ہوئی اور ہمت کے لئے ایک تازہ قوت ان افراد نے اپنی تباہ کاریوں سے نجات پاکر خوشی حاصل کی اور ہمارے مطمئن حالت و وقت کو ہم سے لے لیا۔ پدر بزرگوار نے اُن کو نصیحت کی اور اُن کی ارزم ستیزی و کج گرائی و ناحق گوئی و نارسائی کو عرض کر کے ان بدکاروں کی سزادہی کا اہتمام فرمایا چونکہ میں قدرے اس راز سربستہ کے افشا ہونے سے متامّل تھا اور اس ولی نعمت کے جواب سے شرمندہ تھا آخر کار مجبوراً اپنی سرگزشت کو بارگاہ سلطانی میں ہم نے عرض کر دیا جس کی وجہ سے اُس کے جوش درونی کا علاج ہو گیا سینکڑوں گرہیں طبیعت کی کھل گئیں اور پرانے ناسور نے بہتری اور فراہمی حاصل کی چونکہ قبلۂ عالم دارالسلطنت لاہور میں مصالح ملکی کی وجہ سے قیام فرما تھے اور میری طبیعت اس پیر حقیقت کی جدائی سے پریشان تھی۔ ۳۲ سنہ الٰہی مطابق ۹۹۵ سنہ ہجری میں پدر بزرگوار نے قبلۂ عالم سے رونق افروزی کے لئے التماس کیا۔ اُس شناسائے الفس و آفاق نے ان کی یہ آرزو قبول کی اور تیئیسویں خورداد ۳۲ سنہ الٰہی مطابق شنبہ ششم رجب سنہ مذکور میں قبلۂ عالم پدر بزرگوار کے مکان میں رونق افروز ہوئے اور شیخ کو قبلۂ عالم کی گوناگوں نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی۔ شیخ اپنے گوشۂ انزوا میں فرحت و شادمانی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے اور تمامی اشیا سے دست بردار ہو کر دُنیا سے کنارہ کشی اور نفس البوالبدائع کی آراستگی میں مشغول تھے اگرچہ آپ علوم ظاہری کی جانب کم تر متوجہ ہوتے تھے لیکن ہمیشہ ذات و صفات ایزدی میں گفتگو فرماتے تھے اور عبرت کے لئے بلند پائیگی حاصل ہوتی تھی اور میدان آزادی میں نشست فرماتے اور نجات اخروی حاصل کرتے یہاں تک کہ مزاج آپ کا اعتدال عنصری سے منحرف ہو گیا

اگرچہ اس قسم کے امراض آپ کو بارہا ہو چکے تھے لیکن اس مرتبہ آپ کو اپنے سفر واپسیں کا علم ہو گیا اور آپ نے مجھ شوریدہ مغز کو طلب کر کے سخنان ہوش ربا اپنی زبان سے ادا فرمائے اور لوازم وداع بھی ظہور میں آئے چونکہ یہ جملہ امورات پردۂ سخن میں ظاہر ہو رہے تھے اور میری یکدلی کا گمان کر کے آپ نے مجھے رازدار بنا دیا تھا میں نے بے انتہا خون جگر پیا اور نہایت بیتابی کے ساتھ قدرے اپنے کو سنبھالا لیکن اس پیشوائے مالک تقدس کی مدد سے مجھ کو آرام ملا۔ ان واقعات کے سات روز گزرنے کے بعد کمال آگہی و عین حضور کی حالت میں چوتھی امرداد ماہ الٰہی سترھویں ذیقعدہ ۱۰۰۱ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ نیّر سپہر شناسائی غروب ہو گیا، عقل ایزد شناس کی آنکھیں تاریک ہو گئیں، پشت دانش دوتا ہو گئی، دانائی کے لئے زمانہ تمام ہو گیا، مشتری نے چادر اپنے سر سے پھینک دی اور عطارد نے قلم توڑ ڈالا جیسا کہ قدرے بجائے مناسب معرض تحریر میں آ چکا ہے چونکہ قدرے حالات اپنے بزرگان گرامی کے معرض تحریر میں لا چکا ہوں لہٰذا مناسب ہے کہ قدرے اپنے حالات تحریر کر کے اپنا دل خالی کر دوں اور زبان کی بندش کھول دوں۔ میرے نفس قدسی کو بدن عنصری کے ساتھ سنہ ۴۷۳ جلالی مطابق سنہ ۹۵۷ ہجری پیوند دیا گیا اور شب یکشنبہ چھٹی محرم سنہ ۹۵۷ ہجری موافق شب ستائیس دے سنہ ۴۷۳ جلالی میمنۂ بشری سے نزہت گاہ عالم میں ظہور ہوا۔ مجھے ایک سال میں قوت گویائی حاصل ہوئی اور پانچ سال کی عمر میں مجھے غیر متعارف اشیا کی شناخت کی طاقت پیدا ہو گئی اور قوت ملکہ اور ذہنیت بھی حاصل ہو گئی اور سات برس کی عمر میں خزینۂ علوم پدر بزرگوار کا خزانہ دار اور جواہر معانی کا نگہبان امین بن گیا اور مستقل ہو کر اس خزانے پر بیٹھ گیا سب سے عجیب تر یہ امر ہے کہ سپہر بوقلموں کی گردش کی سبب سے ہمیشہ میری طبیعت دنیاوی علوم اور رسم زمانہ سے دل زدہ اور خواہش رمیدہ اور طبیعت بھاگتی تھی اکثر اوقات مطالب میری سمجھ میں بہت کم آتے تھے۔ پدر بزرگوار میری اس حالت کی وجہ سے اپنی روش کے مطابق کلمات آگہی بیان فرماتے تھے اور ہر وقت ایک مختصر سبق تالیف کر کے مجھے یاد کرا دیتے تھے۔ اگرچہ اس سے میری فہم میں اضافہ ہو جاتا تھا لیکن دبستان علمی میں کوئی چیز میرے دلنشیں نہ ہوتی تھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ میری سمجھ میں کوئی بات مطلقاً نہ آتی تھی اور شکوک میرے راہگیر ہوتے تھے اور زبان یاری نہ دیتی تھی

کہ اُس کو کہہ سکوں، حجاب لکنت پیدا کرتا تھا اور باوجود قوّت کے گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ اسی حالت میں عین مجلس میں رونے لگتا تھا اور ملامت آمیز حالت میں غرق ہو جاتا تھا۔ اسی اثنا میں مجھے ایک شخص سے جو علوم حکمت کا ماہر تھا ارتباط پیدا ہو گیا اور دل اس کم بینی و کم شناسائی سے باز آگیا۔ چند روز بھی نہ گزرے تھے کہ اُس کی ہمزبانی و ہمنشینی کی وجہ سے میں مدرسے کا طالب ہو گیا اور میری خاطر ستاب ورمیدہ کو اسی مقام پر سکونت عطا کی گئی اور تقدیر کی نیرنگی کی وجہ سے یکبارگی مجھ کو لے گئے اور دوسرے کو لے آئے۔ حقائق حکمی و دقائق دبستانی مجھ پر پرتو فگن ہو گئے اور جو کتاب کہ کبھی میری نظر سے نہ گزری تھی وہ میری پڑھی ہوئی کتاب سے زیادہ میری سمجھ میں آنے لگی۔ اگرچہ یہ خدا کی ایک خاص بخشش و نعمت تھی جس نے عرش تقدس سے میرے قلب میں نزول مسعودی کیا تھا لیکن پدر بزرگوار کے انفاس گرامی کی برکت سے اور جملہ علوم کے فرق مراتب کی تعلیم اور سلسلۂ تعلیم کی قسائمی کی وجہ سے مجھ کو بڑی امداد حاصل ہوئی اور یہ میرے قلب و دماغ کی کشادگی کے لئے پسندیدہ اسباب بن گئے۔ ان واقعات کے بعد دس سال تک میں بجز تذکرہ علمی اور انسانوں کو علمی فائدہ پہنچانے کے شب و روز میں تمیز نہ کر سکتا تھا اور بھوک کو سیری اور خلوت کو صحبت اور غم کو خوشی سے متمیز اور علیحدہ کرنے کی طاقت نہ تھی اور بجز نسبت شہودی و رابطۂ علمی کے دوسری چیز میری سمجھ میں نہیں آتی تھی میری طبیعت کے شناسا افراد اس امر سے کہ دو دو اور تین روز گزر جاتے تھے اور غذا اور دوا استعمال نہیں ہوتی تھی اور میری دانش اندوز طبیعت کو اس جانب رغبت بھی نہ ہوتی تھی، حیرت میں مبتلا ہو جاتے تھے اور اُن کے اعتقاد میں اضافے کا باعث ہو جاتا تھا، میں اُن اشخاص کو یہ جواب دیتا تھا کہ اس کی خواہش طبیعت و عادت سے جاتی رہی خاصکر بیمار کے لئے کہ اُس کی طبیعت مرض کی وجہ سے اُس کو غذا سے مانع ہوتی ہے اور کسی شخص کو تعجب نہیں ہوتا اگر توجّہ معنوی غذا کی فراموشی کا باعث ہو تو کیا تعجب ہو سکتا ہے اکثر کتب متداولہ بوجہ درس و تدریس کی کثرت کے مجھے زبانی یاد ہو گئی تھیں اور اُن کے مطالب ان پرانے اوراق سے تبازگی میرے صفحۂ دل میں آ گئے تھے۔ زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے کہ بار علمی کی وجہ سے طبیعت بیکار ہو جائے بلکہ برعکس اس کے مجھ سے جہالت کی پستی سے معرفت کی بلندی پر رسائی ہوتی تھی۔ علمائے سلف پر اعتراضات دستیاب

ہوتے تھے اور ایک نوعمر شخص کو طلب کر کے اُس کو سمجھاتے تھے۔ میری طبیعت میں شورش اور دل میں جوش پیدا ہوتا تھا۔ آغاز زمانۂ طالب علمی میں دفعتہً حاشیہ خواجہ ابوالقاسم کا جو مطول پر ہے لے آئے، جو امورات کہ مُلّا و میر میں سمجھائے جاتے تھے اور بعض دوست اُن کا مسودہ کرتے تھے مجھ میں بجنسہ پایا جاتا تھا اور دیکھنے والے حیرت میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ بعض اشخاص اس امتحان سے دست بردار ہو گئے اور دوسرے طریق پر امتحان لیا گیا۔ یہ اشخاص دو ورق کسی گمنام کتاب کے لے آئے اور میرے سامنے رکھ دیا۔ پہلے ورق میں تدریس کے وقت اصفہانی کا حاشیہ نظر سے گزرا کہ نصف سے زیادہ اُس کو دیمک نے کھا لیا تھا اور انسان اُس سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہو گئے تھے۔ میں نے کرم خوردہ کاغذ کو علیحدہ کر دیا اور دوسرا کاغذ اُس میں لگا دیا اور صبح کے وقت قدرے غور کرنے کے بعد اُس کی ابتدا و انتہا کو دریافت کر کے اندازۂ عبارت کے مطابق مسودہ مرتب کر کے لکھا اور بیاض میں شامل کر دیا۔ اسی اثنا میں وہ کتاب درست و صحیح دستیاب ہو گئی جس وقت مقابلہ کیا گیا دو تین جگہ تعبیر بالمرادف اور تین چار جگہ ایراد بالمتقارب واقع ہو گیا تھا جملہ اشخاص پھر تعجب میں مبتلا ہو گئے۔ ہر چند اس نسبت قلبی میں اضافہ ہوتا تھا اور ایک دوسری ضیائے باطن کو منور کرتی تھی۔ بیس سال کی عمر میں مجھے آزادی حاصل ہوئی اور دل کو اس پہلی حالت سے اُٹھا لیا۔ پہلے اور اس سے پیشتر کی حالت و پریشانی پیدا ہوئی اور فنون کی آراستگی نوبادۂ جوانی کے ساتھ شورش افزا تھی۔ ارادہ وسیع بصارت و علم کا جام جہاں نما ہاتھ میں اور جنون کی آواز پھر کان میں آنے لگی اور سب سے دست بردار ہونے کے لئے جنگ پر آمادہ ہوئی۔ اسی ہنگامے میں قبلۂ عالم نے مجھے یاد فرمایا اور گوشۂ گمنامی سے باہر نکالا چنانچہ قدرے میں بیان کرتا ہوں اور کچھ حصے کو بوجہ دیگر مقاصد ملتوی کر کے شکر گزاری بجا لاتا ہوں۔ اس مقام پر میری ذات کا امتحان کیا گیا اور میری گراں سنجی کا بازار گرم ہو گیا اور اس زمانے والوں نے اُس کو دوسری نگاہوں سے دیکھا۔ کس قدر گفتگو ہوئی اور کتنی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اب کہ سنہ ۴۲ الٰہی ہے پھر دل پیوند کو توڑتا ہے اور نئی شورش باطن میں پیدا ہوتی ہے مجھے علم نہیں ہے کہ یہ کام کس حد تک انجام کو پہنچے گا اور کس مقام پر بار انداز سفر واپسین ہوگا۔ لیکن آغاز پیدائش سے اس وقت تک

پروردگار عالم کی متواتر نعمتوں نے مجھ کو اپنی پناہ و حمایت میں لے لیا ہے۔ اگرچہ میں گرانبار ہوں لیکن مجھ کو کامل امید ہے کہ آخر نفس میرا اُس کی رضامندی میں صرف ہوگا اور پروردگار عالم اپنے سبکدوش کو آرامگاہ جاوید میں جگہ عطا فرمائے گا۔ چونکہ خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی ایک قسم کی شکرگزاری ہے لہذا قدرے میں ان نعمتوں کو معرض بیان میں لاتا ہوں اور اپنے دل کو قوت دیتا ہوں۔ پہلی[1] نعمت جو میں نے اپنی ذات میں پائی وہ اصل و نسب کی بزرگی ہے کہ اس شخص کی گنہگاری اُس کے بزرگوں کی پاکدامنی سے چارہ پذیر ہو اور پسندیدہ علاج کی وجہ سے شورش درونی کا معقول معالجہ ہو جیسا کہ درد کا دوا سے اور آگ کا پانی سے اور گرم کا سرد سے اور عاشق کا دیدار سے۔ دوسری[2] سعادت روزگار اور امن زمانہ جبکہ بزرگان سابق بیگانہ افراد کی معدلت پر ناز کرتے ہیں اگر میں بادشاہ صورت و معنی کی قوت پر ناز کروں تو کیا تعجب خیز امر ہے تیسری[3] طالع مسعود کہ مجھ کو ایسے زمانے میں وجود میں لایا اور سلطنت کا مبارک سایہ مجھ پر پرتو فگن ہوا۔ چوتھی، شریف الطرفین پدر بزرگوار کے قدرے حالات تحریر کر چکا ہوں اس دودمان عفت کے بارے میں میں کیا لکھ سکتا ہوں مکارم رجال اس میں یکجا تھے اور ہمیشہ اپنے گرامی وقت کو قابل صفت اعمال سے آراستہ کرتے تھے شرم کو اُس نے اپنی قوت قلبی کے ساتھ یکجا کر لیا تھا اور اس کے افعال کو اُس کی گفتار سے پیوند یکجہتی حاصل تھا۔ پانچویں[5] سلامتی اعضا اور اعتدال قویٰ اور اُس کا تناسب، چھٹویں[6] والدین کی ملازمت کی درازی مدت جو آفات درونی و بیرونی کے لئے ایک حصار تھے اور حوادث کے لئے پناہ۔ ساتویں[7] صحت کی زیادتی اور نشہ ارادے تندرستی۔ آٹھویں[8] پسندیدہ مکان نویں[9] رزق سے بے غمی اور اپنی حالت پر خوشی۔ دسویں[10] والدین کی رضاجوئی کا روز افزوں شوق۔ گیارھویں[11] عاطفت پدری جو ہمارے حوصلے سے زیادہ ہم پر گوناگوں عنایت کرتی تھی اور اپنے خاندان کی محبت سے موروثی خصوصیت دی۔ بارھویں[12] خدا کی درگاہ کی نیازمندی۔ تیرھویں[13] گوشہ نشینان حق گزیں اور خردپژوہان درست عیار کے درکی گدائی چودھویں[14]۔ توفیق دائمی۔ پندرھویں[15] کتب علوم کی یکجائی اور بلا ذلت خواہش کے ہر مذہب کا رازدار ہونا اور دل ان کی کثرت سے بیزار ہوگیا۔ سولھویں[16] پدر بزرگوار کا مجھ کو علوم کا حریص اور شائق بنانا

اور پریشاں کُن خیالات میں مبتلا نہ ہونے دینا۔ [17] سترھویں، ہمنشینان سعادت افزا۔ [18] اٹھارھویں، عشق صوری جو خاندانوں کی شورش اور ضروریات کی پراگندگی کا باعث ہے۔ میرے لئے منزلگاہ کمال کا رہبر بن گیا، اپنی بوالعجب نیرنگی کی وجہ لحظہ بہ لحظہ نئے تعجبات کو فراہم کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً تحیر میں غرق ہو جاتا ہے۔ [19] انیسویں قبلۂ عالم کی ملازمت کہ یہ میرے لئے از سر نو پیدائش اور تازہ سعادت کا باعث ہے۔ [20] بیسویں، جہاں پناہ کی ملازمت کی برکت سے غرور سے پاک ہو جاتا۔ [21] اکیسویں، ایک صلح کل تک میری رسائی جو محض التفات قدسی کی برکت ہے۔ میں نے گفتگو کی بجائے قدرے خاموشی کو اختیار کیا اور ہر گروہ کے نیک افراد سے قدرے صلح کر لی۔ آخر کار بد افراد کی معذرت کو بھی قبول کر کے اُن کے ساتھ بھی مصالحت کی بنیاد ڈال دی پروردگار عالم لوامع آگہی سے نقش بدی کو دور فرمائے۔ [22] بائیسویں، خدیو خدا آگاہاں کی ارادت [23] تیئیسویں، قبلۂ عالم کا مجھ کو اپنی ملازمت میں لے لینا اور اعتبار عطا فرمانا، بلا سفارش کسی فرد واحد یا میری دوڑ دھوپ کے۔ [24] چوبیسویں، برادران دانش اندوز، سعادت گزیں، رضا جو و نیکو کار۔ میں اپنے برادر بزرگ کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ باوجود ان کمالات صوری و معنوی کے بلا میری خواہش طبیعت کے ایک قدم نہیں اُٹھاتا تھا اور اپنی ذات کو میری دلجوئی کے لئے وقف کر دیا تھا۔ سرکردگی کے لئے یہ پامرد تھا اور نیک اندیشی کے لئے دست مُزد اپنی تصانیف میں جس صورت سے یہ نغمہ زن ہے کہ مجھ میں خدا کی شکر گزاری کی طاقت نہیں ہے چنانچہ قصیدۂ فخریہ میں مرقوم ہے۔ آپ کی ولادت سنہ ۴۶۸ جلالی مطابق سنہ ۹۵۴ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تعریف میں کس زبان سے ادا کر سکتا ہوں، قدرے اس کتاب میں تحریر کر کے اپنے درد دل کو رفع کرتا ہوں اور اس آتش کدے کو آب نیساں سے بجھاتا ہوں اور سیلاب کا بند توڑ کر ناشکیبائی کی حالت میں ثابت قدم ہوتا ہوں۔ آپ کی تصانیف گویائی و بینائی کی میزان ہیں، مرغان دلستاں سرا مرغزار میں آپ کی مدح سرائی میں مصروف ہیں، آپ کے کمالات کی خبر دیتے ہیں اور آپ کے شمائل کی یاد دہانی کرتے ہیں۔ دوم، شیخ ابو البرکات۔ اس کی ولادت شب آٹھ مہر ماہ جلالی ۴۷۵ مطابق شب سترہ شوال سنہ ۹۶۰ ہجری ہوئی، اگرچہ وہ علوم ظاہر کی تکمیل

نہ کر سکا لیکن استعداد و واقفیت معقول رکھتا ہے۔ معاملہ دانی، شمشیر زنی و کار شناسی
میں یہ بہترین افراد میں ہے۔ نیک ذاتی، درویش پرستی و نیک اندیشی میں ممتاز ہے۔
سوم شیخ ابو الخیر میرے اس بھائی کی ولادت بروز آبان دسویں اسفندار مز سنہ ۴ الٰہی
مطابق دو شنبہ بائیسویں جمادی الاوّل سنہ ۹۶۷ ہجری میں ہوئی۔ مکارم اخلاق و
شرائف عادات اس کے خوئے ستودہ ہیں۔ مزاج زمانہ کا یہ بخوبی شناسا ہے
اور زباں کو مثل اعضا کے عقل کے زیر فرماں رکھتا ہے۔ چہارم شیخ ابو المکارم اس کی
ولادت شب اورمز غرّہ اردی بہشت سنہ ۱۴ الٰہی مطابق شب دو شنبہ تیئیسویں شوال
سنہ ۹۷۶ ہجری میں ہوئی۔ اگرچہ ابتدائی حالت میں قدرے اس میں شورش پیدا ہو گئی تھی
لیکن پدر بزرگوار کی امداد و توجہ اس کو راہ راست اور کام پر لے آئی اور اکثر کتب معقول و
منقول کی اس نے اس دانائے رموز انفسی و آفاقی سے تعلیم پائی اور قدرے علم اس نے
تذکرہ حکمائے پیشین میر ابو الفتح شیرازی سے تلمذ پیدا کر کے حاصل کیا امید ہے کہ
ساحل مقصود سے عبور کرنے میں کامیاب ہو۔ پنجم شیخ ابو تراب، اس کی ولادت
بروز رش اٹھارھویں بہمن سنہ ۲۵ الٰہی موافق جمعہ تیئیسویں ذی الحجہ سنہ ۹۸۸ ہجری میں
واقع ہوئی اگرچہ یہ دوسری والدہ کے بطن سے ہے لیکن سعادت دربار سلطانی سے
ممتاز اور کسب کمالات میں مشغول ہے۔ ششم شیخ ابو حامد، ولادت اس کی
بروز خورداد چھٹے سنہ ۳۸ الٰہی موافق دو شنبہ تیسری ربیع الآخر سنہ ۱۰۰۲ ہجری
میں واقع ہوئی۔ ہفتم شیخ ابو الراشد یہ بروز اسفندار مز پانچویں بہمن سنہ ۳۸ الٰہی موافق
دو شنبہ غرّہ جمادی الاوّل سنہ مذکور میں پیدا ہوا۔ یہ ہر دو نوبادۂ خاندان سعادت
اگرچہ کنیز کے بطن سے ہیں لیکن آثار اصالت و شرافت اس کی پیشانی سے ظاہر ہیں
اس پیر نورانی نے اپنے زمانۂ حیات میں اس کے وجود کی خبر دی تھی اور نام بھی مقرر
کر دیا تھا لیکن قبل ان کے وجود میں آنے کے آپ نے وفات پائی امید ہے کہ
اس کے انفاس گرامی کی برکت سے نیک مرد کی ہمنشینی سے فائز ہوں گے تاکہ
اس کے لئے جملہ اقسام کی خوبیاں فراہم ہو جائیں۔ اگرچہ برادر بزرگ نے وفات پائی
اور ایک عالم کو غم میں مبتلا کر دیا امید کہ دیگر نونہالان برومند کے لئے نشاط کامرانی و
سعادت دو جہانی باعث درازئ عمر ہوں گی اور پروردگار عالم خیرات صوری و معنوی

و دینی و دنیوی سے اس کو سر بلندی عطا فرمائے گا۔ [25] پچیسویں میرا عقیدہ ایک با شرم و غیرت خاندان
میں ہوا اور اس کو دودمان دانش و خاندان بینش سے اعتبار حاصل ہوا کا شائبۂ ظاہری میں
رونق اور نفس کج گرائے کے لئے مہار پیدا ہوئی۔ ہندی ایرانی و کشمیری باعث نشاط خاطر
ہوئے۔ [26] چھبیسویں گرامی فرزند سعادت افزا پیدا ہوا اس کی ولادت شب رش
اٹھارہ دے سنہ ۱۶ الٰہی موافق شب دوشنبہ بارھویں شعبان سنہ ۹۷۹ ہجری میں
واقع ہوئی۔ پدر بزرگوار نے اس کو عبد الرحمٰن کے نام سے موسوم فرمایا اگرچہ یہ فرزند
ہندوستانی نژاد ہے لیکن یونانی مشرب رکھتا ہے اور تحصیل علوم میں مشغول ہے
اور نفع و ضرر زمانہ کی بے انتہا واقفیت حاصل کر لی ہے۔ نیک بختی کے آثار اس کی
پیشانی سے پیدا ہیں۔ خدیو والا قدر نے اس کو اپنا کوکہ بنا لیا ہے۔ [27] ستائیسویں
پوتے کا دیدار شب ایران تیئیسویں امرداد ماہ الٰہی سنہ ۳۶ الٰہی مطابق جمعہ
تیسری ذی قعدہ سنہ ۹۹۹ ہجری ساعت سعید میں یہ فرزند نیک اختر عالم وجود میں
آیا اور عنایت ایزدی نازل ہوئی۔ گیتی خداوند نے اس نونہال سر بستان سعادت
کو پشوتن کے نام سے موسوم فرمایا امید کہ جلائل کمالات دینی و دنیوی سے فائز ہو
اور سعادت جاوید سے عیش و خوشی حاصل کرے۔ [28] اٹھائیسویں کتب اخلاق کے
مطالعے کی درستی۔ [29] انتیسویں نفس ناطقہ کے رموز کی واقفیت۔ چونکہ میں نفس ناطقہ
کے بارے میں سالہائے دراز سے مقدمات عیانی و بیانی کا طلبگار تھا اور ہر دو
روش کے ماہرین سے اکثر ملتا رہتا تھا۔ دلائل ذوقی و شہودی و اعتباری و اکتسابی
و نظری میری نظر سے گزر گئے لیکن میری طبیعت کا شبہہ نہ رفع ہو سکا اور طبیعت کو
آرام و اطمینان نہ حاصل ہو سکا لیکن آخر کار عقیدے کی برکت سے یہ گرہ کھول
دی گئی اور یہ امر دلنشیں ہو گیا کہ نفس ناطقہ ایک لطیفۂ ربانی ہے علاوہ جسم کے
اور اس کو اس پیکر عنصری کے ساتھ ایک خاص تعلق حاصل ہے۔ [30] تیسویں
میری پارسا گوہری نے بزرگان صورت کے شکوے کے سبب سے مجھ کو گفتار حق
سے باز نہ رکھ سکی اور دانش و بینش اندوز کے لئے راہزن نہ ہو سکی اور جانی و
مالی و ناموسی نقصانات کا خوف کسی قسم کا تفرقہ میرے اس ارادے میں پیدا
نہ کر سکا اور رفتار آب کردار کی مانند میں نے جوئباری کی۔ [31] اکتیسویں اعتبارات دنیاوی کے

دل کا راغب نہ ہونا تیئیسویں[۲۳] اس گرامی نامے کی تحریر کی توفیق۔ اگرچہ ابتدا اس کتاب الٰہی کی خدا کی حمد و توصیف ہے جس کی نیرنگئ اقبال روز افزوں کی زبان سے نغمہ سرائی کی اور اس نعمت یابی کی شکر گذاری کو زبان قلم سے ادا کرتا ہے جو ہر طریق سے واقفیت علوم و فنون کے لئے چشمہ سار ہے اور جملہ اقسام کی دانش کا معدنِ جدّت کنندگان پیشہ ور افراد کی رہنمائی اور منزل سرایان فرخندہ فروش کا بھی اس میں حصہ۔ کم عمر اشخاص کے لئے سرمایۂ نشاط اور جوانوں کے لئے اسباب رعونت اور ضعیف تجربات اس سے یک جا دستیاب کر سکتے ہیں۔ بخشندگان زر و سیم عالم آئین مردمی کی اس سے شناسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ گوہر بینائی کے لئے روزنگاہ اور انبساط ہے جو قوم انسانی کے لئے اور گیاہ آزادی کے لئے زمین پروردہ ہے۔ صبح سعادت کے روزن برائے سبز کارگاہ عمیق دریائے گوہر آفرینش کا۔ ناموش آرایان سعادت نہاد کو طریق روشن کی تعلیم دیتا ہے اور بیداران حق پژوہ اپنے نامۂ اعمال کی نگہبانی کے سبب سے اس سے عیش و عشرت حاصل کرتے ہیں۔ تجاران حیلہ اشیا آئین منفعت کو اس سے حاصل کر سکتے ہیں۔ میدان جنگ کے فدائی کتاب ہمت آموزی کا سبق اس سے لے سکتے ہیں۔ جسم گزاران نفس آرا آئین نیکوکاری کو اس سے حاصل کر سکتے ہیں۔ با اقبال و اخلاص مند افراد بے انتہا ذخائر اس سے یکجا کر سکتے ہیں۔ آرام گزینان نزہت گاہ حقیقت اس کی امداد سے اپنے مقاصد و خواہشات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ان نعمت ہائے گوناگوں کی فراہمی سے یہ مژدہ ہم کو ملتا ہے اور دل اس سے سامعہ افروز ہوتا ہے کہ خاتمۂ کار نیکوئی پر ہو اور ابدی سعادت ہماری امداد کرے۔ اگرچہ نور مبارک آجکل مورد اضداد اور جہانیاں کے لئے عبرت نامہ ہے۔ محبت و دشمنی کے ہنگامے اس کی وجہ سے شورش ہیں۔ خدا پرستان حقیقت جو اس کو ابوالوحدت کہتے ہیں اور وادار بے ہمال کا یگانہ بندہ جانتے ہیں۔ میدان جنگ کے پہلوان اس کو ابوالہمت کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یکتا دشمن ہستی خیال کرتے ہیں۔ عقل اس کو ابوالفطرت کے نام سے موسوم کرتی ہے اور اس دودمان عالی کا منتخب و پسندیدہ فرد جانتی ہے۔ در فساتر عوام میں جو آشوب خانۂ بے تمیزی ہے، ایک گروہ اس کو دنیا پرست اور اس گروہ اب کا غرلیق اور دوسری جماعت اس کو کفر و الحاد کا منہمک جانتی ہے اور ملامت و سرزنش

کے لئے مجالس قائم کرتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں ان وجوہ سے عجائبات عالم کے تماشا سے محروم اور باہر نہیں ہوتا اور ملامت کرنے والوں اور بہی خواہوں کی خیر اندیشی سے دست بردار نہیں ہوتا اور اپنی زبان کو نفرین و آفرین سے آلودہ کرنا نہیں چاہتا۔

تمت

صحت نامہ

آئینِ اکبری (جلد دوم)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۶	۱۶	زندقہ	زنادقیہ	۱۲۸	۲۰	قابل	قایل
۱۷	۵	سہ زہرہ سے	سموہ زہرہ سے	۱۲۹	۱	معین مقدار	یعنی مقدار
		خورشید تک۔	خورشید تاب۔	״	۱۰	جوہر فردیقین	جوہر فرد یعنی
		سیہ خورشید سے	سموہ خورشید سے	״	״	اس موجودگی	اس موجودگی
۳۵	۷	ہندی شراد	ہندی نثراد	״	۲۱	جس میں نو	جس میں تو
۳۵	۱۳	ذالقہ	ذائقہ	״	۲۲	لیکن بنائے دگرو	لیکن بنیاے وگرو
۴۹	۳	ارحجاز	ازحجاز			اور مصر	اور مصرا
۵۷	۱۲	میمنذ	میمند	۱۳۱	۱۰	پابندگی کے	پابندی کے
۶۴	۲	لاذقلہ	لاذقلیہ	۱۳۲	۸	جاسہ	حاسہ
״	۱۰	آزجبل	ازجبل	۱۳۵	۲۳	جس سے	جس نے
۶۹	۱۴	۳۶ درجے ۵۰ د	۳۶ درجے ۵۰ دقیقے	۱۶۸	۲	سعات	سعادت
۷۸	۸	۶ د	۶ دقیقے	۱۸۱	۹	عبادت	عیادت
۹۳	۲	اران	ران	۱۸۲	۲۲	(یعنی عباتت)	(یعنی حیات)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۸۴	۱۳	کا نام ؟ ہے	کا نام آیتن ہے	۲۳۹	۱۸	جو شخص کو	جو شخص کہ
۱۹۹	۵	جس عورت کے کہ	جس عورت کے	۲۴۰	۱۸	گر ہونے	گر ہوں
۲۰۱	۱	اتفاس	انفاس	״	۲۲	بہتری کے لیے	کمتری کے لیے
۲۲۵	۷	انگوھٹوں	انگوٹھوں	۲۴۸	۸	غدا	غذا
۲۲۶	۲	دہلی	دہل	״	۱۸	پر چہار	ہر چہار
۲۲۶	۱۸	کردہ	گرد	۲۴۹	۹	شروع کرکے اب	شروع کرکے اب
״	۲۳	ے جانے	لے جاتے	۲۵۳	۲	ایک ہراز	ایک ہزار
״	۲۴	سنکیت	سنگیت	۲۵۵	۲۴	اور تار	اوتار
۲۲۷	۱۲	پیشوا مذہبی	پیشوائے مذہبی	۲۵۶	۲	توہرتبہ	نو مرتبہ
״	۲۱	آلودہ ۔ کرے	آلودہ نہ کرے	״	۴	وخفی	خفی
۲۲۹	۷	ٹکرے ٹکڑے	ٹکڑے ٹکڑے	۲۶۰	۱	صورت	صورت سے
״	۱۶	تیسرے	تیسرے کو	۲۶۱	۲۱	اشیائے	اشیا سے
۲۳۲	۳ و ۹	یورپ	یورب	۲۶۲	۲۵	بخیریں	زنجیریں
۲۳۳	۱۱	کے سیرد	کے سپرد	۲۶۳	۳ و ۴	رہا رہا کر کے	رہا کر کے
״	۱۹	یاہم	باہم	۲۶۴	۲۰	سیاہ	سیاہ
״	۲۲	دسوال	دسواں	۲۶۷	۱	مہمانی سے وقت	مہمانی کے وقت
۲۳۵	۱	گم ہوجائے	گم ہوجانے	۲۶۷	۱۲	آدمی کا دودھ	آدمی کا دودھ
۲۳۶	۴ و ۵	کسی دوسری دوسری	کسی دوسری			سال کا	کلاں سال کا
۲۳۷	۳	چھپا چپھٹھ	چھپا سٹھ	״	۲۵	پیشر	بیشتر
״	۴	سراوار	سزاوار	״	۲۰	نام کا کھانے	نام کا کھانا
۲۳۹	۳	اس ساتھ	اس کے ساتھ	۲۷۳	۲۴ و ۲۵	تین سے سے	تین سے
״	۴	عورت قربت	عورت سے قربت	۲۷۵	۱۴ و ۲۰	ہمرہ	ہمرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۷۶	۲۵	واو نون	واو و نون
۲۷۷	۳	واکسر تائے فوقانی	وکسر تائے فوقانی
۲۷۸	۱	ہمزاہ	ہمزہ
"	۳	سرحشمہ	سرچشمہ
۲۸۰	۲	گائی	گائے
۲۸۳	۱۱	لہینگے	لہنگے
"	۱۵	پہنا	پہننا
۲۸۶	۱۱	گائی	گائے
"	۱۶	بتدریخ	بتدریج
۲۹۴	۴	کے طرف	کی طرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۹۸	۴	کاہل	کابل
۳۰۰	۲۵	بنایا جائے	بسایا جائے
۳۰۹	۷	باجگداری	باجگذاری
۳۱۱	۲	تحت حکومت	تخت حکومت
۳۱۳	۱۳و۱۴	اپنی اپنی	اپنی
۳۴۶	۱۷	ڈاکے	ڈالے
۳۵۲	۱۴	نادالی	نادانی
"	۱۷	جستجو کی	جستجو کی طاقت
۳۶۷	۱	اس کاغذ زرقرض	اس کا زرقرض
۳۸۳	۱۳و۱۴	کہتا کہ کہ	کہتا کہ